

لقد من الله على المؤمنين إذ بعث فيهم رسولا من أنفسهم طرا عليهم به ونزكهم وعلهم الكتاب والحكمة

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ کی تقریباً آئین سو تصانیف سے ماخوذ  
(۳۶۶۳) احادیث و آثار اور (۵۵۵) افادات رضویہ پر مشتمل علوم و معارف کا گنج گرانمایہ

المختارات الرضویہ من الاحادیث النبویہ والآثار المرویہ  
المعروف بہ

# جامع الاحادیث

مع افادات

مجدد اعظم امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ

جلد سوم

مولانا محمد حنیف خاں رضوی بریلوی  
صدر المدرستین جامعہ نوریہ رضویہ بریلی شریف

تقدیم، ترتیب، تخریج، ترجمہ

ALAHAZRAT NETWORK

الاحضرت نیٹ ورک

www.alahazratnetwork.org

لقد من الله على المؤمنين اذ بعث فيهم رسولا من انفسهم يطوا عليهم اية ويزكيهم وعلّمهم الكتاب والحكمة  
امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ کی تقریباً تین سو تصانیف سے ماخوذ (۳۶۶۳) احادیث  
و آثار اور (۵۵۵) اقادات رضویہ پر مشتمل علوم و معارف کا گنج گرانمایہ

**المختارات الرضویہ من الاحادیث النبویہ والآثار المرویہ**

المعروف بہ

# جامع الحادیث

www.ahle-sunnatnetwork.org  
مع اقادات

مجدد اعظم امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ

جلد سوم

تقدیم، ترتیب، تخریج، ترجمہ

مولانا محمد حنیف خاں رضوی بریلوی

صدر المدرسین جامعہ نوریہ رضویہ بریلی شریف

سلسلہ اشاعت.....

نام کتاب..... **جلد سوم**

اصلاح و نظر ثانی..... بحر العلوم حضرت علامہ مفتی عبدالمنان صاحب قبلہ مبارک پوری

ترتیب و تخریج..... مولانا محمد حنیف خاں رضوی صدر المدرسین جامعہ نوریہ بریلی شریف

پروف ریڈنگ..... مولانا عبدالسلام صاحب رضوی استاذ جامعہ نوریہ بریلی شریف

کمپوز ڈیسٹنگ..... محمد ارشد علی جیلانی جبل پوری۔ محمد تطہیر خاں بریلوی

تعداد..... (۱۰۰۰)

سن اشاعت..... ۱۴۲۲ھ / ۲۰۰۱ء

قیمت.....

[www.ala-hazratnetwork.org](http://www.ala-hazratnetwork.org)

**ملنے کے پتے**

۱۔ مرکز اہل سنت برکات رضا امام احمد رضا روڈ پور بندر گجرات

۲۔ کتب خانہ امجدیہ نیا محل جامع مسجد دہلی

۳۔ رضا دارالاشاعت آندوہار بریلی شریف

# کتاب الجنائز

## ابواب

۱۱	تجہیز و تکفین	۵	موت
۵۶	نماز جنازہ کی دعائیں	۲۷	نماز جنازہ
۷۵	احترام مقابر	۶۳	زیارت قبور
۹۱	عالم برزخ کے احوال	۶۳	مردوں سے حسن سلوک
۱۱۳	اذان قبر	۱۰۷	سوگ اور نوحہ
۱۲۰	شہید کون؟	۱۱۷	کفن میں تبرکات
۱۲۹	طاعون	۱۲۳	شہید کی فضیلت



## اجمالی فہرست

۴۲۳	۹۔ کتاب الحدود والدریات	۳	۱۔ کتاب الجنائز
۴۵۹	۱۰۔ کتاب الحجرة والجہاد	۱۵۵	۲۔ کتاب الزکوۃ
۴۶۹	۱۱۔ کتاب الخلافۃ	۲۰۷	۳۔ کتاب الصوم
۴۸۷	۱۲۔ کتاب الروایا	۲۴۷	۴۔ کتاب الحج
۴۹۷	۱۳۔ کتاب الاطعمۃ والاشربۃ	۲۸۹	۵۔ کتاب النکاح
۵۱۹	۱۴۔ کتاب الاضحیۃ	۳۶۱	۶۔ کتاب الطلاق
۵۲۹	۱۵۔ کتاب الصيد والذبايح	۳۷۹	۷۔ کتاب البیوع
۵۳۹	۱۶۔ کتاب الطب والرقی	۴۱۵	۸۔ کتاب الایمان

## ۱۔ موت

## (۱) مردوں کو لا الہ الا اللہ کی تلقین کرو

۱۰۱۷۔ عن أبي سعيد الخدري رضي الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : لَقِّنُوا مَوْتًا كُمْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے مردوں کو لا الہ الا اللہ سکھاؤ۔

## (۱) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

جو نزاع میں ہے وہ مجازاً مردہ ہے اور اسے کلمہ اسلام سکھانے کی حاجت کہ بحول اللہ تعالیٰ خاتمہ اسی پاک کلمہ پر ہو اور شیطان لعین کے بھلانے میں نہ آئے۔ اور جو دفن ہو چکا حقیقہ مردہ ہے اور اسے بھی کلمہ پاک سکھانے کی حاجت، بحول اللہ تعالیٰ جواب یاد ہو جائے اور شیطان رجیم کے بہکانے میں نہ آئے۔ اور یتک اذان میں یہی کلمہ لا الہ الا اللہ تین جگہ موجود ہے بلکہ اسکے تمام کلمات جواب نکیرین بتاتے ہیں۔ اسکے سوال تین ہیں۔ من ربک ، تیرا رب کون؟ مادہنک ، تیرا دین کیا ہے؟ ما کنت تقول فی هذا الرجل ، تو ان مرد یعنی حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے باب میں کیا اعتقاد رکھتا تھا؟ اب اذان کی ابتداء میں ، اللہ اکبر ، اللہ اکبر ، اللہ اکبر ، اللہ اکبر اشہد ان لا الہ الا اللہ ، اشہد ان لا الہ الا اللہ ، اور

۳۰۰/۱	کتاب الجنائز ،	۱۰۱۷۔ الصحيح لمسلم ،
۱۱۷/۱	باب ما جاء تلقين المريض عند الموت ،	الجامع للترمذی ،
۴۴۴/۲	کتاب الجنائز باب فی التلقين ،	السنن لابی داؤد ،
۱۰۵/۱	باب ما جاء فی تلقين الميت ،	السنن لابن ماجه ،
۲۳۳/۱۰	☆ المصم الكبير للطبرانی ،	السنن الكبرى للبيهقي ،
۱۱/۵	☆ اتحاف السادة للزبيدي ،	مجمع الزوائد للهيثمي ،
۳۱۰/۳	☆ حلية الاولياء لابی نعيم ،	کنز العمال للمفتی ، ۲۵۱۶۰ ،
۲۷۷/۵	☆ کامل لابن عدی ،	المستند للعقبلي ،
۱۲۵/۲	☆ المصم الكبير للطبرانی ،	الدر المنثور للسيوطي ،
	☆ ۴۴۸/۲	الجامع الصغير للسيوطي ،

آخر میں ”اللہ اکبر ، اللہ اکبر“ سوال من ربك، کا جواب سکھائیں گے۔ ان کے سننے سے یاد آئے گا کہ میرا رب اللہ ہے۔ اور اشہد ان محمد رسول اللہ ، اشہد ان محمد رسول اللہ ، سوال ”ما کنت تقول فی هذا الرجل“ کا جواب تعلیم کریں گے کہ میں انہیں اللہ کا رسول جانتا تھا۔ اور حی علی الصلاة ، حی علی الفلاح ، جواب ”ما دینک“ کی طرف اشارہ کریں گے کہ میرا دین وہ تھا جس میں نماز رکن و ستون ہے کہ ”الصلوة عماد الدین“ تو بعد ورنہ اذان دینا اس ارشاد کی تعمیل ہے جو حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس حدیث صحیح متواترہ کو میں فرمایا۔  
فتاویٰ رضویہ ۶۶۹/۲

## (۲) رزق مکمل ہونے سے پہلے موت نہیں آتی

۱۰۱۸۔ عن عبد الله بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : إِنْ رُوحَ الْقُدْسِ نَفَسَ فِي رُوعِي أَنْ نَفْسًا لَنْ تَمُوتَ حَتَّى تَسْتَكْمِلَ رِزْقَهَا۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک روح القدس نے میرے باطن میں وحی کی کہ کوئی جاندار نہ مرے گا جب تک اپنا رزق پورا نہ کرے۔  
الکوثر الشہابیہ ۲۲

## (۳) موت سے مسلمان کے گناہ مٹتے ہیں

۱۰۱۹۔ عن أنس بن مالك رضي الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : أَلَمَوْتُ كَفَّارَةٌ لِكُلِّ مُسْلِمٍ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: موت کفارہ گناہ ہے ہر سنی مسلمان کیلئے۔ اہلاک الوہابین ۱۹

۱۰۱۸۔	اتحاف السادة للزبيدي،	☆	۱۵۹/۸	☆	الحامع الصغير للسيوطي،	۱۳۸/۱
	الترغيب و الترہيب للمنذري،	☆	۵۳۴/۶			
۱۰۱۹۔	الحامع الصغير للسيوطي،	☆	۵۵۳/۲	☆	اتحاف السادة للزبيدي،	۲۲۷/۱
	کنز العمال للمثنی،	☆	۵۴۸/۱۵۰، ۴۲۱۲۲	☆	تاریخ بغداد للمخطوب،	۳۲۷/۱
	تاریخ اصفہان لابی نعیم،	☆	۲۳۱/۲			



## (۴) جمعہ کی رات اور دن میں انتقال کی فضیلت

۱۰۲۰۔ عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: مَنْ مَاتَ لَيْلَةَ الْحُمَةِ أَوْ يَوْمَ الْحُمَةِ أُجِيزَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَجَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَعَلَيْهِ طَابِعُ الشَّهَادَةِ۔  
جد المصارف/۱/۴۰۸

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص جمعہ کی رات یا دن میں انتقال کر جائے اسکو عذاب قبر سے محفوظ کر دیا جاتا ہے اور وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس پر شہداء کی مہر لگی ہوگی۔ ۱۲م  
(۵) روح قبض ہونے کے بعد کیا کیا جائے؟

۱۰۲۱۔ عن أم سلمة رضي الله تعالى عنها قال: دخل رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم على أبي سلمة و قد شق بصره فاغمضه ثم قال: إِنَّ الرُّوحَ إِذَا قُبِضَ تَبِعَهُ الْبَصَرُ فَضَجَّ نَاسٌ مِنْ أَهْلِهِ فَقَالَ: لَا تَدْعُوا عَلَيَّ أَنْفُسِكُمْ إِلَّا بِخَيْرٍ، فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ يُؤْمِنُونَ عَلَى مَا تَقُولُونَ، ثم قال: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِأَبِي سَلَمَةَ وَارْفَعْ دَرَجَتَهُ فِي الْمَهْدِيِّينَ وَاعْلُفْهُ فِي عُقْبَةِ الْغَائِبِينَ وَاعْفِرْ لَنَا وَ لَه يَا رَبِّ الْعَالَمِينَ وَافْسَحْ لَهُ فِي قَبْرِهِ وَنُورْ لَهُ فِيهِ۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت ابو سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے جنازہ پر حاضر ہوئے تو دیکھا کہ آپ کی آنکھیں کھلی ہیں تو

۳۱۸/۲	☆	کشف لاغفاء للمحلونی،	☆	المصنف لعبد الرزاق، ۵۵۹۵، ۲۶۹/۳	۱۰۲۰۔
۱۷۶/۲	☆	المسند لاحمد بن حنبل،	☆	۱۳/۳	المسند للربيع بن حبيب،
۱۵۵/۳	☆	حلیۃ الاولیاء لابی نعیم،	☆	۷۱۹/۷	کنز العمال للمتی، ۲۱۰۸۳،
۳۱۹/۲	☆	مجمع الزوائد للہیثمی،	☆	۲۱۷/۳	اتحاف السادة للزہدی،
۵۸	☆	المسند لابی حنیفہ،	☆	۱۵۷/۱	جامع مسانید اہی حنیفہ،
	☆		☆	۳۰۰/۱	۱۰۲۱۔ الصحيح لسلم، الحناقر،
۲۴۴/۲		باب تغميض الموت،			السنن لابی داؤد،
۳۸۴/۳	☆	السنن الكبرى للبيهقي،	☆	۲۹۷/۶	المسند لاحمد بن حنبل،
۲۵۵۷۲	☆	جمع الحوامع للسيوطی،	☆	۵۶۱/۱۵	کنز العمال للمتی، ۴۲۱۷۲،
۱۰۵/۲	☆	تلخیص الحیر لابن حجر،	☆	۱۰۳/۵	اتحاف السادة للزہدی،



آپ نے انکو اپنے دست مبارک سے بند فرمادیا اور ارشاد فرمایا: جب روح قبض ہو جاتی ہے تو نگاہ پیچھے پیچھے اے دیکھتی جاتی ہے۔ یہ سن کر اہل خانہ چیخ کر آواز سے رونے لگے۔ تو حضور قدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنی طرف سے بھلائی کے علاوہ مین کرنے میں کوئی دوسرا کلمہ نہ نکالو کہ ملائکہ تمہاری باتوں پر آمین کہتے ہیں۔ پھر دعا کی: اے اللہ! ابوسلمہ کی مغفرت فرما۔ ہدایت یافتہ لوگوں میں انکا درجہ بلند فرما۔ باقی ماندہ لوگوں میں کسی کو انکا جانشین بنا۔ اے رب العالمین! انکی اور ہماری مغفرت فرما اور انکی قبر کو کشادہ اور منور فرما۔

فتاویٰ رضویہ ۱۹/۳

## (۶) نابالغ بچوں کے مرنے پر اجر

۱۰۲۲۔ عن أنس بن مالك رضي الله تعالى عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَمُوتُ لَهُ ثَلَاثَةٌ لَمْ يَتْلُغُوا الْجَنَّةَ إِلَّا أَدْخَلَهُ اللَّهُ الْجَنَّةَ بِفَضْلِ رَحْمَتِهِ إِيَّاهُمْ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس مسلمان کے تین بچے نابالغی میں مریں گے اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل فرمائے گا اس رحمت کی زیادت سے جو ان بچوں پر کریگا۔

۱۰۲۳۔ عن عتبة بن عبد السلمي رضي الله تعالى عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَمُوتُ لَهُ ثَلَاثَةٌ مِنْ وَلَدٍ لَمْ يَتْلُغُوا الْجَنَّةَ إِلَّا تَلْقَوْهُ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةِ مِنْ آيَاتِهَا شَاءَ دَخَلَ۔

حضرت عتبہ بن عبد سلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس مسلمان کے تین بچے نابالغ مریں گے وہ جنت کے آٹھوں دروازہ سے اسکا استقبال کریں گے کہ جس سے چاہے داخل ہو۔

۱۸۴/۱	باب ما قبل في الاولاد المسلمين	۱۰۲۲۔ الجامع الصحيح للبخاری
۱۲۶/۱	باب ما جاء في ثواب من قدم و لدا	السنن للترمذی
۱۱۶/۱	باب ما جاء في ثواب من اصيب و بولده	السنن لابن ماجه
۱۸۶/۷	☆ التمهيد لابن عبد البر	كنز العمال للمصنف، ۶۵۶۰، ۲۸۲/۳
۴۹۵/۲	☆ الجامع الصغير للسيوطی	الترغيب و التهيب للمنذرى، ۷۴/۳
۱۱۶/۱	باب ما جاء في ثواب من اصيب بولده	۱۰۲۳۔ السنن لابن ماجه

۱۰۲۴۔ عن معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَمُوتُ لَهُ ثَلَاثَةٌ مِنْ وَلَدٍ يَتْلُوُوا الْحِنْتَ إِلَّا تَلَقَّوْهُ مِنْ أَبْوَابِ الْحَنَةِ الثَّمَانِيَةِ مِنْ آيِهَا شَاءَ دَخَلَ ، فَقَالُوا : يَا رَسُولَ اللَّهِ ! أَوْ اثْنَانِ ، قَالَ : أَوْ اثْنَانِ ، قَالُوا : أَوْ وَاحِدٌ ، قَالَ : أَوْ وَاحِدٌ ، ثُمَّ قَالَ : وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّ السَّقَطَ لَيُحْرَقُ أُمَّةً بِسُرْرِهِ إِلَى الْحَنَةِ إِذَا احْتَسَبَتْهُ۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس مسلمان کے تین بچے نابالغ مریں گے وہ جنت کے آٹھوں دروازوں سے اسکا استقبال کریں گے کہ جس سے چاہے داخل ہو۔ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یادو، فرمایا: یادو، عرض کیا: یا ایک، فرمایا: یا ایک، پھر فرمایا: قسم اسکی جسکے ہاتھ میں میری جان ہے کہ کچا بچہ جو گر جاتا ہے اگر ثواب الہی کی امید میں اسکی ماں صبر کرے تو وہ اپنی نال سے اپنی ماں کو جنت میں کھینچ لے جائے گا۔

۱۰۲۵۔ عن ابی موسیٰ الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : إِذَا مَاتَ وَلَدُ الْعَبْدِ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِمَلَائِكَتِهِ: قَبِضْتُمْ وَلَدَ عَبْدِي فَيَقُولُونَ: نَعَمْ ، فَيَقُولُ: قَبِضْتُمْ ثَمَرَةَ فَوَادِهِ فَيَقُولُونَ: نَعَمْ ، فَيَقُولُ: مَاذَا قَالَ عَبْدِي؟ فَيَقُولُونَ: حَمْدُكَ وَاسْتِرْجَاعٌ ، فَيَقُولُ: أَهْنُوا لِعَبْدِي يَتَنَا فِي الْحَنَةِ وَ سَمَوُهُ يَتَا الْحَمْدِ۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب مسلمان کا بچہ مرتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتا ہے: تم نے میرے بندے کے بچے کی روح قبض کر لی۔ عرض کرتے ہیں: ہاں۔ فرمایا: تم نے اسکے دل کا پھل توڑ لیا؟ عرض کرتے ہیں: ہاں، فرماتا ہے: پھر میرے بندے نے کیا کہا؟ عرض کرتے ہیں: تیرا شکر کیا اور ”انا لله و انا الیہ راجعون“ پڑھا۔ فرماتا ہے میرے بندے کیلئے جنت میں ایک گھر بناؤ اور اسکا نام حمد کا مکان رکھو۔

فتاویٰ رضویہ حصہ اول ۱۳۱/۹

## (۷) جو جس حال میں مرے گا اسی پر اٹھے گا

۱۰۲۶۔ عن جابر بن عبد الله رضى الله تعالى عنهما قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : مَنْ مَاتَ عَلَى شَيْءٍ بَعَثَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو جس حال میں مرے گا اللہ تعالیٰ اسے اسی حال میں اٹھائے گا۔

## (۲) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

افسوس ان مسلمانوں پر جو مسلمانوں کی مخالفت میں ہندوؤں کا ساتھ دیں اور انکی جماعت بڑھاویں، انکا نفع چاہیں، مسلمانوں کو نقصان پہونچائیں خصوصاً وہ بھی ایسی بات میں جسکی بناء ہی کام پر ہوں لوگوں کو توبہ کرنا چاہئے ورنہ اندیشہ کریں کہ اسی حالت میں موت آگئی تو حشر بھی ہندوؤں کے ساتھ ہوگا۔  
لٹاوی رضویہ حصہ دوم ۳۱/۹

۱۰۲۶۔	المسند لاحمد بن حنبل،	۳۱۴/۳	☆	المستدرک للحاکم،	۳۱۳/۴
	التفسیر للبعوی،	۶۴/۴	☆	کتر العمال للمتقی،	۶۸۱/۱۵، ۴۲۷۲۱
	المسئلة الصحيحة للالبانی،	۲۸۳	☆	الفقیہ والمتفقہ للخطیب،	۲۹/۱



## ۲۔ تجہیز و تکفین و تدفین

### (۱) غسل و کفن

۱۰۲۷۔ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ : لَمَّا دَخَلَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ نَحْنُ نَغْتَسِلُ ابْنَتَهُ فَقَالَ : اغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا وَ خُمُسًا أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ إِنْ رَأَيْتَ ذَلِكَ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ اجْعَلِي فِي الْآخِرَةِ كَافُورًا أَوْ شَيْثَانًا كَافُورًا فَإِذَا فَرَعْتَ فَاذْنِي ، فَلَمَّا فَرَعْنَا ادْنَاهُ فَالْقَى عَلَيْنَا هَقْوَهُ فَقَالَ : اِشْعِرْنَهَا إِيَّاهُ ۔

حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے جب ہم آپ کی صاحبزادی (حضرت زینب یا حضرت ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کو غسل دے رہے تھے۔ سرکار نے فرمایا: انگوٹھیں یا پانچ یا اس سے زیادہ مرتبہ غسل دینا۔ خواہ صاف پانی سے یا پیری کے پتوں کو جوش دیکر اور بعد میں کافور لگانا۔ پھر جب فارغ ہو جاؤ تو مجھے بتانا۔ جب ہم فارغ ہوئے تو ہم نے بتایا۔ سرکار نے ہمیں تہ بند عطا فرمایا کہ اس کے بدن سے متصل رکھنا۔

فتاویٰ رضویہ ۱۳۰/۴

### (۲) کفن میں لکھ کر رکھنے کی دعا

۱۰۲۸۔ عَنْ بَعْضِ الصَّحَابَةِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ كَتَبَ هَذِهِ الدُّعَاءَ وَجَعَلَهُ بَيْنَ صَدْرِ الْمَيِّتِ وَكَفَنِهِ فِي رُقْعَةٍ لَمْ يَنْلُهُ عَذَابُ الْقَبْرِ وَلَا بَرَى مُسْكِرًا وَنَكِيرًا وَهُوَ هَذَا " لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ " ۔

فتاویٰ رضویہ ۱۳۸/۴

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے یہ دعا لکھی اور ایک کپڑے



پر لپیٹ کر میت کے سینہ پر رکھی تو اسکو نہ عذاب قبر ہو اور نہ منکر نکیر کو دیکھے۔ وہ دعا یہ ہے ”لا الہ الا اللہ واللہ اکبر، لا الہ الا اللہ وحده لا شریک لہ، لا الہ الا اللہ لہ المملک ولہ الحمد، لا الہ الا اللہ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔“ ۱۲م

### (۳) جنازہ میں جلدی کرو

۱۰۲۹۔ عن حصین بن دحدح الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: عَجِّلُوا فَاِنَّهُ لَا يَبْغِي لِجِيفَةِ مُسْلِمٍ اَنْ تُحْبَسَ بَيْنَ ظَهْرَانِيْ اَهْلِهِ۔

حضرت حصین بن دحدح انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جلدی کرو کہ مسلمان مردے کو روکنا نہ چاہئے۔

۱۰۳۰۔ عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اِذَا مَاتَ أَحَدُكُمْ فَلَا تَحْبِسُوْهُ وَاسْرِعُوْا بِہٖ اِلَیْ قَبْرِہٖ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں کوئی مرے تو اسے نہ روکو اور جلدی دفن کو لے جاؤ۔

### ﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

لہذا علماء فرماتے ہیں: کہ اگر روز جمعہ پیش از جمعہ جنازہ تیار ہو گیا تو جماعت کثیرہ کے انتظار میں دیر نہ کریں۔ پہلے ہی دفن کر دیں۔ اس مسئلہ کا بہت لحاظ رکھنا چاہئے کہ آج کل عوام میں اسکے خلاف رائج ہے۔ جنہیں کچھ سمجھ ہے وہ تو اسی جماعت کثیرہ کے انتظار میں روکے رکھتے ہیں۔ اور نرے جہال نے اپنے جی سے اور باتیں تراشی ہیں کوئی کہتا ہے کہ میت بھی جمعہ کی نماز میں شریک ہو جائے۔ کوئی کہتا ہے نماز کے بعد دفن کریں گے تو میت کو ہمیشہ جمعہ ملتا رہیگا۔ یہ سب بے اصل اور خلاف مقصد شرع ہیں۔

فتاویٰ رضویہ ۵۰/۳

۱۰۲۹۔ السنن لابی داؤد،	کتاب الجنائز،	باب تعجیل الجنائز،	۴۵۰/۲
۱۰۳۰۔ المعجم الکبیر لنعیمانی،	۴۴۴/۱۲	☆ اتحاف السادة للرییدی،	۳۷۰/۱
الدر المشور للمیوطی،	۳۸/۱	☆ مجمع الروائد للہیثمی،	۴۴/۳
کنز العمال للمفتی، ۴۳۳۹۰،	۸۵۲/۱۵	☆	

## (۴) اچھا کفن دو اور میت کا دین جلد ادا کرو

۱۰۳۱۔ عن أم المؤمنين أم سلمة رضي الله تعالى عنها قالت : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : أَحْسِنُوا الْكَفْنَ وَلَا تُؤْذُوا مَوْتَاكُمْ بَعُولٍ ، وَلَا تَأْخِئِرِ وَصِيَّةً وَلَا يَقْطِيعَةً ، وَعَجِّلُوا قَضَاءَ دَيْنِهِ وَاعْزِلُوا عَنْ جِثْرَانِ السُّوءِ۔  
ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اچھا کفن دو، اور اپنی میت کو چلا کر رونے، یا اسکی وصیت میں دیر لگانے، یا قطع رحم کرنے سے ایذا نہ پہونچاؤ۔ اور اسکا قرض جلد ادا کرو، اور برے مسائے سے الگ رکھو۔

(۲) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں  
یعنی قبور کفار و اہل بدعت و فسق کے پاس دفن نہ کرو۔

فتاویٰ رضویہ، ۴/۲۶۱

## (۵) میت کے کنگھی کرنا ممنوع ہے

۱۰۳۲۔ عن أم المؤمنين عائشة الصديقة رضي الله تعالى عنها انها سفلت عن الميت يسرح رأسه فقالت : علام تصون ميتكم - فتاویٰ رضویہ، ۱۰/۱۷۴  
ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ آپ سے میت کے ہارے میں پوچھا گیا کہ کیا کنگھی کی جاسکتی ہے؟ تو آپ نے فرمایا: کس لئے اپنی میت کو تکلیف پہونچاؤ گے۔ ۱۲م

۱۰۳۳۔ عن أم المؤمنين عائشة الصديقة رضي الله تعالى عنها انها رأّت امرأة يكلون رأسها بمشط فقالت : علام تصون ميتكم۔

فتاویٰ رضویہ، ۱۰/۱۷۴

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے دیکھا

کہ ایک عورت کے جنازہ کو نکلی کی جارہی ہے تو آپ نے فرمایا: کس لئے اپنی میت کو تکلیف پہنچا رہے ہو۔ ۱۲م

## (۶) جنازہ کے ساتھ کیا پڑھے

۱۰۳۴۔ عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: لم یکن یسمع من رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وهو یمشی خلف الحنازة الا قول " لا اله الا الله "۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب بھی کسی جنازہ کے پیچھے چلتے تو "لا اله الا اللہ" پڑھتے۔ فتاویٰ رضویہ ۵/۳

## (۷) میت کو قبر میں اتارے تو کیا پڑھے

۱۰۳۵۔ عن سعید بن المسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: حضرت مع بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فی جنازة فلما وضعها فی اللحد قال: بسم الله و فی سبیل الله و علی ملة رسول الله، فلما اخذ فی تسوية اللبن علی اللحد قال: اللهم اجرها من الشيطان ومن عذاب القبر، اللهم جاف الارض عن جنبها وصعد روحها ولقها ملک رضوانا، قالت: یا ابن عمر، أشی سمعته من رسول الله صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ام قلته برأیک؟ قال: إنی إذا لقادر علی القول بل شی سمعته من رسول الله صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ ایک جنازہ میں حاضر ہوا۔ جب آپ نے اسکو قبر میں رکھا تو "بسم اللہ و فی سبیل اللہ و علی ملة رسول اللہ" پڑھا۔ جب اینٹیں دی جانے لگیں تو آپ نے دعا کی: اے اللہ! اسکو شیطان سے محفوظ رکھ اور عذاب قبر سے۔ اے اللہ! زمین کو اس کے دونوں پہلوؤں سے کشادہ فرما۔ اسکی روح بلند فرما اور اسکو اپنی شرف لقا سے مشرف فرما اس حال میں کہ تو اس سے راضی ہو۔ میں نے کہا: اے ابن عمر! کیا اس سلسلہ میں تم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کچھ سنا ہے یا خود اپنی رائے سے یہ دعائیہ کلمات کہہ رہے ہو؟ آپ نے فرمایا:

بلاشبہ میں اس طرح کی دعا پر قادر ہوں۔ لیکن میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا۔  
فتاویٰ رضویہ ۶۷۰/۲

### (۸) میت قبر میں رکھ کر دعا کرنا

۱۰۳۶۔ عن عمرو بن مرة رضى الله تعالى عنه قال : كانوا يستحبون اذا وضع الميت فى اللحد ان يقولوا: اللهم اعذه من الشيطان الرجيم۔  
حضرت عمرو بن مرہ تابعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ صحابہ یا تابعین عظام مستحب جانتے تھے کہ جب میت کو لحد میں رکھا جائے تو دعا کریں: الہی! اسے شیطان رجیم سے پناہ دے۔

۱۰۳۷۔ عن خيثمة رضى الله تعالى عنه قال : كانوا يستحبون اذا وضعوا الميت ان يقولوا: بسم الله وفى سبيل الله وعلى ملة رسول الله ، اللهم اجره من عذاب القبر و عذاب النار ومن شر الشيطان الرجيم۔

حضرت خثیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ صحابہ کرام یا تابعین عظام مستحب جانتے تھے کہ جب میت کو دفن کریں تو یوں کہیں: اللہ کے نام سے اللہ کی راہ میں اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ملت پر، الہی! اسے عذاب قبر و عذاب دوزخ اور شیطان ملعون کے شر سے پناہ بخش۔  
فتاویٰ رضویہ ۶۷۰/۲

### (۹) جنازہ کے ساتھ آگ نہ لے جاؤ

۱۰۳۸۔ عن عمرو بن العاص رضى الله تعالى عنه انه قال قال لابنه وهو فى سياق الموت ا اذا نامت فلا تصاحبني نائمة ولا نارا۔ فتاویٰ رضویہ ۱۴۱/۳  
حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے بیٹے سے موت سے کچھ قبل فرمایا: جب میں مرجاؤں تو میرے جنازہ کے ساتھ نہ کوئی روئے والی جائے اور نہ آگ۔ ۱۴۲م



## (۱۰) جنازے میں عورتیں شریک نہ ہوں

۱۰۳۹۔ عن عبد الله بن مسعود رضي الله تعالى عنه انه رأى نسوة في جنازة فقال: ارجعن ما زورات غير ما جورات، فكن لتفتن الاحياء وتودين الاموات۔  
حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک جنازہ میں کچھ عورتیں دیکھیں تو ارشاد فرمایا: پلٹ جاؤ، گناہ سے بوجھل ثواب سے اوجھل۔ تم زندوں کو فتنوں میں ڈالتی ہو اور مردوں کو اذیت دیتی ہو۔  
فتاویٰ رضویہ ۴/۲۶۰

## (۱۱) معظم دینی و بزرگوں کے کپڑوں سے کفن دینا بہتر ہے

۱۰۴۰۔ عن سهل بن سعد الساعدي رضي الله تعالى عنه قال: ان امرأة جاءت الى النبي صلى الله تعالى عليه وسلم ببردة مسوجة فيها حاشيتان، تدرون ما البردة؟ قالوا: الشملة، قال: نعم، قالت: نسحتها بيدي فحبت لا كسو كها فاحد ما النبي صلى الله تعالى عليه وسلم محتا جا اليها فخرج اليها وانها ازراه فحسها فلان فقال: اكسنيها ما احسنها، فقال القوم: ما احسنت لبسها النبي صلى الله تعالى عليه وسلم محتا جا اليها ثم سألته وعلمت انه لا يرد، قال: اني والله ما سألته لا بسه واما سألته لتكون كفني، قال سهل، فكانت كفنه۔

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک بی بی نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک تہبند اپنے ہاتھ سے نہایت خوبصورت بن کر پیش کیا۔ سرکار کو اس وقت ضرورت تھی قبول فرمالیا۔ اس تہبند کو باندھ کر ہمارے درمیان تشریف فرما ہوئے کہ اتنے میں ایک صحابی (حضرت عبدالرحمن بن عوف یا حضرت سعد بن ابی وقاص) نے تعریف کرتے ہوئے اسکو طلب کر لیا۔ حضور اجود الوجودین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عطا فرمایا۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے انہیں ملامت کی کہ اس وقت اس ازار شریف کے سوا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس اور تہبند نہ تھا اور آپ جانتے ہیں کہ حضور اکرم الکرماء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کبھی سائل کو رد نہیں فرماتے۔ پھر آپ

نے کیوں مانگ لیا؟ انہوں نے کہا: واللہ میں نے استعمال کو نہ لیا بلکہ اس لئے کہ اس میں کفن دیا جاوے۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انکی اس نیت پر انکار نہ فرمایا۔ آخر اسی میں کفن دیئے گئے۔

## (۱۲) حضور نے حضرت علی کی والدہ کو اپنی قمیص میں کفن دیا

۱۰۴۱۔ عن عبد الله بن عباس رضي الله تعالى عنهما قال : لما ماتت فاطمة ام علي رضي الله تعالى عنهما خلع رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم قميصه والبسها اياه واضطجع في قبرها فلما سوى عليها التراب قال بعضهم : يا رسول الله ! رأيناك صنعت شيئا لم تصنعه باحد ، قال : اني البستها قميصي لتلبس من ثياب الجنة فاضطجعت معها في قبرها لا يخيف عنها من ضعة القبر انها كانت احسن خلق الله صنعا اليي بعد أبي طالب۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جب حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کی والدہ حضرت فاطمہ بنت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا انتقال ہوا تو حضور نے اپنی قمیص مبارک انکے کفن کے لئے عطا فرمائی اور قبر میں اترے۔ جب مٹی برابر کی جا چکی تو بعض صحابہ کرام نے عرض کی یا رسول اللہ! ہم نے آج آپ سے ایسا کام دیکھا جو آپ نے اس سے پہلے کبھی نہیں کیا۔ ارشاد فرمایا: میں نے اپنی قمیص کفن میں اس لئے عنایت کی تاکہ یہ جنت کا لباس بنیں پھر انکی قبر میں اترے تاکہ قبر کے عذاب سے محفوظ رہیں کہ یہ ابو طالب کے بعد مجھ پر مخلوق خدا میں سب سے زیادہ احسان کرنے والی تھیں۔

## (۱۳) عبد اللہ بن ابی منافق کے کفن کے لئے حضور نے قمیص دی

۱۰۴۲۔ عن عبد الله بن عمر رضي الله تعالى عنهما قال : ان عبد الله بن ابي لماتوفي جاء ابنه الى النبي صلى الله تعالى عليه وسلم فقال : اعطني قميصك اكفنه فيه واصل عليه واستغفر له فاعطاه قميصه فقال : آذني اصل عليه فاذه فلما اراد ان يصلی عليه حذبه عمر فقال : اليس الله نهاك ان تصلی علی المارقین فقال :

اما بین خیر تین۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ عبداللہ بن ابی رئیس المنافقین جب مرا تو اسکے بیٹے حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا مجھے اپنی قمیص مبارک عطا فرمائیں کہ میں اپنے والد کو اس میں کفن دوں اور آپ اسکی نماز جنازہ پڑھیں اور مغفرت کی دعا کریں۔ چنانچہ حضور نے قمیص مبارک عطا فرمائی اور فرمایا: مجھے اطلاع دینا میں نماز جنازہ پڑھوں گا۔ لہذا اطلاع آنے پر حضور نے جانے کا ارادہ فرمایا۔ حضرت عمر نے روکا کہ آپ اس منافق پر کیسے نماز پڑھیں گے جبکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو منع فرمادیا ہے۔ سرکار نے فرمایا: مجھے پڑھنے نہ پڑھنے کا اختیار دیا گیا ہے۔

۲۰۴۳۔ عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : اتی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عبد اللہ بن ابی بعد ما دفن فاحرجہ فنفت فیہ من ريقہ والبسه قمیصہ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عبداللہ بن ابی کے یہاں اس وقت تشریف لائے جب کہ وہ دفن کیا جا چکا تھا۔ آپ نے اسکو نکلوایا اور اپنا العاب دہن اس پر ڈالکر قمیص مقدس بھی عطا کی۔

### (۳) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ بدلہ اسکا تھا کہ روز بدر جب سیدنا عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہما گرفتار آئے برہنہ تھے۔ بوجہ طویل قامت کسی کا کرتہ ٹھیک نہ آتا تھا۔ اس مردک نے انہیں اپنا قمیص دیا تھا۔ حضور عزیز غیور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نہ چاہا کہ منافق کا کوئی احسان حضور کے اہل بیت کرام پر بے معاوضہ رہ جائے۔ لہذا آپ نے دو قمیص مبارک اسکے کفن میں عطا فرمائے۔ نیز مرتے وقت وہ ریاکار نفاق شعار خود عرض کر گیا تھا کہ حضور مجھے اپنی قمیص مبارک میں کفن دیں۔ پھر اسکے بیٹے حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے درخواست کی۔ اور ہمارے کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کا داب قدیم ہے کہ کسی کا سوال رو نہیں فرماتے۔ پھر حکمت الہی

اس عطاءے بے مثال میں یہ ہوئی کہ حضور رحمتہ للعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی یہ شان رحمت دیکھ کر کہ اپنے کتنے بڑے دشمن کو کیسا نوازا ہے۔ ہزار آدمی قوم ابن ابی سے مشرف بہ اسلام ہوئے کہ واقعی یہ حلم و رحمت و غنوم مغفرت نبی برحق کے سوا دوسرے سے متصور نہیں۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ و صحبہ اجمعین و بارک و مسلم۔

فتاویٰ رضویہ ۱۳۰/۴

### (۱۳) بعد دفن دعا پڑھو

۱۰۴۴۔ عن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یقف علی القبر بعدما سوی علیہ فیقول : اَللّٰهُمَّ! نَزَلْ بِكَ صَاحِبُنَا وَخَلَفَ الدُّنْيَا خَلْفَ ظَهْرِهِ ، اَللّٰهُمَّ! نَبِّتْ عِنْدَ الْمَسْئَلَةِ نُطْقَهُ وَلَا تَبْلُغْهُ فِي قَبْرِهِ بِمَا لَا طَاقَةَ لَهُ بِهِ ۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عادت کریمہ تھی کہ جب مردہ دفن ہو کر قبر درست ہو جاتی تو آپ قبر پر کھڑے ہو کر دعا کرتے۔ الھی اہمارا ساتھی تیرا مہمان ہوا اور دنیا اپنے پس پشت چھوڑ آیا۔ الھی اسوأل کے وقت اسکی زبان درست رکھ۔ اور قبر میں اس پر وہ بلا نہ ڈال جسکی اسے طاقت نہ ہو۔

### (۱۵) بعد دفن استغفار کرو

۱۰۴۵۔ عن أمير المؤمنين عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : کان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا فرغ من دفن الميت وقف علیہ قال : اِسْتَغْفِرُوْا لَا یَحِیْتُکُمْ وَاَسْأَلُوْا لَہٗ بِالتَّیْبِتِ فَاِنَّہٗ الْاَن یُسْأَلَ ۔

امیر المؤمنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب دفن سے فارغ ہوتے قبر پر وقوف فرماتے اور ارشاد کرتے: اپنے بھائی کے لئے استغفار کرو اور اس کے لئے جواب نکیرین میں ثابت قدم رہنے کی دعا مانگو کہ اب اس



سے سوال ہوگا۔

## ﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ان حدیثوں سے ثابت کہ دفن کے بعد دعا سنت ہے۔ امام محمد بن علی حکیم ترمذی قدس سرہ الشریف دعا بعد دفن کی حکمت میں فرماتے ہیں: نماز جنازہ باجماعت مسلمین ایک لشکر تھا کہ آستانہ شاہی پر میت کی شفاعت اور عذر خواہی کے لئے حاضر ہوا اور اب قبر پر کھڑے ہو کر دعا، یہ اس لشکر کی مدد ہے کہ یہ وقت میت کی مشغولی کا ہے کہ اس نئی جگہ کا ہول اور تکیرین کا سوال پیش آنے والا ہے۔ اور میں گمان نہیں کرتا کہ یہاں استحباب دعا کا، عالم میں کوئی عالم منکر ہو۔ امام آجری فرماتے ہیں: مستحب ہے کہ دفن کے بعد کچھ دیر کھڑے رہیں اور میت کے لئے دعا کریں۔

اسی طرح اذکار امام نووی و جوہرہ نیرہ دور مختار و فتاویٰ عالمگیری وغیرہا اسفار میں ہے۔ طرفہ یہ کہ امام جانی مکرین یعنی مولوی اسحاق صاحب دہلوی نے مائة مسائل میں اسی سوال کے جواب میں کہ بعد دفن قبر پر اذان کی ہے۔

فتح القدیر و بحر الرائق و نہر الفائق و فتاویٰ عالمگیریہ سے نقل کیا کہ قبر کے پاس کھڑے ہو کر دعا سنت سے ثابت ہے اور براہ بزرگی اتنا نہ جانا کہ اذان خود دعا بلکہ بہترین دعا سے ہے کہ وہ ذکر الہی ہے اور ہر ذکر الہی دعا تو وہ بھی اسی سنت ثابتہ کی ایک فرد ہوئی پھر سنیت مطلق سے کراہت فرد پر استدلال عجب تماشا ہے۔ مولانا علی قاری علیہ رحمۃ الباری مرقاۃ شرح مشکوٰۃ میں فرماتے ہیں۔

کل دعاء ذکر و کل ذکر دعاء

ہر دعا ذکر ہے اور ہر ذکر دعا ہے۔

۱۰۴۶۔ عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: أَفْضَلُ الدُّعَاءِ الْحَمْدُ لِلَّهِ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سب دعاؤں سے افضل دعا الحمد للہ ہے۔

۱۰۴۷۔ عن ابی موسیٰ الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : کنا مع النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی سفر فجعل الناس یجھرون بالتکبیر فقال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اَیُّهَا النَّاسُ ! اُرِیْعُوا عَلٰی اَنْفُسِکُمْ ، اِنَّکُمْ لَیْسَ تَدْعُوْنَ اَصَمَّ وَلَا غَایِبًا ، اِنَّکُمْ تَدْعُوْنَہُ سَمِیْعًا قَرِیْبًا وَهُوَ مَعْکُمْ۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ سے روایت ہے کہ ہم حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھے۔ لوگوں نے بلند آواز سے اللہ اکبر کہنا شروع کیا۔ حضور نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! اپنی جانوں پر نرمی کرو۔ تم کسی بہرے یا غائب سے دعا نہیں کرتے سمیع و بصیر سے دعا کرتے ہو۔

### (۵) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

دیکھو! حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی تعریف اور خاص کلمہ اللہ اکبر کو دعا فرمایا۔ تو اذان کے بھی ایک دعا اور فرد مسنون ہونے میں کیا شک رہا۔  
فتاویٰ رضویہ ۲/۲

### (۱۶) مردہ غسل دینے والے کو پہچانتا ہے

۱۰۴۸۔ عن عمرو بن دینار رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ما من میت یموت الا و هو یعلم ما یمکون فی اہلہ بعدہ و انہم یغسلونہ و یمکنونہ و انہ لینظر الیہم۔  
حضرت عمرو بن دینار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہر مردہ جانتا ہے کہ اسکے بعد اسکے گھر والوں میں کیا ہو رہا ہے۔ لوگ اسے نہلاتے ہیں کفنا تے ہیں اور وہ انہیں دیکھتا جاتا ہے۔  
فتاویٰ رضویہ ۲/۲۵۷

۱۰۴۹۔ عن محاہد رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : اذا مات المیت فملک قابض نفسه، فما من شیء الا و هو یراہ عند غسلہ و عند حملہ حتی یوصلہ الی قبرہ۔  
حضرت امام مجاہد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب مردہ مرتا ہے ایک فرشتہ اسکی روح ہاتھ میں لئے رہتا ہے۔ نہلاتے اٹھاتے وقت جو کچھ ہوتا ہے سب کچھ دیکھتا جاتا

ہے یہاں تک کہ فرشتہ اسے قبر تک پہنچا دیتا ہے۔ فتاویٰ رضویہ ۲/۲۵۷

۱۰۵۰۔ عن عمر و بن دینار رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ما من میت يموت الا روحه في يد ملك ينظر الى جسده كيف يغسله و كيف يكفن و كيف يمشی به و يقال له وهو على سريره اسمع ثناء الناس عليك۔

حضرت عمرو بن دینار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہر مردے کی روح ایک فرشتہ کے ہاتھ میں ہوتی ہے کہ اپنے بدن کو دیکھتی جاتی ہے کہ کیونکر غسل دیتے ہیں کس طرح کفن پہناتے ہیں کیسے لیکر چلتے ہیں۔ اور وہ جنازے پر ہوتا ہے کہ فرشتہ اس سے کہتا ہے سن تیرے حق میں بھلایا برا کیا کہتے ہیں۔ فتاویٰ رضویہ ۲/۲۵۷

۱۰۵۱۔ عن بکر بن عبد اللہ المزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : بلعنی ابہ ما من میت يموت الا روحه في يد ملك الموت فهم يغسلونه و يكفنونه و هو يرى ما يصنع اهلہ فلم يقدر على الكلام لیسها هم عن الرنة و العويل۔

حضرت بکر بن عبد اللہ مزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے حدیث پہنچی کہ جو شخص مرتا ہے اسکی روح ملک الموت کے ہاتھ میں ہوتی ہے۔ لوگ اسے غسل و کفن دیتے ہیں اور وہ دیکھتا ہے کہ اسکے گھر والے کیا کرتے ہیں وہ ان سے بول نہیں سکتا کہ انہیں شور و فریاد سے منع کرے۔ فتاویٰ رضویہ ۲/۲۵۷

۱۰۵۲۔ عن سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ان المیت ليعرف كل شیء حتی انه لینا شد باللہ غاسلہ الا تخفت علی قال: ویقال له وهو سريره اسمع ثناء الناس عليك۔ فتاویٰ رضویہ ۲/۲۵۷

حضرت سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بیشک مردہ ہر چیز کو پہچانتا ہے یہاں تک کہ اپنے نہلانے والے کو خدا کی قسم دیتا ہے کہ آسانی سے نہلانا اور یہ بھی فرمایا: اس سے جنازہ پر کہا جاتا ہے کہ سن لوگ تیرے بارے میں کیا کیا کہتے ہیں

۱۰۵۰۔ حلیۃ الاولیاء لابن عسیم،	۳/۳۴۹	
۱۰۵۱۔ شرح الصدور للسيوطی	باب معرفة المیت،	۳۹
۱۰۵۲۔ شرح الصدور للسيوطی	باب معرفة المیت،	۴۰

۱۰۵۳۔ عن عبدالرحمن بن ابی لیلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : الروح یبدل المملک یمشی بہ مع الجنازة یقول لہ اسمع ما یقال لک الحدیث ۔

حضرت عبدالرحمن بن ابی لیلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ روح ایک فرشتہ کے ہاتھ میں ہوتی ہے کہ اسے جنازہ کے ساتھ لے کر چلتا اور کہتا ہے سن تیرے حق میں کیا کہا جاتا ہے۔

۱۰۵۴۔ عن ابن ابی نعیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ما من میت یموت الا روحہ فی ہذ المملک ینظر الی جسدہ کیف یغسل و کیف یمکن و کیف یمشی بہ الی قبرہ ۔

حضرت ابن ابی نعیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جو مردہ مرتا ہے اسکی روح ایک فرشتہ کے ہاتھ میں ہوتی ہے کہ اپنے بدن کو دیکھتی ہے۔ کیونکر نہلایا جاتا ہے۔ کیونکر کفن پہنایا جاتا ہے۔ اور کیونکر قبر کی طرف لے کر چلتے ہیں۔  
فتاویٰ رضویہ ۲/۲۵۸

۱۰۵۵۔ عن ابی عبداللہ ہکرم المرینی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : حدثت ان المیت لیستبشر بتعمیله الی المقابر ۔

حضرت ابو عبداللہ ہکرم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ سے حدیث بیان کی گئی کہ دفن میں جلدی کرنے سے مردہ خوش ہوتا ہے۔

جعلنا اللہ ہمہ و کرمہ من المسرورین المستبشرین برحمۃ المرحومین  
بالموت بحودہ ۔ آمین، آمین۔  
فتاویٰ رضویہ ۲/۲۵۸

### (۱۷) نیک لوگوں کے قرب میں دفن کرو

۱۰۵۶۔ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

۱۰۵۳۔	شرح الصدور للسیوطی	باب معرفۃ المیت ،	۴۰
۱۰۵۴۔	شرح الصدور للسیوطی	باب معرفۃ المیت ،	۴۰
۱۰۵۵۔	شرح الصدور للسیوطی	باب معرفۃ المیت ،	۴۰
۱۰۵۶۔	حلیۃ الاولیاء لابی نعیم ،	☆ ۳۵۴/۶	☆ کشف المعانی للعلوی ، ۷۴/۱
المحروحين لابی حبان ،	☆ ۲۹۱/۱	☆ السلسلۃ الصغیرۃ للالبانی ،	۵۶۳
کنز العمال للمفتی ،	☆ ۴۲۳۷۱		

علیہ وسلم : اِذْفِنُوا مَوْتَنَا کُمْ وَسَطَ قَوْمٍ صَالِحِیْنَ ، فَإِنَّ الْمَیْتَ یَتَأَذَى بِحَارِ السُّوءِ کَمَا یَتَأَذَى الْحَیُّ بِحَارِ السُّوءِ۔  
 فتاویٰ رضویہ ۱۰۳/۴

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے مردوں کو نیک لوگوں کے درمیان دفن کرو۔ کیونکہ مردہ اپنے بدکار پڑوسی سے ویسی ہی تکلیف محسوس کرتا ہے جیسی زندہ اپنے برے پڑوسی سے۔ ۱۲م  
 (۱۸) انسان اپنی مٹی کی جگہ دفن ہوتا ہے

۱۰۵۷۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا مِنْ مَوْلُودٍ إِلَّا وَفِي سُرَّتِهِ مِنْ تُرَابٍ أَلْتِي خُلِقَ مِنْهَا حَتَّى يُدْفَنَ فِيهَا وَأَنَا وَآبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ خُلِقْنَا مِنْ تُرَابٍ وَاجِدَةٌ فِيهَا نُدْفَنُ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر بچہ کی ناف میں اس مٹی کا حصہ ہوتا ہے جس سے وہ بنایا گیا یہاں تک کہ اسی میں دفن کیا جائے۔ اور میں اور ابو بکر و عمر ایک مٹی سے بنے۔ اسی میں دفن ہو گئے۔

۱۰۵۸۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:.....

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر بچہ کی ناف میں اس مٹی کا حصہ ہوتا ہے جس سے وہ بنایا گیا یہاں تک کہ اسی میں دفن کیا جائے۔ اور میں اور ابو بکر و عمر ایک مٹی سے بنے۔ اسی میں دفن ہو گئے۔

۱۰۵۷۔ کثر العمال للحنظلی، ۳۶۶۷۳، ۱۱/۵۶۵ ☆ العلل المتأخية لأبي الحوری، ۱۹۳/۱  
 ۱۰۵۸۔ نوادر الاصول للحکیم الترمذی، یہ کتاب میں مل سکی لہذا متن نقل نہیں کیا جاسکا۔ ۱۲م

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: فرشتہ جو رحم زن پر موکل ہے جب نطفہ رحم میں قرار پاتا ہے اسے رحم سے لیکر اپنی ہتھیلی پر رکھ کر عرض کرتا ہے: اے رب میرے! بنے گا یا نہیں؟ اگر فرماتا ہے: نہیں، تو اس میں روح نہیں پڑتی اور خون ہو کر رحم سے نکل جاتا ہے۔ اور اگر فرماتا ہے: ہاں، تو عرض کرتا ہے: اے میرے رب! اس کا رزق کیا ہے؟ زمین میں کہاں کہاں چلے گا؟ کیا عمر ہے؟ کیا کام کریگا؟ ارشاد ہوتا ہے: لوح محفوظ میں دیکھ کہ اس میں نطفہ کا سبب حال پایگا۔ پھر فرشتہ وہاں کی مٹی لاتا ہے جہاں اسے دفن ہوتا ہے۔ اسے نطفہ میں ملا کر گوندھتا ہے۔ یہ ہے اللہ تعالیٰ کا وہ فرمان کہ ”زمین ہی سے ہم نے تمہیں بنایا اور اسی میں پھر ہم تمہیں لے جائیگے۔“

فتاویٰ افریقہ، ص ۱۰۰

۱۰۵۹۔ عن عطاء الخراسانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: ان الملك ينطلق فيأخذ من تراب المكان الذي يدفن فيه فيذره على النطفة فيخلق من التراب و من النطفة و ذلك قوله تعالى: منها خلقناكم وفيها نعيدكم الآية۔

حضرت عطاء خراسانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرشتہ جا کر اسکے دفن کی مٹی لا کر اس نطفہ پر چھڑکتا ہے۔ تو آدمی اس مٹی اور اس بوند سے بنتا ہے۔ اور یہ ہے اللہ تبارک و تعالیٰ کا ارشاد کہ: ”ہم نے تمہیں زمین ہی سے بنایا اور اسی میں پھر تمہیں لے جائیگے۔“

فتاویٰ افریقہ، ص ۱۰۰

## (۱۹) حضرت فاطمہ کا وصال اور کفن دفن میں جلدی

۱۰۶۰۔ عن عبد اللہ بن محمد بن عقیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان فاطمة رضی اللہ تعالیٰ عنہا لما حضرته الوفاة امرت علیا کرم اللہ تعالیٰ و جہہ الکریم فوضع لها غسلًا فاعتسلت و تطهرت و دعت ثیاب اکفانها فلبستها و مست من الحنوط ثم امرت علیا ان لا تكشف اذا قضت و ان تدرج كما هي فی ثیابها، قال: فقلت له: هل علمت احدا فعل ذلك؟ قال: نعم، كثير بن عباس، و كتب فی اطراف اکفانه، شهد كثير بن عباس، ان لا اله الا الله۔

حضرت عبد اللہ بن محمد بن عقیل بن طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت



سیدہ فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے انتقال کے قریب امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے اپنے غسل کے لئے پانی رکھوایا پھر نہائیں اور کفن منگا کر پہنا اور حنوط کی خوشبو لگائی، پھر حضرت مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کو وصیت فرمائی کہ میرے انتقال کے بعد کوئی مجھے نہ کھولے اور اسی کفن میں دفنادی جائیں۔ میں نے پوچھا کسی اور نے بھی ایسا کیا ہے؟ کہا: ہاں، حضرت کثیر بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے۔ اور انہوں نے اپنے کفن کے کناروں پر لکھا تھا کثیر بن عباس گواہی دیتا ہے، لا الہ الا اللہ۔

فتاویٰ رضویہ ۳/۱۲۸

## ۳۔ نماز جنازہ

### (۱) ہر مسلمان کی نماز جنازہ پڑھو

۱۰۶۱۔ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : الصَّلَاةُ وَاجِبَةٌ عَلَیْکُمْ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ مَاتَ بَرًّا کَانَ اَوْ فَاجِرًا وَاِنْ عَمِلَ الْکِبَائِرَ۔  
فتاویٰ رضویہ ۱۳/۴

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر مسلمان کی نماز جنازہ تم پر واجب ہے خواہ کلوکار ہو یا بدکار اگرچہ اس نے گناہ کبیرہ ہی کیوں نہ کئے ہوں۔ ۱۴م

### (۲) مومن کی نماز جنازہ پڑھنا باعث مغفرت ہے

۱۰۶۲۔ عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اَوَّلُ تُخَفِّةِ الْمُؤْمِنِ اَنْ يُعْفَرَ لِمَنْ صَلَّى عَلَیْهِ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مومن کا پہلا تحفہ یہ ہے کہ اس کی نماز جنازہ پڑھنے والے کو بخش دیا جاتا ہے۔ ۱۴م

### (۳) مومن کی نماز جنازہ پڑھنے پر ثواب عظیم

۱۰۶۳۔ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مَنْ شَهِدَ الْجَنَازَةَ حَتَّى یُصَلِّيَ عَلَیْهَا فَلَهُ قِیرَاطٌ، وَمَنْ شَهِدَهَا حَتَّى تُدْفَنَ فَلَهُ قِیرَاطَانِ، قِیلَ : وَمَا قِیرَاطَانِ ، قَالَ : مِثْلُ الْحَبْلَیْنِ الْعَظِیْمَیْنِ اَصْفَرُ هَا اُحَدٌ۔

۱۰۶۱۔ السنن لابی داؤد،	باب فی العزو مع المة الحور،	۳۴۳/۲
السنن الکبری للبیہقی،	☆ ۱۲۱/۳	۵۶/۲
العلل المتناہیۃ لابن الحوری،	۲۵/۱	
۱۰۶۲۔ الجامع الصغیر للسیوطی،	☆ ۱۲۷/۱	۳۸۲/۱
۱۰۶۳۔ الجامع الصحیح لبخاری،	باب من انتظر حتی یدفن،	۱۷۷/۱
الصحیح لمسلم،	کتاب الجنائز،	۳۰۷/۱

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو نماز ہونے تک جنازہ میں حاضر رہے اسکے لئے ایک دائمی ثواب ہے، اور دفن تک حاضر رہے تو دو دائمی، عرض کیا گیا: دو قیراط کتنے ہوتے ہیں، فرمایا: جیسے دو بڑے پہاڑوں میں کا چھوٹا کوہ احد کے برابر۔

۱۰۶۴۔ عن ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: مَنْ صَلَّى عَلَى جَنَازَةٍ قَلَّ قَبْرُاطُهُ، وَمَنْ شَهِدَ دَفْنَهَا قَلَّ قَبْرُاطَانِ، قَالَ: مِثْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الْقَيْرَاطِ فَقَالَ: مِثْلُ أَحَدٍ۔

حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے جنازہ کی نماز پڑھی اسے ایک دائمی ثواب ہے۔ اور جو دفن تک حاضر رہا اسے دو دائمی، حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دائمی کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا: احد پہاڑ کے برابر۔

۱۰۶۵۔ عن أمير المؤمنين علي المرتضى كرم الله تعالى وجهه الكريم قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: مَنْ غَسَلَ مَيِّتًا وَكَفَّنَهُ وَخَنَطَهُ وَحَمَلَهُ

۱۲۴/۱	ما جاء في فصل الصلوة على الجنازة،	۱۰۶۳۔ الجامع للترمذی،
۴۵۱/۲	فصل الصلوة على الجنازة،	السنن لابن داود،
۱۱۱/۱	ما جاء في ثواب من صلى على جنازة،	السنن لابن ماجه،
۴۵۵/۳	☆ اتحاف السادة للريدي،	المسند لاحمد بن حنبل،
۱۳۵/۴	☆ التفسير لابن كثير،	كثر العمال للمصنف، ۴۲۳۵۹، ۵۹۶/۱۵
۳۴۱/۴	☆ الترغيب والترهيب للمندري،	السنن الكبرى للبيهقي،
۳۰۷/۱	كتاب الجنائز،	۱۰۶۴۔ الصحيح لمسلم
۱۱۲/۱	باب في ثواب من صلى على جنازة،	السنن لابن ماجه،
۴۴۹/۳	☆ المصنف لعبد الرزاق، ۶۲۶۸،	السنن الكبرى للبيهقي،
۷۵/۷	☆ فتح الباري للعسقلاني،	الترغيب والترهيب للمندري،
۱۰۵/۲	☆ مشكل الآثار لعلطحاوي،	اتحاف السادة للريدي،
۱۰۵۷	☆ علل الحديث لابن ابي حاتم،	الكنى و الاسماء للذولابي،
	☆	التاريخ الكبير للبخاري،
۱۰۶/۱	باب ما جاء في غسل الميت،	۱۰۶۵۔ السنن لابن ماجه،
۴/۲	☆ اللالی المصنوعة للسيوطی،	الترغيب والترهيب للمندري،
	☆	العلل المتناهية لابن الحوزی، ۴۱۴/۲

وَصَلَّى عَلَيْهِ وَلَمْ يُقْسِ عَلَيْهِ مَا رَأَى خَرَجَ مِنْ حَظِيَّتِهِ مِثْلَ يَوْمٍ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کسی میت کو نہلائے، کفن پہنائے، خوشبو لگائے، جنازہ اٹھائے، نماز پڑھے، اور جو ناقص بات نظر آئے اسے چھپائے وہ اپنے گناہوں سے ایسا پاک ہو جاتا ہے جیسا جس دن ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا تھا۔

۱۰۶۶۔ عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ أَتْبَعَ جَنَازَةً حَتَّى يُقْضَى دَفْنُهَا كُتِبَتْ لَهُ ثَلَاثَةُ قِيرَاطٍ، الْقِيرَاطُ مِنْهَا أَكْثَرُ مِنْ حَبْلِ أَحَدٍ۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کسی جنازہ کے ساتھ رہے یہاں تک کہ دفن ہو چکے اسکے لئے تین قیراط اجر لکھا جائے۔ ہر قیراط کوہ احد سے بڑا۔

۱۰۶۷۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ صَلَّى عَلَى جَنَازَةٍ فَلَهُ قِيرَاطٌ ، وَمَنْ انْتَظَرَهَا حَتَّى يُقْضَى قَضَاؤُهَا أَوْ تَذْفَنَ فَلَهُ قِيرَاطَانِ ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے نماز جنازہ پڑھی اسے ایک قیراط ثواب اور جس نے دفن تک انتظار کیا اسے دو قیراط۔

### (۴) نماز جنازہ صرف ایک بار جائز ہے

۱۰۶۸۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

۱۰۶۶۔	المعجم الاوسط للطبرانی،	☆	۱۱۷/۹	☆	معجم البحرين،	۴۱۳۹
۱۰۶۷۔	مسند البزار،	☆	۲۰۹/۵	☆	المصنف لابن ابی شیبہ،	۱۳/۳
۱۰۶۸۔	المسند لابن داؤد،				باب اذا صلی باب اذا فی جماعة ثم ادرك لعید،	۸۶/۱
	الحامع الصغير للسيوطی،	☆	۵۸۱/۲	☆	المسند لاحمد بن حنبل،	۱۹/۲
	السنن الکبریٰ للبیہقی،	☆	۳۰۳/۲	☆	نصب الراية للربیع،	۵۵/۲
	التمهید لابن عبدالبر،	☆	۲۴۴/۴	☆	مشکوٰۃ المصابیح للتبریزی،	۲۱۵۷
	حلیہ الاولیاء لابن عسیم،	☆	۳۸۵/۸	☆	شرح المسما لبحوی،	۴۳۱/۳

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لَا تُصَلُّوا صَلَوةً فِی یَوْمٍ مَرَّتَیْنِ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی نماز ایک دن میں دوبارہ نہ پڑھو۔

۱۰۶۹۔ عن امیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : لا یصلی بعد صلاة مثلها۔  
فتاویٰ رضویہ، ۴/۲۸

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں: کسی نماز کے بعد اس کے مثل نماز نہ پڑھی جائے۔

### ﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس حدیث کے متعلق امام محمد نے فرمایا: یہ مرفوع ہے۔ یہ حدیثیں بھی نماز جنازہ کی نفی تکرار پر صریح دال ہیں۔ حدیث ثانی تو عام مطلق ہے اور اول میں 'نی یوم' کی قید اس نظر سے کہ مثلاً ظہر کی نمازوں کی تکرار سے تو آپ ہی تکرر ہوگی۔ کل کی ظہر اور آج کی کہ ان کا سبب وقت ہے جب وقت دوبارہ آیا دوبارہ آئی۔ مگر ایک ہی سبب یعنی ایک ہی وقت میں تکرر نہ ہوگی۔ نماز جنازہ کا سبب مسلم میت ہے۔ جب میت تکرر ہو نماز تکرر ہوگی۔ مگر ایک ہی میت پر تکرر نہیں ہو سکتی۔  
فتاویٰ رضویہ، ۴/۲۸

دوسری بات یہ کہ اگر نماز جنازہ میں تکرار کی اجازت دیتے ہیں تو لوگ تسویف و کسل کی گھاٹی میں پڑینگے۔ کہیں گے جلدی کیا ہے، اگر ایک نماز ہو چکی ہم دوبارہ پڑھ لیں گے، اس تقدیر پر اگر لوگوں کا انتظار کیا جائے تو جنازہ کو دیر ہوتی ہے۔ اور جلدی کیجئے تو جماعت ہلکی رہتی ہے اور دونوں باتیں مقصود شرع کے خلاف۔ لاجرم مصلحت شرعیہ اسی کی مقتضی ہوئی کہ تکرار کی اجازت نہ دیں۔ جب لوگ جانیں گے کہ اگر نماز ہو چکی تو پھر نہ ملے گی اور ایسے افضال عظیمہ ہاتھ سے نکل جائینگے تو خواہی نخواہی جلدی کرتے حاضر آئیں گے۔ اور میت کے فائدے اور اپنے بھلے کے لئے جلد جمع ہو جائینگے اور شرع مطہر کے دونوں مقصد با حسن وجہ رنگ ظہور پائینگے۔  
فتاویٰ رضویہ، ۴/۵۱

تیسرے شہر کی میت پر صلاۃ کا ذکر جسکو بعض لوگ نماز غائبانہ سے تعبیر کرتے ہیں



صرف تین واقعوں میں روایت کیا جاتا ہے۔ واقعہ نجاشی، واقعہ معاویہ لیشی، واقعہ امرائے موتہ، ان میں اول و دوم بلکہ سوم کا بھی جنازہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے حاضر تھا۔ تو نماز غائب پر نہ ہوئی بلکہ حاضر پر۔ اور دوم و سوم کی سند صحیح نہیں۔ اور سوم صلاۃ بسعنی نماز صریح نہیں۔ انکی تفصیل بعونہ تعالیٰ ابھی آتی ہے۔

عام طور پر ترک اور صرف دو ایک بار وقوع خود ہی بتا رہا ہے کہ کوئی خصوصیت خاصہ تھی جس کا حکم عام نہیں ہو سکتا، حکم عام وہی عدم جواز ہے جسکی بنا پر عام احتراز ہے۔

☆ واقعہ اولیٰ

حضرت نجاشی سے متعلق ہے جسکی تفصیل احادیث میں اس طرح ہے۔

۱۰۷۰۔ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نعی لہم النحاشی صاحب الحبشۃ فی الیوم الذی مات فیہ وقال: اِسْتَغْفِرُوا لِأَنْبِیَائِکُمْ، وَصَفَّ بِهِمْ فِی الْمَصَلٰی فَصَلٰی عَلَیْہِ وَکَبَّرَ عَلَیْہِمْ اَرْبَعًا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شاہ حبشہ حضرت نجاشی کے انتقال کی خبر اسی دن سنائی جس دن انکا وصال ہوا۔ فرمایا: اپنے دینی بھائی کے لئے مغفرت کی دعا کرو۔ پھر حضور نے عید گاہ میں صف بندی فرمائی اور نماز جنازہ پڑھتے ہوئے چار تکبیریں کہیں۔ ۱۲م

۱۰۷۱۔ عن جابر بن عبد اللہ الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان نبی اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صلی علی النحاشی فصففا وراءہ فکنت فی الصف

۵۴۸/۱	باب موت النحاشی،	۱۰۷۰۔ الجامع الصحیح للبخاری،
۳۰۹/۱	کتاب الجنائز،	الصحیح لمسلم،
۲۱۷/۱	عند التکبیر علی الجنازة	السنن للبخاری،
	۳۲۴/۶	التمہید لابن عبد البر،
۵۴۷/۱	باب موت النحاشی،	۱۰۷۱۔ الجامع الصحیح للبخاری،
۳۰۹/۱	کتاب الجنائز،	الصحیح لمسلم،
۳۸/۲	مجمع الروائد للہیثمی،	التمہید لابن عبد البر،
۲۳۵/۵	تاریخ بغداد للعطوب،	المصنف لابن ابی شیبہ،
	☆ ۳۲۵/۶	☆ ۱۵۴/۱۴
	☆ ۶۱۳۴	☆ جمع الجوامع للسیوطی،

الثانی او الثالث۔

حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نجاشی شاہ حبشہ حضرت اصحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر نماز پڑھی تو ہم نے آپ کے پیچھے صفیں قائم کیں میں دوسری یا تیسری صف میں تھا۔

### (۵) حضور کا غائبانہ نماز پڑھنا آپ کی خصوصیات سے ہے

۱۰۷۲۔ عن عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ وعن الصحابة جميعا رضی اللہ تعالیٰ عنہم قالوا: ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال: ان احاکم المحاشی تو فی فقوموا صلوا علیہ، فقام رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و صفوا خلفه فکبر اربعاً وهم لا یظنون الا ان حجازة بین یدیه۔

حضرت عمران بن حصین و دیگر صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارا بھائی نجاشی انتقال کر گیا ہے اٹھو اس پر نماز پڑھو۔ پھر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہوئے۔ صحابہ نے پیچھے صفیں باندھیں۔ حضور نے چار تکبیریں کہیں، صحابہ کو یہ ہی ظن تھا کہ انکا جنازہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے ہے۔

۱۰۷۳۔ عن عمران بن حصین وعن الصحابة جميعا رضی اللہ تعالیٰ عنہم قالوا، الی ان قال: فصلینا خلفه ونحن لا نری الا ان الحجازة قد امنّا۔

حضرت عمران بن حصین و دیگر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے حدیث مذکور مروی ہے یہاں تک کہ حضرت عمران نے فرمایا: ہم نے حضور کے پیچھے نماز پڑھی اور ہم یہ ہی اعتقاد کرتے تھے کہ جنازہ ہمارے آگے موجود ہے۔

### (۲) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ دونوں روایات صحیح عاضد قوی ہیں اس حدیث مرسل اصولی کی کہ امام واحدی نے اسباب نزول قرآن میں نقل فرمائی۔

۱۰۷۴۔ عن عبد الله بن عباس رضي الله تعالى عنهما قال : كشف للنبي صلى الله تعالى عليه وسلم عن سرير النجاشي حتى رآه و صلى عليه ۔  
حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے نجاشی کا جنازہ ظاہر کر دیا گیا تھا۔ حضور نے اسے دیکھا اور اس پر نماز پڑھی۔

### (۳) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

نجاشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا انتقال دار الکفر میں ہوا۔ وہاں ان پر نماز نہ ہوئی تھی لہذا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہاں پڑھی۔ اسی لئے امام ابوداؤد نے اپنی سنن میں اس حدیث کے لئے یہ باب وضع کیا کہ ”الصلوة على المسلم يموت في بلاد الشرك“۔  
۱۰۷۵۔ عن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه ان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم نعى للناس النجاشي في اليوم الذي مات فيه و عرج بهم الى المصلى فصف بهم و كبر اربع تكبيرات۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو نجاشی کے انتقال کی خبر اسی دن دی جس دن انتقال ہوا صحابہ کرام کو لیکر مصلیٰ پر تشریف لائے اور صحابہ کی صفیں قائم فرما کر چار بجیریں کہیں۔  
اب بھی خصوصیت نجاشی ماننے سے چارہ نہ ہوگا۔ جبکہ اور موتیں بھی ایسی ہوئیں اور نماز غائب کسی پر نہ پڑھی گئی۔ نیز بعض کو انکے اسلام میں شبہ تھا یہاں تک کہ بعض نے کہا: جبشہ کے ایک کافر پر نماز پڑھی گئی۔ لہذا اس نماز سے مقصود انکی اشاعت اسلام تھی۔

۱۰۷۶۔ عن حذيفة بن اسيد رضي الله تعالى عنه ان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم بلغه موت النجاشي فقال: لا صحابه : ان احاكم النجاشي قدمات ، فمن اردا ان يصلي عليه فليصل عليه ، فتوجه رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم

نحو الحبشة فکبر علیه اربعاً۔

حضرت حذیفہ بن اسید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شاہ نجاشی حضرت اصحہ رضی اللہ تعالیٰ کے انتقال کی خبر ملی تو صحابہ کرام سے فرمایا: تمہارے بھائی نجاشی کا انتقال ہو گیا تو جو ان پر نماز پڑھنا چاہے پڑھے۔ پھر حضور نے حبشہ کی جانب متوجہ ہو کر چار تکبیریں کہیں۔

### (۴) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

☆ واقعہ ثانیہ حضرت معاویہ لیبی سے متعلق ہے کہ معاویہ بن معاویہ مرنے پر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مدینہ طیبہ میں انتقال کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان پر نماز پڑھی۔

۱۰۷۷۔ عن أبي أمية الباهلي رضي الله عنه قال : ان جبرئيل عليه السلام اتى النبي صلى الله تعالى عليه وسلم فقال مات معاوية في المدينة ائتبع ان اطوى لك الارض فتصلى عليه قال : نعم، فضرب بحناحيه على الارض فرفع له سريره فصلى عليه وخلفه صفان من المذمومة كل صف سبعون الف ملك۔

حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: یا رسول اللہ! معاویہ مرنے پر مدینہ میں انتقال کیا۔ تو کیا حضور چاہتے ہیں کہ میں حضور کے لئے زمین لپیٹ دوں تاکہ حضور ان پر نماز پڑھیں، فرمایا: ہاں، جبرئیل نے اپنا پر زمین پر مارا۔ جنازہ حضور کے سامنے آ گیا اس وقت حضور نے ان پر نماز پڑھی۔ اور فرشتوں کی دو صفیں حضور کے پیچھے تھیں، ہر صف میں ستر ہزار فرشتے تھے۔

۱۰۷۸۔ عن أبي أمية الباهلي رضي الله تعالى عنه قال : ان جبرئيل عليه السلام اتى النبي صلى الله تعالى عليه وسلم فقال : مات معاوية في المدينة وقال: ائتبع أن أطوى لك الأرض فتصلى عليه فقال: نعم، فوضع جناحه الايمن على الجبال فتواضعت ووضع جناحه الايسر على الارضين فتواضعت حتى نظرنا الى مكة والمدينة فصلى عليه رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم

و جبرئیل والملائكة۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: یا رسول اللہ! معاویہ بن معاویہ نے مدینہ میں انتقال کیا۔ تو کیا حضور چاہتے ہیں کہ میں حضور کے لئے زمین لپیٹ دوں تاکہ حضور ان پر نماز پڑھیں۔ فرمایا: ہاں، حضرت جبرئیل نے اپنا دامن پر پہاڑوں پر رکھا وہ جھک گئے۔ پایاں زمینوں پر رکھا وہ پست ہو گئیں یہاں تک کہ مکہ مدینہ ہم کو نظر آنے لگے۔ اس وقت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور جبرئیل و ملائکہ نے ان پر نماز پڑھی۔

ان دونوں حدیثوں کی کھل سند اس طرح ہے۔

نوح بن عمر السکسکی ثنا بقیة بن الولید عن محمد زیاد الالہانی عن ابی امامة رضی اللہ تعالیٰ عنہ المحکم الاوسط،

اخبرنا ابو الحسن احمد بن عمر بن دمشق ثنا نوح عمر بن حری ثنا بقیة ثنا محمد بن عن ابی امامة رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ ابو احمد حاکم۔

۱۰۷۹۔ عن أنس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: ان جبرئیل علیہ السلام اتی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال: مات معاویة فی المدینة وقال: اتحب ان اطوی بک الارض فتصلی علیہ قال: نعم، فضرب بحناء الارض فلم تبق شجرة ولا اکمة الا تضعضعت ورفع له سریره حتی نظر الیہ فصلى الیہ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حضرت جبرئیل علیہ السلام حاضر ہوئے اور عرض کیا: مدینہ میں معاویہ کا انتقال ہو گیا۔ کیا حضور ان پر نماز جنازہ پڑھنا چاہتے ہیں۔ سرکار نے ارشاد فرمایا: ہاں، پس جبرئیل نے زمین پر اپنا پر مارا۔ کوئی پتھر یا ٹیلہ نہ رہا جو پست نہ ہو گیا ہو، اور ان کا جنازہ حضور کے سامنے بلند کیا گیا۔ یہاں تک کہ پیش نظر اقدس ہو گیا۔ اس وقت حضور نے ان پر نماز پڑھی۔

۱۰۸۰۔ عن أنس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: ان جبرئیل علیہ السلام اتی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال: یا رسول اللہ! هل لک ان تصلی علیہ فاقبض



لکھ الارض، قال: نعم، فصلی علیہ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت جبریل علیہ الصلوٰۃ والسلام حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا آپ معاویہ پر نماز جنازہ پڑھنا چاہتے ہیں تو میں آپ کے لئے زمین سمیٹ دوں۔ فرمایا: ہاں حضرت جبریل نے ایسا ہی کیا۔ اس وقت حضور نے اہر نماز پڑھی۔

### (۵) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اولاً۔ ان تمام احادیث کو ائمہ حدیث عقیل، ابن حبان، بیہقی، ابو عمرو ابن عہد البر، ابن جوزی، لودوی، ذہبی، اور ابن الہمام وغیرہم نے ضعیف بتایا۔ پہلی دو حدیثوں کی سند بقیہ بن ولید مدلس ہے اور اس نے صحیحہ کیا۔ یعنی محمد بن زیاد سے اپنا سننا نہ بیان کیا بلکہ کہا۔ ابن زیاد سے روایت ہے۔ معلوم نہیں راوی کون ہے۔ بہ اعلیٰ المحقق فی الفتح۔

ذہبی نے کہا: یہ حدیث منکر ہے۔ نیز اسکی سند میں لوح بن عمر ہے۔

ابن حبان نے اسے اس حدیث کا چور بتایا۔ یعنی ایک سخت ضعیف شخص اسے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتا تھا۔ اس نے اس سے چرا کر بقیہ کے سر ہاندھی۔

تیسری حدیث کی سند میں محبوب بن ہلال مرنی ہے۔

ذہبی نے کہا: یہ شخص مجہول ہے اور اسکی یہ حدیث منکر ہے۔

چوتھی حدیث کی سند میں علاء بن یزید ثقفی ہے۔

امام لودوی نے خلاصہ میں فرمایا: اسکے ضعیف ہونے پر تمام محدثین کا اتفاق ہے۔

امام بخاری و ابن عدی اور ابو حاتم نے کہا: وہ منکر الحدیث ہے۔

ابو حاتم و دارقطنی نے کہا: موقوف الحدیث ہے۔

امام علی بن مدینی استاذ امام بخاری نے کہا: وہ حدیثیں دل سے گڑھتا تھا۔

ابن حبان نے کہا: یہ حدیث بھی اسکی گڑھی ہوئی ہے۔ اس سے چرا کر ایک شامی نے

بقیہ سے روایت کی۔

ابو الولید طرابلسی نے کہا: علاء کذاب تھا۔

عقیلی نے کہا: علاء کے سوا جس جس نے یہ حدیث روایت کی سب علائی جیسے ہیں یا

اس سے بھی بدتر۔

ابو عمرو بن عبد العزیز نے کہا: اس حدیث کی سب سندیں ضعیف ہیں۔ اور دربارہ احکام اصلاً حجت نہیں۔ صحابہ میں کوئی شخص معاویہ بن معاویہ نام معلوم نہیں ابن حبان نے بھی یونہی فرمایا کہ مجھے اس نام کے کوئی صاحب صحابہ میں یاد نہیں۔

ثانیاً۔ فرض کیجئے کہ یہ احادیث اپنے طرق سے ضعیف نہ رہیں۔ کما اختارہ الحافظ فی الفتح۔ یا بفرض غلط لفظ صحیح سہی۔ پھر اس میں کیا ہے۔ خود اسی میں تصریح ہے۔ کہ جنازہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیش نظر انور کر دیا گیا تھا۔ تو نماز جنازہ حاضر پر ہوئی نہ کہ غائب پر۔ بلکہ طرز کلام مشیر ہے کہ نماز جنازہ پڑھنے کے لئے جنازہ سامنے ہونے کی حاجت کبھی گئی۔ جیسی تو حضرت جبرئیل نے عرض کی: حضور نماز جنازہ پڑھنا چاہیں تو زمین لپیٹ دوں۔ تاکہ حضور نماز پڑھیں۔

دہابیہ کے امام شوکانی نے نیل الاوطار میں یہاں عجیب تماشا کیا۔

اولاً۔ استیعاب سے نقل کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے معاویہ بن معاویہ لیشی پر نماز پڑھی۔ پھر کہا: استیعاب میں اس قصہ کا مثل معاویہ بن مقرن کے حق میں ابو امامہ سے روایت کیا۔

پھر کہا: نیز اسکا مثل اس سے ترجمہ معاویہ میں بھی معاویہ مرنی روایت کیا۔

اس میں یہ وہم دلاتا ہے کہ گویا یہ تین صحابی جدا جدا ہیں جن پر نماز غائب مروی ہے۔ حالانکہ یہ محض جہل یا تھماہل ہے۔ وہ ایک ہی صحابی ہیں۔ معاویہ نام جگے نسب و نسبت میں راویوں سے اضطراب واقع ہوا۔ کسی نے مرنی کہا کسی نے لیشی، کسی نے معاویہ بن معاویہ، کسی نے معاویہ بن مقرن۔

ابو عمر نے معاویہ بن مقرن مرنی کو ترجیح دی کہ صحابہ میں معاویہ بن معاویہ کوئی معلوم نہیں۔

حافظ نے اصحابہ میں معاویہ بن معاویہ مرنی کو ترجیح۔ اور لیشی کہنے کو علماء ثقفی کی خطا بتایا، اور معاویہ بن مقرن کو ایک صحابی مانا جن کے لئے یہ روایت نہیں۔

بہر حال صاحب قصہ شخص واحد ہیں اور شوکانی کا الہام حیثیت محض باطل۔

ابن الاثیر نے اسد الغابہ میں فرمایا: معاویہ بن معاویہ مرنے ہیں۔ انکو یسوی بھی کہا جاتا ہے اور معاویہ بن مقرن مرنے بھی۔ ابو عمرو نے کہا: یہ ہی صواب سے نزدیک تر ہے۔ پھر حدیث انس کے طریق اول سے پہلے طور پر نام ذکر کیا۔ اور طریق دوم سے دوسرے طور پر، اور حدیث امامہ سے تیسرے طور پر۔

### ☆ واقعہ سوم یہ ہے

۱۰۸۱۔ عن عاصم بن عمر بن قتادة و عبد الله بن ابي بكر رضى الله تعالى عنهما قالوا: لما التقى الناس بموته جلس رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم على المنبر وكشف له ما بينه وبين الشام فهو ينظر الى معركتهم ، فقال صلى الله تعالى عليه وسلم : اخذ الرأية زيد بن حارثة فمضى حتى استشهد ، فصلى عليه رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم ودعاه فقال : استغفروا له وقد دخل الجنة وهو يسقى ، ثم اخذ الرأية جعفر بن ابي طالب فمضى حتى استشهد ، فصلى عليه رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم ودعاه وقال : استغفروا له وقد دخل الجنة فهو يطير فيها بحناحين حيث شاء .

حضرت عاصم بن عمر اور حضرت عبد اللہ بن ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جب مقام موتہ میں لڑائی شروع ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم منبر پر تشریف فرما ہوئے۔ اللہ عزوجل نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے پردے اٹھا دیئے کہ ملک شام اور وہ معرکہ حضور دیکھ رہے تھے۔ اتنے میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: زید بن حارثہ نے نشان اٹھایا اور لڑتار ہا یہاں تک کہ شہید ہوا۔ حضور نے انہیں اپنی صلوٰۃ اور دعا سے مشرف فرمایا: اور صحابہ کو ارشاد ہوا کہ اس کے لئے استغفار کرو۔ بیشک وہ دوڑتا ہوا جنت میں داخل ہوا۔ حضور نے پھر فرمایا: جعفر بن ابی طالب نے نشان اٹھایا اور لڑتار ہا یہاں تک کہ شہید ہوا۔ حضور نے انکو اپنی صلوٰۃ و دعا سے مشرف فرمایا۔ اور صحابہ کو ارشاد ہوا کہ اس کے لئے استغفار کرو

۱۰۸۱۔	الجامع الصحيح لبخارى،	باب الرجل ينعى الى اهل الميت بنفسه ،	۱۶۶/۱
المسند لاجميد بن حنبل ،	۱۱۳/۳	☆ المسند الكبير للبيهقي ،	۱۵۴/۸
المستدرک للحاكم ،	۴۲/۳	☆ نصب الراية للزيلعي ،	۲۸۴/۲
مجمع الروايد للهيتمي ،	۱۶۰/۶	☆ التاريخ الصغير للبخاري ،	۲۲/۱

وہ جنت میں داخل ہوا اور انہیں جہاں چاہے اپنے پروں سے اڑتا پھرتا ہے۔

## (۶) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اولاً۔ یہ حدیث دونوں طریق سے مرسل ہے۔ عاصم بن عمر اور ساطع البجینی سے ہیں۔  
ثانیہ۔ نعمان بن عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ صحابی کے پوتے۔ اور یہ عبداللہ بن ابی بکر بن محمد بن حزم صغار تابعین سے ہیں۔ عمرو بن حزم صحابی کے پوتے۔

ثانیاً۔ خود واقدی کو محدثین کب مانتے ہیں یہاں تک کہ ذہبی نے انکے متروک ہونے پر اجماع کیا۔

یہ دونوں جواب الزامی ہیں ورنہ ہم حدیث مرسل کو قبول کرتے ہیں اور امام واقدی کو ثقہ مانتے ہیں۔

ثالثاً۔ عبداللہ بن ابی بکر سے راوی امام واقدی کے شیخ عبدالجبار بن عمارہ مجہول ہیں کما فی المیزان۔ تو یہ مرسل نامختصہ ہے۔

رابعاً۔ خود اسی حدیث میں صاف تصریح ہے کہ پردے اٹھا دیئے گئے تھے۔ معرکہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیش نظر تھا۔

لیکن یہاں یہ اعتراض کیا جاسکتا ہے کہ جنگ موتہ ملک شام میں بیت المقدس کے قریب ۸ ہجری میں ہوئی۔ اور خانہ کعبہ ۲ ہجری میں قبلہ قرار پا چکا تھا۔ اور نماز جنازہ کے لئے صرف روایت کافی نہیں بلکہ جنازہ نمازی کے سامنے ہو۔

تو اسکا جواب یہ ہے کہ ہمارا مقصود رابعاً سے عابانہ نماز جنازہ پڑھنے والوں کا رو ہے اور وہ اتنی ہی بات سے ہو گیا کہ حدیث میں یہ ہے کہ پردے اٹھا دیئے گئے تھے۔

خامساً۔ کیا دلیل ہے کہ یہاں صلاۃ بسعنی نماز معہود ہے بلکہ بسعنی درود ہے اور دعالہ عطف تفسیری نہیں بلکہ تعلیم بعد تخصیص ہے۔ اور سوق روایت اسی میں ظاہر کہ حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اس وقت منبر اطہر پر تشریف فرما ہونا مذکور اور منبر النور دیوار قبلہ کے پاس تھا اور معتاد یہ ہی کہ منبر اطہر پر رو بہ حاضرین و پشت بقبلہ جلوس ہوا اور اس روایت میں نماز کے لئے منبر سے اترنے پھر تشریف لیجانے کا کہیں ذکر نہیں۔ نیز یہ حالت نجاشی اس میں نماز صحابہ بھی نہیں۔ نہ یہ کہ حضور نے ان کو نماز جنازہ کے لئے فرمایا۔ اگر یہ نماز تھی تو صحابہ کو

شریک نہ فرمانے کی کیا وجہ۔ نیز اس معرکہ میں تیسری شہادت حضرت عبداللہ بن رواحہ کی ہے ان پر صلاۃ کا ذکر نہیں۔ اگر نماز ہوتی تو ان پر بھی ہوتی۔

ہاں درود کی ان دو کے لئے تخصیص وجہ وجہ رکھتی ہے اگرچہ وجہ کی ضرورت و حاجت بھی نہیں کہ وہ احکام عامہ سے نہیں۔ وجہ اس حدیث سے ظاہر ہوگی کہ جس میں ان صحابہ کرام کا حضرت ابن رواحہ سے فرق ارشاد ہوا۔ اور وہ یہ کہ انکو جنت میں منہ پھیرے ہوئے پایا کہ معرکہ میں قدرے اعراض ہو کر اقبال ہوا تھا۔

اور سب سے زائد یہ کہ وہ شہدائے معرکہ ہیں۔ نماز غائب جائز ماننے والے شہید معرکہ پر نماز ہی نہیں مانتے۔ تو باجماع فریقین صلاۃ بمعنی دعا ہونا لازم۔ جس طرح خود امام نووی شافعی، امام قسطلانی شافعی اور امام سیوطی شافعی رحمہم اللہ تعالیٰ نے صلاۃ علی قبور شہدائے احد میں ذکر فرمایا کہ یہاں صلاۃ بمعنی دعا ہونے پر اجماع ہے۔ کما اثرناہ فی النہی المحاجر، حالانکہ وہاں تو صلی علی اہل احد صلاتہ علی المیت، ہے یہاں تو اس قدر بھی نہیں۔

وہابیہ کے بعض جاہلان بے خرد مثل شوکانی صاحب نیل الاوطار ایسی جگہ اپنی اصول دانی یوں کھولتے ہیں۔ کہ صلاۃ بمعنی نماز حقیقت شرعیہ ہے اور بلا دلیل حقیقت سے عدول نا جائز۔

اقول: اولاً۔ ان مجتہد بنے والوں کو اتنی خبر نہیں کہ حقیقت شرعیہ صلاۃ بمعنی ارکان مخصوصہ ہے۔ یہ معنی نماز جنازہ میں کہاں، کہ اس میں رکوع ہے نہ سجود، نہ قرأت ہے نہ قعود، الثالث عندنا والیوائی اجماعاً۔ لہذا علماء تصریح فرماتے ہیں کہ نماز جنازہ صلاۃ مطلقاً نہیں اور تحقیق یہ ہے کہ وہ دعائے مطلق اور صلاۃ مطلقہ میں یزخ ہے۔ کما اشار الیہ البخاری فی صحیحہ واطال فیہ۔

لا جرم امام محمود یحییٰ نے تصریح فرمائی کہ نماز جنازہ پر اطلاق صلاۃ مجازا ہے۔ صحیح بخاری میں ہے۔ سماھا صلاۃ لیس فیہا رکوع ولا سجود۔ ۱۷۲/۱  
عمدة القاری میں ہے۔

لكن التسمية ليست بطريق حقيقة ولا بطريق الاشتراك ولكن بطريق المحاز



ثانیاً۔ صلاۃ کے ساتھ جب علی قلاں مذکور ہو تو ہرگز اس سے حقیقت شرعیہ مراد نہیں ہوتی اور نہ ہو سکتی ہے۔

قال الله تبارک و تعالیٰ :

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا۔

اللهم! صل وسلم وبارك عليه وعلى آله كما تحب وترضی۔

وقال تعالیٰ :

صَلِّ عَلَيْهِمْ ، إِنَّ صَلَاتَكَ سَكَنٌ لَهُمْ ،

وقال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

اللهم! صل علی آل ابی اوفی۔

کیا اس کے یہ معنی ہیں کہ الہی ابی اوفی پر نماز پڑھ، یا ان کا جنازہ پڑھ۔ کیا صلاۃ علیہ، شرع میں بمعنی درود نہیں، ولكن الوها بیہ قوم لا یعقلون۔

فتاویٰ رضویہ ۷۵/۴

## (۶) اہل قبلہ کی نماز جنازہ پڑھو

۱۰۸۲۔ عن عبد الله بن عمر رضي الله تعالى عنهما قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: صَلُّوا عَلَى مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے کلمہ طیبہ پڑھا اسکی نماز جنازہ پڑھو۔

۱۰۸۳۔ عن واثلة بن الأسقع رضي الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: صَلُّوا عَلَى كُلِّ مَيِّتٍ۔

۱۰۸۲۔	المصنم الكبير لطبراني،	۳۱۲/۱۲	☆	مجمع الروائد للهيثمی،	۶۷/۲
	اتحاف السادة للريدي،	۱۷۹/۳	☆	المس للدارقطني،	۵۶/۲
	كنز العمال للمصنف،	۵۸۰/۱۵، ۴۲۲۶۴	☆	ارواء العلیل للالبانی،	۳۰۵/۲
	تاریخ بغداد للمخطوب،	۲۹۳/۱۱	☆	كشف الحياء للعجلوني،	۴۲/۲
	العلل المنتهية لابی الحوری،	۴۲۲/۱	☆	الدر المنتشرة للحلي،	۱۰۴
۱۰۸۳۔	المس لابی ماجه،			الصلوة علی اهل القبلة،	۱۱۱/۱
	كنز العمال للمصنف،	۵۸۰/۱۵، ۴۲۲۶۳	☆	ارواء العلیل للالبانی،	۳۰۹/۲

حضرت واثلہ اسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر مردے مسلمان کی نماز جنازہ پڑھو۔

### (۷) نماز جنازہ کا طریقہ اور ابتداء

۱۰۸۴۔ عن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: آخر ما کبر النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علی الحنازة اربع تکبیرات ، وکبر عمر علی ابی بکر اربعا ، وکبر ابن عمر علی عمرا ربعا ، وکبر الحسن بن علی علی اربعا ، وکبر الحسين بن علی علی الحسن بن علی اربعا ، وکبرت الملائكة علی آدم اربعا ، ولم تشرع فی الاسلام الا فی المدينة المنورة۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آخری حیات طیبہ میں جنازہ پر چار تکبیریں پڑھیں اور حضرت فاروق اعظم نے حضرت سیدنا صدیق اکبر کے جنازہ پر چار تکبیریں پڑھیں، اسی طرح حضرت عبداللہ بن عمر نے فاروق اعظم پر چار، اور امام حسنؒ نے حضرت علی پر چار، اور حضرت امام حسینؒ نے امام حسن پر چار، اور ملائکہ نے حضرت آدم پر چار تکبیریں پڑھیں، اور نماز جنازہ اسلام میں مدینہ طیبہ میں شروع ہوئی۔

### (۷) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام ابن حجر عسقلانی نے فرمایا: واقدی کے قول کے مطابق حضرت اسعد بن زرارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا انتقال ہجرت کے ۹/ ماہ بعد ہوا۔ امام بغوی کہتے ہیں: ہجرت کے بعد سب سے قبل صحابہ میں وصال حضرت اسعد بن زرارہ کا ہوا۔ اور سب سے پہلے نماز جنازہ حضور قدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آپ پر پڑھی۔ فتاویٰ رضویہ ۳۶۸/۲

### (۸) حضرت خدیجہ الکبریٰ کا وصال

۱۰۸۵۔ عن حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان ام المؤمنین خدیجة رضی اللہ تعالیٰ عنہا توفیت سنة عشر من البعثة بعد خروج بنی ہاشم من الشعب

ودفنت بالحجون ونزل النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی حفرتها ولم تکن شرعت الصلوة علی الجنائز۔  
فتاویٰ رضویہ ۴۶۸/۲

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ام المؤمنین حضرت خدیجہ کبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وصال دس نبوی میں ہوا جب آپ شعب ابی طالب سے باہر تشریف لائے۔ اور حجون میں دفن ہوئیں (جسکو جنتہ المعلیٰ کہا جاتا ہے) حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بنفس نفیس آپ کی قبر انور میں اترے۔ اس وقت نماز جنازہ شروع نہیں ہوئی تھی۔

### (۹) نماز جنازہ میں تین صفیں بناؤ

۱۰۸۶۔ عن عطاء بن ابی رباح رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صلی علی جنازة فكانوا سبعة فجعل الصف الاول ثلثة والثانی اثنين والثالث واحدا۔

حضرت عطاء بن ابی رباح رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک جنازہ پر نماز پڑھی۔ صرف سات آدمی تھے۔ تو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پہلی صف تین آدمیوں کی کی۔ دوسری صف دو کی اور تیسری صف ایک شخص کی۔  
(۱۰) تین صفوں کے ذریعہ نماز جنازہ باعث مغفرت ہے

۱۰۸۷۔ عن مالک بن حبیرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مَنْ صَلَّى عَلَيْهِ ثَلَاثَةُ صُفُوفٍ غُفِرَ لَهُ۔

حضرت مالک بن حبیرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کسی جنازہ پر تین صفوں نے نماز پڑھی اسکی مغفرت ہوگئی۔  
فتاویٰ رضویہ ۷۸/۴

۱۰۸۶۔ مجمع الرواۃ للہیثمی،

۳۲/۳

۱۰۸۷۔ السنن لابی داؤد،

۴۵۱/۲

باب الصوف علی الجنازة

الجامع للترمذی،

۱۲۲/۱

باب کیف الصلوة علی الميت،

السنن لابن ماجہ،

۱۰۸/۱

باب ما جاء عیمن صلی علیہ جماعۃ الخ،

المستدرک للحاکم،

۳۶۲/۱

کتاب الجنائز،

المسند لاحمد بن حنبل،

۱۶۸۷

۷۹/۴ مشکوٰۃ المصابیح للتبریزی،

۱۰۸۸۔ عن مالک بن ہبیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مَا مِنْ مَيِّتٍ يَمُوتُ فَيُصَلِّي عَلَيْهِ ثَلَاثَةٌ صُفُوفٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ إِلَّا أُوجِبَ ، قال : فكان مالک اذا استقل اهل الحنارة جزاهم ثلثة صفوف۔

حضرت مالک بن ہبیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس میت پر مسلمانوں کی تین صفیں نماز پڑھ لیں اسکے لئے جنت واجب ہوگئی۔ تو حضرت مالک بن ہبیرہ جب جنازہ میں شریک لوگوں کی تعداد کم دیکھتے تو اسی حدیث کے پیش نظر لوگوں کو تین صفوں میں تقسیم فرما دیتے۔

۱۰۸۹۔ عن مرثد بن عبد اللہ البزنی قال : کان مالک بن ہبیرہ اذا صلی علی جنازة فتقال الساس علیہا جزاهم ثلثة اجزاء ثم قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مَنْ صَلَّى عَلَيْهِ ثَلَاثَةٌ صُفُوفٍ فَقَدْ أُوجِبَ ۔

فتاویٰ رضویہ ۸۱/۳

حضرت مرثد بن عبد اللہ یزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت مالک بن ہبیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب جنازہ کی نماز پڑھتے اور لوگ کم ہوتے تو انکو تین صفوں میں تقسیم فرما دیتے۔ پھر فرماتے: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے جس جنازہ پر تین صفوں نے نماز پڑھی اسکے لئے جنت واجب ہوگئی۔ ۱۲۴

(۸) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اگر کیسے چھ مقتدیوں کی اس ترتیب میں کوئی حکمت بھی ہے؟  
اقول: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے افعال کی حکمتیں خوب جانتے ہیں۔  
نظر ظاہر میں یہاں دو حکمتیں معلوم ہوتی ہیں۔

اولاً۔ جمع نام ہے، اور جمع نام کو یا صف نام ہے لہذا ایک روایت میں تین عورتوں کو جمع صفوف مابعد کی نماز کا قاطع بتایا۔

اور ظاہر الروایت میں بھی اسے اس درجہ قوی بتایا کہ ایک صف کو دوسری کا حائل نہ جانا۔ اور انکی محاذات میں آخر صفوف تک تین مردوں کی نماز پر حکم فساد فرمایا۔ اس

معنوی کثرت و قوت کی تحصیل کو صف اول میں تین شخص رکھے۔

ثانیاً۔ اس میں تعدیل فضل ہے کہ جمع میں برکت ہے۔ ایک سے دو میں زائد دو سے تین میں، اور صفوف جنازہ میں آخر بالآخر افضل ہے۔ پہلی سے دوسری افضل، دوسری سے تیسری افضل، تو اس ترتیب سے ہر صف کے لئے چار فضل حاصل ہو گئے۔ پہلی صف میں باعتبار صف ایک اور بلحاظ رجال تین۔ دوسری صف میں صف اور رجال دونوں کے اعتبار سے دو۔ تیسری میں باعتبار صف تین بلحاظ رجل ایک۔ واللہ ذو الفضل العظیم۔

فتاویٰ رضویہ ۸۱/۴

## (۱۱) سو نمازیوں کے طفیل میت کی بخشش ہو جاتی ہے

۱۰۹۰۔ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: مَنْ صَلَّى عَلَيْهِ مِائَةٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ غُفِرَ لَهُ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس پر سو مسلمان نماز پڑھیں وہ بخشا جائیگا۔

۱۰۹۱۔ عن أم المؤمنین ميمونة رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: مَا مِنْ مَيِّتٍ يُصَلَّى عَلَيْهِ أُمَّتُهُ مِنَ النَّاسِ إِلَّا شَفَعُوا فِيهِ ام المؤمنین حضرت ميمونة رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس مردے پر مسلمانوں کا ایک گروہ نماز پڑھے انکی شفاعت اسکے حق میں قبول ہو۔

۱۰۸/۱	باب ما جاء فيمن صلى عليه جماعة	۱۰۹۰۔ المس لا بن ماجہ،
۵۹۹/۱۵، ۴۲۲۷۵	☆ کنز العمال للمفتی،	مشکل الآثار للطحاوی،
	☆ ۱۰۵/۱	☆ تاریخ اصفہان لابی نعیم،
۲۱۸/۱	☆ فضل من صلى عليه مائة،	۱۰۹۱۔ المس للنسائی،
۴۹۶/۲	☆ الجامع الصغير للسيوطی،	☆ المسند لاحمد بن حنبل،
۴۵۶/۳	☆ اتحاف السادة للزبيدي،	☆ کنز العمال للمفتی، ۴۲۲۷۴، ۵۹۹/۱۵
	☆ ۳۴۴/۴	☆ الترغيب والترهيب للحنطري،

۱۰۹۲۔ عن عبد الله بن عمر رضي الله تعالى عنهما قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : مَا مِنْ رَجُلٍ يُصَلِّي عَلَيْهِ مِائَةٌ إِلَّا غُفِرَ اللَّهُ لَهُ ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس مسلمان پر سو آدمی نماز پڑھیں اللہ عزوجل اسکی مغفرت فرمادے۔

﴿۹﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

لہذا شریعت مطہرہ نے صرف فرضیت کفایہ پر اکتفا نہ فرمایا بلکہ نماز جنازہ میں نمازیوں کے لئے عظیم واعظم انفعال الہیہ کے وعدے دیئے کہ لوگ اگر نفع میت کے خیال سے جمع نہ ہوئے تو اپنے قائدے کے لئے دوڑیں گے۔

فتاویٰ رضویہ ۵۰/۳

(۱۲) مومن کے جنازہ میں شریک لوگ بخشیدئیے جاتے ہیں

۱۰۹۳۔ عن جابر بن عبد الله رضي الله تعالى عنهما قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : إِذَا مَاتَ الرَّجُلُ مِنْ أَهْلِ الْحَنَةِ اسْتَحَى اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ أَنْ يُعَذِّبَ مَنْ حَمَلَهُ وَ مَنْ تَبِعَهُ وَ مَنْ صَلَّى عَلَيْهِ ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی جنتی شخص انتقال کر جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ کو حیا آتی ہے کہ وہ ان لوگوں کو عذاب دے جو اسکا جنازہ اپنے قائدے پر رکھیں اور شریک ہوں اور جو نماز جنازہ پڑھیں۔ ۱۲م

۱۰۹۴۔ عن سلمان الفارسي رضي الله تعالى عنه عن النبي صلى الله تعالى عليه وسلم : إِنَّ أَوَّلَ مَا يُسْرَرُ بِهِ الْمُؤْمِنِينَ أَنْ يُقَالَ لَهُمْ أَبَشِرُوا وَلِيَ اللَّهُ بِرِضَاةٍ وَالْحَنَةِ قَدِ مِتَّ خَيْرَ مَقْدَمٍ ، قَدْ غَفَرَ اللَّهُ لِمَنْ شِيعَكَ ، وَاسْتَحَابَ لِمَنْ اسْتَغْفَرَ لَكَ ،

۱۰۹۲۔	المعجم الكبير لطبراسی،	۱۵۷/۳۱	☆	الحامع الصغير للسيوطی،	۴۹۱/۲
	مجمع الروايات للهیثمی،	۳۶/۳	☆	الترغیب و الترہیب للعلانی،	۳۴۳/۴
	کثر العمال للمفتی، ۴۲۲۷۳،	۵۹۹/۱۵	☆	التاریخ الکبیر للبحاری،	۱۱۳/۵
۱۰۹۳۔	مسند الفردوس للدیلمی،	۲۸۲/۱	☆	کثر العمال للمفتی، ۴۲۳۴۸،	۵۹۵/۱۵
۱۰۹۴۔	المصنف لابن ابی شیبہ،	۲۷۵/۷	☆	کثر العمال للمفتی، ۴۲۳۵۵،	۵۹۶/۱۵



وَقَبِلَ مَنْ شَهِدَ لَكَ۔

حضرت سعد بن فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مومنین کو سب سے پہلی خوشخبری یہ سنائی جاتی ہے کہ تم اللہ کے ولی کو اسکی رضا اور جنت کی بشارت دو۔ تیرا آنا مبارک ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے تیرے جنازہ میں شرکت کرنے والوں کو بخش دیا۔ نماز جنازہ پڑھنے والوں کی دعا قبول فرمائی اور گواہی دینے والوں کی گواہی قبولیت سے سرفراز ہوئی۔

۱۰۹۵۔ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَوَّلُ تُخَفِّةِ الْمُؤْمِنِ أَنْ يُغْفَرَ لِمَنْ صَلَّى عَلَيْهِ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مومن کا پہلا تحفہ یہ ہے کہ اسکی نماز جنازہ پڑھنے والے کو بخش دیا جاتا ہے۔ ۱۲م

۱۰۹۶۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَوَّلُ مَا يُتَخَفُّ بِهِ الْمُؤْمِنُ إِذَا دَخَلَ قَبْرَهُ أَنْ يُغْفَرَ لِمَنْ صَلَّى عَلَيْهِ۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مومن کو قبر میں داخل ہوتے ہی پہلا تحفہ یہ دیا جاتا ہے کہ اسکی نماز میں شرکت کرنے والے کو بخش دیا جاتا ہے۔ ۱۲م

۱۰۹۷۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ أَوَّلَ مَا يُسْحَرَى بِهِ الْمُؤْمِنِينَ بَعْدَ مَوْتِهِمْ أَنْ يُغْفَرَ لِحَمِيعٍ مَنِ تَبِعَ جَنَازَتَهُ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

۱۰۹۵۔ الجامع الصغير للسيوطی، ۱/۱۶۷	☆	العلل المحتشاهة لابن الحوری، ۲/۲۲۶
۱۰۹۶۔ کثر العمال للمصنف، ۳/۴۲۳، ۱۵/۵۹۵	☆	جمع الحوامع للسيوطی، ۶۳۶۹
۱۰۹۷۔ الجامع الصغير للسيوطی، ۱/۱۳۶	☆	كشف الخفاء للمجلوني، ۱/۳۰۸
۳۸۲/۱	☆	المسند للعقبلی، ۴/۲۰۴
۲۲۶/۳	☆	تنبيه الشريعة لابن عراقی، ۲/۳۷۰
۳۸۴/۶	☆	الكامل لابن عدي

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سب سے پہلے مومنین کو جو ہلدیا جاتا ہے وہ یہ ہے کہ ان تمام لوگوں کی بخشش ہو جاتی ہے جو انکے جنازہ میں شریک رہے ہوں۔ ۱۲م

۱۰۹۸۔ عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اِنَّ اَوَّلَ تُحْفَةِ الْمُؤْمِنِ اَنْ يُعْفَرَ لِحَسِّ خَرَجَ فِي جَنَازَتِهِ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مومن کا سب سے پہلا تحفہ یہ ہے کہ ان تمام لوگوں کی مغفرت کر دی جاتی ہے جو انکے جنازہ میں شریک رہے ہوں۔ فتاویٰ رضویہ ۴۲/۳

### (۱۳) چالیس نمازیوں کی دعا سے میت بخش دی جاتی ہے

۱۰۹۹۔ عن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: مَا مِنْ رَجُلٍ مُّسْلِمٍ يَمُوتُ فَيَقُومُ عَلَيَّ جَنَازَتُهُ اُرْبَعُونَ رَجُلًا لَا يَشْرِكُونَ بِاللَّهِ شَيْئًا اِلَّا شَفَعْتُهُمْ اِلِلَّهِ فِيهِ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس مسلمان کے جنازہ پر چالیس مسلمان کھڑے ہوں اللہ تعالیٰ اسکے حق میں انکی شفاعت قبول فرمائے گا۔

### (۱۴) سو نمازیوں کے طفیل میت بخش دی جاتی ہے

۱۱۰۰۔ عن أم المؤمنين عائشة الصديقة رضي الله تعالى عنها قالت: قال

۱۰۹۸۔	المصنوعات لابن الحوری،	☆ ۲۲۶/۳	
۱۰۹۹۔	الصحيح لمسلم، الحناظر،	☆ ۳۰۸/۱	
السنن لابی داؤد،	باب فصل الصلوة علی الجنائز،	۴۵۲/۲	
السنن لابن ماجہ،	باب فیمن صلی علیہ جماعة،	۱۰۸/۲	
المسند لاحمد بن حنبل،	☆ ۵۷/۶	الحامع الصغير للسيوطی،	۴۹۱/۲
کثر العمال للمفتی، ۴۲۲۷۲،	☆ ۵۸۲/۱۵	الترغیب والترہیب للمسنری،	۳۴۳/۴
مشکل الآثار للضحاوی،	☆ ۱۰۶/۱	شرح السنة للبخاری،	۳۸۱/۵
۱۱۰۰۔	الصحيح لمسلم،	کتاب الجنائز	۳۰۸/۱
السنن للنسائی،	فضل من صلی مائة،	۲۱۸/۱	
المسند لاحمد بن حنبل،	☆ ۴۰/۶	الحامع الصغير للسيوطی،	۴۹۷/۲
کثر العمال للمفتی، ۴۲۲۷۴،	☆ ۵۸۲/۱۵	الترغیب والترہیب للمسنری،	۳۴۴/۴
اتحاف السادة للزبيدي،	☆ ۴۵۶/۲		

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مَا مِنْ مَيِّتٍ تُصَلَّى عَلَيْهِ أُمَّةٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ يَلْفُؤْنَ مِائَةً كُلُّهُمْ يَشْفَعُونَ لَهُ إِلَّا شَفَعُوا فِيهِ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس میت پر سو مسلمان نماز جنازہ میں شفع ہو گئے اسکی شفاعت اسکے حق میں قبول ہوگی۔

۱۱۰۱۔ عَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةَ الصَّدِيقَةِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَا يَمُوتُ أَحَدٌ مِّنَ الْمُسْلِمِينَ فَيُصَلَّى عَلَيْهِ أُمَّةٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ يَلْفُؤُوا أَنْ يَكُونُوا مِائَةً فَيَشْفَعُوا لَهُ إِلَّا شَفَعُوا فِيهِ ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس مسلمان کی نماز جنازہ سو مسلمان پڑھیں اور وہ سب بارگاہ خداوند قدوس میں اسکی مغفرت کی دعا کریں تو اللہ تعالیٰ اسکی مغفرت فرما دیتا ہے۔ ۱۲م فتاویٰ رضویہ ۴/۴۶

### (۱۵) قبر پر نماز جنازہ پڑھنا

۱۱۰۲۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ : أَنَّ امْرَأَةً سَوْدَاءَ كَانَتْ تَقِمُ أَوْشَاهَا فَفَقَدَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَ عَنْهَا أَوْعَنَهُ فَقَالُوا: مَاتَ ، قَالَ : قَالَ : أَفَلَا كُتِّمَ أَذْنُكُمْ نَبِيٌّ ، قَالَ : فَكَانَهُمْ صَفَرُوا أَمْرَهَا أَوْ أَمْرَهُ فَقَالَ: دُلُّونِي عَلَى قَبْرِهَا فَدَلُّوهُ فَصَلَّى عَلَيْهِ۔

فتاویٰ رضویہ ۴/۴۳

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک سیاہ رنگ عورت مسجد نبوی میں جھاڑو لگاتی تھی یا ایک جوان تھا جو یہ کام انجام دیتا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے

۱۱۰۱۔	الحامع للترمذی،	باب کیف الصلوة علی علی السیت،	۱۲۲/۱
	السنن للنسائی،	فصل من صلی علیہ مائة،	۲۱۸/۱
	المصنف لابن ابی شیبہ،	☆ کثر العمال للمفتی،	۵۸۱/۱۵، ۴۲۲۷۰
۱۱۰۲۔	الصحيح لمسلم،	كتاب الجنائز،	۳۰۹/۱
	السنن لابن ماجه،	باب ما جاء فی الصلوة علی القبر،	۱۱۱/۱
	مشکوٰۃ المصابیح للبریزی،		۱۶۵۹

ایک دن اسکو نہ پایا تو پوچھا۔ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے عرض کیا: انتقال ہو گیا فرمایا: تو تم لوگوں نے مجھے اطلاع کیوں نہ دی؟ راوی کہتے ہیں شاید انہوں نے اس مرد یا عورت کو معمولی شخص سمجھا۔ حضور نے فرمایا: چلو مجھے اسکی قبر بتاؤ صحابہ کرام نے نشاندہی کی۔ آپ نے اس قبر پر نماز جنازہ پڑھی۔

## (۱۶) مسلمان کے مسلمان پر پانچ حق ہیں

۱۱۰۳۔ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : حقُّ المسلمِ علی المسلمِ خمسٌ ، ردُّ السلام ، وعِیادَةُ المَرِیضِ ، وَاتِّبَاعُ الحَنَازَةِ ، وَاجَابَةُ الدَّعْوَةِ ، وَتَشِیْثُ العَاطِسِ۔ فتاویٰ رضویہ ۳/۴۷۷

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان کے مسلمان پر پانچ حق ہیں۔ سلام کا جواب دینا، مریض کی عیادت کرنا، جنازہ میں شرکت کرنا، دعوت قبول کرنا، چھینک کا جواب دینا۔ ۱۲ام

## (۱۷) مسجد میں نماز جنازہ جائز نہیں

۱۱۰۴۔ عن صالح مولی التوامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن عمن ادرك اباہکرم وعمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما انہم کانوا اذا تضایق بہم المصلی انصرفوا ولم یصلوا علی الحنازۃ فی المسجد۔

حضرت صالح رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ایسے شخص سے روایت کی جنہوں نے خلیفہ اول سیدنا صدیق اکبر اور خلیفہ دوم سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا مبارک زمانہ پایا۔ ان حضرات کی عادت تھی کہ جب نماز جنازہ میں مصلی تنگی کرتا کہ اس میں

۱۱۰۳۔	الجامع العبر للسیوطی،	☆	۲۲۷/۱	☆	المسند للاحمد بن حبل،	۵۴۰/۲
	السنن الکبریٰ للبیہقی،	☆	۳۸۶/۳	☆	نصب الرایۃ للزیلعی،	۲۵۷/۲
	کنز العمال للمفتی، ۲۴۷۷۰،	☆	۲۸/۹	☆	اتحاف السادۃ للریبدی،	۲۵۲/۶
	مشکوۃ المصابیح للتبریزی،	☆	۱۵۲۴	☆	الترغیب والترہیب للمنذری،	۱۴۵/۳
	الاحکام النبویۃ للکحل،	☆	۱۳۶/۱	☆	تغلیق التعلیق لابن حجر،	۱۵۹
	الاذکار النبویہ،	☆	۲۴۰	☆	الادب المفرد للبخاری،	۱۹۱
	المغنی للعراقی،	☆	۱۹۱/۲			
۱۱۰۴۔	المصنف لابن ابی شیبہ،	☆		☆	کنز العمال للمفتی، ۴۲۸۲۲،	۷۰۹/۱۵

گنجائش نہ پاتے تو واپس جاتے اور نماز جنازہ مسجد میں نہ پڑھتے۔

## (۱۸) نماز جنازہ کے لئے بوقت ضرورت تیمم جائز ہے

۱۱۰۵۔ عن عبد الله بن عباس رضي الله تعالى عنهما اذا فحقتك الحنارة وانت على غير وضوء فتيمم وصل عليه۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جب تمہارے سامنے اچانک جنازہ آجائے اور تم بے وضو ہو تو تیمم کر کے نماز پڑھ لو۔

۱۱۰۶۔ عن عبد الله بن عباس رضي الله تعالى عنهما قال : اذا عفت ان تفوتك الحنارة وانت على غير وضوء فتيمم وصل۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جب تمہیں نماز جنازہ کے فوت کا اندیشہ ہو اور وضو نہیں تو تیمم کر کے پڑھ لو۔

۱۱۰۷۔ عن عبد الله بن عمر رضي الله تعالى عنهما انه اتى الحنارة وهو على غير وضوء فتيمم وصلى عليها۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ان کے پاس ایک جنازہ آیا اس وقت وضو نہ تھا۔ تیمم کر کے نماز میں شریک ہو گئے۔

۱۱۰۸۔ عن ابراهيم النخعي رضي الله تعالى عنه قال : اذا فحقتك الحنارة ولست على وضوء فان كان عندك ماء فتوضأ وصل وان لم يكن عندك ماء فتيمم وصل۔

حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب تمہارے سامنے اچانک جنازہ آجائے اور وضو نہ ہو تو اگر تمہارے پاس پانی ہے تو وضو کر کے نماز پڑھو۔ اور اگر پانی نہیں تو تیمم کر کے نماز پڑھ لو۔ ۱۲م

۱۱۰۵۔	شرح معانی الآثار للطحاوی،	باب ذکر الحنات والحائض،	۵۲/۱
۱۱۰۶۔	المصنف لابن ابی شیبہ،	باب فی الرجل یحاف ان الخ،	۴۹۷/۲
۱۱۰۷۔	السنن لندار قطبی،	باب الوضوء والتیمم من آية الخ،	۷۴/۱
۱۱۰۸۔	المصنف لابن ابی شیبہ،	باب فی الرجل یحاف ان الخ،	۴۹۸/۲

۱۱۰۹۔ عن عطاء بن ابی رباح رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : اذا خفت ان تفوتك الجنائزہ فتیمم وصل۔

حضرت عطاء بن ابی رباح رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب تجھے نماز جنازہ فوت ہو جانے کا خوف ہو تو تیمم کر کے نماز پڑھ لے۔ ۱۲م

۱۱۱۰۔ عن عامر الشعبي رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : یتیمم اذا عشی الفوت۔

حضرت عامر شعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب نماز جنازہ کے فوت ہونے کا اندیشہ ہو تو تیمم کرے۔ ۱۲م

۱۱۱۱۔ عن الحکم رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : اذا خفت ان تفوتك الصلوۃ وانت علی غیر وضوء فتیمم۔

حضرت حکم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب تجھے نماز فوت ہو جانے کا اندیشہ ہو اور تو بے وضو ہے تو تیمم کر کے نماز پڑھ لے۔ ۱۲م

۱۱۱۲۔ عن ابن شہاب الزہری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : اذا فوجئت الجنائزۃ وانت علی غیر وضوء فتیمم وصل۔

حضرت ابن شہاب زہری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب تیرے سامنے اچانک جنازہ آئے اور تیرا وضو نہیں تو تیمم کر کے نماز پڑھ لے۔ ۱۲م

۱۱۱۳۔ عن الحسن البصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : یتیمم ویصل۔

حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نماز جنازہ کے لئے تیمم کر لے۔ ۱۲م

۱۱۰۹۔	المصنف لابن ابی شیبۃ،	باب فی الرجل یعاف ان الخ،	۴۹۸/۲
۱۱۱۰۔	المصنف لابن ابی شیبۃ،	باب فی الرجل یعاف ان الخ،	۴۹۸/۲
۱۱۱۱۔	المصنف لابن ابی شیبۃ،	باب فی الرجل یعاف ان الخ،	۴۹۸/۲
۱۱۱۲۔	شرح معانی الآثار للطحاوی،	باب ذکر الحطب و الحائض، الخ،	۵۲/۱
۱۱۱۳۔	المصنف لابن ابی شیبۃ،	باب فی الرجل یعاف ان الخ،	۴۹۸/۲



## (۱۹) حضور کی نماز جنازہ کس طرح پڑھی گئی

۱۱۱۴۔ عن أمير المؤمنين علي المرتضى كرم الله تعالى وجهه الكريم قال : لما وضع رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم قال : لا يقوم عليه احد هو امامكم حيا وميتا فكان يدخل الناس رسلا رسلا فيصلون عليها صفا صفا ليس لهم امام ويكبرون وعلى رضى الله تعالى عنه قائم بحيال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم يقول السلام عليك ايها النبي ورحمة الله وبركاته ، اللهم انا نشهد ان قد بلغ ما انزل اليه ووصع لأمته وجاهد في سبيل الله حتى اعزاله دينه وتمت كلمته ، اللهم فاجعلنا من تبع ما انزل اليه وثبتنا بعده واجمع بيننا وبينه فيقول الناس ، آمين ، حتى صلى عليه الرجال ثم النساء ثم الصبيان ۔

امیر المؤمنین حضرت مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ جب حضور پر نور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو غسل دیکر سریر منیر پر لٹایا تو حضرت علی نے خود فرمایا: حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آگے کوئی امام نہ بکھڑا ہو کہ وہ تمہارے امام ہیں، دنیوی زندگی میں بھی اور بعد وصال بھی۔ پس لوگ گروہ درگروہ آتے اور پرے کے پرے حضور پر صلوٰۃ کرتے۔ کوئی انکا امام نہ تھا۔ حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے کھڑے عرض کرتے تھے۔ سلام حضور پر اے نبی اور اللہ کی رحمت اور اسکی برکتیں۔ الہی ہم گواہی دیتے ہیں کہ حضور نے یہو نچا دیا جو کچھ انکی طرف اتارا گیا۔ اور ہر بات میں اپنی امت کی بھلائی اور راہ خدا میں جہاد فرمایا۔ یہاں تک کہ اللہ عزوجل نے اپنے دین کو غالب کیا اور اللہ کا فرمان پورا ہوا۔ الہی تو ہم کو ان پر اتاری ہوئی کتاب کے پیروؤں میں سے کر اور انکے بعد بھی انکے دین پر قائم رکھ اور روز قیامت ہمیں ان سے ملا۔ مولیٰ علی یہ دعا کرتے اور حاضرین آمین کہتے۔ یہاں تک کہ ان پر پہلے مردوں پھر عورتوں پھر لڑکوں نے صلاۃ کی۔

۱۱۱۵۔ عن محمد ابراهيم التيمي المدني رضى الله تعالى عنه قال : لما كفن رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم ووصع على سريره دخل ابو بكر وعمر

فقالا : السلام عليك ايها النبي ورحمته وبركاته ومعها نفر من المهاجرين والانصار قد رما يسع البيت فسلموا كما سلم ابو بكر وعمر وهما في الصف الاول حيال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم ، اللهم انا نشهد ان قد بلغ ما انزل اليه ونصح لامة وجاهد في سبيل الله حتى اعر الله دينه وتمت كلمته فاومن به وحده لا شريك له فا جعلنا يا الهنا ممن يتبع القول الذي انزل معه واجمع ، بيا وبينه ، حتى نعرفه وتعرفه بنا فانه كان بالمؤمنين رؤفا رحيم لا ينبغي بالايمان بدلا ، ولا يشتري به ثمنا ابدا فيقول الناس ، آمين ، آمين ، ثم يخرجون ويدخل عليه آخرون حتى صلوا عليه الرجال ثم النساء ثم الصبيان ۔

حضرت محمد ابراہیم تمیمی مدنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کفن دیکر سریر مبارک پر آرام دیا۔ سیدنا صدیق اکبر اور سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حاضر ہو کر عرض کیا: سلام حضور پر اے نبی، اور اللہ کی مہر اور اسکی افزونیاں، دونوں حضرات کیساتھ ایک گروہ مهاجرین و انصار کا تھا جس قدر اس حجرۂ پاک میں سما جاتا، ان سب نے یونہی سلام عرض کیا۔ اور صدیق و فاروق پہلی صف میں حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے کھڑے یہ دعا کرتے تھے۔ الہی ہم گواہی دیتے ہیں کہ جو کچھ تو نے اپنے نبی پر اتارا حضور نے امت کو یہ نچا دیا۔ اور امت کی خیر خواہی میں رہے اور راہ خدا میں جہاد فرمایا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے دین کو غلبہ دیا اور اللہ تعالیٰ کی باتیں پوری ہوئیں، میں ایک اللہ پر ایمان لاتا ہوں اسکا کوئی شریک نہیں۔ اے معبود ہمارے ہمیں انکی کتاب کے پیروؤں میں کرجا انکے ساتھ اتری اور ہمیں ان سے ملا کہ ہم انہیں پہچانیں اور تو ہماری پہچان انہیں کرادے کہ وہ مسلمانوں پر مہربان رحم دل تھے۔ ہم نہ ایمان کسی چیز سے بدلنا چاہیں نہ اسکے عوض کچھ قیمت لیتا۔ لوگ اس دعا پر آمین کہتے تھے۔ پھر باہر جاتے اور آتے یہاں تک کہ مردوں پھر عورتوں پھر بچوں نے حضور پر صلاۃ کی۔

۱۱۱۶۔ عن عبد الله بن مسعود رضي الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : إِذَا غَسَلْتُمُونِيْ وَكَفَنْتُمُونِيْ فَضَعُونِيْ عَلَى سِرِّيْ ثُمَّ

أُخْرِجُوا عَنِّي فَأَنَا أَوَّلُ مَنْ يُصَلِّي عَلَى جِبْرِئِيلَ ثُمَّ مِيكَائِيلَ ثُمَّ إِسْرَافِيلَ ثُمَّ مَلَكُ الْمَوْتِ مَعَ جُنُودِهِ مِنَ الْمَلَائِكَةِ بِأَجْمَعِهِمْ ثُمَّ ادْخُلُوا عَلَى قَوْمٍ بَعْدَ قَوْمٍ فَصَلُّوا عَلَى وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب میرے غسل کفن مبارک سے فارغ ہو جاؤ تو مجھے نعش مبارک پر رکھ کر باہر چلے جانا، سب سے پہلے جبرئیل مجھ پر صلاۃ کریں گے، پھر میکائیل، پھر اسرافیل، پھر ملک الموت اپنے سارے لشکروں کے ساتھ۔ پھر گروہ گروہ آکر مجھ پر درود و سلام عرض کرتے جانا۔

فتاویٰ رضویہ ۴/۳۱

## ۴۔ نماز جنازہ کی دعائیں

### (۱) دعائے جنازہ

۱۱۱۷۔ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : کان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اذا صلی علی الجنائزۃ قال : اَللّٰهُمَّ اعْفِرْ لِحَيَاتِنَا وَ مَمَاتِنَا وَ شَہِدِنَا وَ غَائِبِنَا وَ صَغِيرِنَا وَ کَبِيرِنَا وَ ذَکَرِنَا وَ اُنْثَانَا ، اَللّٰهُمَّ مَنْ اَحْيَيْتَہٗ مِنَّا فَاُحْیِہٖ عَلٰی الْاِسْلَامِ وَ مَنْ تَوَفَّیْتِہٖ مِنَّا فَتَوَفَّہٗ عَلٰی الْاِیْمَانِ ، اَللّٰهُمَّ لَا تُحْرِمْہَا اُجْرَہٗ وَلَا تُفْنِیْہَا بَعْدَہٗ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نماز جنازہ پڑھتے تو اس طرح دعا کرتے، الہی بخشیدے ہمارے زندے اور مردے، اور حاضر اور غائب اور چھوٹے اور بڑے، اور مرد اور عورت، الہی تو جسے زندہ رکھے ہم میں سے اسے زندہ رکھ اسلام پر، اور جسے موت دے ہم میں سے اسے موت دے ایمان پر، الہی! ہمیں اس میت کے ثواب سے محروم نہ رکھ اور ہمیں اس کے بعد قند میں ڈال۔ فتاویٰ رضویہ ۸۹/۴

### (۲) نماز جنازہ کی دیگر مسنون دعائیں

۱۱۱۸۔ عن عوف بن مالک الأشجعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقول : صلی النبی

۱۲۲/۱	باب ما یقول فی الصلوۃ علی النبی	۱۱۱۷۔ الجامع للترمذی،
۴۵۷/۲	باب الدعاء للمیت،	السنن لابی داؤد،
۱۰۹/۱	ما جاء فی الدعاء فی الصلوۃ،	السنن لابی ماجہ،
۲۱۷/۱	کتاب الدعاء	السنن للنسائی،
۳۵۸/۱	کتاب الجنائز،	المستدرک للحاکم،
۴۵۰/۳	☆ اتحاف السادة للریبیدی،	المسند لاحمد بن حنبل،
۴۲۴/۱	☆ مشکل الآثار لسطحی،	السنن الکبریٰ للبیہقی،
	☆ المسند لابی یعلیٰ،	السنن لابی ابی عاصم،
۵۸۶/۱۵، ۴۲۳۰۰	☆ کثر العمال للمفتی،	المصنف لابی عبد الرزاق،
۳۱۱/۱	باب الدعاء للمیت،	۱۱۱۸۔ الصحيح لمسلم،
۱۲۲/۱	باب ما یقول فی الصلوۃ علی المیت	الجامع للترمذی،
۱۰۹/۱	باب فی الدعاء فی الصلوۃ علی الجنائز،	السنن لابی ماجہ،
	☆ ۲۱۷/۱	السنن للنسائی، الدعاء،
۲۳/۶	☆ المسند لاحمد بن حنبل،	المصنف لابی ابی شیبہ،
۵۸۷/۱۵، ۴۲۳۰۱	☆ کثر العمال للمفتی،	الہدایۃ و النہایۃ لابی حنبل،
	☆ ۹۳/۵	

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علی جنازۃ فحفظت من دعائہ وهو یقول : اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ وَارْحَمْہُ وَعَافِہُ وَاعْفُ عَنْہُ وَاکْرِمْ نَزْلَہٗ وَوَسِّعْ مَدْخَلَہٗ وَاغْسِلْہُ بِالْمَآءِ وَالتَّلَجِّ وَالْبُرْدِ وَنَقِّہُ مِنَ الْخَطَايَا کَمَا نَقَّیْتَ الثَّوْبَ الْاَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَاَبْدِلْہُ دَارًا خَیْرًا مِنْ دَارِہٖ وَاَهْلًا خَیْرًا مِنْ اَهْلِہٖ وَزَوْجًا خَیْرًا مِنْ زَوْجِہٖ وَاَدْخِلْہُ الْحَنَّةَ وَاَعِذْہُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ النَّارِ ، قال : تمنیت ان اکون انا ذلک المیت ۔

حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک جنازہ پر نماز پڑھی۔ میں نے سرکار کی دعا کو یاد کر لیا، آپ خداوند قدوس سے یوں دعا کر رہے تھے، الہی اس میت کو بخش دے اور اس پر رحم فرما، اور اسے ہر بلا سے بچا اور اسے معاف کر، اور اسے عزت کی مہمانی دے، اور اسکی قبر کشادہ فرما اور اسے دھو دے پانی اور برف اور اولوں سے، اور اسے پاک کر دے گناہوں سے جیسے تو نے پاک کیا سفید کپڑا میل سے، اور اسے بدل دے مکان بہتر اسکے مکان سے، اور بدل دے گھر والے بہتر اسکے گھر والوں سے، اور زوجہ بہتر عطا فرما اسکی زوجہ سے، اور اسے داخل فرما بہشت میں، اور اسے پناہ دے قبر کے عذاب اور قبر کے سوال اور دوزخ کے عذاب سے۔ حضرت عوف فرماتے ہیں: یہ سکر مجھے اس بات کی تمنا ہوئی کہ کاش میں اس میت کی جگہ ہوتا۔ فتاویٰ رضویہ ۸۹/۴

۱۱۱۹۔ عن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : صلی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علی جنازۃ فقال : اَللّٰهُمَّ عَبْدُکَ وَابْنُ اَمَّتِکَ یَشْہَدُ اَنْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ وَحَدَّکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ ، وَیَشْہَدُ اَنْ مُحَمَّدًا عَبْدُکَ وَرَسُوْلُکَ ، اَصْبَحَ فَقِیْرًا اِلٰی رَحْمَتِکَ وَاصْبَحْتَ غَیْبًا عَنْ عَذَابِہٖ ، تَخْلُوْ مِنْ الدُّنْیَا وَاهْلِہَا ، اِنْ کَانَ زَاکِبًا فَرَزِکَہٗ وَاِنْ کَانَ مُعْطِلًا فَاغْفِرْ لَہٗ ، اَللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَہٗ وَتُصَلِّنَا بَعْدَہٗ ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک جنازہ پر نماز پڑھی تو یہ دعا پڑھی: الہی! یہ میت تیرا بندہ اور تیری باندی کا بچہ گواہی دیتا ہے کہ کوئی سچا معبود نہیں مگر اکیلا تو، تیرا کوئی شریک نہیں، اور گواہی دیتا ہے کہ محمد تیرے بندے اور تیرے رسول ہیں۔ یہ محتاج ہے تیری مہربانی کا اور تو بے نیاز ہے اسکے

عذاب سے۔ یہ اکیلا رہا دنیا اور دنیا کے لوگوں سے، اگر یہ ستمرا تھا تو اسے ستمرا فرما دے، اور اگر خطاوار تھا تو اسے بخش دے۔ الہی ہمیں محروم نہ کرا سکے ثواب سے اور گمراہ نہ کرا سکے بعد۔

فتاویٰ رضویہ ۴/۸۹

۱۱۲۰۔ عن امیر المؤمنین علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم قال : دعا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علی جنازة ، اَللّٰهُمَّ ! هَذَا عَبْدُكَ اِبْنُ عَبْدِكَ اِبْنُ اُمَّتِكَ مَا ضَرَّ فِيْهِ حُكْمُكَ ، خَلَقْتَهُ وَلَمْ يَكْ شَيْئًا مَّذْكُوْرًا ، اَنْزَلَ بِكَ وَاَنْتَ خَيْرُ مَنْزُوْلٍ بِهٖ ، اَللّٰهُمَّ اَلْقِنِہٖ حُجَّتَہٗ وَالْحَقَّہٗ بِنَبِيِّہٗ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم ، وَنَبِیَّتَہٗ بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ ، فَاِنَّہٗ اِفْتَقَرَ اِلَیْكَ وَاسْتَغْنَتْ عَنْہٗ ، كَانَ یَشْہَدُ اَنْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ، فَاغْفِرْ لَہٗ وَارْحَمْہٗ ، وَلَا تَحْرِمْنَا اُجْرَہٗ وَلَا تَعْنِنَا بَعْدَہٗ ، اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ زَاكِيًا فَرَزِیْکَہٗ وَاِنْ كَانَ عَاطِلًا فَاغْفِرْ لَہٗ ۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جنازہ پر یہ دعا پڑھی، الہی! یہ تیرا بندہ تیرے بندے کا بیٹا تیری باندی کا بچہ ہے۔ نافذ اس میں حکم تیرا، تو نے اسے پیدا کیا اس حال میں کہ نہ تھا کوئی چیز جس کا نام تک کوئی لیتا۔ یہ تیرے یہاں اتر رہا ہے اور تو بہتر ہے ان سب سے جسکے یہاں کوئی غریب الوطن اترے۔ الہی! اسے اسکی حجت سکھا دے، اور اسے اسکے نبی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ملادے۔ اور اسے ٹھیک بات پر ثابت رکھ کہ یہ تیرا محتاج ہے اور تو اس سے غنی ہے۔ یہ گواہی دیتا تھا کہ کوئی سچا معبود نہیں سوا اللہ کے۔ پس اسے بخش دے اور اس پر رحم فرما۔ اور ہمیں اسکے ثواب سے محروم نہ کرا اور اسکے بعد فتنے میں نہ ڈال۔ الہی! اگر یہ ستمرا تھا تو اسے ستمرا فرما دے اور اگر خطا کار تھا تو اسے بخش دے۔

فتاویٰ رضویہ ۴/۹۰

۱۱۲۱۔ عن یزید بن رکانة رضى الله تعالى عنه قال : صلى رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم على جنازة فدعا له ، اَللّٰهُمَّ ! عَبْدُكَ وَاِبْنُ اُمَّتِكَ اِحْتَاَجُ اِلَى رَحْمَتِكَ وَاَنْتَ غَنِيٌّ عَنْ عَذَابِہٖ اِنْ كَانَ مُحْسِنًا فَرِّدْ فِیْ اِحْسَانِہٖ ، وَاِنْ كَانَ مُسِيْئًا

۱۱۲۰۔ الجامع الكبير للطبرانی

☆ ۱۸۷۰/۲

۱۱۲۱۔ المستدرک للحاکم

کتاب الجنائز

مجمع الزوائد للہیثمی

۳۵۹/۱

۳۳/۳



فَتَحَاوَزَ عَنْهُ۔

حضرت یزید بن رکانہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک جنازہ پر نماز پڑھی اور اسکے لئے اس طرح دعا کی۔ الھی! یہ تیرا بندہ ہے اور تیری باندی کا بیٹا ہے۔ تیری رحمت کا محتاج ہے اور تو اسکو عذاب دینے سے بے نیاز ہے، اگر یہ کلو کار ہے تو اسکی نیکیاں اور زیادہ فرما۔ اور اگر گنہگار ہے تو اسکو بخش دے۔ ۱۲م

۱۱۲۲۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ : صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمَيِّتِ فَقَالَ : اَللّٰهُمَّ اَعْبُدْكَ وَارْتِضْ عَبْدَكَ ، كَاَنْ يَشْهَدَ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللَّهُ وَاَنْ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَاَنْتَ اَعْلَمُ بِهِ مِمَّا اِنْ كَانَ مُحْسِنًا فَرِّدْ فِيْ اِحْسَانِهِ ، وَاِنْ كَانَ مُسِيئًا فَاغْفِرْ لَهُ مَوْلَا تَحْرِمُنَا اُجْرَهُ وَلَا تَقْتِنَا بَعْدَهُ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز جنازہ میں یہ دعا پڑھی۔ الھی! یہ تیرا بندہ اور تیرے بندے کا بیٹا ہے، یہ گواہی دیتا تھا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، اور محمد تیرے بندے اور تیرے رسول ہیں۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، اور تو اسکو ہم سے خوب جانتا ہے۔ اگر یہ نیک ہے تو اسکی نیکیاں اور زیادہ فرما، اور اگر یہ بد ہے تو اسکی مغفرت فرما۔ ہمیں اسکے ثواب سے محروم نہ کر اور اسکے بعد ہمیں کسی آزمائش میں مبتلا مت فرما۔ ۱۲م

۱۱۲۳۔ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ : اِنْ اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ صَلَّى الْحَازَةَ فَقَالَ : اَللّٰهُمَّ ! اصْبِحْ عَبْدُكَ هَذَا قَدْ تَخَلَّى عَنِ الدُّنْيَا وَتَرَكَهَا لَا هُلْهَا وَافْتَقَرَ إِلَيْكَ وَاسْتَغْنَيْتَ عَنْهُ ، وَقَدْ كَانَ يَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللَّهُ وَاَنْ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، اَللّٰهُمَّ ! اغْفِرْ لَهُ وَتَحَاوَزْهُ عَنْهُ وَالْحَقُّهُ بِنَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین سیدنا

حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جنازہ میں اس طرح دعا کی۔ الہی! تیرے اس بندے نے دنیا سے چھٹکارا حاصل کر لیا اور دنیا کو دنیا والوں کے لئے چھوڑ دیا۔ یہ تیرا محتاج ہے اور تو اس سے بے نیاز ہے۔ یہ اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمد تیرے بندے اور رسول ہیں۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، اے اللہ اسکی مغفرت فرما۔ اسکے گناہوں کو معاف فرما اور اسکو حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جوار اقدس میں جگہ عطا فرما۔ ۱۲م

۱۱۲۴۔ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : سمعت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یصلی علی الجنائزۃ ، اَللّٰهُمَّ ! اَنْتَ رَبُّهَا وَاَنْتَ خَلَقْتَهَا وَاَنْتَ هَدَيْتَهَا لِلْاِسْلَامِ وَاَنْتَ قَبَضْتَ رُوْحَهَا وَاَنْتَ اَعْلَمُ بِسِرِّهَا وَعَلَانِيَتِهَا ، جَنَّتَا شَفَعَاءَ فَاغْفِرْ لَهَا۔  
تلاوی رضویہ ۹۱/۳

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نماز جنازہ پڑھاتے ہوئے سنا تو یہ دعا پڑھ رہے تھے۔ الہی! تو اسکا رب ہے۔ تو نے اسے پیدا کیا۔ تو نے اسے اسلام کی ہدایت دی، تو نے ہی اسکی روح قبض فرمائی اور تو ہی اسکے ظاہر و باطن کو خوب جانتا ہے، ہم اسکے سفارشی بنکر آئے ہیں اسکی مغفرت فرما۔ ۱۲م

۱۱۲۵۔ عن الحارث بن نوفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ : ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علمہم الصلوۃ علی المیت ، اَللّٰهُمَّ ! اغْفِرْ لِاَخْوَانِنَا وَاَخَوَاتِنَا ، وَاَصْلِحْ ذَاتَ بَيْنِنَا مَوَالِفَ بَيْنِ قُلُوبِنَا ، اَللّٰهُمَّ ! هَذَا عَبْدُكَ فُلَانٌ بُنْ فُلَانٍ ، وَلَا نَعْلَمُ اِلَّا خَيْرًا وَاَنْتَ اَعْلَمُ بِہِ مِنَّا فَاغْفِرْ لَنَا وَلَہُ۔

حضرت حارث بن نوفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انکو نماز جنازہ اس طرح سکھائی، الہی ہمارے بھائی اور بہنوں کی مغفرت فرما ہمارے درمیان صلح قائم رکھ، ہمارے دلوں کو ملا، الہی! یہ تیرا بندہ فلاں بن فلاں ہے، ہم تو

۱۱۲۴۔ السنن لابی داؤد،	باب الدعاء للمیت،	۴۵۶/۲
المسند لاحمد بن حنبل،	☆ ۳۴۵/۲	المس الکبری للبیہقی، ۴۲/۴
الاذکار النوویۃ	☆ ۱۴۳	کفر العمال للمتقی، ۵۸۷/۱۵، ۴۲۳، ۲
۱۱۲۵۔ مشکل الآثار للطحاوی،	☆	کفر العمال للمتقی، ۷۱۴/۱۵، ۴۲۸، ۴۴

اسکے بارے میں بھلائی ہی جانتے ہیں اور تو بہتر جانتے والا ہے تو ہماری اور اسکی مغفرت فرما۔ ۱۲م

۱۱۲۶۔ عَنْ وَائِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَاسْمَعَهُ يَقُولُ: اَللّٰهُمَّ اِنَّ فُلَانًا بَنَ فُلَانًا فِيْ دِمْنِكَ وَخَبَلِ حَوَارِكَ فَقِهِ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ النَّارِ، وَانْتَ اَهْلُ الْوَفَاءِ وَالْحَقِّ، فَاعْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ، اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ۔

حضرت وائلہ بن اسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک صحابی کی نماز جنازہ پڑھی تو میں نے حضور سے یہ دعائی، الہی! فلاں بن فلاں تیرے ذمہ کرم اور جوار رحمت میں ہے، تو اسکو امتحان قبر اور عذاب جہنم سے محفوظ فرما۔ تو وعدہ پورا فرمانے والا اور حق فرمانے والا ہے۔ اسکی مغفرت فرما اور اس پر مہربانی فرما۔ بیشک تو ہی بخشنے والا مہربان ہے۔ ۱۲م

۱۱۲۷۔ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: حَضَرْتُ مَعَ بَنِ عَمْرِو بْنِ حَنْزَلَةَ، فَلَمَّا وَضَعَهَا فِي اللَّحْدِ قَالَ: بِسْمِ اللَّهِ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ وَ عَلَى مِلَّةِ رَسُولِ اللَّهِ، فَلَمَّا اخَذَ فِي تَسْوِيَةِ اللَّبَنِ عَلَى اللَّحْدِ قَالَ: اَللّٰهُمَّ اَجْرِهَا مِنَ الشَّيْطَانِ وَ مِنَ عَذَابِ الْقَبْرِ، اَللّٰهُمَّ اَجْعَلْهَا فِي الْاَرْضِ عَنْ جَنْبِهَا وَ صَعِدْ رُوحَهَا وَ لَقِّهَا مِنْكَ رِضْوَانًا، قُلْتُ: يَا اَبْنَ عَمْرٍو اَشَيْءٌ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمْ قُلْتَهُ بِرَأْسِكَ قَالَ: اِنِّي اِذَا لَقَا دَرَّ عَلَى الْقَوْلِ، بَلَ شَيْءٌ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کیساتھ ایک جنازہ میں شریک ہوا، جب آپ نے اسے قبر میں رکھا تو پڑھا بسم اللہ و فی سبیل اللہ و علی ملة رسول اللہ، جب مٹی برابر کرنے لگے تو پڑھ رہے تھے الہی! اسکو شیطان کے شر سے محفوظ رکھ، اور عذاب قبر سے مامون فرما، الہی! زمین کو اس کے

۱۰۹/۱	باب الدعاء فی الصلوة لعلی الحمازة	۱۱۲۶۔ السنن لابن ماجہ،
۴۵۷/۲	باب الدعاء للمیت،	السنن لابی داؤد،
۱۱۲/۱	باب ما جاء فی ادخال المیت القبر،	۱۱۲۷۔ السنن لابن ماجہ،

پہلوؤں سے دور رکھ، اسکی روح کو بلند یوں پر پہنچا، اپنی رضا سے سرفراز فرما، میں نے عرض کیا: اے ابن عمر! کیا آپ نے اس سلسلہ میں حضور سے کچھ سنا ہے یا خود ابن عمر رائے سے یہ سب کہہ رہے ہو؟ فرمایا: بلاشبہ میں اس طرح کی دعا پر قادر ہوں، لیکن میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے یہ سب سنا ہے۔ ۱۱۲۸م

۱۱۲۸۔ عن ابراهيم الأشهل عن أبيه رضى الله تعالى عنهما قال : ان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم صلى على جنازة فقال: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لآوَالِنَا وَآخِرِنَا وَحَيِّنَا وَمَيِّتَنَا وَذَكِّرْنَا وَاثْنَانَا وَصَغِيرِنَا وَكَبِيرِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَالِبِنَا ، اَللّٰهُمَّ اَلَا تَحْرِمُنَا اُجْرَةً وَلَا تَقْعِتْنَا بَعْدَهُ ۔  
فتاویٰ رضویہ ۹۱/۴

حضرت ابراہیم اشہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز جنازہ پڑھی تو یہ دعا کی، الہی! ہمارے اگلوں اور پچھلوں کی، زندوں مردوں کی، مردوں اور عورتوں کی، چھوٹوں اور بڑوں کی، حاضرین و غائبین کی مغفرت فرما۔ الہی! اسکے ثواب سے ہمیں محروم نہ کر اور اسے بعد کسی آزمائش میں نہ ڈال۔ ۱۱۲۸م

۱۱۲۹۔ عن أبي حاصر رضى الله تعالى عنه أنه صلى على جنازة فقال : الا اخبركم كيف كان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم يصلى على الجنائز؟ كان يقول : اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ خَلَقْتَنَا وَنَحْنُ عِبَادُكَ، اَنْتَ رَبُّنَا وَآلَيْكَ مَعَادُنَا ۔

حضرت ابو حاصر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے ایک جنازہ کی نماز پڑھائی تو فرمایا: کیا میں تمہیں اس بات کی خبر نہ دوں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز جنازہ میں کس طرح دعا کرتے تھے۔ حضور دعا کرتے، الہی! بیشک تو نے ہمیں پیدا کیا اور ہم تیرے بندے ہیں اور تو ہمارا رب ہے اور تیری ہی طرف ہمیں پھرنا ہے۔

فتاویٰ رضویہ ۹۳/۴

## ۵۔ زیارت قبور

### (۱) ایک سال پر قبروں کی زیارت اور عرس

۱۱۳۰۔ عن أنس بن مالك رضي الله تعالى عنه قال : ان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم كان يأتي احدا كل عام فاذا بلغ الشعب سلم على قبور الشهداء فقال : سَلَامٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شہدائے احد کے مزارات پر ہر سال تشریف لجاتے۔ جب وادی کے پاس پہنچتے تو شہداء کو سلام کرتے تو فرماتے: کہ تم پر سلامتی ہو تمہارے صبر کے سبب اور تمہارا آخری گھر بہت اچھا ہے۔ ۱۱۲

۱۱۳۱۔ عن محمد بن ابراهيم التيمي رضي الله تعالى عنه قال: كان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم يأتي قبور الشهداء عند رأس الحول فيقول : سَلَامٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ قال : و كان أبو بكر و عمرو و عثمان يفعلون ذلك۔ حضرت محمد ابراہیم تیمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر سال شہدائے احد کی قبروں پر تشریف لاتے اور یوں فرماتے: تم پر سلامتی ہو تمہارے صبر کا بدلہ کیا ہی اچھا گھر ملا۔ سیدنا صدیق اکبر، فاروق اعظم اور عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا بھی یہی طریقہ تھا۔

فتاویٰ رضویہ ۱۹۲/۳

### (۲) بوسہ قبر تعظیم روح کیلئے ہے

۱۱۳۲۔ عن داؤد بن أبي صالح رضي الله تعالى عنه قال : أقبل مروان يوما فوجد رجلا واضعا وجهه على القبر ، فأخذ مروان برقبته ثم قال : هل تدري ما تصنع ،

۱۱۳۰۔	الدر المنثور للسيوطي،	☆	۵۸/۴	☆	الدر المنثور للسيوطي،	۵۸/۴
۱۱۳۱۔	المصنف لميد الرقاق،	☆	۵۷۲/۳	☆	الدر المنثور للسيوطي،	۵۸/۴
	التفسير للمقرطبي،	☆	۳۱۲/۹	☆	البيان والنهاية لابن كثير،	۵۴/۴
۱۱۳۲۔	المسند لاحمد بن حنبل،	☆	۴۲۲/۵	☆	المستدرک للحاکم،	۵۱۵/۴
	المعجم الكبير لطبراني،	☆	۱۸۹/۴	☆	مجمع الروايد للهشمي،	۲۴۵/۵
	کنز العمال للمفتي، ۱۰۹۶۸،	☆	۳۴۴/۶	☆	السلسلة الصعبة للالباني،	۳۷۲

فاقبل عليه فقال : نعم ، انى لم آت الحجر ، اما جئت رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم ولم آت الحجر سمعت رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم يقول : لَا تَبْكُوا عَلَى الدِّينِ إِذَا وَلِيَهُ أَهْلُهُ وَ لَكِنْ أَبْكُوا عَلَى الدِّينِ إِذَا وَلِيَهُ غَيْرُ أَهْلِهِ۔

حضرت داؤد بن ابی صالح رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مروان بن حکم نے اپنے زمانہ تسلط میں ایک صاحب کو دیکھا کہ قبر اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر اپنا منہ رکھے ہوئے ہیں۔ مروان نے انکی گردن پکڑ کر کہا: جانتے ہو کیا کر رہے ہو؟ اس پر ان صاحب نے اسکی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: ہاں، میں سنگ و گل کے پاس نہیں آیا ہوں۔ میں تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور حاضر ہوا ہوں۔ میں امنت پتھر کے پاس نہیں آیا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے۔ دین پر نہ روؤ جب اسکا اہل اس پر والی ہو۔ ہاں اس وقت دین پر روؤ جبکہ نا اہل والی ہو۔

### (۱) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ صحابی سیدنا حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔ تو تعظیم قبر و روح میں فرق نہ کرنا مروان کی جہالت تھی۔ اور اسی کے ترکہ سے وہابیہ کو یہ پونجی۔ اور تعظیم قبر سے جدا ہو کر تعظیم روح کی برکت لینا صحابہ کرام کی سنت ہے۔ اور اہل سنت کو ان کی میراث ملی۔ فله الحمد۔ فتاویٰ رضویہ ۱۶۱/۳

### (۳) زیارت قبر سے مردہ کا دل بہلتا ہے

۱۱۳۳۔ عن أم المؤمنين عائشة الصديقة رضي الله تعالى عنها قالت : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : مَا مِنْ رَجُلٍ يَزُورُ قَبْرَ أَخِيهِ وَ يَحْلِسُ عِنْدَهُ إِلَّا اسْتَأْنَسَ وَ رَدَّ عَلَيْهِ حَتَّى يَقُومَ۔ جدا المستار ۱/۳۰۵

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی مرد اپنے بھائی کی قبر کی زیارت نہیں کرتا اور اسکے پاس نہیں بیٹھا مگر وہ صاحب قبر اس سے انس حاصل کرتا ہے اور اسکی باتوں کا جواب دیتا ہے جب تک وہ وہاں سے اٹھ کھڑا نہیں ہوتا۔ ۱۲م



## (۴) اہل قبور کو سلام کرو وہ جواب دیتے ہیں

۱۱۳۴۔ عن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه قال : قال ابو رزين يا رسول الله ! ان طريقي على الموتى فهل من كلام اتكلم به اذا مررت عليهم ؟ قال : قُلْ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا أَهْلَ الْقُبُورِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَ الْمُؤْمِنِينَ ، أَنْتُمْ لَنَا سَلَفٌ وَ نَحْنُ لَكُمْ تَبَعٌ وَ إِنَّا إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى بِكُمْ لَا حِقُوقَ ، قال ابو رزين : يا رسول الله ! يسمعون ؟ قال : يَسْمَعُونَ وَ لَكِنْ لَا يَسْتَجِيبُونَ أَنْ يُحْيُوا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ابو رزین رضی اللہ تعالیٰ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرا راستہ مقابر پر ہے۔ کوئی کلام ایسا ہے کہ جب ان پر گزروں کہا کروں؟ فرمایا: یوں کہہ، سلام تم پر اے قبر والو! اہل ایمان اور اہل اسلام سے، تم ہمارے آگے ہو اور ہم تمہارے پیچھے اور ہم انشا اللہ تم سے ملنے والے ہیں ابو رزین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا مردے سنتے ہیں؟ فرمایا: سنتے ہیں لیکن جواب نہیں دیتے

## (۲) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام جلال الدین سیوطی شرح الصدور میں فرماتے ہیں: ای جوابا یسمعه الحي و الا فهم يردون حيث لا يسمع یعنی حدیث کی مراد یہ ہے کہ مردے ایسا جواب نہیں دیتے جو زندے سن لیں ورنہ وہ ایسا جواب تو دیتے ہیں جو ہمارے سننے میں نہیں آتا۔ نیز یہ معنی خود متعدد احادیث سے ثابت و واضح کہ ان میں تصریح فرمایا: مردے جواب سلام دیتے ہیں۔ اسکی نظیر وہ حدیث ہے کہ روح سب کچھ دیکھتی ہے مگر بول نہیں سکتی کہ شور و فریاد سے منع کرے۔ اسکے معنی بھی وہی ہیں کہ اپنی بات احیاء کو سنا نہیں سکتے۔ ورنہ صحیح حدیثوں میں اسکا کلام کرنا وارد۔ فقیر کہتا ہے: پھر یہ ہمارا نہ سنتا بھی دائمی نہیں۔ صد ہا بندگان خدا نے اموات کا کلام و سلام سنا ہے۔ جنکی بکثرت روایات خود شرح الصدور وغیرہ میں مذکور۔

۱۱۳۵۔ عن عبد الله بن عمر رضي الله تعالى عنهما قال : جلس رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم على قبر مصعب بن عمير و رفقاءه وقال: وَالَّذِي نَفْسِي

بِيَدِهِ لَا يُسَلِّمُ عَلَيْهِ أَحَدٌ إِلَّا رَدُّوا عَلَيْهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت مصعب بن عمیر اور ان کے ساتھیوں رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی قبور پر ٹھہرے اور فرمایا: قسم اسکی جسکے ہاتھ میں میری جان ہے! قیامت تک جو ان پر سلام کرے گا جواب دیں گے۔

۱۱۳۶۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ : جَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قَبْرِ مَصْعَبِ بْنِ عَمِيرٍ وَرَفَقَائِهِ وَقَالَ : وَالَّذِي نَفْسِي ، بِيَدِهِ لَا يُسَلِّمُ عَلَيْهِمْ أَحَدٌ إِلَّا رَدُّوا عَلَيْهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت مصعب بن عمیر اور ان کے ساتھیوں رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی قبور پر ٹھہرے اور فرمایا: قسم اسکی جسکے ہاتھ میں میری جان ہے۔ قیامت تک جو ان پر سلام کریگا جواب دیں گے۔

۱۱۳۷۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ فَرَوَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ : زَارَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْدَاءَ نَحْنُ ، فَقَالَ : اَللّٰهُمَّ ! إِنَّ عَبْدَكَ وَ نَبِيَّكَ يَشْهَدُ أَنَّ هَؤُلَاءِ شُهَدَاءُ وَأَنْتَ مَنْ زَارَهُمْ أَوْ سَلَّمَ عَلَيْهِمْ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ رَدُّوا عَلَيْهِ۔

حضرت عبداللہ بن فروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شہدائے احد کی زیارت کیلئے تشریف لے گئے اور عرض کی: اے الہی! تیرا بندہ اور تیرا نبی گواہی دیتا ہے کہ یہ شہید ہیں اور قیامت تک جو انکی زیارت کو آئے گا اور ان پر سلام کریگا یہ جواب دیں گے۔

## (۲) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

عطاف بن خالد مخزومی کہتے ہیں: میری خالہ مجھ سے بیان کرتی تھیں: میں ایک بار زیارت قبور شہداء کو گئی۔ میرے ساتھ دو لڑکوں کے سوا کوئی نہ تھا جو میری سواری کا جانور تھامے تھے۔ میں نے مزارات پر سلام کیا جواب سنا آواز آئی۔ واللہ انا نعرفکم کما يعرف بعضنا بعضا۔ خدا کی قسم، ہم تم لوگوں کو ایسا پہچانتے ہیں جیسے آپس میں ایک دوسرے کو۔

☆

۱۱۳۶۔ المستدرک للحاکم،

☆

۲۹/۳

۱۱۳۷۔ المستدرک للحاکم،

☆

۹۹۷۰

جمع الجوامع للسيوطی،

کنز العمال للمفتی، ۲۹۸۹۷، ۳۸۲/۱۰

۳۰۷/۳

دلائل النبوة للبيهقي،

میرے بدن پر بال کھڑے ہو گئے اور میں واپس چلی آئی۔

امام بیہقی نے ہاشم بن عمری سے روایت کی کہ مجھے میرے باپ مدینہ طیبہ سے زیارت قبور احد کو لے گئے۔ جمعہ کا روز تھا، صبح ہو چکی تھی اور آفتاب نہ نکلا تھا۔ میں اپنے والد کے پیچھے تھا۔ جب مقابر کے پاس پہنچے۔ انہوں نے بلند آواز سے کہا: سلام علیکم بما صبرتم فنعم عقبی الدار، جواب آیا۔ وعلیک السلام یا ابا عبد اللہ! ہاں میری طرف پھر کر دکھا اور کہا: اے میرے بیٹے! کیا تو نے جواب دیا؟ میں نے کہا: نہ انہوں نے میرا ہاتھ پکڑ کر اپنی داہنی طرف کر لیا اور، کلام مذکور کا اعادہ کیا۔ دوبارہ ویسا ہی جواب ملا۔ سہ بارہ کیا پھر وہی جواب ہوا۔ میرے باپ اللہ کے حضور سجدہ شکر میں گر پڑے۔ ابن ابی الدنیا اور بیہقی دلائل میں انہیں عطا فرمائی کی خالہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک دن میں نے قبر سیدنا حضرت امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس نماز پڑھی اس وقت جنگل بھر میں کسی آدمی کا نام و نشان نہ تھا بعد نماز مزار مطہر پر سلام کیا جواب آیا اور اسکے ساتھ یہ فرمایا: من یخرج من تحت القبر اعرفہ کما اعرف ان اللہ خلقنی و کما اعرف اللیل والنهار۔

جو میری قبر کے نیچے سے گزرتا ہے میں اسے ایسا پہچانتا ہوں جیسے اس بات کو کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے پیدا کیا۔ اور جس طرح رات و دن کو پہچانتا ہوں۔

۱۱۳۸۔ عن محمد بن واسع رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: بلغنی ان الموتی یعلمون بزوارهم یوم الجمعة و یوما قبله و یوما بعده۔

حضرت محمد بن واسع ثقہ تابعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے یہ حدیث پہنچی کہ مردے اپنے زائروں کو جانتے ہیں جمعہ کے دن اور ایک دن اس سے قبل اور ایک دن بعد۔

### ﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس حدیث کے یہ معنی ہیں کہ جمعہ برکت جمعہ ان تین ایام میں انکے علم و ادراک کو زیادہ وسعت دیتے ہیں جو معرفت و شناسائی ان دنوں میں ہوتی ہے اور دنوں سے بیش و فوق ہے۔ نہ یہ کہ صرف یہ ہی تین دن علم و ادراک کے ہوں۔ ابھی سن چکے کہ احادیث کثیرہ مطلق

ہیں جن میں بلا تخصیص ایام ان کا علم و ادراک ثابت ہے۔ فتاویٰ رضویہ ۲۶۴/۴

### (۵) قبر کی زیارت سے مردہ خوش ہوتا ہے

۱۱۳۹۔ عن بعض الصحابة رضى الله تعالى عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: انّس ما يكون للميت في قبره إذا زارته من كان يحبّه في دار الدنيا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قبر میں مردے کا زیادہ دل بہلنے کا وقت وہ ہوتا ہے جب اس کا کوئی پیارا زیارت کو آتا ہے۔

۱۱۴۰۔ عن أم المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالى عنه قالت: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: ما من رجل يزور قبر أخيه و يحلّس عليه إلا استأنس و ردّ عليه حتى يقوم۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی قبر کی زیارت کو جاتا ہے اور وہاں بیٹھتا ہے تو میت کا دل اس سے بہلتا ہے اور جب تک وہاں سے اٹھے مردہ جواب دیتا ہے۔

۱۱۴۱۔ عن عبد الله بن عمرو بن العاص رضى الله تعالى عنهما قال: قال ابى و هو فى سياق الموت: اذا انامت فلاتصاحبني نائحة و لا نارا و اذا دفنتموني فشنوا على التراب شنّا، ثم اقيموا حول قبري قدر ما ينحر جزور و يقسم لحمها حتى استانس بحكم و اعلم ما ذا راجع به رسل ربى۔

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ مجھ سے میرے والد گرامی نے وقت نزع فرمایا: جب میرا انتقال ہو جائے تو میرے جنازہ کے ساتھ نہ کوئی نوحہ کرنے والی ہو اور نہ آگ، اور جب مجھے دفن کر چکو تو مجھ پر تھم تھم کر آہستہ آہستہ مٹی ڈالنا۔ پھر میری قبر کے گرد اتنی دیر ٹھہرے رہنا کہ ایک اونٹ ذبح کیا جائے اور اس کا گوشت تقسیم ہو یہاں تک کہ میں تم سے انس حاصل کروں اور جان لوں کہ اپنے رب کے رسولوں کو کیا جواب

۱۱۳۹۔ شرح الصدور للسيوطی،

☆ شفا السقام للمسبکی،

۱۱۴۰۔ کتاب القبور لابن ابی الدنيا

☆ اتحاف السادة للريدي، ۳۶۵/۱۰

۱۱۴۱۔ الصحيح لمسلم،

کتاب الجنائز

دیتا ہوں۔

فتاویٰ رضویہ ۵۹/۴

## (۶) اہل قبور سنتے اور دیکھتے ہیں

۱۱۴۲۔ عن أم المؤمنين عائشة الصديقة رضي الله تعالى عنها قالت : كنت أدخل بيتي الذي فيه رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم و اني واضع ثوبي و أقول : إنما هو روجي و أبي ، فلما دفن عمر معهم فوالله ما دخلته الا و انا مشدودة على ثيابي حياء من عمر۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں اس مکان جنت آستان میں جہاں حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مزار پاک ہے یونہی بے لحاظ سترو حجاب چلی جاتی اور جی میں کہتی : وہاں کون ہے۔ یہ ہی میرے شوہر اور میرے باپ، صلی اللہ تعالیٰ علی زوجہا ثم ایہا ثم علیہا و باریک و مسلم، جب سے عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ دفن ہوئے، خدا کی قسم بغیر سراپا بدن چھپائے نہ گئی۔ عمر سے شرم کے باعث، رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔

## (۴) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اگر ارباب مزارات کو کچھ نظر نہیں آتا تو اس شرم کے کیا معنی تھے۔ اور دفن فاروق اعظم سے پہلے اس لفظ کا کیا منشا تھا۔ کہ مکان میں میرے شوہر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سوا میرے باپ ہی تو ہیں۔ غیر کون۔

فتاویٰ رضویہ ۲۵۸/۴

۱۱۴۳۔ عن عقبہ بن عامر رضي الله تعالى عنه قال : ما اهلالي في القبور و قضيت حاجتي أم في السوق بين ظهرائيه و الناس ينظرون۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں ایک سا جانتا ہوں قبرستان میں قضائے حاجت کو بیٹھوں یا بیچ بازار میں کہ لوگ دیکھتے جائیں۔

فتاویٰ رضویہ ۲۵۷/۴

## (۷) قبروں کی زیارت کرنے والی عورتوں پر لعنت

۱۱۴۴۔ عن عبد الله بن عباس رضي الله تعالى عنهما قال : ان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم لعن زائرات القبور و المتخذين عليها المساجد و المروج .  
حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قبور کی زیارت کرنے والی عورتوں پر اور قبروں پر مسجد بنانے والے اور چراغ جلانے والوں پر لعنت فرمائی۔ ۱۲م

## (۵) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہاں وہ صورت مراد ہے کہ محض عبث بلا فائدہ قبور پر شمعیں روشن کریں ورنہ ممانعت نہیں۔ فائدہ کی متعدد مثالیں حدیقہ مذہبیہ شرح طریقہ محمدیہ پھر فتاویٰ بن رازیہ میں اس طرح مذکور ہیں۔

☆ وہاں کوئی مسجد ہو کہ نمازیوں کو بھی آرام ہوگا اور مسجد میں بھی روشنی ہوگی۔  
☆ مقابر پر سر راہ ہوں کہ روشنی کرنے سے راہ گیروں کو فائدہ پہونچے گا اور اموات کو بھی کہ مسلمان مقابر مسلمین کو دیکھ کر سلام کریں گے۔ فاتحہ پڑھیں گے دعا کریں گے، ثواب پہونچائیں گے۔ گزرنے والوں کی قوت زائد ہے تو اموات برکت لیں گے اور اگر اموات کی قوت زیادہ ہے تو گزرنے والے فیض حاصل کریں گے۔

☆ مقابر میں اگر کوئی بیٹھا ہو کہ زیارت یا ایصال ثواب، یا افادہ واستفاد کیلئے آیا ہے تو اسے روشنی سے آرام ملے گا قرآن عظیم دیکھ کر پڑھنا چاہے تو پڑھ سکے گا۔

☆ وہ تینوں منافع مزارات اولیاء کرام قدسنا اللہ تعالیٰ باسرار ہم کو بروجہ اولی شامل تھے کہ مزارات مقدسہ کے پاس غالباً مساجد ہوتی ہیں گزرگاہ بھی بہت جگہ ہے۔ اور حاضرین زائرین خواہ مجاورین سے تو نادرا خالی ہوتے ہیں۔ مگر امام ممدوح صاحب فتاویٰ بزازیہ نے ان پر اکتفاء نہ فرما کر خود مزارات کریمہ کیلئے بالتخصیص روشنی میں فائدہ جلیلہ کا افادہ فرما کر ارشاد فرمایا انکی ارواح طیبہ کی تعظیم کیلئے روشنی کی جائے۔

اقول: ظاہر ہے روشنی دلیل اعتناء ہے اور اعتناء دلیل تعظیم اور تعظیم اہل اللہ دلیل ایمان و

موجب رضائے رحمن عز جلالہ۔

فتاویٰ رضویہ ۱۳۵/۳

۱۱۴۵۔ عن عبد الله بن عباس رضي الله تعالى عنهما قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : لَعَنَ اللَّهُ زَائِرَاتِ الْقُبُورِ ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ان عورتوں پر اللہ کی لعنت جو زیارت قبور کو جائیں۔

### (۶) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اسکی سند ضعیف ہے اگرچہ امام ترمذی نے اسکی تحسین کی۔ اس میں ابوصالح باڈام ہے۔ یہ تابعی ہیں امام بخاری نے اسکی تصحیف کی۔ امام نسائی نے ان کو غیر ثقہ کہا۔ اور ابن معین کہتے ہیں: ليس به بأس۔ فتاویٰ افریقہ ۸۱

### (۸) عورتوں کا قبرستان جانا جائز نہیں

۱۱۴۶۔ عن عبد الله بن عمرو بن العاص رضي الله تعالى عنهما قال : بينما نحن نسير مع رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم اذ بصر بامرأة لا نظن انه عرفها ، فلما توسط الطريق وقف حتى انتهت اليه فادا فاطمة بنت رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم ، قال لها : مَا أَخْرَجَكَ مِنْ بَيْتِكَ يَا فَاطِمَةُ ؟ قَالَتْ : اتيت اهل هذا الميت فترحمت اليهم و عزيتهم بميتهم ، قال : لَعَلَّكِ بَلَّغْتِ مَعَهُمُ الْكُذَى : قَالَتْ : معاذ الله أن أكون ببلغتها و قد سمعتك تذكر في ذلك ما تذكر ، فقال لها : لَوْ بَلَّغْتِهَا مَعَهُمْ مَا رَأَيْتِ الْحَيَّةَ حَتَّى جَذَأَ أَيْبُكَ ۔

۱۱۴۵۔	السفر لابن ماجه ،	باب النهي عن زيارة القبور ،	۱۱۴/۱
	الجامع للترمذی ،	باب ما جاء في كراهية زيارة القبور للنساء ،	۱۲۵/۱
	الجامع الصغير للسيوطی ،	☆ المسند لاحمد بن حنبل ،	۲۲۹/۱
	المستدرک للحاکم ،	☆ المس الکبری للبيهقي ،	۷۸/۲
	کنز العمال للمصنف ، ۴۹۰ ، ۴۵۰ ، ۳۸۹/۱۶ ،	☆ الکامل لابن عدي ،	۴۰/۵
	ارواء الغلیل للالیانی ،	☆ ۲۳۲/۲	
	☆ ۲۶۵/۱		
۱۱۴۶۔	السنن للنسائي ، باب النهي ،	☆ ۲۶۵/۱	
	السفر لابی داؤد ،	☆ کتاب الحناظر باب التعرية ، ۴۴۵/۲	
	المسند لاحمد بن حنبل ،	☆ الترغيب والترهيب لمسلمی ، ۳۵۹/۴	
	☆ ۲۸۰/۲		



حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ہم حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ جا رہے تھے کہ اچانک حضور نے ایک خاتون کو دیکھا، ہم نہیں سمجھ پائے کہ حضور نے انکو پہچان لیا ہے۔ حضور درمیان راستہ میں کھڑے ہو گئے۔ جب وہ قریب آئیں تو حضرت فاطمہ بنت رسول اللہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) تھیں، فرمایا: اپنے گھر سے باہر کہاں گئی تھیں۔ عرض کی: یہ جو ایک موت ہو گئی تھی میں انکے یہاں تعزیت و دعائے رحمت کرنے گئی تھی فرمایا: شاید تو انکے ساتھ قبرستان تک گئی۔ عرض کی: خدا کی پناہ کہ میں وہاں تک جاؤں حالانکہ حضور سے سن چکی جو کچھ اس بارے میں ارشاد ہوا۔ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تو ان کے ساتھ وہاں تک جاتی تو جنت نہ دیکھتی جب تک عبدالمطلب نہ دیکھیں۔

### (۷) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ تو حدیث کا ارشاد ہے۔ اب ذرا عقائد اہل سنت پیش نظر رکھتے ہوئے نگاہ انصاف درکار۔ عورتوں کا قبرستان جانا عایت درجہ اگر ہے تو معصیت ہے۔ یہاں چار مقدمے ہیں۔

(۱) ہرگز کوئی معصیت مسلمان کو جنت سے محروم اور کافر کے برابر نہیں کر سکتی اہل سنت کے نزدیک مسلمان کا جنت میں جانا واجب شرعی ہے اگرچہ معاذ اللہ مواخذے کے بعد۔

(۲) کافر کا جنت میں جانا محال شرعی کہ ابدالاً ہرگز ممکن ہی نہیں۔

(۳) نصوص کو حتی الامکان ظاہر پر محمول کرنا واجب اور بے ضرورت تاویل نا جائز۔

(۴) عصمت نوع بشر میں خاصہ حضرات انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام ہے ان کے غیر سے اگرچہ کیسا ہی عظیم الدرجات ہو وقوع گناہ ممکن و متصور۔

یہ چاروں باتیں عقائد اہل سنت میں ثابت و مقرر، اب اگر بحکم مقدمہ رابعہ مقابلہ تک بلوغ فرض کیجئے تو بحکم مقدمہ ثالثہ جزا کا ترتیب واجب، اور اس تقدیر پر کہ حضرت عبدالمطلب کو معاذ اللہ غیر مسلم کہیے بحکم مقدمہ تین اولین و نیز بحکم آیت کریمہ محال و باطل، تو واجب ہوا کہ حضرت عبدالمطلب مسلمان و اہل جنت ہوں۔ اگر مثل صدیق و قاروق و عثمان و علی و زہراء و صدیقہ و غیر ہم رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین سابقین اولین میں نہ ہوں۔ اب معنی حدیث بلا تکلف و بے حاجت تاویل و تصرف عقائد اہل سنت سے مطابق ہیں۔ یعنی اے فاطمہ! اگر یہ امر تم سے

واقع ہوتا تو سابقین اولین کے ساتھ جنت میں جانا نہ ملتا بلکہ اس وقت جاتیں جبکہ عبدالمطلب داخل بہشت ہوں گے۔ ہکدا یسفی التحقیق واللہ تعالیٰ ولی التوفیق۔

فتاویٰ رضویہ ۱۱/۱۵۸

## (۹) قبر پر عورت کی حاضری اور جزع فزع سے ممانعت

۱۱۴۷۔ عن أنس بن مالك رضي الله تعالى عنه قال : مر النبي صلى الله تعالى عليه وسلم بامرأة عند قبر وهي تبكي فقال لها : اتقي الله و اصبري ۔

جدالمستار ۱/۴۰۴

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک عورت کے پاس سے گزرے جو قبر کے پاس بیٹھی رو رہی تھی۔ تو اس سے ارشاد فرمایا: اللہ سے ڈر اور صبر کر۔ ۱۲م

## (۱۰) کافر کی قبر سے گزرو تو کیا کہو

۱۱۴۸۔ عن عبد الله بن عمر رضي الله تعالى عنهما قال : جاء اعرابي الى النبي صلى الله تعالى عليه وسلم فقال : يا رسول الله ! ان ابى كان يصل الرحم و كان و كان فابن هو ، قال : في النار ، قال فكانه و جد من ذلك فقال : يا رسول الله ! فابن ابوك قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : حيث ما مررت بقبر مشرك فبشره بالنار ، قال : فاسلم الاعرابي بعد و قال : لقد كلفني رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم تعباً ما مررت بقبر كافر الا بشرته بالنار ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی حضور نبی کریم

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر یوں آیا: یا رسول اللہ! میرا باپ صلہ رحمی کرتا تھا اور

۱۶۷/۱	باب قول الرجل اصبري	۱۱۴۷۔ الجامع الصحيح للبخاری
۳۰۶/۱	كتاب المناظر	الصحيح لمسلم
۱۷۲۸	مشکوۃ المصابیح للتبریزی	السنن الکبری للبیہقی
۴۰/۲	حلیۃ الاولیاء لابن نعیم	المسند لاحمد بن حنبل
۲/۳	مجمع الروائد للہیثمی	شرح السنۃ للبعوی
	☆ ۸۰/۱۱	فتح الباری لابن کثیر
۱۱۴/۱	باب ما جاء فی زیارة قبور المشرکین	۱۱۴۸۔ المس لابن ماجہ

ایسا ایسا تھا۔ تو اس کا انجام کیا ہے؟ فرمایا: دوزخ، اسے اس بات سے کچھ صدمہ لاحق ہوا تو بولا: آپ کے باپ کہاں ہیں؟ آپ نے فرمایا: سنو، جب تو کسی مشرک کی قبر سے گزرے تو اسے دوزخ کی بشارت سنا۔ اس کے بعد وہ اعرابی مسلمان ہو گیا اور کہنے لگا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے صدمہ پہنچایا تھا لیکن اب میں جس مشرک کی قبر سے گزرتا ہوں اسے دوزخ کی بشارت سنا تا ہوں۔

### ﴿۸﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ہر عاقل جانتا ہے کہ بشارت و مژدہ دینا بے سماع و فہم محال، اور صحابی مخاطب نے ارشاد اقدس کو معنی حقیقی پر محمول کیا۔ ولہذا عمر بھر اس پر عمل فرمایا۔ فتبصر۔

فتاویٰ رضویہ ۲/۷۱

## ۶۔ احترام مقابر

### (۱) مسلم کی قبر پر ہرگز نہ چلو

۱۱۴۹۔ عن عقة بن عامر رضى الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : لَأَنْ أَمْشِيَ عَلَى حُمْرَةٍ أَوْ سَيْفٍ أَوْ أُخِصِفَ نَعْلِي بِرِجْلِي أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَمْشِيَ عَلَى قَبْرِ مُسْلِمٍ ۔

حضرت عقیقہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے آگ کی چنگاری پر یا تلوار پر چلنا، یا میرا پاؤں جوڑتے میں سی دیا جانا زیادہ پسند ہے اس سے کہ میں کسی مسلمان کی قبر پر چلوں۔ ۱۲م

۱۱۵۰۔ عن ابی ہریرہ رضى الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : لَأَنْ أَطَا عَلَى حُمْرَةٍ حَتَّى يَتَخَلَّصَ إِلَيَّ جِلْدِي أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَطَا عَلَى قَبْرِ مُسْلِمٍ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے چنگاری پر پاؤں رکھنا یہاں تک کہ وہ جوتا توڑ کر کھال تک پہنچ جائے اس سے زیادہ پسند ہے کہ کسی مسلمان کی قبر پر پاؤں رکھوں۔

فتاویٰ رضویہ ۶/۳۸۰

### (۲) قبر پر ٹیک نہ لگاؤ

۱۱۵۱۔ عن عمرو بن حزم رضى الله تعالى عنه قال : رانى رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم متكئا الى القبر فقال : لَا تُؤْذِ صَاحِبَ هَذَا الْقَبْرِ ۔

۱۱۴۹۔	السنن لابن ماجه ،	باب النهي عن المشي على القبر ،	۱۱۳/۱
الحامع الصغير للسيوطي ،	۴۴۳/۲	☆ الترغيب والترهيب لمنذري ،	۳۷۴/۴
ارواء الغليل للالباني ،	۱۰۲/۱	☆	
۱۱۵۰۔	الصحيح لمسلم كتاب الجنائز ،	۳۱۲/۱	☆
السنن لابن ماجه ،	باب ما جاء في النهي عن المشي على القبور ،	۱۱۳/۱	
المستد لا احمد بن حنبل ،	۳۱۱/۲	☆ الحامع الصغير للسيوطي ،	۴۴۲/۲
۱۱۵۱۔	كثر العمال للمصنف ،	۶۵۷/۱۵ ، ۴۲۶۰۶	☆

حضرت عمرو بن حزم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے ایک قبر سے تکیہ لگائے دیکھا۔ فرمایا: مردے کو ایذا نہ دے۔

۱۱۵۲۔ عن عمارة بن حزم رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: رانی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علی القبر فقال: یا صاحب القبر! انزل من علی القبر، لا تؤذ صاحب القبر ولا تؤذیک۔

حضرت عمارہ بن حزم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے ایک قبر پر بیٹھے دیکھا تو فرمایا: اے قبر والے! قبر سے اتر، نہ تو صاحب قبر کو ایذا دے اور نہ وہ تجھے۔

فتاویٰ رضویہ ۴/۲۵۹

### (۱) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ابن ابی دنیا ابو قلابہ بھری سے راوی، میں ملک شام سے بھرہ کو جاتا تھا رات کو خندق میں اترآ، وضو کیا، دو رکعت نماز پڑھی، پھر ایک قبر پر سر رکھ کر سو گیا۔ جب جاگا تو صاحب قبر کو دیکھا کہ مجھ سے گلہ کرتا ہے اور کہتا ہے۔ اے شخص! تو نے رات بھر مجھے ایذا دی۔

امام بیہقی نے دلائل النبوة میں اور ابن ابی الدنیا حضرت ابو عثمان نہدی سے وہ ابن مینا تابعی سے راوی، میں مقبرہ میں گیا دو رکعت پڑھ کر لیٹ رہا۔ خدا کی قسم! میں خوب جاگ رہا تھا کہ سنا کوئی شخص قبر میں سے کہتا ہے: اٹھ کہ تو نے مجھے اذیت دی۔ پھر کہا کہ تم عمل کرتے ہو اور ہم نہیں کرتے۔ خدا کی قسم! حیری طرح دو رکعتیں میں بھی پڑھ سکتا، مجھے تمام دنیا سے عزیز ہوتا۔ حافظ بن منہ امام قاسم بن حمزہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے روای، اگر میں تپائی ہوئی بھال پر پاؤں رکھوں کہ میرے قدم سے پار ہو جائے تو یہ مجھے زیادہ پسند ہے اس سے کہ کسی قبر پر پاؤں رکھوں، پھر فرمایا: ایک شخص نے قبر پر پاؤں رکھا، جاگتے میں سنا، اے شخص! الگ ہٹ مجھے ایذا نہ دے۔

فتاویٰ رضویہ ۴/۲۶۰

۱۱۵۳۔ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لَآنَ یُحْلِسَ أَحَدُکُمْ عَلٰی جَمْرَةٍ فَتَحْرِقَ نِیَابَهُ فَتَخْلَصَ اِلٰی جِلْدِهِ خَيْرٌ لَّهِ مِنْ اَنْ یُحْلِسَ عَلٰی قَبْرِ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک آدمی کو آگ کی چنگاری پر بیٹھا رہنا یہاں تک کہ وہ اس کے کپڑے جلا کر جلد تک توڑ جائے اس کے لئے بہتر ہے اس سے کہ قبر پر بیٹھے۔

اہلاک الوہابین ص ۱۳

۱۱۵۴۔ عن بشیر بن الخصاصیۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رای رجلا یمشی بین القبور فی نعلین فقال : وَ یُحَلِّکَ یَا صَاحِبُ السَّبْتِیْنِ اَلْقِ سَبْتِیْکَ ۔

حضرت بشیر بن خصاصیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک شخص کو مقابر میں جوتا پہنے چلتے دیکھا ارشاد فرمایا: ہائے کبجختی تیری، اے طاہمی جوئے والے! پھینک اپنی جوتی۔

۱۱۵۵۔ عن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : لان اطأ علی جمعرہ احب الی من ان اطأ علی قبر مسلم ۔

حضرت عبد اللہ مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بیشک مجھے آگ پر پاؤں رکھنا زیادہ پیارا ہے مسلمان کی قبر پر پاؤں رکھنے سے۔

اہلاک الوہابین ص ۱۳

۳۱۲/۱	کتاب الجنائز ،	۱۱۵۳۔ الصحيح لمسلم ،
۱۱۳/۱	باب النهی عن المشی علی القبور ،	المس لا ین ماجہ ،
۴۶۰/۲	کتاب الجنائز ، باب فی کراهیۃ القعود علی القبر ،	المس لا ینی داؤد ،
۲۸۷/۱	التشدید فی الحلوس علی القبور ،	المس للمسالی ،
۳۰۱/۱۳ ، ۳۶۸۶۷	کنز العمال للمنی ،	۱۱۵۴۔ المسند لاحمد بن حبل ،
۲۸۸/۱	المشی بین القبور فی النعال ،	المس للمسالی ،
۱۷۳/۲	الکامل لابن عدی ،	۱۱۵۵۔ الترغیب والترہیب للمنری ، ۳۷۴/۴

### (۳) قبر پر چلنے سے میت کو اذیت ہوتی ہے

۱۱۵۶۔ عن أم المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالى عنها قالت: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: أَلَمَيْتُ يُؤْذِيهِ فِي قَبْرِهِ مَا يُؤْذِيهِ فِي بَيْتِهِ۔  
ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میت کو جس بات سے گھر میں ایذا ہوتی ہے قبر میں بھی ایذا پاتا ہے۔

۱۱۵۷۔ عن عبد الله بن مسعود رضى الله تعالى عنه قال: اذى المؤمن في موته كاداه في حياته۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مسلمان کو بعد موت ایذا دینی ایسی ہے جیسے زندگی میں اسے تکلیف پہونچانی۔

فتاویٰ رضویہ ۴/۲۶۱

۱۱۵۸۔ عن عبد الله بن مسعود رضى الله تعالى عنه سئل عن وضع القدم على القبر فقال: كما أكره أذى المؤمن في حياته فإني أكره إداه بعد موته۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے قبر پر پاؤں رکھنے کا مسئلہ پوچھا گیا تو فرمایا: مجھے جس طرح مسلمان زندہ کو ایذا پہونچاتا ہے پونہی مردہ کی۔

### (۲) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ان تمام صحیح حدیثوں اور ان کے سوا اور احادیث کثیرہ سے ثابت ہے کہ قبر پر بیٹھنا یا پاؤں رکھنا بلکہ صرف اس سے ٹکیہ لگانے سے میت کو ایذا ہوتی ہے۔ اور مردہ مسلمان کو ایذا ایسی ہے جیسے زندہ مسلمان کو ایذا دیتا تو اس پر پانی بہانا کس قدر باعث ایذا ہوگا۔ جب زندہ مردہ اس میں برابر ہیں تو کیا کوئی شخص روار کھے گا کہ پاخانہ کے بدرو کا پانی اس پر بہایا جائے۔ یا لوگ اس کے سینے اور منہ پر پیشاب کیا کریں۔ یا دھوبی ناپاک کپڑے دھو کر وہ پانی اس کے منہ پر اور



سر پر چھڑکا کرے۔ ہرگز کوئی مسلمان بلکہ کافر اسے اپنے لئے روانہ رکھے گا۔ تو میت مسلمانوں کیلئے ایسی سخت ایذا کس دل سے روارکھی جائے گی۔

فتاویٰ رضویہ ۱۱۰/۴

### ۳۔ قبر پر قبہ بنانا جائز ہے

۱۱۵۹۔ لما مات الحسن بن الحسين بن علي رضي الله تعالى عنهم ، ضربت امرأته القبة على قبره سنة ثم رفعت فسمعوا صالحا يقول : الا هل وجدوا ما فقدوا فاجابه اخر بل همسوا فانقلبوا۔  
فتاویٰ رضویہ ۲۹۰/۵

حضرت حسن مثنیٰ بن حضرت امام حسن ابن حضرت مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا جب وصال ہوا تو ان کی اہلیہ حضرت فاطمہ صغریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے انکی قبر پر ایک قبہ بنانا جو ایک سال تک باقی رہا۔ پھر اٹھا لیا، تو کسی پکارنے والے کو سنا جو کہتا تھا کیا انہوں نے جو کھویا تھا وہ پالیا دوسرے نے جواب دیا نہیں بلکہ مایوس ہو کر لوٹ گئے۔

علمائے کرام فرماتے ہیں:- یہ قبہ حجاب کے جن ہونے اور ان کی قبر پر تلاوت قرآن و فاتحہ پڑھنے کیلئے تھا عبث و ناجائز نہ تھا کہ اہل بیت اطہار ایسا کام کبھی نہیں کرتے خصوصاً صحابہ کی موجودگی میں۔

احد النعمات میں فرمایا کہ خود آپ کی بیوی ایک سال تک اس قبہ میں رہیں، ہو سکتا ہے اس قبہ کے دو حصے ہوں ایک میں آپ رہتی ہوں اور دوسرے حصہ میں احباب جمع ہو کر فاتحہ پڑھتے ہوں۔ اس حدیث سے دو مسئلے معلوم ہوئے۔ ایک یہ کہ بزرگوں کے مزارات پر زائرین کی آسانی کیلئے گنبد، عمارت بنانا جائز ہے۔ دوسرے یہ کہ وہاں مجاہدوں کا بیٹھنا درست ہے کہ یہ دونوں کام اہل بیت نبوت نے صحابہ کرام کی موجودگی میں کئے کسی نے منع نہ کیا، لہذا یہ دونوں عمل سنت صحابہ و اہل بیت سے ثابت ہیں۔

(ماخوذ از امرأة الناجح معنف: حضرت علامہ مفتی احمد یار خاں نعیمی طیب الرحمن)

یہ آواز ہاتف کی تھی جس میں بتایا گیا کہ کسی کی موت پر بہت غم کرنا چھوڑ کر جنگل میں بیٹھ جانا مردے کو واپس نہیں لے آتا۔ خیال رہے کہ یہ ندا ہم لوگوں کو سنانے کیلئے ہے نہ کہ اہل

بیت نبوت پر عتاب کیلئے، انہوں نے کوئی ناجائز کام نہ کیا تھا، اسی لئے اس ندا میں ڈانٹ ڈپٹ یا ان کیلئے اس فعل پر حرام ہونے کا فتویٰ نہیں۔

یہ زمانہ صحابہ کرام کا اخیر تھا اور تابعین کا دور اوسط تھا، سال بھر تک امام حسن مثنیٰ کے مزار پر قبر ہا مگر کسی نے منع نہیں کیا۔ اور نہ کوئی ایسی روایت ملتی ہے کہ کسی صحابی یا تابعی نے اس پر اعتراض کیا ہو۔ اس سے ظاہر ہوا کہ غرض صحیح کیلئے مزارات پر قبے بنانے جائز ہیں۔ یہی اہل سنت و جماعت کا مذہب ہے۔ اور اسی پر جملہ اہل سنت کا عمل ہے۔

لا یرفع علیہ بناء سے اسکی حرمت پر استدلال صحیح نہیں۔ اس لئے کہ اس سے مراد قبر پر ایسی عمارت بنانا ہے جیسے یہود و نصاریٰ ستون نما سادی بناتے ہیں۔ اس پر قرینہ یہ کہ علی کے حقیقی معنی استعلاء کے ہیں اور استعلاء اس وقت ہوگا جبکہ میت کے محاذی اوپر عمارت بنائیں۔ اور اگر ارد گرد بنائیں گے تو استعلاء نہ ہوگا۔ علاوہ ازیں بہت سے احکام زمانہ کے اختلاف سے بدل جاتے ہیں جیسے ارشاد ہے۔

ابنوا المساجدوا اتخذوها جمعا۔

مسجدوں کو منڈی بناؤ۔ یعنی اس میں مینارے نہ بناؤ۔ مگر عہد تابعین ہی سے اس کے بر خلاف مساجد میں مینارے بننے لگے تھے۔ وجہ یہ ہوئی کہ عہد صحابہ تک شعائر دین کی عظمت شعائر دین کی وجہ سے دلوں میں بھر پور تھی۔ نیز عام مکانات بھی بہت معمولی اور سادے ہوتے تھے۔ جب فتوحات ہوئیں اور دولت کی کثرت ہوئی اور مکانات عالیشان بننے لگے۔ اب اگر مسجدیں اسی طرح منڈی اور معمولی حیثیت کی رہیں تو عام نگاہوں میں ان کی وقعت نہ ہوتی۔ غیر ہنستے کہ مسلمانوں کی عبادت گاہ ایسی معمولی، تو مساجد کی عمارتیں عالیشان سے عالیشان بننے لگیں، مینارے، گنبد بننے لگے۔ اس سے مقصود شعائر دین کی دلوں میں عظمت بٹھانا ہے۔ اسی طرح عہد سابق میں ہر مسلمان مسلمان کی قبر کا احترام کرتا تھا۔ اور علماء صلحاء مشائخ کے مزارات کی ان کی شایان شان عظمت دلوں میں تھی۔ مگر اب جبکہ بصیرت باطنی کا فقدان ہے اور ظاہری شان و شوکت ہی عظمت کا نشان بن چکا ہے، علمائے کرام نے علماء و مشائخ کے مزارات پر قبے بنانے کی اجازت دے دی ہے، بلکہ اسے مستحسن بتایا ہے۔ علامہ مفتی محمد شفیع بھار الانوار میں اور ملا علی قاری نے فرمایا۔ حتیٰ کہ مولوی اعجاز علی مفتی دارالعلوم دیوبند نے

بھی شرح نقایہ ملا علی کے حاشیہ میں بھی ذرا تغیر کے ساتھ لکھا ہے۔

قد اباح السلف الناء علی قبر المشائخ و العلماء المشهورین لیزورهم الناس و لیستریعون بالجلوس فیہ ۔

مشائخ اور علماء مشہورین کے محاربات پر عمارت بنانے کو علماء سلف نے جائز بتایا تا کہ لوگ ان کی زیارت کریں اور اس میں بیٹھنے پر آرام پائیں۔

نیز اس میں بہت سے فوائد ہیں، زائرین باطمینان و حضور قلب تلاوت ذکر اذکار کریں گے۔ جس سے دلوں کو فائدہ ہوگا، بارش دھوپ سردی سے محفوظ رہیں گے، قبے سے لوگ پہچان جائیں کہ یہ کسی محبوب بارگاہ کا حراز ہے، تو حاضر ہوں گے اور فیض حاصل کریں گے۔ یہی وجہ ہے کہ تمام متاخرین نے اس کے جواز کی تصریح کی ہے۔ حتیٰ کہ علامہ علاء الدین خضکی نے درمختار میں فرمایا۔

لا یرفع علیہ بناء و قیل لا یاس بہ و هو المختار ۔

قبر پر عمارت نہ بنائے، ایک قول یہ ہے کہ اس میں کوئی حرج نہیں اور یہی مختار ہے۔ اور علامہ محمد امین بن عابدین شامی نے رد المحتار میں فرمایا۔

و فی الاحکام عن جامع الفتاوی و قیل لا یکرہ و اذا کان المیت من المشائخ و العلماء و السادات ۔

احکام میں جامع فتاویٰ سے ہے کہ ایک قول یہ ہے قبر پر عمارت بنانا مکروہ نہیں جبکہ میت مشائخ اور علماء اور سادات سے ہو۔

مطحاوی علی الراتی میں درمختار کا قول نقل کر کے برقرار رکھا۔ یہ دلیل ہے کہ ان کا بھی مختار یہی ہے

(ماخوذ از زمزمہ القاری مصنف: حضرت علامہ مفتی شریف الحق امجدی علیہ رحمۃ)

## ۷۔ مردوں سے حسن سلوک اور ایصالِ ثواب

### (۱) مردوں کو بھلائی سے یاد کرو

۱۱۶۰۔ عَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةَ الصَّدِيقَةِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَذْكُرُوا مَوْتًا كُمْ إِلَّا بِخَيْرٍ فَإِنَّهُمْ قَدْ أَفْضَوْا إِلَى مَا قَدَّمُوا۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے مردوں کو بھلائی سے ہی یاد کرو کہ وہ اپنے اعمال کو پہنچ گئے۔

۱۱۶۱۔ عَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةَ الصَّدِيقَةِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَسْبُوا الْأَمْوَاتَ فَإِنَّهُمْ قَدْ أَفْضَوْا إِلَى مَا قَدَّمُوا۔  
ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مردوں کو برا مت کہو کہ وہ اپنے کئے کو پہنچ چکے ہیں۔

۱۱۶۲۔ عَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةَ الصَّدِيقَةِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَذْكُرُوا هَلَكًا كُمْ إِلَّا بِخَيْرٍ، إِنْ يَكُونُوا مِنْ أَهْلِ الْحَيَّةِ تَأْتِمُونُ، وَإِنْ يَكُونُوا مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَحَسْبُهُمْ مَا هُمْ فِيهِ۔

۱۸۷/۱	باب ما ينهى من سب الاموات،	۱۱۶۰۔ الجامع الصحيح للبخاری،
۲۱۳/۱	باب النهي عن ذكر الهلكى لا بخير،	السب لسنائی،
۶۸۰/۱۵، ۴۲۷۱۲	☆ كثر العمال لمتقى،	المسند لاجد بن حبل،
۱۸۷/۱	باب ما ينهى من سب الاموات،	۱۱۶۱۔ الجامع الصحيح للبخاری،
۲۱۳/۱	باب النهي عن سب الاموات،	السب لسنائی،
۷۵/۴	☆ السب الكبير للبيهقي،	المسند لاجد بن حبل،
۳۸۶/۵	☆ شرح السنة لبعوى،	المستدرک للحاکم،
۶۸۰/۱۵، ۲۷۱۴	☆ كثر العمال لمتقى،	اتحاف السادة للزبيدي،
۱۵۱	☆ الاذکار النووية	فتح الباری للعسقلانی،
	☆	الجامع الصغير للسيوطي،
۵۷۹/۲	☆ الجامع الصغير للسيوطي	۱۱۶۲۔ اتحاف السادة للزبيدي،

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے مردوں کو یاد نہ کرو مگر بھلائی کیساتھ۔ کہ اگر وہ جنتی ہیں تو برا کہنے میں تم گنہگار ہو گے۔ اور اگر دوزخی ہیں تو انہیں وہ عذاب ہی بہت ہے جس میں وہ ہیں

۱۱۶۳۔ عن المغيرة بن شعبه رضي الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : لَا تَسْبُوا الْأَمْوَاتَ فْتَوَدُّوا بِهِ الْأَحْيَاءَ ۔

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مردوں کو برا نہ کہو کہ اس کے باعث زندوں کو ایذا دو۔

۱۱۶۴۔ عن أم المؤمنين عائشة الصديقة رضي الله تعالى عنها قالت : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : إِذَا مَاتَ صَاحِبُكُمْ فَدَعُوهُ وَلَا تَقْعُوا فِيهِ ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تمہارا ساتھی مر جائے تو اسکو معاف رکھو اور اس پر طعن نہ کرو۔

فتاویٰ رضویہ ۳۳/۳

## (۲) قبرستان میں جا کر استغفار کرو

۱۱۶۵۔ عن أم المؤمنين عائشة الصديقة رضي الله تعالى عنها قالت : قال

۱۸۷/۱	باب ما ينهى عن سب الاموات ،	۱۱۶۳۔ الجامع الصحيح للبخاری ،
۱۹/۲	باب ما جاء في الشتم ،	الجامع للترمذی ،
۶۷۱/۲	كتاب الادب ، باب في النهي عن سب الموتى	الس لابی داؤد ،
۶۸۰/۱۵۰ ۴۲۷۱۵	كتر العمال للمتنقى ، ☆	المسند لاحمد بن حنبل ،
۷۶/۸	مجمع الروايد للهشمي ، ☆	اتحاف السادة للزبيدي ،
۱۱۷/۳	المغني للعراقي ، ☆	الجامع الصغير للسيوطي ،
۲۵۶/۴	الكامل لابن عدي ، ☆	مسند الربيع بن حبيب ،
۶۷۱/۲	كتاب الادب في النهي عن سب الموتى ،	۱۱۶۴۔ الس لابی داؤد ،
۳۷۴/۱۰	اتحاف السادة للريدي ، ☆	الجامع الصغير للسيوطي ،
۴۲۷/۱	كتر العمال للمتنقى ، ☆	المغني لعراقي ،
۱۸۳/۵	الكامل لابن عدي ، ☆	مسند لربيع بن حبيب ،
۱۴۷	آداب الرفاق للالياني ، ☆	تاريخ اصمهان لابی نعیم ،
۲۲۲/۱	باب الامر بالاستغفار للمسلمين ،	۱۱۶۵۔ الس للنسائي ،
۴۸۸/۱	المستترك للحاكم ، ☆	الموطا لمالك ، ۸۵

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اِنِّیْ بُعِثْتُ اِلَیْ اَهْلِ الْبَقِیْعِ لِأَصَلِّیْ عَلَیْهِمْ۔  
 ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی  
 اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں اہل بقیع کی طرف بھیجا گیا کہ میں ان پر صلوٰۃ یعنی دعا و  
 استغفار کروں۔

۱۱۶۶۔ عَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِیْنَ عَائِشَةَ الصَّدِیْقَةِ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا قَالَتْ : قَالَ رَسُوْلُ  
 اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اِنْ جِبْرِیْلَ اَتَانِیْ فَاَمَرَنِیْ اَنْ اَتِیَ الْبَقِیْعَ فَاَسْتَعْمِرَ لَهُمْ  
 قُلْتُ لَهُ : کَیْفَ اَقُوْلُ ، یَا رَسُوْلَ اللہ قَالَ : قُوْلِیْ : اَلْسَّلَامُ عَلٰی اَهْلِ الدَّارِ مِنْ  
 الْمُؤْمِنِیْنَ وَ الْمُسْلِمِیْنَ وَ یَرْحَمُ اللہُ الْمُسْتَقْدِمِیْنَ مِنَّا وَ الْمُسْتَخِرِیْنَ وَ اِنَّا اِنْ شَاءَ اللہُ  
 بِكُمْ لَا حَقُوْنَ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی  
 اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے پاس حضرت جبرئیل علیہ السلام آئے اور مجھے حکم دیا  
 کہ بقیع جا کر اہل بقیع کیلئے دعا مغفرت کروں۔ ام المؤمنین فرماتی ہیں: میں نے عرض کی: یا  
 رسول اللہ! کسی طرح کہوں۔ حضور نے زیارت قبور کی دعا تعلیم فرمائی۔ السلام علی اہل الدار  
 من المؤمنین و المسلمین و یرحم اللہ المستقدمین منا و المستخیرین و انا انشاء  
 اللہ بکم لا حقون۔

۱۱۶۷۔ عَنْ عَقِبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ : اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ تَعَالٰی  
 عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم خَرَجَ یَوْمًا فَصَلَّیْ عَلٰی اَهْلِ اَحَدٍ صَلَاتَہٗ عَلٰی الْمِیْتِ۔  
 حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ  
 علیہ وسلم ایک دن لکھے اور اہل احد پر جنازہ کی نماز کی طرح نماز پڑھی۔

۲۸۶/۱	الامر بالاستغفار للمسلمین ،	۱۱۶۶۔ السنن للنسائی ،
۳۱۲/۱	باب فی التسلیم علی اہل القبور ،	الصحيح لمسلم ،
۱۱۱/۱	باب ما جاء فیہما یقال اذا دخل المقابر ،	السنن لابن ماجہ ،
۳۲۹۲۸	کثر العمال للمنفی ، ☆ ۳۰۰/۲	المسند لاحمد بن حنبل ،
		۶۰۶/۱۱
۵۸۵/۲	باب اہد یحبنا ،	۱۱۶۷۔ الجامع الصحيح لیبعاری ،
۲۱۴/۱	باب الصلوۃ علی الشهداء ،	السنن للنسائی ،
۴۵۹/۲	باب الصلوۃ علی القبر ،	السنن لابی داؤد ،

۱۱۶۸۔ عن عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: صلی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علی قتلی احد بعد ثمانین سنین کالمودع للاحیاء والاموات۔  
حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شہدائے احد پر آٹھ سال بعد اس طرح صلوٰۃ وودعا کی جیسے سب کو رخصت فرما رہے ہوں۔  
فتاویٰ رضویہ ۴۴

### (۳) میت کی ہڈیاں توڑنا زندہ کی طرح ہے

۱۱۶۹۔ عن أم المؤمنین عائشة الصديقة رضي الله تعالى عنها قالت: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: إن كَسَرَ عَظْمَ الْحَيِّتِ كَسَرَهُ حَيًّا۔  
ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک مردہ مسلمان کی ہڈی توڑنی ایسی ہے جیسے زندہ مسلمان کی ہڈی توڑنی۔  
فتاویٰ رضویہ ۳/۴

### (۴) مرنے کے بعد تین چیزوں کا ثواب ملتا ہے

۱۱۷۰۔ عن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: إِذَا مَاتَ الْإِنْسَانُ انْقَطَعَ عَمَلُهُ إِلَّا مِنْ ثَلَاثٍ، صَدَقَةٌ جَارِيَةٌ، أَوْ عِلْمٌ يُنْتَفَعُ بِهِ، أَوْ وَلَدٌ صَالِحٌ يَدْعُو لَهُ۔  
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

۵۷۸/۲	باب غزوة احد،	۱۱۶۸۔ الجامع الصحيح لبيهاري،
۴۵۸/۲	باب في الحمار بعد العظم،	۱۱۶۹۔ السنن لابی داؤد،
۱۱۷/۱	باب في الهی عن كسر عظم الميت،	السنن لابن ماجه،
۱۴۱/۱	☆ الجامع الصغير للسيوطي،	المسند لاحمد بن حنبل،
۱۸۸/۳	☆ السنن للدارقطني،	المصنف لعبد الرزاق،
۸۳	☆ المؤطا لمالك،	جمع الحوامع للسيوطي،
۴۱/۲	باب وصول ثواب الصلقة،	۱۱۷۰۔ الصحيح لمسلم،
۲۹۸/۲	باب في الصدقة عند الميت،	السنن لابی داؤد،
۳۷۲/۲	☆ المسند لاحمد بن حنبل،	مشكل الآثار للطحاوي،
۳۰۰/۱	☆ شرح السنة لبيهقي،	السنن الكبرى للبيهقي،
۴۴۰/۷	☆ التفسير لابن كثير،	اتحاف السادة للريدي،



نے ارشاد فرمایا: انسان جب مر جاتا ہے تو اس کا عمل ختم ہو جاتا ہے۔ مگر تین چیزیں باقی رہتی ہیں صدقہ جاریہ، علم نافع کہ لوگ اس سے فائدہ اٹھائیں، نیک اولاد جو والدین کیلئے دعا خیر کرے۔ ۱۲م

## (۵) والدین کی طرف سے صدقہ دینے سے انکو ثواب ملتا ہے

۱۱۷۱۔ عن عبد الله بن عمرو بن العاص رضي الله تعالى عنهما قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: مَا عَلَى أَحَدِكُمْ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَتَصَدَّقَ لِلَّهِ صَدَقَةً تَطَوُّعًا أَنْ يَجْعَلَهَا عَنْ وَالِدَيْهِ إِذَا كَانَ مُسْلِمِينَ فَيَكُونُ لِيَوْمِ الدِّينِ أَجْرُهَا وَلَهُ مِثْلُ أَجْوَرِهِمَا بَعْدَ أَنْ لَا يَنْقُصَ مِنْ أَجْوَرِهِمَا شَيْءٌ۔

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص کسی صدقہ نافلہ کا ارادہ کرے تو اس کا کیا حرج ہے کہ وہ صدقہ اپنے ماں باپ کی نیت سے دے کہ انہیں اس کا ثواب پہنچے گا۔ اور اسے ان دونوں کے اجر کے برابر ملے گا۔ اور ان کے ثواب میں بھی کچھ کمی نہ ہوگی۔

فتاویٰ رضویہ ۲۰۰/۴

۱۱۷۲۔ عن عبد الله بن عمر رضي الله تعالى عنهما قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: إِذَا تَصَدَّقَ أَحَدُكُمْ بِصَدَقَةٍ تَطَوُّعًا فَلْيَجْعَلَهَا عَنْ آبَائِهِ فَيَكُونُ لَهُمَا أَجْرُهَا فَلَا يَنْقُصُ مِنْ أَجْرِ شَيْءٍ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی صدقہ نافلہ دے تو اس میں والدین کی طرف سے نیت کرے کہ ان دونوں کو اس کا ثواب ملے گا اور اسکے ثواب میں بھی کوئی کمی نہ ہوگی۔

فتاویٰ رضویہ ۲۰۲/۴

۱۱۷۱۔ کثر العمال للمنفی، ۶/۳۸۰، تاریخ دمشق لابی عساکر، ۲/۲۱۶

☆ علل الحديث لابن ابی حاتم، ۶۴۵

☆ ۱۱۷۲۔ مجمع الزوائد للهيثمی، ۳/۱۳۸

## (۶) بعد دفن قبر پر دعا کرنا سنت ہے

۱۱۷۳۔ عن حصین بن وحوح الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ان طلحة بن البراء رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرض فأتاه النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یعودہ فی الشتاء فی بردو غیم ، فلما انصرف قال لاهله : لا اری طلحة الا قد حدث فیہ الموت ، فاذا نونی بہ و عجلوا فلم یبلغ السی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نبی سالم بن عوف حتی توفی و جن علیہ اللیل فکان فیما قال طلحة لما دخل اللیل اذا مت فادفنونی و الحقولی ربی عزوجل و لا تدعوا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فانی أخاف علیہ یهودا أن یصاب بسببی فأخبر السی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حین أصبح ، فجاء حتی وقف علی قبره فصف الناس معه ثم رفع یدیه فقال : **اللَّهُمَّ ! اَللّٰی طَلْحَةَ وَ بَضَحَكَ اِلَیْكَ ۔**

فتاویٰ رضویہ ۴۴/۳

حضرت حصین بن وحوح انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت طلحہ بن براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ مریض ہوئے تو حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انکی عیادت کیلئے جاڑوں میں نہایت سردی اور بادل کے موسم میں تشریف لے گئے جب واپس تشریف لارہے تھے تو ان کے گھر والوں سے ارشاد فرمایا: مجھے طلحہ میں موت کے آثار دکھائی دے رہے ہیں۔ لہذا مجھے اطلاع دینا اور جلدی کرنا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قبیلہ بنو سالم بن عوف تک پہنچے تھے کہ ان کا وصال ہو گیا۔ رات کی تاریکی چھا چکی تھی۔ لہذا وہی ہوا جو حضرت طلحہ نے کہا تھا۔ کہ مجھے جلد دفن کر دینا اور میرے رب کے حضور پہنچا دینا۔ حضور کو رات کو تکلیف نہ دینا کہ مجھے اس بات کا خوف ہے کہ کہیں میری وجہ سے یہودیوں کی طرف سے حضور کو کوئی تکلیف پہنچے۔ جب صبح ہوئی تو حضور کو یہ واقعہ سنایا گیا۔ حضور تشریف لائے اور قبر کے پاس کھڑے ہو کر صف بندی فرمائی پھر ہاتھ اٹھا کر دعا کی۔ الھی! طلحہ سے تیری ملاقات اس حال میں ہو کہ طلحہ تیرے حضور ہستے ہوئے حاضر ہوں۔ ۱۲م

۱۱۷۴۔ عن أمير المؤمنين عثمان بن عفان رضي الله تعالى عنه قال : كان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم اذا فرغ من دفن الميت وقف عليه فقال : اِسْتَغْفِرُوا لِأَحِبِّكُمْ وَاسْأَلُوا اللَّهَ التَّيِّبَاتِ فَإِنَّهُ الْآنَ لَيَسْأَلُ۔

حضرت امیر المؤمنین حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی یہ عادت کریمہ تھی کہ جب مردے کو دفن کر کے قارغ ہو جاتے تو کچھ دیر تشریف فرما رہتے اور ارشاد فرماتے : اپنے بھائی کیلئے دعائے مغفرت کرو اور اسکے لئے ثابت قدمی کی دعا کرو کہ اس سے اس وقت سوال ہونے والا ہے۔

### (۷) ایصالِ ثواب

۱۱۷۵۔ عن أمير المؤمنين علي المرتضى كرم الله تعالى وجهه الكريم قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : مَنْ مَرَّ عَلَى الْقَبَائِرِ وَقَرَأَ "قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ" إِحْدَى عَشْرَةَ مَرَّةً ، ثُمَّ وَهَبَ أَجْرَهَا لِلْأَمْوَاتِ أُعْطِيَ مِنَ الْآخِرِ بِعَدَدِ الْأَمْوَاتِ ۔

فتاویٰ رضویہ ۴/۱۹۳

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا : جس کا قبرستان سے گزرے اور اس نے گیارہ بار قل ہو اللہ شریف پڑھ کر اس کا ثواب مردوں کو ایصال کیا تو تمام مردوں کے برابر اس کو ثواب ملے گا۔ ۱۲ ام

### (۸) پیرام سعد برائے ایصالِ ثواب کھودا گیا

۱۱۷۶۔ عن سعد بن عبادۃ رضي الله تعالى عنه انه قال : يا رسول الله ! ان ام سعد ماتت ، فاي الصدقة افضل ؟ قال : أَلْحَاءُ ، قال : فحصر بيرا و قال : هذه لام سعد ۔

۱۱۷۴۔	المس لابی داؤد،	باب الاستغفار عند الفبر،	۴۵۹/۲
المستدرک للحاکم،	۲۷۰/۱	☆	المس الکبری للبیہقی، ۵۶/۴
الجامع الصغیر للسيوطی،	۴۱۹/۲	☆	اتحاف السادة للزبیدی، ۳۵۲/۱
کنز العمال للمصنف، ۱۸۵۱۴، ۱۵۸/۷	☆	الترغیب و الترہیب لنصیری، ۳۴۵/۴	
۱۱۷۵۔	کنز العمال للمصنف، ۴۲۵۹۶، ۶۵۵/۱۵	☆	اتحاف السادة للزبیدی، ۳۷۱/۱۰
۱۱۷۶۔	المس لابی داؤد،	کتاب الزکوۃ، باب فی فصل سقی الماء،	۲۳۵/۱
	التفسیر للقرطبی،	☆	۲۱۵/۷

حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کیا: یا رسول اللہ! ام سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا انتقال ہو گیا تو کونسا صدقہ افضل ہے؟ فرمایا: پانی، تو کنواں کھودا اور اس طرح کہا: یہ کنواں ام سعد کیلئے ہے۔ ۱۲ ام

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

قبل اس کے صدقہ محتاج کے ہاتھوں میں پہنچنے کے ثواب اس کا میت کو پہنچانا جائز ہے۔ اس حدیث سے صاف ظاہر و متبادر کہ کنواں تیار ہو جانے پر یہ الفاظ کہے: ہذہ لام سعد اور جب تک وہ کنواں رہا بحکم ”ہذہ لام سعد“ سب کا ثواب مادر سعد کو پہنچا اور سب کا ایصال منظور تھا۔ تو قبل تعریف بھی ایصال ثواب حاصل۔ یہ احادیث کثیرہ سے ثابت ہے۔ اب جو اسے ناجائز کہے حدیث کی مخالفت کرتا ہے۔ طرفہ یہ کہ خود امام الطائفہ میاں اسماعیل دہلوی اپنی تقریر ذبیحہ میں اس تقریر و ہابیہ کو ذبح کر گئے۔ لکھتے ہیں: اگر شخص بڑے درخانہ پرورش کندتا گوشت او خوب شود اور اذبح کردہ و پختہ فاتحہ حضرت غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ خواندہ بخوار اند خللے نیست۔

اگر کوئی شخص اپنے گھر بکرے کی پرورش کرے اور جب وہ خوب فریہ ہو جائے تو اس کو ذبح کر کے گوشت پکا کر سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فاتحہ دلائے اور لوگوں کو کھلائے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔

ان لوگوں سے پوچھا جائے کہ یہ فاتحہ خواندہ بخوار اند کیسی، یہاں ”خوارند و فاتحہ خواندہ“ کہا ہوتا۔

بات یہ ہے کہ فاتحہ ایصال ثواب کا نام ہے اور مومن کے نیک عمل پر ایک ثواب اسکی نیت کرتے ہی حاصل ہو جاتا ہے۔ اور عمل کئے پردس ہو جاتا ہے جیسا کہ صحیح حدیثوں میں ارشاد ہوا۔ بلکہ متعدد حدیثوں میں فرمایا: نية المؤمن خير من عمله، مسلمان کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہے۔ فاتحہ میں دو عمل نیک ہوتے ہیں۔ قرأت قرآن، اطعام طعام۔

طریقہ مروجہ میں ثواب پہنچانے کی دعا اس وقت کرتے ہیں جبکہ کھانا دینے کی نیت کر لی اور کچھ قرآن عظیم پڑھ لیا تو کم سے کم گیارہ ثواب تو اس وقت مل چکے۔ دس ثواب قرأت کے اور ایک نیت اطعام کا۔ کیا انہیں میت کو نہیں پہنچا سکتے؟

رہا کھانا دینے کا ثواب وہ اگرچہ اس وقت موجود نہیں۔ تو کیا ثواب پہنچانا شاید ڈاک یا پارسل میں کسی چیز کا بھیجنا سمجھا ہوگا۔ کہ جب تک وہ فی موجود نہ ہو کیا بھیجی جائے۔ حالانکہ اس کا طریقہ صرف جناب ہاری میں دعا کرنا ہے کہ وہ ثواب میت کو پہنچ جائے۔ خود امام الطائفہ صراط مستقیم میں لکھتا ہے۔

طریق رسانیدن آن دعا بجناب الہی است۔

کیا دعا کرنے کیلئے بھی اس فی کا موجود فی الحال ہونا ضروری ہے۔

فتاویٰ رضویہ ۱۹۴/۴

## ۸۔ عالم برزخ کے احوال

### ۱۔ عالم برزخ کی وسعت

۱۱۷۷۔ عن أنس بن مالك رضى الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : مَا شَبَّهْتُ خُرُوجَ الْمُؤْمِنِ مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا مِثْلَ خُرُوجِ الصَّبِيِّ مِنْ بَطْنِ أُمِّهِ مِنْ ذَلِكَ الْغَمِّ وَالطُّلْمَةِ إِلَى رَوْحِ الدُّنْيَا ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دنیا سے مسلمان کا جانا ایسا ہے جیسے بچے کا ماں کے پیٹ سے نکلنا۔ اس دم گھٹنے اور اندھیری کی جگہ سے اس فضائے وسیع دنیا میں آنا۔

### (۱) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اسی لئے علماء فرماتے ہیں: دنیا کو برزخ سے وہی نسبت ہے جو رحم مادر کو دنیا سے پھر برزخ کو آخرت سے ایسی نسبت ہے جو دنیا کو برزخ سے۔ اب اس سے برزخ و دنیا کے علوم و ادراکات میں فرق سمجھ لیجئے۔ وہی نسبت چاہئے جو علم جنین کو علم اہل دنیا سے، واقعی روح طائر ہے اور بدن نفس اور علم پرواز، شجرے میں پرندگی پر فشانی کتنی۔ ہاں جب کھڑکی سے باہر آیا اس وقت اس کی جولانیاں قابل دید ہیں۔

فتاویٰ رضویہ ۲/۲۳۵

### (۲) مومن کی روح آزاد رہتی ہے

۱۱۷۸۔ عن عبد الله بن عمرو بن العاص رضى الله تعالى عنهما قال : ان الدنيا جنة الكافر و سجن المؤمن ، وانما مثل المؤمن حين تخرج نفسه كمثل رجل كان في السجن فاعرج منه فجعل يتقلب في الارض و يفسح فيها ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: بیشک دنیا کافر کی بہشت اور مسلمان کا قید خانہ ہے جب مسلمان کی جان نکلتی ہے تو اسکی مثال ایسی ہے جیسے کوئی شخص زنداں میں تھا۔ اب آزاد کروایا گیا تو زمین میں گشت کرنے اور با فراغت چلنے پھرنے لگا۔

۲۱۷۹۔ عن عبد الله بن عمرو بن العاص رضي الله تعالى عنهما قال : اذا مات المؤمن يعلی سر به يسرح حيث شاء۔

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جب مسلمان مرتا ہے اس کی راہ کھول دی جاتی ہے جہاں چاہے جائے۔

فتاویٰ رضویہ ۲۳۲/۴ ☆ فتاویٰ رضویہ ۲۸/۹

### (۳) روحین متعلقین سے ملاقات کرتی ہیں

۱۱۸۰۔ عن سعيد بن المسيب رضي الله تعالى عنه قال : ان سلمان الفارسي و عبد الله بن سلام رضي الله تعالى عنهما التقيا فقال احدهما لصاحب : ان لقيت ربك قبلي فاعبرني ما ذا لقيت ، فقال : او تلقى الاحياء الاموات ؟ قال : نعم ، اما المؤمنون فان ارواحهم في الجنة و هي تذهب حيث شاءت ۔

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت سلمان فارسی و عبد اللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہما باہم ملے۔ ایک نے دوسرے سے کہا کہ اگر تم مجھ سے پہلے انتقال کرو تو مجھے خبر دینا کہ وہاں کیا پیش آیا۔ کہا: کیا زندے اور مردے بھی ملتے ہیں؟ کہا: ہاں، مسلمانوں کی روہیں تو جنت میں ہوتی ہیں۔ انہیں اختیار ہوتا ہے جہاں چاہیں جائیں۔

فتاویٰ رضویہ ۲۳۲/۴

### (۴) مومن کی روح آزاد رہتی ہے اور کافر کی قید

۱۱۸۱۔ عن سلمان الفارسي رضي الله تعالى عنه قال : ان ارواح المؤمنين في برزخ من الأرض تذهب حيث شاءت و نفس الكافر في سجين ۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بیشک مسلمانوں کی روہیں زمین کے برزخ میں ہیں۔ جہاں چاہتی ہیں جاتی ہیں۔ اور کافر کی روہیں جہنم میں مقید ہیں۔

۱۱۸۲۔ عن الإمام مالك رضي الله تعالى عنه قال : بلعني ان ارواح المؤمنين



فتاویٰ رضویہ ۲/۲۳۲

مرسلۃ تذهب حیث شاءت۔

حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے یہ حدیث پہنچی کہ مومنوں کی روحمیں آزاد ہیں جہاں چاہتی ہیں جاتی ہیں۔

### (۵) مردہ اپنے غسل دینے والے کو پہچانتا ہے

۱۱۸۳۔ عن بکر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : بلغنی انہ ما من میت يموت الا وروحہ فی ہد ملک الموت فہم یغسلونہ و یکفونہ و ہو یری ما یصنع اہلہ فلم یقدر علی الکلام لینہا ہم عن الرنة و العویل۔

حضرت بکر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے یہ حدیث پہنچی کہ جو مرتا ہے اسکی روح ملک الموت کے ہاتھ میں ہوتی ہے لوگ اسے غسل و کفن دیتے ہیں اور وہ دیکھتا ہے جو کچھ اس کے گھر والے کرتے ہیں۔ ان سے بات نہیں کر سکتا کہ ان کو شور و فریاد سے منع کرے۔

فتاویٰ رضویہ ۱۰/۱۳۲

۱۱۸۴۔ عن ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اِنَّ الْمَيِّتَ یَعْرِفُ مَنْ یَغْسِلُہُ وَ یَحْمِلُہُ وَ مَنْ یُکْفِیہُ وَ مَنْ یُذَلِّیہُ فِی حُفْرَتِہُ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک مردہ پہچانتا ہے اسے جو اس کو غسل دے، اور جو اٹھائے، اور جو کفن پہنائے، اور جو قبر میں اتارے۔

۱۱۸۵۔ عن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: مَا مِنْ مَّيِّتٍ يَمُوتُ إِلَّا وَهُوَ يَعْرِفُ غَاسِلَہُ وَ نَاشِئَہُ حَامِلَہُ اِنْ كَانَ بُشِّرَ بِرُوحٍ وَ رَيَّحَانٍ وَ حَنَّةٍ الْمَعِیْمِ اَنْ یُعِجِّلَہُ، وَ اِنْ كَانَ بُشِّرَ بِفُرْلٍ مِنْ حَمِیْمٍ وَ تَصْلِیۃٍ حَمِیْمٍ اَنْ یُحْبِسَہُ۔

۱۱۸۴۔ ابن ابی الدنیا

۱۱۸۴۔ المسند لاحمد بن حبل،	۳/۳	☆	المصمم الاوسط للطبرانی،	۲۵۷/۷
۱۱۸۵۔ الدر المنثور للسيوطی،	۱۶۷/۶	☆	اتحاف السادة للزیدی،	۳۳۰/۱
الجامع الصغیر للسيوطی،	۱۳۰/۱	☆		

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر مردہ اپنے نہلانے والے کو پھیلاتا ہے اور اٹھانے والے کو قسمیں دیتا ہے۔ اگر اسے آسائش اور پھولوں اور آرام کے باغ کا مزد ملتا تو قسم دیتا ہے مجھے جلد لے چل، اور اگر آب گرم کی مہمانی اور بھڑکتی آگ میں جانے کی خبر ملی ہے تو قسم دیتا ہے کہ مجھے روک رکھ۔  
فتاویٰ رضویہ ۴/۲۵۵

۱۱۸۶۔ عن أمير المؤمنين عمر الفاروق رضي الله تعالى عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: مَا مِنْ مَيِّتٍ يُوَضَّعُ عَلَى سَرِيرِهِ فَيُعْطَى بِهِ ثَلَاثُ عَشْرًا إِلَّا تَكَلَّمَ بِكَلَامٍ يَسْمَعُهُ مَا شَاءَ اللَّهُ إِلَّا الثَّقَلَيْنِ، الْحَجَنَ وَالْإِنْسَ، يَقُولُ: يَا إِخْوَتَانِهُ وَيَا حَمَلَةَ نَعْشَاهُ! لَا تَفَرِّقْنِيكَمُ الدُّنْيَا كَمَا غَرَّيْنِي وَتَلْعَبَنَّ بِكُمْ كَمَا لَعِبْتُ بِي، خَلَفْتُ مَا تَرَكْتُ لِوَرَثَتِي وَالدُّنْيَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُخَاصِمُنِي وَيُخَاسِمُنِي وَأَنْتُمْ تَشِيعُونَنِي وَتَذَعُونَنِي۔

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب مردے کو جنازہ پر رکھ کر تین قدم لے چلتے ہیں تو وہ ایک کلام کرتا ہے جسے سب سنتے ہیں جنہیں خدا چاہے جن والوں کے سوا۔ کہتا ہے: اے بھائیو، اے نعش اٹھانے والو! تمہیں دنیا فریب نہ دے، جیسا مجھے دیا۔ اور تم سے نہ کھیلے جیسا مجھ سے کھیل۔ اپنا ترکہ تو میں وارثوں کیلئے چھوڑ چلا۔ اور بدلا دینے والا قیامت میں مجھ سے جھگڑے گا اور حساب لے گا۔ تم میرے ساتھ چل رہے ہو اور اکیلا چھوڑ آؤ گے۔  
فتاویٰ رضویہ ۴/۲۵۶

## (۶) مردہ قبرستان لیجانے والوں سے کلام کرتا ہے

۱۱۸۷۔ عن أبي سعيد الخدري رضي الله تعالى عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: إِذَا وُضِعَتِ الْحَنَازَةُ وَاحْتَمَلَتِ الرِّجَالُ عَلَى أَعْنَاقِهِمْ، فَإِنْ كَانَتْ صَالِحَةً قَالَتْ: قَدِمُونِي، وَإِنْ كَانَتْ غَيْرَ صَالِحَةٍ، قَالَتْ: يَا وَيْلَهَا أَتَيْنَ

۱۱۸۶۔ کثر العمال للمنفی، ۲۳۵۷، ۵۹۶/۱۵ ☆ تاریخ جرجان للشمی، ۱۷۸

۱۱۸۷۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب ولی المیت قلموی، ۱۷۶/۱

المسد لاحمد بن حنبل، ۱۳۲/۳ ☆ المسد الکبری للبیہقی، ۲۱/۴

تَنْهَبُونَ بِهَا، سَمِعَ صَوْتَهَا كُلُّ شَيْءٍ إِلَّا الْإِنْسَانَ وَ لَوْ سَمِعَهُ لَصَبَقَ -

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب جنازہ رکھا جاتا ہے اور مرد اسے اپنی گردلوں پر اٹھاتے ہیں۔ اگر ٹیک ہوتا ہے کہتا ہے: مجھے آگے بڑھاؤ، اور اگر بد ہوتا ہے تو کہتا ہے: ہائے خرابی اس کی کہاں لیجاتے ہو۔ ہر شی اسکی آواز سنتی ہے مگر آدمی۔ کہ وہ سنے تو بے ہوش ہو جائے

## (۲) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اگرچہ اہل سنت کا مسلک یہ ہے کہ نصوص ہمیشہ ظاہر پر محمول ہوں گے جب تک کہ اس میں محذور نہ ہو۔ لہذا ہم اس کلام جنازہ کو یوں بھی کلام حقیقی پر محمول کرتے ہیں۔ مگر بھلا اللہ تعالیٰ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان پچھلے لفظوں سے نص کو مفسر فرما دیا کہ ہر شی اسکی آواز سنتی ہے۔ اب کسی طرح مجال تاویل و تشکیک باقی نہ رہی۔ واللہ الحمد۔

فتاویٰ رضویہ ۴/۲۵۵

## (۷) مومن کو وقت انتقال ہی بشارت دے دی جاتی ہے

۱۱۸۸۔ عن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه قال : لا يقبض المؤمن حتى يرى البشري ، فاذا قبض نادى ، فليس في الدار دابة صغيرة و لا كبيرة الا هي تسمع صوته الا الثقلين : الحن و الاس تعجلوا به الى ارحم الراحمين ، فاذا وضع على سريره قال : ما ابطأ ما تمشون ، فاذا ادخل في لحدہ أقعد فأرى مقعده من الجنة و ما أعد الله له ، و ملئ قبره من روح و ريحان و مسك قال : فيقول : يا رب اقدمني ، قال : فيقال : لم يأن لك ، ان لك اخوة و اخوات لما يلحقون ، ولكن نم قرير العين ، قال أبو هريرة رضي الله تعالى عنه : فو الذي نفسي بيده ! ما نام نائم شاب طاعم ناعم و لا فتاة في الدنيا نومة بأقصر و لا أحلى من نومته حتى يرفع راسه الى البشري يوم القيامة ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مسلمان کی روح نہیں نکلتی جب تک بشارت نہ دیکھ لے۔ جب نکل چکتی ہے تو ایسی آواز میں ندا کرتی ہے جسے جن والنس کے سوا گھر کا ہر چھوٹا بڑا جانور سنتا ہے۔ کہتی ہے مجھے لے چلو ارحم الراحمین کی طرف۔ پھر جب جنازہ پر

رکھتے ہیں کہتی ہے کتنی دیر لگا رہے ہو چلنے میں۔ جب قبر میں دفن کر دیا جاتا ہے تو اسکو اٹھا کر جنت میں اس کا ٹھکانا دکھایا جاتا ہے۔ اس وقت اسکی قبر آسائش کی چیزوں۔ پھولوں اور خوشبو سے بھر جاتی ہے۔ وہ کہتا ہے۔ اے رب کریم! مجھے وہاں تک پہنچا۔ فرمایا جاتا ہے ابھی تیرے لئے وہ وقت نہیں آیا کیونکہ ابھی تیرے عزیز واقارب نہیں آہوئے فچے ہیں۔ تو آرام سے سو جا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: جسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، دنیا میں اتنی بیٹھی نیند آسودہ جوان مرد یا عورت کو نہیں آئی ہوگی جتنی اسکو آتی ہے۔ یہاں تک کہ قیامت کے دن اسی بشارت میں اسکی آنکھ کھلے گی۔ ۱۱۲

### (۸) مردہ سب کو دیکھتا اور آواز دیتا ہے

۱۱۸۹۔ عن أم الدرداء رضي الله تعالى عنها قالت : ان الميت اذا وضع على سريرہ فانه ينادى : يا أهلاه : و يا حيراناه و يا حمله سريراه : لا تغرنكم الدنيا كما غرنتى -

حضرت ام الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ بیشک مردہ جب چارپائی پر رکھا جاتا ہے۔ پکارتا ہے اے گھر والو، اے ہمسایو، اے جنازہ اٹھانے والو! دیکھو دنیا تمہیں دھوکہ نہ دے جیسا مجھے دیا۔

۱۱۹۰۔ عن مجاهد رضي الله تعالى عنه قال : اذا مات الميت فملك قابض نفسه ، فما من شيء الا وهو يراه عند غسله و عند حمله حتى يوصله الى قبره -

حضرت امام مجاہد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب مردہ مرتا ہے تو ایک فرشتہ اسکی روح ہاتھ میں لئے رہتا ہے۔ نہلاتے اٹھاتے وقت جو کچھ ہوتا ہے سب کچھ دیکھتا جاتا ہے یہاں تک کہ فرشتہ اسے قبر تک پہنچا دیتا ہے۔

۱۱۹۱۔ عن عمر بن دينار رضي الله تعالى عنه قال : ما من ميت يموت الا و هو يعلم ما يكون في اهله بعده ، و انهم يغسلونه و يكفنون و انه ليعظر اليهم -

حضرت عمر بن دینار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہر مردہ جانتا ہے کہ اس کے بعد اسکے گھر والوں میں کیا ہو رہا ہے۔ لوگ اسے نہلاتے ہیں، کفنتے ہیں اور وہ انہیں دیکھتا جاتا ہے۔

۱۱۹۲۔ عن عمرو بن دينار رضي الله تعالى عنه قال : ما من ميت يموت الا وروحه في يد ملك ينظر الى جسده كيف يغسل و كيف يمشى به ، و يقال له و هو على سريره اسمع ثناء الناس عليك ۔

حضرت عمر بن دینار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہر مردہ کی روح ایک فرشتہ کے ہاتھ میں ہوتی ہے کہ اپنے بدن کو دیکھتی جاتی ہے۔ کیونکر غسل دیتے ہیں کس طرح کفن پہناتے ہیں۔ کیسے لیکر چلتے ہیں۔ اور وہ جنازہ پر ہوتا ہے کہ فرشتہ اس سے کہتا جاتا ہے، سن تیرے حق میں بھلا برا کیا کہتے ہیں۔

۱۱۹۳۔ عن سفیان رضي الله تعالى عنه قال : ان الميت ليعرف كل شيء حتى انه ليناشد بالله غامله الا عفت على ، قال و يقال له و هو على سريره اسمع ثناء الناس عليك ۔

حضرت سفیان ثوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بیشک مردہ ہر چیز کو پہچانتا ہے یہاں تک کہ اپنے نہلانے والے کو، خدا کی قسم دیتا ہے کہ آسانی سے نہلاتا۔ اور یہ بھی فرمایا: اس سے جنازہ پر کہا جاتا ہے: سن، تیرے بارے میں لوگ کیا کہتے ہیں۔

۱۱۹۴۔ عن عبد الرحمن بن أبي ليلى رضي الله تعالى عنه قال : الروح بيد ملك يمشى به مع الحنازة يقول له اسمع ، ما يقال لك ۔

حضرت عبد الرحمن بن ابی لیلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ روح ایک فرشتہ کے ہاتھ میں ہوتی ہے کہ اسے جنازہ کے ساتھ لیکر چلتا ہے اور اس سے کہتا ہے، سن، تیرے حق میں کیا کیا کہا جاتا ہے۔

۱۱۹۵۔ عن ابن ابی نعیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: ما من میت يموت الاروحة فی بد ملك یظر الی جسده کیف یغسل و کیف یکف و کیف یعشی به الی قبره۔

حضرت ابن ابی نعیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جو مردہ مرتا ہے اس کی روح ایک فرشتہ کے ہاتھ میں ہوتی ہے کہ اپنے بدن کو دیکھتی ہے۔ کیونکر نہلایا جاتا ہے۔ کیونکر کفن پہنایا جاتا ہے۔ کیونکر قبر کی طرف لیکر چلتے ہیں۔

فتاویٰ رضویہ ۲/۲۵۸

۱۱۹۶۔ عن ابی عبد اللہ بکر المزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ حدثت ان المیت یستبشر تبعمیله الی المقابر۔

حضرت ابو عبد اللہ بکر مزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ سے حدیث بیان کی گئی کہ دفن میں جلدی کرنے سے مردہ خوش ہوتا ہے۔

جعلنا اللہ تعالیٰ بحمہ و کرمہ من المبرورین المستبشرین برحمته المسریحین بالموت بحودہ ، آمین ، بحامہ النبی الکریم الرؤف الرحیم علیہ و علی آلہ و صحبہ و اولیاء امتہ افضل الصلوٰۃ و التسلیم۔ فتاویٰ رضویہ ۲/۲۵۸

(۸) مومن مردہ قبر کے پاس سے گزرنے والے کو پہچانتا ہے

۱۱۹۷۔ عن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مَا مِنْ أَحَدٍ یَمُرُّ بِقَبْرِ أَخِيهِ الْمُؤْمِنِ كَانَ یَعْرِفُهُ فِي الدُّنْيَا فَيَسَلِّمُ عَلَيْهِ إِلَّا عَرَفَهُ وَ رَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی قبر پر گزرتا ہے اور سلام کرتا ہے۔ اگر وہ اسے دنیا میں پہچانتا تھا تو اب بھی پہچانتا اور سلام کا جواب دیتا ہے۔

### (۳) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ابو محمد عبد الحق کہ اجلہ علمائے حدیث سے ہیں اس حدیث کی تصحیح کرتے ہیں۔ کما فی شرح الصدور۔ اسی طرح امام ابو عمر و علامہ سید سموی نے اسکی تصحیح فرمائی۔ کما فی جامع البرکات و جذب القلوب، امام سبکی نے شفاء السقام میں بھی اسی طرح ذکر فرمایا۔

۱۱۹۸۔ عن ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : إِذَا مَرَّ الرَّجُلُ بِقَبْرِ يَعْرِفُهُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ رَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ وَ عَرَفَهُ ، وَ إِذَا مَرَّ بِقَبْرِ لَا يَعْرِفُهُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ رَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب آدمی ایسی قبر پر گزرتا ہے جس سے دنیا میں شناسائی تھی اور اسے سلام کرتا ہے۔ میت سلام کا جواب دیتا ہے اور اسے پہچانتا ہے اور جب ایسی قبر پر گزرتا ہے جس سے جان پہچان نہ تھی اور سلام کرتا ہے تو میت اسے سلام کا جواب دیتا ہے۔

### (۹) مردہ دفن کے بعد جانے والوں کے جوتوں کی آواز سنتا ہے

۱۱۹۹۔ عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : إِنْ أَلْمِيتَ إِذَا وُضِعَ قَبْرُهُ أَنَّهُ لَيَسْمَعُ خَفَقَ نَعَالِهِمْ إِذَا تَفَرَّقُوا ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مردہ جب قبر میں رکھا جاتا ہے اور لوگ دفن کر کے پلٹتے ہیں بیشک وہ ان کی جوتیوں کی آواز سنتا ہے۔

۱۲۰۰۔ عن البراء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی

۱۱۹۸۔	اتحاف السادة للريدي،	۳۶۵/۱۰
۱۱۹۹۔	الجامع الصحيح للبخاري،	باب المييت يسمع خفق النعال،
	الصحيح لمسلم،	كتاب صفة الجنة والنار،
	السنن لابی داؤد،	كتاب الجنائز باب المشي بين القبور في النعل،
	المسند لآحمد بن حنبل،	☆ ۲۲/۳ التفسير للقرطبي،
	الترغيب والترهيب للعلفري،	☆ ۳۷۱/۴
۱۲۰۰۔	السنن لابی داؤد،	كتاب الجنائز، باب المشي بين القبور في النعل،
	المسند لآحمد بن حنبل،	☆ ۱۹۳/۳ التفسير للبخاري،
	الدر المنثور للسيوطي،	☆ ۸۲/۴ التفسير للقرطبي،

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم إِنَّ الْمَيِّتَ يَسْمَعُ حَقَّقَ نِعَالِهِمْ إِذَا وَ لَوْ أَمْذِيرَيْنِ -

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک مردہ جوتیوں کی پھل سنتا ہے جب لوگ اسے پیٹھ دیکر پھرتے ہیں۔

۱۲۰۱۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّ الْمَيِّتَ إِذَا دُفِنَ يَسْمَعُ حَقَّقَ نِعَالِهِمْ إِذَا وَ لَوْ أَمْذِيرَيْنِ -

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک مردہ جب دفن ہوتا ہے اور لوگ واپس آتے ہیں وہ اگلی جوتیوں کی آواز سنتا ہے۔

۱۲۰۲۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ ، إِنَّ الْمَيِّتَ إِذَا وَصِيَ قَبْرَهُ أَنَّهُ يَسْمَعُ حَقَّقَ نِعَالِهِمْ جِئْنَ يُولُونَ عَنْهُ -

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے ارشاد فرمایا: قسم اسکی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے جب مردہ قبر میں رکھا جاتا ہے کفشہائے مردم کی آواز سنتا ہے جب اس کے پاس سے چلتے ہیں۔

۱۲۰۳۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : فَإِنَّهُ يَسْمَعُ حَقَّقَ نِعَالِهِمْ وَ نَفَضَ أَيْدِيَهُمْ إِذَا وَلِيْتُمْ مُذِيرَيْنِ -

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک وہ یقیناً تمہارے جوتیوں کی آواز اور ہاتھ جھاڑنے

۱۲۰۱۔ المعجم الكبير لبطري،	☆	۷۲/۱۱	کثر العمال للمنفق،	۶۰۰/۱۵، ۴۲۳۷۹
جمع الحوامع للسيوطي،	☆	۱۵۹۵۴	الحامع الصغير للسيوطي،	۱۳۰/۱
۱۲۰۲۔ المستدرک للحاکم	☆	۳۸۰/۱	المستدرک لاجمدين حبل،	۵۴۵/۲
الدر الثمور للسيوطي،	☆	۸۰/۴	اتحاف السادة للريدي،	۴۱۹/۱۰
۱۲۰۳۔ المصنف لابن أبي شيبة،	☆	۳۷۸/۳		



کی آواز سنتا ہے جب تم اس کی طرف سے پیٹھ پھیر کر چلتے ہو۔

۱۲۰۴۔ عن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه قال : شهدنا جنازة مع رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم ، فلما فرغ من دفنها و انصرف الناس قال : إِنَّهُ الْآنَ يَسْمَعُ حَقَقَ نِعَالِهِمْ ۔  
فتاویٰ رضویہ ۳/۲۶۵

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم ایک جنازہ میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ رکاب حاضر تھے۔ جب اس کے دفن سے فارغ ہوئے اور لوگ پلٹے حضور نے ارشاد فرمایا: اب وہ تمہاری جوتیوں کی آواز سن رہا ہے۔

### (۱۰) مردے سنتے ہیں خواہ کافر ہوں

۱۲۰۵۔ عن عبد الله بن عمر رضي الله تعالى عنهما قال : اطلع النبي صلى الله تعالى عليه وسلم على اهل القليب فقال : وَ حَدَّثْتُمْ مَا وَعَدَرْتُكُمْ حَقًّا ، فَقِيلَ لَهُ : اَتَدْعُو امواتًا؟ فقال : مَا أَنْتُمْ بِأَسْمَعُ مِنْهُمْ وَ لَكِنْ لَا يُحْيَوْنَ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم چاہ بدر پر تشریف لے گئے جس میں کفار کی لاشیں پڑی تھیں، پھر فرمایا: تم نے پایا جو تمہارے رب نے تمہیں سچا وعدہ دیا تھا۔ یعنی عذاب، کسی نے عرض کی: حضور مردوں کو پکارتے ہیں۔ ارشاد فرمایا: تم کچھ ان سے زیادہ سننے والے نہیں پروہ جواب نہیں دیتے۔

۱۲۰۶۔ عن أمير المؤمنين عمر بن الخطاب رضي الله تعالى عنه قال : ان

۱۲۰۴۔	مجمع الرواكد للهيثمى،	۴/۴۵	☆	اتحاف السادة للزبيدي، ۱۰/۴۱۳
	الدر المنثور للسيوطي،	۴/۸۰	☆	
۱۲۰۵۔	المستد لاحمد بن حنبل،	۳/۲۸۷	☆	الدر المنثور للسيوطي ۵/۱۵۷
	التفسير لابن كثير،	۳/۴۱۳	☆	التفسير للقرطبي، ۷/۲۴۲
۱۲۰۶۔	الجامع الصحيح للبخاري،	باب قتل ابي جهل،		۱/۵۶۷
	الصحيح لمسلم،	باب عرض مفضلار الميت من الجنة و النار،		۲/۵۶۷
	السنن للنسائي،	باب ارواح المؤمنين،		۱/۲۲۵
۱۲۰۶۔	المستد لاحمد بن حنبل،	۱/۲۷	☆	المصنف لابن ابي شيبة، ۴/۳۷۹
	المعجم الكبير لخطيراني،	۱۰/۱۹۸	☆	المعجم الصغير لخطيراني، ۲/۱۱۳
	مجمع الرواكد للهيثمى،	۶/۹۱	☆	اتحاف السادة للزبيدي، ۱/۳۸۰
	كنز العمال للمفتي، ۲۹۸۶۷،	۱۰/۳۷۵	☆	البداية و النهاية لابن كثير، ۳/۲۹۲
	السنة لابن ابي عاصم،	۲/۴۲۷	☆	الاسماء و الصفات للبيهقي، ۱۶۸

رسول اللہ کان یومنا مصارع اهل بدر، الى ان قال، فاطلق رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم حتى اتى اليهم فقال: يَا فُلَانُ ابْنُ فُلَانٍ! يَا فُلَانُ ابْنُ فُلَانٍ! هَلْ وَحَدَّثْتُمْ مَا وَعَدَكُمُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ حَقًّا، فَإِنِّي قَدْ وَحَدَّثْتُ مَا وَعَدَنِي اللَّهُ حَقًّا، قَالَ عمر: يا رسول الله صلى الله عليك و سلم اكيف تكلم احساد الارواح فيها؟ قال: مَا أَنْتُمْ بِأَسْمَعَ لِمَا أَقُولُ مِنْهُمْ غَيْرَ أَنَّهُمْ لَا يَسْتَطِيعُونَ أَنْ يَرُدُّوا عَلَيَّ شَيْئًا۔

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمیں کفار بدر کی قتل گاہیں دکھاتے تھے کہ یہاں فلاں کافر قتل ہوگا اور یہاں فلاں۔ جہاں جہاں حضور نے بتایا تھا وہیں وہیں انکی لاشیں گریں۔ پھر بحکم حضور وہ جیفے ایک کنویں میں بھر دئے گئے۔ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وہاں تشریف لے گئے اور نام بنام ان کفار لحام کو انکا اور انکے باپ کا نام لیکر پکارا اور فرمایا تم نے بھی پایا جو سچا وعدہ خدا و رسول نے تمہیں دیا تھا۔ میں نے تو پایا جو حق وعدہ مجھ سے اللہ تعالیٰ نے کیا تھا۔ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ! علیک الصلوٰۃ والسلام حضور ان جسموں سے کیوں کلام فرما رہے ہیں جن میں روحمیں نہیں۔ فرمایا: جو میں کہہ رہا ہوں اسے کچھ تم ان سے زیادہ نہیں سننے۔ مگر انہیں یہ طاقت نہیں کہ مجھے لوٹ کر جواب دیں۔

۱۲۰۷۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! مَا أَنْتُمْ بِأَسْمَعَ لِمَا أَقُولُ مِنْهُمْ وَلَكِنَّهُمْ لَا يَقْدِرُونَ أَنْ يُجِيبُوا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قسم اس کی جس کے دست قدرت میں میری جان ہے! میں جو فرما رہا ہوں اس کے سننے میں تم اور وہ برابر ہو مگر وہ جواب دینے کی طاقت نہیں رکھتے۔

۱۲۰۸۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

۱۲۰۷۔	الصحيح لمسلم،	باب عرض مقعد الميت،	۳۸۷/۲
المسند لاحمد بن حنبل،	۲۶/۱	☆ الدر المنثور للسيوطي،	۱۵۷/۵
دلائل النبوة للبيهقي،	۴۸/۳	☆ اتحاف السادة للريدي،	۲۳/۵
كنز العمال للمفتي، ۲۹۸۷۴، ۳۷۶/۱۰،	☆ فتح الباري للعسقلاني،	۳۰۲/۲	
۱۲۰۸۔	المعجم الكبير للطبراني،	۱۹۷/۲	☆ فتح الباري للعسقلاني، ۳۰۳/۲

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لَيَسْمَعُوْنَ كَمَا تَسْمَعُوْنَ وَلَكِنْ لَا يُحِيَّتُوْنَ ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جیسا تم سنتے ہو ویسا ہی وہ بھی سنتے ہیں مگر جواب نہیں دیتے۔

## (۱۱) حضور نے قبر کی آواز سنی

۱۲۰۹۔ عن عبيد من مرزوق رضى الله تعالى عنه قال : كانت امرأة تقم المسجد فماتت ، فلم يعلم بها النبي صلى الله تعالى عليه وسلم فمر على قبرها فقال - مَا هَذَا الْقَبْرُ ، قالوا: ام محجن ، قال: أَلَيْسَ كَأَنَّكَ تَقُمُ الْمَسْجِدَ ، قالوا: نعم فصف الناس فصلي عليها ثم قال : أَيْ الْعَمَلِ وَ حَدَّثَ أَفْضَلُ ؟ قالوا: يا رسول الله ! تسمع؟ قال : مَا أَنْتُمْ بِأَسْمَعَ مِنْهَا ، فذكر انها اجابت ان اقم المسجد ۔

حضرت عبید بن مرزوق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک بی بی مسجد میں جھاڑو دیا کرتی تھیں ان کا انتقال ہو گیا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کسی نے خبر نہ دی۔ حضور ان کی قبر پر گزرے۔ دریافت فرمایا؟ یہ قبر کیسی ہے۔ لوگوں نے عرض کی: ام محجن کی، فرمایا وہی جو مسجد میں جھاڑو دیا کرتی تھی، عرض کی: ہاں، حضور نے صف باندھ کر نماز پڑھائی۔ پھر ان بی بی کی طرف خطاب کر کے فرمایا: تو نے کون سے عمل کو افضل پایا؟ صحابہ نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا وہ سنتی ہے؟ فرمایا: کچھ تم اس سے زیادہ نہیں سنتے۔ پھر فرمایا: اس نے جواب دیا کہ میں مسجد میں جھاڑو دیتی تھی۔

فتاویٰ رضویہ ۴/۲۶۹

## (۱۲) حضرت فاروق اعظم نے اہل قبور کی آواز سنی

۱۲۱۰۔ عن أمير المؤمنين عمر بن الخطاب رضى الله تعالى عنه انه مر بالبقيع فقال : السلام عليكم يا أهل القبور ، أخبر ما عندنا إن نساء كم قد تزوجن و دياركم قد سكنت و أموالكم قد فرقت فأجابته هاتف ، يا عمر ابن الخطاب ! أخبر ما عندنا أن ما قدمنا فقد وجدنا و ما أنفقنا فقد ربحناه و ما خلفناه فقد حسرنا ۔

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ ایک

مرتبہ بیقیع پر گزرے اہل قبور پر سلام کر کے فرمایا: ہمارے پاس کی خبریں یہ ہیں کہ تمہاری عورتوں سے نکاح کر لئے۔ تمہارے گھروں میں اور لوگ بس گئے۔ تمہارے مال تقسیم ہو گئے۔ اس پر کسی نے جواب دیا: اے عمر بن الخطاب! ہمارے پاس کی خبریں یہ ہیں کہ ہم نے جو اعمال کئے تھے یہاں پائے اور جو راہ خدا میں دیا تھا اس کا نفع اٹھایا۔ اور جو پیچھے چھوڑا وہ ٹوٹے میں گیا۔

### (۱۳) حضرت مولیٰ علی نے اہل قبور کی آواز سنی

۱۲۱۱۔ عن سعید بن المسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : دخلنا مقابر المدینة مع علی بن أبی طالب فنادی : یا أهل القبور ! السلام علیکم ورحمة الله ، تعبرونا بأخبارکم ، تریدون أن تعبرکم قال : سمعت صوتا وعلیک السلام ورحمة الله و برکاته ، یا أمیر المؤمنین ! خبرنا عما کان بعدنا فقال علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ، اما أزواجکم فقد تزوجن ، و أما أموالکم فقد اقتسمت و الأولاد فقد حشروا فی زمرة الیتامی ، و البناء الذی شیہ تم فقد سکن أعدائکم فهذه أخبارکم من ما عندنا ، فما عندکم ؟ فأجاب صوت فحدثت الأکفان و انتشرت الشعور ، و تقطعت الحلود ، و سالت الأحداق علی الحدود و سالت المناخیر بالقیح و الصدید ، و ما قدمناه ربحناه ، و ما خلفنا خسرناه ، و نحن مرتہون بالأعمال ۔

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہم رکاب مقابر مدینہ طیبہ میں داخل ہوئے۔ حضرت مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے اہل قبور پر سلام کر کے فرمایا: تم ہمیں اپنی خبریں بتاؤ گے یا یہ چاہتے ہو کہ ہم تمہیں خبریں دیں؟ حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: میں نے آواز سنی، کسی نے حضرت مولیٰ علی کو سلام کا جواب دیکر عرض کی: یا امیر المؤمنین! آپ بتائیے۔ ہمارے بعد کیا گزری، امیر المؤمنین نے فرمایا: تمہاری عورتوں نے تو نکاح کر لئے تمہارے مال بٹ گئے۔ اولاد یتیموں کے گروہ میں اٹھی۔ اور وہ تعمیر جس کا تم نے استحکام کیا تھا اس میں تمہارے دشمن بسے۔ ہمارے پاس کی خبریں تو یہ ہیں۔ اب تمہارے پاس کیا چیز ہے؟ ایک مرد نے عرض کی: کفن پھٹ گئے۔ بال جھڑ پڑے۔ کھالوں کے پرزے پرزے ہو گئے آنکھوں کے ڈھیلے بہہ کر گالوں تک آئے۔ نعتوں سے پیپ اور گندہ پانی جاری ہے۔ اور جو آگے بھیجا تھا اس کا نفع ملا۔

اور جو پیچھے چھوڑا تھا اس کا خسارہ ہوا۔ اور اپنے اعمال میں محبوس ہیں۔

### (۴) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

عہد محدثت فاروقی میں ایک جوان عابد تھا۔ امیر المؤمنین اس سے بہت خوش تھے۔ دن بھر مسجد میں رہتا۔ بعد عشاء باپ کے پاس جاتا راہ میں ایک عورت کا مکان تھا۔ اس پر عاشق ہو گئی۔ ہمیشہ اپنی طرف متوجہ کرنا چاہتی۔ جوان نظر نہ فرماتا۔ ایک شب قدم نے لغزش کی۔ ساتھ ہولیا۔ دروازہ تک گیا۔ جب اندر جانا چاہا خدا یاد آیا۔ اور بے ساختہ یہ آیت کریمہ زبان سے نکل۔

إِنَّ الَّذِينَ اتَّقَوْا إِذَا مَسَّهُمْ طَائِفٌ مِّنَ الشَّيْطَانِ تَذَكَّرُوا فَإِذَا هُمْ مُبْصِرُونَ۔

ڈروالوں کو جب کوئی جھپٹ شیطان کی پہونچتی ہے خدا کو یاد کرتے ہیں۔ اسی وقت آنکھ کھل جاتی ہے۔

آیت کریمہ پڑھتے ہی غش کھا کر گرا۔ عورت نے اپنی کنیر کے ساتھ اٹھا کر اس کے دروازہ پر ڈال دیا۔ باپ منتظر تھا۔ آنے میں دیر ہوئی دیکھنے نکلا۔ دروازے پر بے ہوش پڑا پایا۔ گھر والوں کو بلا کر اندر اٹھوایا۔ رات گئے ہوش آیا۔ باپ نے حال پوچھا۔ کہا خیر ہے۔ کہا بتادے۔ ناچار قصہ کہا۔ باپ بولا: جان پدر وہ آیت کونسی ہے؟ جوان نے پھر پڑھی۔ پڑھتے ہی غش آیا۔ جنبش دی۔ مردہ پایا۔ رات ہی میں نہلا کفنا کر دفن کر دیا صبح کو امیر المؤمنین نے خبر پائی۔ باپ سے تعزیت اور خبر نہ دینے کی شکایت فرمائی۔ عرض کی: امیر المؤمنین رات تھی۔ پھر امیر المؤمنین ہمراہیوں کو لیکر قبر پر تشریف لے گئے۔ جوان کا نام لیکر فرمایا: اے فلاں! جو اپنے رب کے پاس کھڑے ہونے سے ڈرا اس کے لئے دو باغ ہیں۔ جوان نے قبر میں سے آواز دی: اے عمر! مجھے میرے رب نے یہ دولت عظمیٰ جنت میں دوبار عطا فرمائی۔ نسأل الله الجنة، له الفضل و المنة و صلى الله تعالىٰ علىٰ نبی الانس و الحنة و آلہ و صحبه واصحاب السہ و آمین، آمین، آمین۔

فتاویٰ رضویہ ۲/۳

### (۱۴) بے گناہ کے جسم کو مٹی نہیں کھاتی

۱۲۱۲۔ عَنْ قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَىٰ عَنْهُ قَالَ: بَلَعِي أَنْ الْأَرْضَ لَا تَسْلُطُ

۱۲۱۲- مروری

علیٰ جسدا الذی لم یعمل عطیة۔

حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے یہ حدیث پہنچی کہ زمین بے

گناہ کے جسم کو نہیں کھاتی۔ ۱۲م

## ۹۔ سوگ اور نوحہ

### (۱) غم اور آنسو پر عذاب نہیں

۱۲۱۳۔ عن عبد الله بن عمر رضي الله تعالى عنهما قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : **أَلَا تَسْمَعُونَ : إِنَّ اللَّهَ لَا يُعَذِّبُ بِدَمْعِ الْعَيْنِ وَ بِحُزْنِ الْقَلْبِ ، وَلَكِنْ يُعَذِّبُ بِهَذَا وَ أَشَارَ إِلَى لِسَانِهِ أَوْ بِرَحْمٍ ، وَ إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذِّبُ بِكُأٍ أَهْلِهِ عَلَيْهِ**۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سنتے نہیں ہو، بیشک اللہ تعالیٰ نہ آنسوؤں سے رونے پر عذاب کرے نہ دل کے غم پر۔ اور زبان کی طرف اشارہ کر کے فرمایا: ہاں اس پر عذاب فرماتا ہے۔ یا رحم فرمائے۔ اور بیشک مردے پر عذاب ہوتا ہے اس کے گمراہوں کے اس پر نوحہ کرنے سے۔

### (۲) رونے سے مردہ کو تکلیف ہوتی

۱۲۱۴۔ عن عبد الله بن عمر رضي الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : **إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذِّبُ بِكُأٍ الْحَيِّ عَلَيْهِ**۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: زندوں کے رونے سے مردہ پر عذاب ہوتا ہے۔

۱۲۱۵۔ عن امير المؤمنين عمر بن الخطاب رضي الله تعالى عنه قال : قال

۱۲۱۳۔	الجامع الصحيح لبخاری،	باب البكاء عند الامريض،	۱۷۴/۱
	الصحيح لمسلم،	كتاب الجنائز،	۳۰۱/۱
	السنن لابن ماجه،	باب ما جاء في الموت بعذب بما يغ عليه،	۱۱۵/۱
	المسند لاحمد بن حنبل،	☆ المنز الكهري للبيهقي،	۶۹/۴
	شرح السنة للبغوي،	☆ كنز العمال للمفتي،	۶۱۱/۱۵، ۲۴۲۹
۱۲۱۴۔	الصحيح لمسلم،	كتاب الجنائز،	۳۰۳/۱
	المصنف لابن ابي شيبة،	☆	۶۵/۳
۱۲۱۵۔	الجامع الصحيح لبخاری،	باب قول النبي ﷺ يعذب الميت،	۱۷۲/۱
	المصنف لابن ابي شيبة،	☆ الترغيب والترهيب لمسنري،	۳۴۹/۴

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ الْحَيِّ۔

امیر المؤمنین حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا زندوں کے رونے سے مردے پر عذاب ہوتا ہے۔

تقاویٰ رضویہ ۴/۲۶۲

۱۲۱۶۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّ الْمَيِّتَ يُعَذَّبُ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وسلم کو میں نے فرماتے سنا: گھر والوں کے رونے سے مردہ کو عذاب ہوتا ہے۔

۱۲۱۷۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ: كُنَّا مَعَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ

عمر بن الخطاب رضي الله تعالى عنه حتى اذا كنا بالبيداء اذا هو برجل نازل

في ظل شجرة فقال لي: انطلق فاعلم من ذلك، فانطلقت فاذا هو صهيب،

فرجعت اليه فقلت: إنك أمرتني أن أعلمك من ذلك وانه صهيب فقال: مروه

فليحق بنا فقلت: إن معه أهله، قال: و أن كان معه أهله فلما بلغنا المدينة لم يلبث

أمير المؤمنين أن اصيب، فحاء صهيب فقال: وا أعزاء واصحاباء! فقال عمر: ألم

تعلم أو لم تسمع أن رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم قال: إن الميت يعذب

ببعض بكاء أهله عليه، فاتيت عائشة رضي الله تعالى عنها فذكرت لها قول عمر

فقالت: لا والله! ما قاله رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم إن الميت يعذب

ببكاء أحد و لكن رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم قال: إن الكافر ليريد الله

۱۲۱۶۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء من كراهية البكاء على الميت، ۱۱۹/۱

الصحيح لمسلم، كتاب الجنائز، ۳۰۳/۱

فتح الباری للعسقلانی، ۲۰۱/۷ ☆ البدایہ و النہایہ لابن کثیر، ۲۹۳/۲

المصنف لعبد الرزاق، ۶۶۷۵، ۵۵۴/۳ ☆ مجمع الروائد للہشمی، ۱۶/۳

جمع الحوامع للسيوطی، ۵۹۴۹ ☆ تلخیص الحییر لابن حجر، ۱۳۹/۲

شرح السنة للبخاری، ۴۴۰/۵ ☆ الکامل لابن عدی، ۸/۲

الترغیب و الترہیب للمنیری، ۳۱۹/۴ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۳۳۰/۱۲

المستند لاحمد بن حنبل، ۴۷/۱ ☆ الطبقات الکبری لابن سعد، ۱۴۸/۳

۱۲۱۷۔ المستند لاحمد بن حنبل، ۴۷/۱ ☆ الطبقات الکبری لابن سعد، ۱۴۸/۳

تغلیق التعلیق لابن حجر، ۴۷۶ ☆ الطب النور للذہبی، ۱۴۶



عَرَوْحَلْ يُّبْكَاءِ أَهْلِهِ عَذَابًا ، وَإِنَّ اللَّهَ لَهُوَ أَضْحَكُ وَأَبْكِي ، وَلَا تَرِزْ وَارِزَةً وَزَرْ  
أُخْرَى ۔ و قالت انکم لتحدثونی عن غیر کا ذبین و لا مکذبین و لا لکن السمع  
یخطی۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ہم امیر المؤمنین  
حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ ایک سفر میں تھے۔ جب ہمارا قیام مقام  
بیداء میں ہوا تو دیکھا کہ ایک شخص قریب درخت کے سایہ میں قیام پذیر ہیں۔ مجھ سے  
امیر المؤمنین نے فرمایا: جاؤ پتہ کرو یہ کون ہے؟ میں وہاں پہنچا تو دیکھا وہ تو حضرت صہیب  
رومی ہیں۔ میں نے واپس آ کر عرض کیا: فرمایا: ان سے جا کر کہنا سفر میں ہمارے ساتھ رہنا جب  
مدینہ طیبہ پہنچے تو چند دن بعد ہی حضرت امیر المؤمنین پر حملہ ہوا حضرت صہیب نے آ کر آہ و  
فغاں کی۔ امیر المؤمنین نے فرمایا: اے صہیب! کیا تمہیں معلوم نہیں، کیا تم نے نہیں سنا؟  
حضور کا فرمان اقدس ہے میت کو اس کے بعض احباب کے رونے پر عذاب ہوتا ہے۔ یہ سن کر  
میں ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا اور حضرت عمر  
کا قول نقل کیا۔ فرمایا۔ نہیں قسم خدا کی! حضور نے ایسا نہیں فرمایا: کسی کے نوے سے میت کو  
عذاب نہیں ہوتا۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تو یوں فرمایا تھا: کافر کو اسکے گھر والوں  
کے رونے کی وجہ سے زیادہ عذاب دیا جاتا ہے۔ اور بیشک اللہ ہی ہمارے اور لانے والا ہے۔  
کسی پر کسی دوسرے کے گناہوں کا بوجھ نہیں۔ ام المؤمنین نے پھر فرمایا: سنو تم نے جن سے یہ  
حدیث سنی وہ جھوٹے نہیں لیکن ان سے سننے میں غلطی ہوئی۔

۱۲۱۸۔ عن عمران بن الحصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی  
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : إِنْ الْمَيِّتُ يُعَذَّبُ بِبُكَاءِ الْحَيِّ ۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میت کو زندوں کے رونے سے عذاب ہوتا ہے۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ایک جماعت ائمہ کے نزدیک اس کے معنی یہی ہیں کہ زندوں کے چلانے سے مردے

کو صدمہ ہوتا ہے۔ امام اجل سیوطی نے شرح الصدور میں اس معنی کو ایک حدیث مرفوعہ سے مؤید کر کے فرمایا: امام ابن جریر کا یہ ہی قول ہے اور اسی کو ایک گروہ ائمہ نے اختیار فرمایا۔

فتاویٰ رضویہ ۲۶۲/۴

۱۲۱۹۔ عن أبي الربيع رضي الله تعالى عنه قال : كنت مع ابن عمر رضي الله تعالى عنه في حنارة فسمع صوت انسان يصيح فبعث اليه فاسكته ، فقلت : لم أسكته ؟ يا أبا عبد الرحمن ! قال : انه يتأذى به الميت حتى يدخل في قبره ۔

حضرت ابو ربیع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ ایک جنازہ میں تھا۔ کسی کے چلانے کی آواز آئی۔ آدمی بھیج کر اسے خاموش کرایا۔ میں نے عرض کی: اے ابو عبد الرحمن! آپ نے اسے کیوں چپایا؟ فرمایا: اس سے مردے کو ایذا ہوتی ہے یہاں تک کہ قبر میں جائے۔

فتاویٰ رضویہ ۲۶۱/۴

### (۳) مرثیہ ناجائز ہے

۱۲۲۰۔ عن عبد الله بن أبي أوفى رضي الله تعالى عنه قال : نهى رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم عن المراثي ۔

حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مرثیوں سے منع فرمایا۔

### (۲) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

کتب شہادت جو آج کل رائج ہیں اکثر حکایات موضوعہ و روایات باطلہ پر مشتمل ہیں یونہی مرعے۔ ایسی چیزوں کا پڑھنا سننا سب گناہ و حرام ہے۔ ایسے ہی ذکر شہادت کو امام حجۃ الاسلام وغیرہ علمائے کرام منع فرماتے ہیں۔ کما ذکرہ الامام ابن حجر المکی فی الصواعق المحرقة ۔

۱۲۵/۶

۱۲۱۹۔ المسند للاحمد بن حنبل،

۵۶۰/۲

الجامع الصغير للسيوطي،

☆

۳۵۶/۴

۱۲۲۰۔ المسند للاحمد بن حنبل،

۲۱۲/۱

الکامل لابن عدي،

☆

۳۶۰/۱

المستدرک للحاکم،

☆

۷۱۹

المستند للحمید ی،

ہاں، اگر صحیح روایات بیان کی جائیں اور کوئی کلمہ کسی نبی یا ملک یا اہل بیت یا صحابی کی توہین شان کا مبالغہ مدح وغیرہ میں مذکور نہ ہو نہ وہاں بین، یا نوحہ، یا سینہ کوئی یا گریبان دہری یا ماتم یا تصنع یا تجدید غم وغیرہ ممنوعات شرعیہ ہوں تو ذکر شریف فضائل و مناقب حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بلاشبہ موجب ثواب و نزول رحمت ہے۔ عند ذکر الصالحین تنزل الرحمة، لہذا امام ابن حجر مکی بعد بیان مذکور فرماتے ہیں:

ما ذکر من حرمة رواية قتل الحسين و ما بعده لا ینافی ما ذکرته فی هذا الكتاب، لان هذا البیان الحق الذی یحب اعتقاده من جلالة الصحابة و براءتهم من کل نقص بخلاف ما یفعله الوعاظ و المجهلة فانهم یأتون بالاخبار الکاذبة و الموضوعة و نحوها ولا یمینون المحامل و الحق الذی یحب اعتقاده و الله سبحانه و تعالی اعلم۔

فتاویٰ رضویہ حصہ اول ۸۸/۹

### (۴) نوحہ جائز نہیں

۱۲۲۱۔ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اِشْتَانِ فِی النَّاسِ هَمًا بِهِمْ کُفْرًا۔ الطُّغْیٰ فِی النَّسَبِ، وَ الْبِیَّاحَةُ عَلَی الْمَیِّتِ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگوں میں دو باتیں کفر ہیں کسی کے نسب پر طعنہ کرنا۔ اور میت پر نوحہ۔

۱۲۲۲۔ عن أسد رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: صَوْتَانِ مَلْعُونَانِ فِی الدُّنْیَا وَ الْآخِرَةِ، مِزْمَارٌ عِنْدَ بَغْمَةٍ، وَ رِیَّةٌ عِنْدَ مُصِیْبَةٍ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے

۱۲۲۱۔	الصحیح لمسلم،	کتاب الایمان،	۵۸/۱
المسند لاحمد بن حنبل،	۴۹۶/۲	☆ الدر المنثور للسيوطی،	۹۹/۶
السکب الکبریٰ للبیہقی،	۶۳/۴	☆ المسند لابی عروانہ	۲۶/۱
حلیۃ الاولیاء لابی نعیم،	۳۰۶/۸	☆ المسند لابن ابی عاصم،	۴۶۲/۲
۱۲۲۲۔ مجمع الرواۃ للہیثمی،	۱۳/۳	☆ الترغیب و الترہیب لمسنری،	۳۵۰/۴
کثر العمال للمتقی، ۰۰۶۶۱،	۲۱۹/۱۵	☆ السلسلۃ الصحیحۃ للالبانی،	۴۲۸

ارشاد فرمایا: دو آوازوں پر دنیا و آخرت میں لعنت ہے۔ لعنت کے وقت ہاجا۔ اور مصیبت کے وقت چلانا۔

۱۲۲۳۔ عن ابی مالک الأشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: النَّائِحَةُ إِذَا لَمْ تَتُبْ قَبْلَ مَوْتِهَا تُقَامُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَ عَلَيْهَا مِزْبَالٌ مِنْ قِطْرَانٍ وَ دِرْعٌ مِنْ حَرْبٍ۔

حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چلا کر رونے والی جب اپنی موت سے پہلے توبہ نہ کرے تو قیامت کے دن کھڑی کی جائے گی یوں کہ اس کے بدن پر گندھک کا کرتا ہوگا اور مچلی کا دوپٹہ۔

۱۲۲۴۔ عن ابی مالک الأشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: النَّائِحَةُ إِذَا لَمْ تَتُبْ قَبْلَ مَوْتِهَا قَطَعَ اللَّهُ لَهَا يَتَابًا مِنْ قِطْرَانٍ وَ دِرْعًا مِنْ لَهَبِ النَّارِ۔

حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چلا کر رونے والی جب اپنی موت سے قبل توبہ نہ کرے تو اللہ تعالیٰ اسے گندھک کے کپڑے پہنائے گا اور سے دوزخ کی لپٹ کا دوپٹہ اڑھائے گا۔

۱۲۲۵۔ عن ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: إِنَّ هَذِهِ النَّوَائِحَ يُحْمَلْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَفِّينَ فِي جَهَنَّمَ ، صَفٌّ عَلَى يَمِينِهِمْ وَ صَفٌّ عَنْ يَسَارِهِمْ ، فَيَسْجُنَ عَلَى أَهْلِ النَّارِ كَمَا تَسْبُحُ الْكِلَابُ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ نوائح دو صفوں میں جہنم میں لے جائیں گی، ایک صف ان کی دایاں طرف اور ایک صف ان کی بائیں طرف، جیسے کہ کلاب (کھوٹا) اللہ تعالیٰ کے سامنے آتا ہے۔

۱۲۲۳۔	الصحيح لمسلم،	كتاب الجنائز،	۳۰۳/۱
۱۲۲۴۔	السنن لابن ماجه،	باب في النهي عن النايحة،	۱۱۴/۱
۱۲۲۵۔	المسند لاحمد بن حنبل،	الحامع الصغير للسيوطي،	۵۵۶/۲
	الترغيب والترهيب للمعري،	تنبيه الشريعة لابن عراق،	۹۲/۴
	مشكوة المصابيح للتبريزي،	السلسلة الصحيحة للالباني،	۱۹۵۲
	المصنف لابن ابی شيبة،		۲۹۰/۳
۱۲۲۴۔	السنن لابن ماجه،	باب في النهي عن النايحة،	۱۱۴/۱
۱۲۲۵۔	مجمع الروايات للهيملي،	الترغيب والترهيب للمعري،	۳۵۱/۴
	ميران الاعتدال،	لسان الميران لابن حجر،	۲۹۷/۳

وسلم اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ نوحہ کرنے والیاں قیامت کے دن جہنم میں دو صفیں کی جائیں گی دوزخیوں کے داہنے اور بائیں۔ وہاں ایسے بھوکیں گی جیسے کتیاں بھونکتی ہیں۔

۱۲۲۶۔ عن ابی موسیٰ الأشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اَنَا بَرِيءٌ مِمَّنْ حَلَقَ وَ سَلَقَ وَ غَرَقَ۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں بے زار ہوں اس شخص سے جو بھدرا کرے، اور چلا کر روئے۔ اور گریبان چاک کرے۔

### (۵) اہل میت کے یہاں کھانے کیلئے جمع ہونا سوگ ہے

۱۲۲۷۔ عن جریر بن عبد اللہ البجلي رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : كنا نرى الاجتماع الى اهل الميت و صناعة الطعام من النجاسة۔

حضرت جریر عبد اللہ بجلي رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم اہل میت کے یہاں کھانے کیلئے جمع ہونے کو سوگ جانتے تھے۔ فتاویٰ رضویہ ۱۳۸/۴

### (۲) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں اسکی حرمت پر متواتر حدیثیں ناطق۔

احکام شریعت ۳۱۴/۴

۱۲۲۶۔	الجامع الصحيح لنبھاری،	باب ما یھی عن الحلق عند المصیبة،	۱۷۳/۱
	الصحيح لمسلم،	کتاب الایمان،	۷۰/۱
	المس لابن ماجه،	باب ما جاء فی الھی عن ضرب الجنود الخ،	۱۱۵/۱
	السنن للنسائی، کتاب الجنائز،	باب الحلق،	۲۰۶/۱
	الجامع الصغير للسيوطی،	☆ ۶۱/۱ مشکوٰۃ المصابیح للتبریزی،	۱۷۲۶
	کثر العمال للمفتی، ۴۲۴۲۱،	☆ ۶۰۹/۱۵ منحة المعبود للساعاتی،	۷۴۹
۱۲۲۷۔	المس لابن ماجه،	باب ما جاء فی الھی عن الاجتماع،	۱۱۷/۱
	المصنف لاحمد بن حنبل،		۲۰۴/۲

# ۱۰۔ اذان قبر

## (۱) اذان قبر کا ثبوت

۱۲۲۸۔ عن جابر بن عبد الله رضى الله تعالى عنهما قال : لما دفن سعد بن معاذ رضى الله تعالى عنه و سوى عليه ، سبّح النبي صلى الله تعالى عليه وسلم و سبّح الناس معه طويلاً ، ثم كبر و كبر الناس ، ثم قالوا : يا رسول الله ! لم سبّحت ثم كبرت ؟ قال : لَقَدْ تَضَائَقَ عَلَيَّ هَذَا الرَّجُلُ الصَّالِحُ قَبْرُهُ حَتَّى فَرَّخَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جب حضرت سعد بن معاذ دفن ہو چکے اور قبر درست کر دی گئی فرماتے ہیں۔ تو حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دیر تک سبحان اللہ سبحان اللہ فرماتے رہے اور صحابہ کرام بھی حضور کے ساتھ کہتے رہے۔ پھر حضور اللہ اکبر، اللہ اکبر فرماتے رہے اور صحابہ بھی حضور کے ساتھ کہتے رہے پھر صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے عرض کی یا رسول اللہ! حضور اول تسبیح پھر تکبیر کیوں فرماتے رہے۔ ارشاد فرمایا: اس نیک مرد پر اسکی قبر تنگ ہو گئی تھی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے وہ تکلیف اس سے دور کی اور قبر کشادہ فرمادی۔

## (۱) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ خود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میت پر آسانی کیلئے بعد دفن کے قبر پر اللہ اکبر، اللہ اکبر، بار بار فرمایا ہے۔ اور یہ ہی کلمہ مبارکہ اذان میں چھ بار ہے۔ تو عین سنت ہوا غایت یہ کہ اذان میں اس کے ساتھ اور کلمات طیبات زائد ہیں سو انکی زیادت نہ معاذ اللہ کچھ معسر، نہ اس امر مسنون کے منافی، بلکہ زیادت مفید و مؤید مقصود ہے کہ رحمت الہی اتارنے کیلئے ذکر خدا کرنا۔ دیکھو! یہ بعینہ وہ مسلک نفس ہے جو دربارہ تبلیہ اجلہ صحابہ کرام مثل حضرت امیر المؤمنین عمر فاروق اعظم، حضرت عبد اللہ بن عمر، حضرت عبد اللہ بن

۱۵/۶	المحکم الکبیر للطبرانی،	☆	۳۷۷/۳	المسند لاحمد بن حنبل،	۱۲۲۸۔
۴۶/۳	مجمع الروائد للہشمی،	☆	۴۲۲/۱۰	اتحاف السادة للزبیدی،	
۱۶۶/۳	ارواء العلیل للالبانی،	☆	۰۱۳۵	مشکوٰۃ المصابیح للتبریزی،	
		☆	۱۲۸/۴	البنایۃ و النہایۃ لابن کثیر،	

مسعود، حضرت امام حسن مجتبیٰ وغیرہم رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کو ملحوظ ہوا۔ اور ہمارے ائمہ کرام نے اختیار فرمایا۔ ہدایہ میں ہے۔

ان کلمات میں کمی نہ کی جائے کہ یہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے منقول ہیں۔ تو ان سے گھٹائے نہیں۔ اور اگر بڑھائے گئے تو جائز ہے کہ مقصود اللہ تعالیٰ کی تعریف ہے اور اپنی بندگی کا اظہار کرنا۔ تو اور کلمے زیادہ کرنے سے ممانعت نہیں۔

فقیر غفرلہ القدیر نے اپنے رسالہ صفائح اللحن فی کون التصافح بکفی

البدین

وغیر ہا رسائل میں اس مطلب کی قدرے تفصیل کی۔

فتاویٰ رضویہ ۲/۶۶۸

نیز بالاتفاق سنت اور حدیثوں سے ثابت اور فقہ میں مثبت کہ میت کے پاس حالت نزع میں کلمہ طیبہ "لا الہ الا اللہ" کہتے رہیں کہ اسے سن کر یاد ہو۔ اب جو نزع میں ہے وہ مجازاً مردہ ہے اور اسے کلمہ اسلام کے سکھانے کی حاجت، کہ بحول اللہ تعالیٰ خاتمہ اسی پاک کلمہ پر ہو۔ اور شیطان لعین کے بھلانے میں نہ آئے۔ اور جو دفن ہو چکا حقیقتہً مردہ ہے۔ اسے بھی کلمہ پاک سکھانے کی حاجت کہ بحول اللہ تعالیٰ جواب یاد ہو جائے اور شیطان رجیم کے بہکانے میں نہ آئے۔ اور بیشک اذان میں یہی کلمہ طیبہ "لا الہ الا اللہ" تین جگہ موجود ہے۔ بلکہ اس کے تمام کلمات جواب نکیرین بتاتے ہیں۔ ان کے سوال تین ہیں۔

من ربک ؟ تیرا رب کون ؟

ما دینک ؟ تیرا دین کیا ؟

ما کنت تقول فی هذا الرجل ؟ تو ان مرد (یعنی حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ

وسلم) کے بارے میں کیا کہتا تھا ؟

اب اذان کی ابتداء میں، اللہ اکبر، اللہ اکبر، اللہ اکبر، اللہ اکبر، اشہد ان لا

الہ الا اللہ اشہد ان لا الہ الا اللہ اور آخر میں اللہ اکبر اللہ اکبر، لا الہ الا اللہ، سوال، من

ربک کا جواب سکھائیں گے۔ ان کے سننے سے یاد آئے گا کہ میرا رب اللہ ہے۔ اور اشہد ان

محمد رسول اللہ اشہد ان محمد رسول اللہ سوال ما کنت تقول فی هذا الرجل،

کا جواب تعلیم کریں گے۔ کہ میں انہیں اللہ کا رسول جانتا تھا۔ اور حی علی الصلوٰۃ حی علی الفلاح، جواب مادیک کی طرف اشارہ کریں گے کہ میرا دین وہ تھا جس میں نماز رکن و ستون ہے۔

تو بعد فن اذان دینے میں اس ارشاد کی تعمیل ہے جو حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حدیث صحیح متواتر۔ لقو موتا کم لا الہ الا اللہ میں فرمایا۔

نیز وارد ہے کہ جب بندہ قبر میں رکھا جاتا ہے اور سوال نکیرین ہوتا ہے۔، شیطان رجیم (کہ اللہ عزوجل صدقہ اپنے محبوب کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کا ہر مسلمان مرد و زن کو حیات و ممات میں اس کے شر سے محفوظ رکھے) وہاں بھی خلل انداز ہوتا ہے اور جواب میں بہکاتا ہے و العیاذ بوجه العزیز الکریم و لا حول و لا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

امام ترمذی حکیم محمد بن علی نوادر الاصول میں امام اجل سفیان ثوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے روایت کرتے ہیں۔

جب مردے سے سوال ہوتا ہے کہ تیرا رب کون ہے۔ شیطان اس پر ظاہر ہوتا ہے اور اپنی طرف اشارہ کرتا ہے۔ یعنی میں تیرا رب ہوں اس لئے حکم آیا کہ میت کیلئے جواب میں ثابت قدم رہنے کی دعا کریں۔

فتاویٰ رضویہ قدیم ۲/۶۶۶

فتاویٰ رضویہ جدید ۵/۶۵۵



# ۱۱۔ کفن وغیرہ میں تبرکات

## (۱) تبرکات کا استعمال

۱۲۲۹۔ عن طلق بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : خرجنا وفدا الى النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فباعناه و صلینا معه و أخبرناہ ، ان بأرضنا بیعة لما فاستوہبناہ من فضل طہورہ فدعا بماء فتوضأ و تمضمض ثم صبہ فی أداة ، و أمرنا فقال ، **أَحْرُجُوا ، فَإِذَا أَتَيْتُمْ أَرْضَكُمْ فَأَكْسِرُوا بَيْعَتَكُمْ وَ انْصَبُوا مَكَانَهَا بِهَذَا الْمَاءِ وَ اتَّيَعَلُّوْهَا مَسْحَدًا ، قُلْنَا : ان البلد بعيد و الحر شديد و الماء ينشف ، فقال : مُدَّوْهُ مِنَ الْمَاءِ فَإِنَّهُ لَا يَزِيدُ إِلَّا طَيِّبًا۔**

حضرت طلق بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم ایک وفد کی شکل میں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ہم نے آپ کے دست حق پرست پر بیعت کی اور آپ کے پیچھے نماز پڑھی اور آپ کو بتایا کہ ہماری زمین میں کچھ کلیسا ہیں۔ حضور ہمیں غسلہ وضو عطا فرمادیں۔ حضور نے پانی منجا کر وضو فرمایا اور اس میں کلی ڈالی پھر ان کے برتن میں کر دیا اور ارشاد فرمایا: جب اپنے شہر میں پہنچو اپنا گرجا توڑو اور اس زمین پر پانی چھڑکو اور وہاں مسجد بناؤ انہوں نے اور ان کے ساتھیوں نے عرض کی: شہر دور ہے اور گرمی سخت ہے۔ وہاں تک جاتے جاتے پانی خشک ہو جائے گا فرمایا: اس میں اور پانی ملا تے جانا کہ پاکیزگی ہی بڑھے گی۔

استمداد ص ۱۱۹

## (۲) حضور کی مبارک چھڑی کفن میں رکھی گئی

۱۲۳۰۔ عن محمد بن سیر بن رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ انه كان عنده عصية لرسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم فمات ، فلدفنت معه بين جنبيه و بين قميصه۔

حضرت محمد بن سیر بن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ

عنه کے پاس حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ایک چھتری مبارک تھی وہ ان کے سینہ پر قمیص کے نیچے ان کے ساتھ دفن کی گئی۔

### (۳) حضور کے موئے مبارک منہ میں رکھے گئے

۱۲۳۱۔ عن ثابت البنانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال لی انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ : هذه شيعرة من شعر رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : فضعها تحت لساني قال : فوضعها تحت لسانه فدفن وهي تحت لسانه ۔

حضرت ثابت بنانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھ سے فرمایا: یہ موئے مبارک سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ہے اسے میری زبان کے نیچے رکھ دینا۔ میں نے رکھ دیا وہ یونہی دفن کئے گئے کہ موئے مبارک ان کی زبان کے نیچے تھا۔

### (۴) حضور کا بچا ہوا مشک حضرت علی نے کفن میں لگوا دیا

۱۲۳۲۔ عن أبي وائل رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : كان عند علي كرم الله تعالى وجهه الكريم مسك فأوصى أن يحتط به وقال هو الفضل حوط رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم ۔

حضرت وائل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کے پاس مشک تھا۔ وصیت فرمائی کہ میرے حوط میں یہ مشک استعمال کی جائے۔ اور فرمایا: یہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حوط کا بچا ہوا ہے۔

### (۱) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے انتقال کے وقت یہ وصیت فرمائی کہ میں محبت حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے شرف یاب ہوا۔ ایک دن حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حاجت کیلئے تشریف لے گئے۔ میں لوٹا لیکر ہمراہ رکاب سعادت مآب اقدس ہوا۔ حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے جوڑے سے کرتا کہ بدن اقدس کے متصل تھا مجھے

انعام فرمایا۔ وہ کرتا میں نے آج کیلئے چھپا رکھا تھا۔ اور ایک روز حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ناخن و موئے مبارک تراشے۔ وہ میں نے لیکر اس دن کیلئے اٹھا رکھے۔ جب میں مرجاؤں تو قیص سر اپا نقد لیں کو میرے کفن کے نیچے بدن سے متصل رکھ دیتا اور موئے مبارک اور ناخن ہائے مقدسہ کو میرے منہ میں اور آنکھوں اور پیشانی وغیرہ مواضع سجود پر دکھ دیتا۔

فتاویٰ ۱۳۱/۴

ظاہر ہے کہ جیسے نقوش کتابت آیات و احادیث کی تعظیم فرض ہے یونہی حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رد اوقیص خصوصاً ناخن و موئے مبارک کی کہ اجزائے جسم اکرم حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی کل جزء جزء و شعرة شعرة منہ و بارک وسلم ہیں۔ تو صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کا ان طریقوں سے تبرک کرنا اور حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اسے جائز و مقرر رکھنا بلکہ بہ نفس نفیس یہ فعل فرمانا جواز ما نحن فیہ (کفن پر آیات کلام اللہ و احادیث لکھنے) کیلئے دلیل واضح ہے۔ اور کتابت قرآن عظیم کی تعظیم زیادہ ماننا بھی ہرگز مفید تفرقہ نہیں ہو سکتا۔ کہ جب علت خمس ہے تو وہ جس طرح کتابت فرقان کیلئے ممنوع و محظور، یونہی لباس و اجزائے جسم اقدس کیلئے قطعاً ناجائز و محذور، پھر صحاح حدیث سے اس کا جواز بلکہ عذب ثابت ہونا دلالت النص اس کے جواز کی دلیل کافی ہے۔ واللہ الحمد۔

فتاویٰ رضویہ ۱۳۲/۴

## ۱۲۔ شہید کون؟

### (۱) شہیدوں کی قسمیں

۱۲۳۳۔ عن سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: مَنْ قُتِلَ دُونَ مَالِهِ شَهِيدٌ، وَمَنْ قُتِلَ دُونَ دَمِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ، وَمَنْ قُتِلَ دُونَ دِينِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ، وَمَنْ قُتِلَ دُونَ أَهْلِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ۔

حضرت سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنا مال بچانے میں مارا جائے شہید ہے۔ جو اپنی جان بچانے میں مارا جائے شہید ہے۔ جو اپنا دین بچانے میں مارا جائے شہید ہے۔ جو اپنے گھر والوں کو بچانے میں مارا جائے شہید ہے۔

فتاویٰ رضویہ ۵/۱۳۶

۳۳۷/۱	باب قتل دون ماله	۱۲۳۳۔ الجامع الصحيح للبخاری
۸۱/۱	كتاب الايمان	الصحيح لمسلم
۶۵۸/۲	السنة باب في قتال مصر	السنن لابی داود
۲۰۶/۲	باب ما يرى فيه الشهادة	السنن لابن ماجه
۲۶۵/۳	☆ السنن الكبرى للبيهقي	المستدرك لاحمد بن حنبل
۱۱۵/۱	☆ المحرم الكبير للطبراني	المستدرك للمعاكم
۲۴۴/۶	☆ مجمع الزوائد للهيتمي	فتح الباري للمصنفات
۳۳۹/۲	☆ الترغيب والترهيب للمعزري	شرح السنة للهوي
۳۴۹/۴	☆ نصب الراية للزيلعي	كثر العمال للمصنف، ۱۱۱۸۰
۱۶۴/۳	☆ ارواء الغليل للالباني	التفسير للقرطبي
۱۸۵۴	☆ المطالب العالی لابن حجر	مشکوٰۃ المصابیح للتبریزی
۴۱۹/۱	☆ تاریخ دمشق لابن عساکر	تاریخ بغداد للمعطب
۶۶/۲	☆ تاریخ اصمهان لابی نعیم	حلیۃ الاولیاء لابی نعیم
۳۷۱/۲	☆ کشف المعانی للمحطونی	البداية و النهاية لابن کثیر
۲۰۱	☆ المستند للشافعی	الکامل لابن عسکری
☆	☆ ۴۴/۱	المستند لابی عوانه

۱۲۳۴۔ عن ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : الشُّہَدَاءُ خَمْسَةٌ ، الْمَطْعُونُ وَالْمَبْطُونُ وَالْغَرِيقُ وَصَاحِبُ الْهَنْمِ وَالشُّہِيدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ۔  
فتاویٰ رضویہ حصہ دوم ۳۱۹/۹

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شہید پانچ ہیں۔ طاعون زدہ، جو پیٹ کی بیماری میں مرا، ڈوب کر مرا، جس پر دیوار وغیرہ گری اور مرا، اور جو جہاد میں شہید ہوا۔

۱۲۳۵۔ عن جابر بن عتيك رضى الله تعالى عنه قال : انه مرض فأتاه النبي صلى الله تعالى عليه وسلم يعوده فقال قائل من اهله : انا كنا نترجو ان تكون و فاته قتل شهادة في سبيل الله ، فقال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : إِنْ شُهِدَ أَمْتِي إِذَا لَقِئْتُ ، أَلْقَتْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ شَهَادَةً ، وَ الْمَطْعُونُ شَهَادَةٌ ، وَ الْمَرَأَةُ تَمُوتُ بِجَمْعِ شَهَادَةٍ يَعْنِي الْحَامِلُ ، وَ الْعَرَقُ وَ الْحَرَقُ وَ الْمَحْنُوبُ بِ يَعْنِي ذَاتُ الْحَنْبِ شَهَادَةٌ ۔

حضرت جابر بن عتيك رضى الله تعالى عنه سے روایت ہے کہ جب میں مریض ہوا تو

۱۲۳۴۔	الجامع الصحيح لنبخاری ،	باب الشهادة سبع سوى القتل ،	۳۹۷/۱
	الصحيح لمسلم ،	باب بيان الشهداء ،	۱۴۲/۲
	الجامع للترمذی ،	باب ما جاء في الشهداء من هم ،	۱۲۶/۱
	المسند لاحمد بن حنبل ،	☆ مشكوة المصابيح للبرقي ،	۱۵۴۶
	تلخيص الحبير لابن حجر ،	☆ الترغيب والترهيب للمبشری ،	۳۳۲/۲
	تحریر المتهيد لابن عبد البر ،	☆ الموطن لخالک ،	۱۳۱
	فتح الباری لابن حجر ،	☆ كنز العمال للمفتی ،	۴۱۷/۴ ، ۱۱۱۸۴ ،
۱۲۳۵۔	الصحيح لمسلم ،	باب بيان الشهداء ،	۱۴۲/۲
	السنن لابن ماجه ،	باب ما يرجح فيه الشهادة ،	۲۰۶/۱
	السنن لابن داود ،	كتاب الجنائز ، باب في فصل من مات بالطاعون ،	۴۴۳/۲
	المسند لاحمد بن حنبل ،	☆ المعجم الكبير للطبرانی ،	۲۰۹/۲
	مجمع الروايد للهيثمی ،	☆ الترغيب والترهيب للمبشری ،	۸۶/۴
	المصنف لابن ابی شيبه ،	☆ الطبقات لابن سعد ،	۸۱/۳
	المصنف لعبد الرزاق ،	☆ تاريخ دمشق لابن عساكر ،	۲۱۸/۷
	كنز العمال للمفتی ،		۴۱۸/۴ ، ۱۱۱۹۰

حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عیادت کو تشریف لائے۔ گھر والوں میں سے کسی نے کہا: یا رسول اللہ! ہمارا تو یہ خیال تھا کہ یہ شہید ہو کر مرے گئے آپ نے فرمایا: اس صورت میں تو میری امت کے شہداء بہت کم ہو جائیں گے۔ سنو، جہاد میں قتل ہونا بھی شہادت، طاعون سے مرنا بھی شہادت، عورت کا زچگی کی حالت میں مرنا بھی شہادت، ڈوب کر مرنا بھی شہادت پہلی کے مرض سے مرنا بھی شہادت ہے۔

## ۱۳۔ شہید کی فضیلت

### (۱) فضیلت شہید

۱۲۳۶۔ عَنْ أَبِي الدرداء رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : الشَّهِيدُ يَشْفَعُ فِي سَبْعِينَ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ -

حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شہید کی شفاعت اس کے ستر اقارب کے بارے میں قبول ہوگی۔

اراءة الادب ص ۴۲

۱۲۳۷۔ عَنْ أَبِي هريرة رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : الشَّهِيدُ يُغْفَرُ لَهُ فِي أَوَّلِ دَفْعَةٍ مِنْ دَمِهِ وَ يَتَزَوَّجُ حُورًا وَ يَشْفَعُ فِي سَبْعِينَ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ -

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شہید کے بدن سے پہلی بار جو خون نکلتا ہے اس کے ساتھ ہی اس کی مغفرت فرمادی جاتی ہے اور روح نکلتے ہی دو حوریں اس کی خدمت میں آ جاتی ہیں۔ اور اپنے گھر والوں سے ستر اشخاص کی شفاعت کا اسے اختیار دیا جاتا ہے۔

۱۲۳۸۔ عَنْ عَن عبادَةَ بن الصامت رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنْ لِمُشْهَدٍ عِنْدَ اللَّهِ سَبْعٌ يَحْصَالُ ، أَنْ يُغْفَرَ لَهُ فِي أَوَّلِ دَفْعَةٍ مِنْ دَمِهِ ، وَ يُرَى مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ ، وَ يُحَلَّى حُلَّةَ الْإِيمَانِ ، وَ يُزَوَّجُ مِنَ الْحُورِ الْعِينِ ، وَ يُحَارَّ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ ، وَ يَأْمَنُ مِنْ يَوْمِ الْفَزَعِ الْأَكْبَرِ ، وَ يُوَضَّعُ عَلَى رَأْسِهِ تَاجُ الْوَقَارِ الْبَاقُوْتَةُ مِنْهُ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَ مَا فِيهَا ، وَ يُزَوَّجُ أَسْتَبَى وَ سَبْعِينَ زَوْجَةً مِنْ

۱۲۳۶۔	المسنن لابی داؤد،	☆	كتاب الجہاد، باب فی الشہید یسمع،	۳۴۱/۱
۱۲۳۷۔	الترغیب و الترہیب للمناذری،	☆	الدر المنثور للسيوطی،	۱۰۰/۲
۱۲۳۸۔	الصحيح لابن حبان،	☆	المجامع الصغير للسيوطی،	۳۰۵/۲
۱۲۳۹۔	مجمع الزوائد للهيثمی،	☆	کثر العمال للمفتی،	۳۹۸/۴
۱۲۴۰۔	المسند لاحمد بن حنبل،	☆	المسنن لابی داؤد،	۲۰۶/۲

الْحُورِ الْعِينِ ، وَيَشْفَعُ فِي سَبْعِينَ إِنْسَانًا مِنْ أَقَارِبِهِ۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ کے یہاں شہید کیلے سات کرامتیں ہیں پہلی بار اس کے بدن سے خون نکلتے ہی اس کی بخشش فرمادی جاتی ہے، جنت میں وہ اپنا ٹھکانا دیکھ لیتا ہے اور ایمان کے زیور سے اسے آراستہ کر دیا جاتا ہے، حوروں سے اس کی شادی کر دی جاتی ہے، عذاب قبر سے محفوظ رہتا ہے، قیامت کی ہولناکی سے مامون رکھا جاتا ہے، اس کے سر پر یاقوت کا تاج عزت رکھا جاتا ہے جو دنیا و مافیہا سے بہتر ہوتا ہے، بہتر حوروں سے شادی کر دی جاتی ہے، اس کے اقرباء سے ستر مخصوص کے حق میں اسے شفع بنایا جائے گا۔

اراءة الادب ص ۳۳

۱۲۳۹۔ عن عبد الله عمرو بن العاص رضي الله تعالى عنهما قال : ان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم قال : يُغْفَرُ لِلشَّهِيدِ كُلُّ ذَنْبٍ إِلَّا الذَّنْبَ ۔

جد الممتار ۲/۲۷۱

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قرض کے علاوہ شہید کے تمام گناہ بخور دیے جاتے ہیں۔ ۱۲۴۰۔ عن أبي أمامة رضي الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : يُغْفَرُ لِشَهِيدِ الْبَرِّ الذُّنُوبُ كُلُّهَا إِلَّا الذَّنْبَ ، وَ يُغْفَرُ لِشَهِيدِ الْبَحْرِ الذُّنُوبُ كُلُّهَا وَالذَّنْبُ ۔

حضرت ابو امامہ باعلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو خشکی میں شہید ہو اس کے سب گناہ بخشے جاتے ہیں مگر حقوق عبادہ اور جو

باب من قتل في سبيل الله كفرت عطاياه الا الدين ، ۱۳۵/۲	۱۲۳۹۔ الصحيح لمسلم ،
المستترك للحاكم ☆ ۲۲۰/۲	المسند لاحمد بن حنبل ،
كتر العمال للمعتق ۱۱۱۱۰ ، ۳۹۹/۴	الترغيب والترهيب للمندري ، ۳۱۱/۲
مشكوة المصابيح للتبريزي ، ۲۹۱۲	شرح السنة للبخاري ، ۳۰۰/۸
الدر المنثور للسيوطي ، ۹۸/۲	التفسير لابن كثير ، ۲۹۲/۷
باب فصل غزو البحر ، ۲۰۴/۱	۱۲۴۰۔ السنن لابن ماجه ،
التصدير للقرطبي ، ۷۴/۲	ارواء الغليل للالباني ، ۱۷/۵



دریا میں شہادت پائے اس کے تمام گناہ اور حقوق عباد سب معاف ہو جاتے ہیں۔

۱۲۴۱۔ عَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةَ الصَّدِيقَةِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : قَتَلَ الصَّبِيرَ لَا يَمُرُّ بِذَنْبٍ إِلَّا مَحَاةٌ ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قتل صبر کسی گناہ پر نہیں گزرتا مگر یہ کہ اسے مٹا دیتا ہے۔

۱۲۴۲۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : قَتَلَ الرَّجُلُ صَبِيرًا كَفَّارَةً لِمَا قَبْلَهُ مِنَ الذُّنُوبِ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدمی کا بوجہ صبر مارا جانا تمام گزشتہ گناہوں کا کفارہ ہے۔

فتاویٰ رضویہ حصہ اول ۵۱/۹

### (۱) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

شہید صبر یعنی وہ سنی المذہب صحیح العقیدہ مسلمان جسے ظالم نے گرفتار کر کے بحالت بیکسی و مجبوری قتل کیا، سولی، دی، پھانسی دی، کہ یہ بوجہ اسیری قتل و مدافعت پر قادر نہ تھا، بخلاف شہید جہاد کہ مارتا مارتا ہے۔ اس کی بیکسی و بیدست و پائی زیادہ باعث رحمت الہی ہوتی ہے۔ کہ حق اللہ و حق العبد کچھ نہیں رہتا، ان شاء اللہ تعالیٰ یہ احادیث مطلق ہیں اور تخصیص مفقود، ہم نے سنی المذہب کی تخصیص اس لئے کی کہ حدیث میں ہے۔

۱۲۴۳۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَوْ أَنَّ صَاحِبَ الْبِدْعَةِ مُكْذِبًا بِالْقَلْبِ قُتِلَ مَظْلُومًا صَابِرًا مُحْتَسِبًا

۱۲۴۱۔	مجمع الروايد للهيتمي،	☆	۲۶۶/۶	☆	کنز العمال لمعتی، ۱۳۳۷۰، ۳۸۹/۵
	التفسير لابن كثير،	☆	۸۱/۳	☆	راد المسیر لابن الحوری، ۳۳۶/۲
	تاریخ اصفهان لابن معین،	☆	۱۹۱/۲	☆	الاسرار المرفوعة للقاری، ۳۰۴
	كشف الغطاء للخلعوني،	☆	۲۵۸/۲	☆	الدر المنتشرة للسيوطی، ۱۳۸
۱۲۴۲۔	مجمع الروايد للهيتمي،	☆	۲۶۶/۶	☆	کنز العمال لمعتی، ۱۳۳۶۹، ۳۹۱/۵
	الكامل لابن عدي،	☆	۶۹/۴	☆	
۱۲۴۳۔	العلل المتناهية لابن الحوزي،	☆	۱۴۰/۱	☆	تنزیة الشریعة لابن عراق، ۳۲۰/۱
	تذكرة الموضوعات للفتی،	☆	۱۶	☆	

بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ لَمْ يَنْظُرِ اللَّهُ فِي شَيْءٍ مِنْ أَمْرِهِ حَتَّى يَدْخِلَهُ جَهَنَّمَ -

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر کوئی بد مذہب تقدیر پر خیر و شر کا منکر خاص حجر اسود اور مقام ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے درمیان محض مظلوم و صابر مارا جائے اور وہ اپنے اس قتل میں ثواب الہی ملنے کی نیت بھی رکھے تاہم اللہ عز و جل اس کی کسی بات پر نظر نہ فرمائے یہاں تک کہ اسے جہنم میں داخل کرے۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ۔  
فتاویٰ رضویہ حصہ اول ۵۱/۹

## (۲) شہید کی روح جسم مثالی میں رکھی جاتی ہے

۱۲۴۴۔ عَنْ حَبَانَ بْنِ أَبِي حِيلَةَ التَّائِبِي رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ : بَلَغَنِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : إِنْ الشَّهِيدَ إِذَا اسْتُشْهِدَ أَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى حَسَنًا كَأَحْسَنِ حَسَنٍ ثُمَّ يُقَالُ لِرُوحِهِ : ادْخُلِي فِيهِ : فَيُنْظَرُ إِلَى حَسَنِهِ الْأَوَّلِ مَا يَفْعَلُ بِهِ وَ يَتَكَلَّمُ فَيَقْلُنَ أَنَّهُمْ يَسْمَعُونَ كَلَامَهُمْ وَ يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ فَيَطْلُبُ أَنَّهُمْ يَرَوْنَهُ حَتَّى يَأْتِيَهُ أَرْوَاحُهُ يَعْنِي مِنَ الْمَوْتِ أُنْتَبِى فَيُخَبَّرُ بِهَا -

حضرت حبان بن ابی حیلہ تابعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے حدیث پہونچی کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا شہید کیلئے ایک جسم نہایت خوبصورت یعنی اجسام مثالیہ سے اترتا ہے اور اس کی روح کو کہتے ہیں کہ اس میں داخل ہو۔ پس وہ اپنے پہلے بدن کو دیکھتا ہے کہ لوگ اسے ساتھ کیا کرتے ہیں اور کلام کرتا ہے اور اپنے ذہن میں سمجھتا ہے کہ لوگ اس کی باتیں سن رہے ہیں اور خود جو نہیں دیکھتا ہے تو یہ گمان کرتا ہے کہ لوگ بھی اسے دیکھ رہے ہیں یہاں تک کہ حور عین سے اس کی میزیاں آکر اسے لیجاتی ہیں۔  
فتاویٰ رضویہ ۲۵۶/۳

## (۳) شہدائے احد کی تدفین اور ان کی فضیلت

۱۲۴۵۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَجْمَعَ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ مِنْ قَتَلَى أَحَدٍ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ ثُمَّ يَقُولُ : اللَّهُمَّ

أَكْثَرُ آخِذًا بِالْقُرْآنِ ؟ فَإِذَا أَشِيرَ لَهُ إِلَى أَحَدِهِمَا قَدِمَهُ فِي اللَّحْدِ وَقَالَ : أَنَا شَهِيدٌ عَلَى هَؤُلَاءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، وَ أَمْرٌ بَلَدْتُهُمْ فِي دِمَائِهِمْ وَلَمْ يَغْسِلُوا وَلَمْ يَصَلِّ عَلَيْهِمْ ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شہدائے احد میں سے دو کو ایک کپڑے میں کفن دیتے پھر فرماتے بتاؤ ان میں سے کون قرآن کریم زیادہ جانتا ہے؟ ان میں سے ایک کے بارے میں بتایا جاتا تو قبر میں انہیں کو آگے رکھتے۔ پھر حضور فرماتے میں قیامت کے دن ان پر گواہ ہوں اور ان کے دفن کا حکم فرماتے نہ تو کسی کو غسل دیا گیا اور نہ نماز پڑھی گئی۔ ۱۲م

فتاویٰ رضویہ ۳/۳۶

(۴) فاروق اعظم کا جسم اطہر ایک مدت کے بعد حج و سلامت تھا

۱۲۴۶۔ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ : لَمَّا سَقَطَ عَلَيْهِمُ الْحَائِطُ فِي زَمَانِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ اخْتَلَوْا فِي بَنَائِهِ فَبَدَتْ لَهُمْ قَدَمُ فَفَزَعُوا وَظَنُوا أَنَّهَا قَدَمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا وَجَدُوا أَحَدًا يَعْلَمُ ذَلِكَ حَتَّى قَالَ لَهُمْ عُرْوَةُ ، لَا وَاللَّهِ ، مَا هِيَ قَدَمُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مَا هِيَ إِلَّا قَدَمُ عَمْرٍ ۔

حضرت ہشام بن عروہ اپنے والد حضرت عروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ ولید بن عبد الملک کے زمانہ میں جب دیوار منہدم ہوئی تو اس کی تعمیر شروع ہوئی اسی درمیان ایک قدم ظاہر ہوا۔ سب لوگ گھبرا گئے اور یہ سمجھے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا قدم مبارک

۱۲۴۵۔	الجامع للترمذی،	باب ما جاء في ترك الصلوة على الشهيد،	۱۲۳/۱
	السنن لابی داؤد،	كتاب الجنائز، باب في الشهيد يغسل،	۴۴۸/۲
	السنن للبیہقی،	باب دفن الجماعة في القبر الواحد،	۲۲۰/۱
	السنن لابن ماجه،	باب ما جاء في الصلوة على الشهداء،	۱۱۰/۱
	المسند لاحمد بن حنبل،	☆ المسند الکبری للبیہقی،	۱۰/۴
	شرح السنة للبخاری،	☆ المصنف لابن ابی شیبہ،	۳۲۵/۳
	دلائل النبوة للبیہقی،	☆ الترغیب والترہیب للہنری،	۱۱۳/۱
	کنز العمال للمفتی، ۱۱۷۳۷،	☆ البداية و النهاية لابن کثیر،	۴۱/۴
	ارواء الغلیل للالبانی،	☆	۱۶۳/۳
	التاریخ الکبیر للبخاری،	☆	۳۱۳/۵
۱۲۴۶۔	الجامع الصحيح للبخاری،	باب ما جاء في قبر النبي ﷺ،	۱۸۶/۱

ہے، کوئی ایسا نہ ملا جو یہ بتاتا کہ یہ کس کا قدم ہے یہاں تک کہ حضرت عروہ نے کہا، قسم بخدا! یہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا قدم مبارک نہیں بلکہ یہ سیدنا حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قدم ہے۔ ۱۲م

## ۱۴۔ طاعون

## (۱) طاعون میں مرنے والا شہید ہے

۱۲۴۷۔ عن أم المؤمنين عائشة الصديقة رضي الله تعالى عنها قالت : انها سألت رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم عن الطاعون ، فاجبرني رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم أنه كان عذاباً يبعثه الله تعالى على من يشاء فجعله رَحْمَةً لِلْمُؤْمِنِينَ ، فَلَيْسَ مِنْ رَجُلٍ يَمُوتُ الطَّاعُونُ فَيَمُوتُ فِي بَيْتِهِ صَابِرًا مُحْتَسِبًا يَعْلَمُ أَنَّهُ لَا يُصِيبُهُ إِلَّا مَا كَتَبَ اللَّهُ لَهُ إِلَّا كَانَ لَهُ مِثْلُ أُجْرِ الشَّهِيدِ -

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: طاعون ایک عذاب تھا کہ اللہ تعالیٰ جس پر چاہتا ہے بھیجتا ہے اور اس امت کیلئے اسے رحمت کر دیا ہے تو جو شخص زمانہ طاعون میں اپنے گھر میں صبر کئے طلب ثواب کیلئے اس اعتقاد کے ساتھ ٹھہرے کہ! میں ہی یہ بچے گا جو خدا نے لکھ دیا ہے اس کیلئے شہید کا ثواب ہے۔

## (۲) طاعون مومن کیلئے شہادت ہے

۱۲۴۸۔ عن أنس بن مالك رضي الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : الطَّاعُونُ شَهِادَةٌ لِكُلِّ مُسْلِمٍ -

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: طاعون ہر مسلمان کیلئے شہادت ہے۔

۱۲۴۷۔	الجامع الصحيح للبخاری ،	باب ما يذكر في الطاعون ،	۸۵۳/۲
	المسند لآحمد بن حنبل ،	۲۵۱/۶	
۱۲۴۸۔	الجامع الصحيح للبخاری ،	باب الشهادة سبع سوى الفترل ،	۳۹۷/۱
	الصحيح لمسلم ،	باب بيان الشهداء ،	۱۴۳/۲
	المسند لآحمد بن حنبل ،	۳۱۰/۱۱	۳۳۵/۲
	فتح الباری للعسقلانی ،	۱۸۰/۱۰	۲۵۲/۵
	مشکوٰۃ المصابيح للتبریزی ،	۱۵۴۵	۷۷/۱۰۰
	التاريخ الكبير للبخاری ،	۳۹۲/۶	۳۳۴/۲
		الترغيب و الترهيب لمسنري ،	۲۸۴۳۳

۱۲۴۹۔ عن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : مَنْ مَاتَ فِي الطَّاعُونِ فَهُوَ شَهِيدٌ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا طاعون میں مرنے والا شہید ہے۔

۱۲۵۰۔ عن صفوان بن أمية رضي الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : الطَّاعُونُ شَهِادَةٌ لِأُمَّتِي ۔

حضرت صفوان بن امیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: طاعون میری امت کیلئے شہادت ہے۔

۱۲۵۱۔ عن ربيع بن ايماس الانصاري رضي الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : الطَّاعُونُ شَهِادَةٌ ۔

حضرت ربیع بن ایاس انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: طاعون شہادت ہے۔

۱۲۵۲۔ عن جابر بن عتيك رضي الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : الْمَطْعُونُ شَهِيدٌ ۔

حضرت جابر بن عتیک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس مسلمان کو طاعون ہو وہ شہید مرا۔

۱۲۵۳۔ عن ابن مسيب رضي الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : الطَّاعُونُ شَهِيدٌ ۔

۱۲۴۹۔	الصحيح لمسلم،	باب بيان الشهداء،	۱۴۳/۲
۱۲۵۰۔	اتحاف السادة للريدي،	☆ الترغيب والترهيب لنصري،	۳۳۴/۲
	كثر العمال للمفتي، ۲۸۴۳۷،	☆ التفسير للقرطبي،	۲۸۵/۳
۱۲۵۱۔	معجم الرواة لهيثمي،	☆ باب الشهادة سبع سوى القتل،	۳۹۷/۱
۱۲۵۲۔	الجامع الصحيح لنبخاري،	☆ باب الشهادة سبع سوى القتل،	۱۹۷/۱
	المستد لاحمد بن حبل،	☆ المصنف لعبد الرزاق، ۶۶۹۵،	۵۶۲/۳
	معجم الزوائد لهيثمي،	☆ كثر العمال للمفتي، ۱۱۲۲۱،	۳۳/۴
	التفسير للقرطبي،	☆ الطبقات لابن سعد،	۳۰۱/۳
۱۲۵۳۔	اتحاف السادة للريدي،	☆ الترغيب والترهيب للنصري،	۳۳۴
	كثر العمال للمفتي، ۲۸۴۳۷،	☆ التفسير للقرطبي،	۲۸۵/۳

تعالیٰ علیہ وسلم : الطَّاعُونَ شَهَادَةُ لِأُمَّتِي وَ رَحْمَةٌ لَهُمْ وَ رِجْسٌ عَلَى الْكَافِرِينَ ۔  
حضرت ابن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: طاعون میری امت کیلئے شہادت و رحمت ہے اور کافروں پر عذاب۔

۱۲۵۴۔ عَنْ أَبِي بَرْدَةَ الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ : دَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، اَللّٰهُمَّ ! اجْعَلْ فَنَاءَ أُمَّتِي قِتْلًا فِي سَبِيلِكَ بِالطَّعْنِ وَ الطَّاعُونَ ۔  
حضرت ابو بردہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعا فرمائی: الہی! میری امت کو اپنی راہ میں شہادت نصیب کر دشمنوں کے نیزوں اور طاعون سے۔

۱۲۵۵۔ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اَللّٰهُمَّ ! اجْعَلْ فَنَاءَ أُمَّتِي بِالطَّعْنِ وَ الطَّاعُونَ ۔  
حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعا فرمائی: الہی! میری امت کو دشمنوں کے نیزوں اور طاعون سے وفات نصیب کر۔  
فتاویٰ رضویہ حصہ دوم ۳۱۸/۹

۱۲۵۶۔ عَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةَ الصَّدِيقَةِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَا تَقْنِي أُمَّتِي إِلَّا بِالطَّعْنِ وَ الطَّاعُونَ، غَدَّةٌ كَغَدَّةِ الْإِبِلِ الْمُقِيمِ فِيهَا كَالشَّهِيدِ وَالْفَارِ مِنْهَا كَالْفَارِ مِنَ الرَّحَبِ ۔  
ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت کا خاتمہ دشمن کے نیزوں اور طاعون سے ہی ہوگا،

۱۲۵۴۔	جمع الحوامع للسيوطی ، ۹۸۸۲	☆	کنز العمال للمفتی ، ۲۸۴۳۹ ، ۷۸/۱۰
	المستند لاحمد بن حنبل ، ۲۳۸/۴	☆	فتح الباری للمصنف ، ۱۸۲/۱۰
	الترغيب والترهيب للحنطري ، ۳۳۷	☆	
۱۲۵۵۔	کنز العمال للمفتی ، ۲۸۴۴۸ ، ۸۰/۱۰	☆	جمع الحوامع للسيوطی ، ۹۶۸۱
	التمهيد لابن عبد البر ، ۳۷۲/۸	☆	دلائل النبوة لليبهي ، ۳۸۴
۱۲۵۶۔	المستند لاحمد بن حنبل ، ۱۳۳/۶	☆	جمع الحوامع للهيثمی ، ۳۱۴/۲
	کنز العمال للمفتی ، ۲۸۴۵۰ ، ۸۰/۱۰	☆	الترغيب والترهيب للحنطري ، ۳۳۸
	الدر الثمور للسيوطی ، ۳۱۲/۱	☆	ارواء الغليل للالباني ، ۷۲/۶

یہ اوٹ کی سی گٹھی ہے جو اس میں ٹھہرا رہا وہ شہید کے مانند ہے اور جو اس سے بھاگ جائے وہ ایسا ہو جیسا کفار کو پیٹھ دیکر جہاد سے بھاگنے والا۔

۱۲۵۷۔ عن ابی موسیٰ الأشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : الطَّاعُونَ وَغَزَاؤُكُمْ مِنَ الْجَنِّ وَهُوَ لَكُمْ شَهَادَةٌ۔  
حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: طاعون تمہارے دشمن جنوں کا چوکا ہے اور وہ تمہارے لئے شہادت ہے۔

۱۲۵۸۔ عن ابی موسیٰ الأشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : فَنَاءُ أُمَّتِي بِالطَّاعِينَ وَالطَّاعُونَ وَغَزَاؤُكُمْ مِنَ الْجَنِّ وَفِي كُلِّ شَهَادَةٍ۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت کا خاتمہ جہاد اور طاعون سے ہے کہ تمہارے دشمن جنوں کا چوکا ہے۔ اور دونوں شہادت ہے۔

۱۲۵۹۔ عن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : إِنَّ الطَّاعُونَ رَحْمَةٌ لَّكُمْ وَدَعْوَةُ نَبِيِّكُمْ وَمَوْتُ الصَّالِحِينَ قَبْلَكُمْ وَهُوَ شَهَادَةٌ فَيَسْتَشْهِدُ اللَّهُ بِهِ أَنْفُسَكُمْ وَذُرَارِيَكُمْ بِزَيِّغِي بِهِ أَعْمَالَكُمْ۔

حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک طاعون تمہارے رب کی رحمت اور تمہارے نبی کی دعا اور اگلے نیکوں کی موت ہے اور وہ شہادت ہے۔ تو اللہ تعالیٰ طاعون سے تمہیں اور تمہارے بچوں کو شہادت دیگا اور اس

۱۲۵۷۔ المستدرک للحاکم،	۵۰/۱	☆	كشف الحياء للمجلوني،	۵۲/۲
السلسلة الضعيفة للالباني،	۸۶	☆		
۱۲۵۸۔ المسند لاحمد بن حبل،	۱۳۳/۶	☆	مجمع الروايد للهشمي،	۳۱۱/۲
المتوحد لابن عبد البر،	۱۳۳	☆	اتحاف السادة للزبيدي،	۳۹۲/۶
كثر العمال للمفتي، ۱۱۱۷۳، ۴۱۵/۴		☆	الترغيب والترهيب لمسندي،	۳۳۶/۲
تاريخ الكبير للبخاري،	۲۱۲/۴	☆	التفسير للقرطبي،	۲۳۴/۳
۱۲۵۹۔ كثر العمال للمفتي، ۲۸۴۴۵، ۷۹/۱۰		☆	جمع الحوامع للسيوطي،	۵۶۸۴



کے سبب تمہارے اعمال سحرے کرے گا۔ فتاویٰ رضویہ دوم ۳۱۹/۹

### (۳) طاعون سے بھاگنا حرام ہے

۱۲۶۰۔ عن عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : إِذَا سَمِعْتُمُ الطَّاعُونَ بِأَرْضٍ فَلَا تَدْخُلُوا عَلَيْهَا ، وَ إِذَا وَقَعَ وَأَنْتُمْ بِأَرْضٍ فَلَا تَخْرُجُوا مِنْهَا فِرَارًا مِنْهُ ۔

حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم کسی مقام کے بارے میں سنو کہ وہاں طاعون ہے تو نہ جاؤ اور جب تم طاعون زدہ بستی میں ہو تو وہاں سے راہ فرار اختیار نہ کرو۔ ۱۲۶۱

۱۲۶۱۔ عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : أَلْعَارُ مِنَ الطَّاعُونَ كَالْعَارِ عَنِ الزَّحْفِ ، وَمَنْ صَبَرَ فِيهِ كَانَ لَهُ أَجْرُ شَهِيدٍ ۔ فتاویٰ رضویہ حصہ

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: طاعون سے بھاگنے والا ایسا ہے جیسے جہاد میں کفار کو پیٹھ دیکر بھاگنے والا۔ اور جو اس میں صبر کئے بیٹھا ہے اس کیلئے شہید کا ثواب ہے۔

۱۲۶۲۔ عن عامر بن سعد بن ابی وقاص عن ابیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما انه

۱۲۶۰۔	الجامع الصحيح لنبھاری،	باب ما یدکر فی الطاعون ،	۸۵۳/۲
	الصحيح لمسلم،	باب الطاعون و البرة و الهاته	۲۲۹/۲
	کثر العمال للمتقی، ۲۸۴۳۸،	☆ الجامع الصغير للسيوطی،	۴۹/۱
۱۲۶۱۔	الجامع للترمذی،	باب ما جاء فی کراهية الفرار من الطاعون ،	۱۲۶/۱
	الترغيب و الترهب للمسنی،	☆ الکامل لابن عدی،	۱۱۳/۵
	الدر المنثور للسيوطی،	☆ کثر العمال للمتقی، ۲۸۴۴۲،	۷۹/۱۰
	التفسير للقرطبی،	☆	۲۳۵/۴
۱۲۶۲۔	الجامع الصحيح لنبھاری،	باب ما یدکر فی الطاعون ،	۸۵۳/۲
	الصحيح لمسلم،	باب الطاعون و الطيرة الکھانة،	۲۲۸/۲
	شرح السنة للیعوی،	☆ مشکوة المصابيح للتبریزی،	۱۵۴۱۱
	اتحاف السادة للزبیدی،	☆ شرح السنة للبقوی،	۲۷۸/۲
	الجامع الصغير للسيوطی،	☆	۲۲۹/۲

سمعه يسأل اسامة بن زيد رضي الله تعالى عنهما ماذا سمعت من رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم الطاعون ، قال : رجز ارسل على بنى اسرائيل او على من كان قبلكم فاذا سمعتم به بارض فلا وتقدموا عليه ، و اذا وقع بارض و انتم بها فلا تخرجوا فرارا منه ۔

حضرت عامر بن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے والد کو حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے یہ سوال کرتے ہوئے سنا کہ آپ نے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے طاعون کے بارے میں کیا سنا ہے؟ بولے حضور نے فرمایا: یہ عذاب تھا جو بنی اسرائیل اور ان سے پہلے لوگوں کی طرف آیا۔ تو جب تم کسی جگہ کے بارے میں سنو کہ وہاں طاعون پھیلا ہوا ہے تو نہ جاؤ، اور جب تم ایسی زمین میں ہو کہ جہاں طاعون پھیلا ہوا ہے تو وہاں سے نہ بھاگو۔ ۱۲۶۳

۱۲۶۳۔ عن عبد الرحمن بن غنم رضي الله تعالى عنه قال : وقع الطاعون بالشام فقال عمرو بن العاص رضي الله تعالى عنه : ان هذا الطاعون رجس ففروا منه الأودية و الشعاب فبلغ ذلك شرحبيل بن حسنة رضي الله تعالى عنه فعضب وقال - كذب عمرو بن العاص فقد صحبت رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم و عمرو ، و أصل من حمل أهله إن هذا الطاعون دعوة نبيكم و رحمة ربكم و وفاة الصالحين قبلكم ۔

حضرت عبد الرحمن بن غنم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ملک شام میں طاعون پھیلا۔ حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا یہ عذاب ہے، لہذا اس سے بھاگ کر وادیوں اور گھاٹیوں میں چھپ جاؤ۔ یہ خبر حضرت شرحبیل بن حسنة رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پہونچی تو غضبناک ہو گئے اور بولے: حضرت عمرو بن عاص نے غلط کہا۔ میں اور وہ یعنی عمرو بن عاص حضور کے ساتھ تھے جبکہ ان کی اہلیہ کا اونٹ گم ہو گیا تھا فرمایا: یہ طاعون تمہارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دعا اور تمہارے رب کی رحمت اور تم سے پہلے نیک لوگوں کے وصال کا ذریعہ ہے۔ ۱۲۶۴

۱۲۶۴۔ عن عبد الرحمن بن غنم رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: کان عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ حین احس بالطاعون فرق فرقا شديدا فقال: يا ايها الناس! تبعدوا في هذا الشعب و تفرقوا، فانه قد نزل بكم امر من الله تعالى، لا اراه الا رجزا و الطوفان، قال شرحبيل بن حسنة رضی اللہ تعالیٰ عنہ: قد صاحبنا رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم و أنت أضل من حمار اهلك، قال عمر و صدقت، قال معاذ لعمر و بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما، كذبت ليس بالطوفان و لا بالرجز و لكنها رحمة بكم و دعوة نبيكم و موت الصالحين قبلكم، فاجتمعوا له و لا تفرقوا عليه، فقال عمرو و صدق۔

حضرت عبدالرحمن بن غنم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے طاعون محسوس کیا تو لوگوں کو بہت خوف دلایا اور فرمایا: اے لوگو! ان گھاٹیوں میں منتشر ہو جاؤ! یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمہارے اوپر ایک بلا ہے۔ کیونکہ میں تو اس کو ایک عذاب اور طوفان ہی سمجھ رہا ہوں۔ حضرت شرحبیل بن حسنة رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ من کر فرمایا: میں اور آپ حضور کے ساتھ تھے اس وقت جبکہ آپ کی اہلیہ کا گدھا بھاگ گیا تھا۔ حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: تم نے سچ کہا: حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عمرو بن عاص سے کہا: آپ نے غلط کہا: نہ یہ طوفان ہے اور نہ عذاب بلکہ یہ تو تمہارے رب کی رحمت اور تمہارے نبی کی دعا ہے اور تم سے پہلے نیک لوگوں کی وفات کا سبب ہے۔ حضرت عمرو بن عاص نے فرمایا: معاذ نے سچ کہا۔ ۱۲۶۴م

۱۲۶۵۔ عن جابر بن عبد الله رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: أَلْعَارُ مِنَ الطَّاعُونِ كَالْعَارِ مِنَ الرَّحْفِ وَ الصَّابِرُ فِيهِ كَالصَّابِرِ فِي الرَّحْفِ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: طاعون سے بھاگنے والا ایسا ہے جیسے جہاد میں کفار کے سامنے سے بھاگنے والا۔ اور طاعون میں ٹھہرنے والا ایسا ہے جیسے جہاد میں صبر و استقامت کرنے والا۔

۱۲۶۶۔ عن زید بن اسلم عن ابيه رضى الله تعالى عنهما قال : قال عمر بن الخطاب رضى الله تعالى عنه : ان الناس قد زعموا انى فررت من الطاعون و انا ابرأ اليك من ذلك ۔

حضرت زید بن اسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے وہ اپنے والد حضرت سالم بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: لوگ گمان کرتے ہیں کہ میں طاعون سے بھاگا۔ الکی! میں اس تہمت سے بری ہوں۔

۱۲۶۷۔ عن عبد الله بن عباس رضى الله تعالى عنهما ان عمر بن الخطاب رضى الله تعالى عنه خرج الى الشام اذا كان يسرع لقيه أمراء الأجناد أبو عبيدة بن الجراح و أصحابه فأخبروه أن الوباء قد وقع بالشام قال ابن عباس : فقال عمر : ادع الى المهاجرين الأولين فدعاهم فاستشارهم و أخبرهم أن الوباء قد وقع بالشام فاختلفوا ، فقال بعضهم : قد عرجت لأمر لا نرى أن نرجع عنه ، و قال بعضهم معك بقية الناس و أصحاب رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم و لا نرى أن تقدمهم على هذا الوباء فقال : ارتفعوا عني ، ثم قال : أدع لى الأنصار فدعوتهم فاستشارهم فسلکوا سبيل المهاجرين و اختلفوا كاختلافهم فقال : ارتفعوا عني ، ثم قال : ادع لى من كان ههنا من مشيخة قريش من مهاجرة الفتح فدعوتهم فلم يختلف منهم عليه رجلان فقالوا: نرى أن ترجع بالناس و لا تقدمهم على هذا لوباء فنادى عمر فى الناس : إنى مصبح على ظهر فاصبحوا عليه ، قال أبو عبيدة بن الجراح رضى الله تعالى عنه: أفرارا من قدر الله ، فقال عمر : لو غيرك قالها يا أبا عبيدة ! نعم ، نفر من قدر الله الى قدر الله ، أرايت لو كان لك إبل هبطت واديا له عدونان ، إحداهما خضبة و الأخرى جذبة أليس إن رعيت الخضبة رعيتها بقدر الله ، و ان رعيت الجذبة رعيتها بقدر الله قال : فحاء عبد الرحمن بن عوف و كان متغيبا فى بعض حاجته فقال : إن عندى فى هذا علما ،

سمعت رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم يقول : إِذَا سَمِعْتُمْ بِهِ بِأَرْضٍ فَلَا تُقَدِّمُوا عَلَيْهِ وَإِذَا وَقَعَ بِأَرْضٍ وَأَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوا فِرَارًا مِنْهُ ، قَالَ : فحمد الله عمر ثم انصرف ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ملک شام کا سفر فرمایا: جب آپ مقام سرغ میں پہنچے تو آپ کو امراء لشکر یعنی حضرت ابو عبیدہ بن جراح اور ان کے ساتھی ملے۔ انہوں نے بتایا کہ ملک شام میں وبا پھوٹ نکلی ہے۔ حضرت ابن عباس فرماتے ہیں: امیر المؤمنین نے فرمایا: مہاجرین اولین کو میرے پاس بلا لاؤ، چنانچہ انہیں بلایا گیا اور مشورہ کیا گیا سرزمین شام میں وبا پھوٹ نکلی ہے۔ اس سلسلہ میں اختلاف رونما ہو گیا۔ بعض حضرات نے کہا ہم ایک کام کیلئے نکلے ہیں اور اسے انجام دیئے بغیر لوٹنا مناسب نہیں۔ اور دوسرے حضرات کی رائے یہ تھی کہ آپ کے ساتھ صحابہ کرام میں سے منتخب حضرات ہیں لہذا مناسب نہیں کہ اس وبا کی طرف پیش قدمی کی جائے۔ یہ سن کر آپ نے فرمایا: کہ میرے پاس سے چلے جاؤ۔ پھر آپ نے انصار کو بلانے کو کہا تو میں ان حضرات کو بلا کر لایا۔ چنانچہ آپ نے ان سے مشورہ کیا انہوں نے بھی مہاجرین کا طریقہ اختیار کیا اور آپس میں اختلاف واقع ہو گیا آپ نے فرمایا میرے پاس سے اٹھ کر چلے جاؤ پھر آپ نے اکابر قریش کو بلایا جنہوں نے فتح مکہ کیلئے ہجرت کی تھی۔ ان حضرات میں سے دو آدمیوں نے بھی اختلاف نہیں کیا اور کہا ہماری رائے یہ ہے کہ لوگوں کو لوٹنے کا حکم دیا جائے اور اس بلا کی طرف پیش قدمی مناسب نہیں چنانچہ حضرت عمر فاروق اعظم نے منادی کروادی کہ کل صبح میں واپسی کیلئے سوار ہو جاؤ گا۔ حضرت ابو عبیدہ نے کہا: کیا آپ خدا کی تقدیر سے فرار کر رہے ہیں؟ حضرت عمر نے فرمایا: کاش! یہ بارت تمہارے سوا کوئی اور کہتا۔ اے ابو عبیدہ! ہاں ہم اللہ تعالیٰ کی تقدیر سے اللہ تعالیٰ کی تقدیر کی طرف فرار کر رہے ہیں۔ غور تو کرو کہ اگر تمہارے پاس اونٹ ہوں اور تم ایسی وادی میں اترو جس کے دو میدان ہوں۔ یعنی ایک سرسبز و شاداب۔ اور دوسرا سوکھا سڑا، کیا یہ حقیقت نہیں کہ تم سرسبز میدان میں چراؤ گے۔ تو یہ چراگاہ تقدیر الہی سے ہے اور اگر خشک میدان میں چراؤ تو یہ بھی اللہ تعالیٰ کی تقدیر سے ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر حضرت عبدالرحمن بن عوف آگئے جو اپنی کسی ضرورت کے باعث وہاں موجود نہ تھے۔ انہوں

نے کہا: اس بارے میں میرے پاس ایک علم ہے۔ یعنی میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جب تم کسی علاقے کے بارے میں سنو کہ وہاں طاعون ہے تو نہ جاؤ، اور جب اس جگہ میں پھوٹ لگے جہاں تم رہتے ہو تو وہاں سے فرار کرتے ہوئے وہاں سے نہ نکلو۔

حضرت عمر نے یہ حدیث سن کر خدا کا شکر ادا کیا اور پھر لوٹ آئے۔ ۱۲م

۲۔ (ما) (مصر) رضا فرقی سرہ فرماتے ہیں

طاعون سے فرار گناہ کبیرہ ہے جن حکمتوں کی بنا پر حکیم کریم رؤف رحیم علیہ وعلی آلہ الصلوٰۃ والسلام نے طاعون سے فرار حرام فرمایا ان میں سے ایک حکمت یہ ہے کہ اگر تندرست بھاگ جائیں گے بیمار ضائع ہو جائیں گے۔ ان کا نہ کوئی بیمار دار ہوگا نہ خبر گیراں۔ پھر جو مریں گے ان کی تجھیز و تکفین کون کرے گا جس طرح خود آج کل ہمارے شہر اور گرد و نواح کے ہنود میں مشہور ہو رہا ہے کہ اولاد کو ماں باپ، اور ماں باپ کو اولاد نے چھوڑ کر اپنا رستہ لیا، بڑوں بڑوں کی لاشیں مزدوروں نے ٹھیلے پر ڈال کر جہنم پہنچائیں۔ اگر شرع مطہر مسلمانوں کو بھی بھاگنے کا حکم دیتی تو معاذ اللہ یہ ہی بے بسی بے کسی ان کے مریضوں میں کو بھی گھیرتی جسے شرع قطعاً حرام فرماتی ہے۔

ارشاد الساری شرح صحیح البخاری میں ہے

لا تخرجوا فرارا منه فانه فرار من القدر و لئلا يضيع المرضى لعدم من

يتعهدهم والموتى لعدم من يحجز۔

اسی طرح زرقاتی شرح مؤطا میں ہے۔ اور امام عینی نے شرح بخاری میں بھی اسے نقل کر کے مقرر رکھا۔ ظاہر ہے کہ یہ علت جس طرح غیر شہر کو بھاگ جانے میں ہے یونہی بیرون شہر جا پڑنے بلکہ محلہ مریضوں چھوڑ کر محلہ صحیحوں میں جا بسنے میں بھی۔ تو حق یہ ہے کہ بہ نیت فرار مطلقاً نقل و حرکت حرام ہے۔ نیز یہ علت موجب ہے کہ نہ صرف طاعون بلکہ ہر وبا کا یہی حکم ہے۔

فتاوری ضویہ حصہ اول ۲۶۲/۹

۱۲۶۸۔ عن أبي عسيب رضى الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله

تعالى عليه وسلم : أتاني جبرئيل بالحُمى و الطاعون ، فأَمْسَكْتُ الحُمى بِالْعَدِيَّةِ

وَأَرْسَلْتُ الطَّاعُونَ إِلَى الشَّامِ ، فَالطَّاعُونَ شَهَادَةُ لِأُمَّتِي وَ رَحْمَةٌ لَهُمْ وَ رِجْسٌ عَلَى الْكَافِرِينَ ۔

حضرت ابو صیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے پاس جبرئیل امین علیہ الصلوٰۃ والسلام بخارا اور طاعون لیکر حاضر ہوئے، میں نے بخارہ مدینہ طیبہ میں رہنے دیا اور طاعون ملک شام کو بھیج دیا۔ تو طاعون میری امت کیلئے شہادت و رحمت اور کافروں پر عذاب و قہمت ہے۔

### (۳) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو معلوم تھا کہ طاعون کو ملک شام کا حکم ہوا ہے اور بلا و شام فتح کرنے تھے۔ لہذا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو لشکر ملک شام کو روانہ فرماتے اس سے دو ہاتوں پر یکساں بیعت و عہد و پیمان لیتے، ایک یہ کہ دشمنوں کے نیزوں سے نہ بھاگنا، دوسرے یہ کہ طاعون سے نہ بھاگنا۔

یہاں سے خوب ثابت و ظاہر ہوا کہ مسلمانوں کو فرار عن الطاعون کی ترغیب دینے والا ان کا خیر خواہ نہیں بد خواہ ہے۔ اور طبیعوں ڈاکٹروں کا اس میں صبر و استقلال سے منع کرنا خیر و صلاح کے خلاف اور باطل ہے، اللہ عز و جل نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سارے جہان کیلئے رحمت بنا کر بھیجا اور مسلمانوں پر باتھیس رؤف و رحیم بتایا۔ اور صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کیلئے ارحم امتی ہامتی ابو بکر، حدیث میں آیا۔ یعنی جو رافت و رحمت میری امت کے حال پر ابو بکر کو ہے اتنی تمام امت میں کسی کو نہیں۔ اگر طاعون سے بھاگنے میں بھلائی اور ٹھہرنے میں برائی ہوتی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہ اپنی امت پر ماں باپ سے زیادہ مہربان ہیں کیوں ٹھہرنے کی ترغیب دیتے۔ اور بھاگنے سے اس قدر تاکید شدید کے ساتھ کیوں منع فرماتے۔ اور صدیق اکبر کہ تمام امت میں سب سے بڑھ کر خیر خواہ امت ہیں کیوں اس سے نہ بھاگنے کا عہد و پیمان لیتے۔

معلوم ہوا کہ طاعون سے بھاگنے کی ترغیب دینے والے ہی حقیقہ امت کے بد خواہ اور الٹی مت سمجھانے والے ہیں۔ و العیاذ باللہ تعالیٰ۔

جیسے کوئی بد عقل، کج فہم، عورت پڑھنے کی محنت استاذ کی شدت دیکھ کر اپنے بچے کو مکتب

سے بھاگ آنے کی ترغیب دے وہ اپنے خیال باطل میں اسے محبت سمجھتی ہے۔ حالانکہ صریح دشمنی ہے۔

ع دوستی بے خرداں دشمنی است۔

بد نصیب وہ بچہ کہ اس کے کہنے میں آجائے اور مہربان باپ کی تاکید و تہدید خیال میں نہ لائے۔

بلکہ انصافاً یہ حالت اس مثال سے بھی بدتر ہے۔ کتب میں پڑھنے کی محنت سبھی پر ہوتی ہے اور شدت بھی غالب و اکثری ہے۔ اور جہان طاعون پھوٹے وہاں سب یا اکثر کا جتلا ہونا کچھ ضروری نہیں۔ بلکہ باذنہ تعالیٰ محفوظ ہی رہنے والوں کا شمار زائد ہوتا ہے۔ ولہذا آگ اور زلزلہ پر اس کا قیاس باطل اور لا تفلحوا باہدکم الی التہلک۔ کے نیچے سمجھنا محض دوسوہ ہے کہ ان میں ہلاک غالب ہے اور سچا ہلاک تو یہ ہے کہ مصطفیٰ جانِ رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ارشاد اقدس کو کہ عین رحمت و خیر خواہی امت ہے معاذ اللہ، معصرت رساں خیال کیا جائے۔

تنبیہ نہیہ: جس طرح طاعون سے بھاگنا حرام ہے اس کے لئے وہاں جانا بھی ناجائز و گناہ ہے۔ احادیث صحیحہ میں دونوں سے ممانعت فرمائی۔ پہلے میں تقدیر الہی سے بھاگنا ہے۔ تو دوسرے میں بلائے الہی سے مقابلہ کرنا ہے۔ اور اس کے لئے اظہار توکل عذر محض سفاہت۔ توکل معارضہ اسباب کا نام نہیں اس قدر کی ممانعت میں ہرگز گنجائش سخن نہیں۔

اب رہا یہ کہ جب طاعون سے بھاگنے یا اس کے مقابلہ کی نیت نہ ہو تو شہر طاعون سے لکنا، یا دوسری جگہ سے اس میں جانا فی نفسہ کیسا ہے؟ اس میں ہمارے علماء کی تحقیق یہ ہے کہ بجائے خود حرام نہیں مگر نظریہ پیش بینی یہاں دو صورتیں ہیں۔

ایک یہ کہ انسان کامل الایمان ہے۔ لن یصینا الا ما کتب اللہ لنا کی بشارت و نورانیت اس کے دل کے اندر سرایت کئے ہوئے ہے۔ اگر طاعونی شہر میں کسی کام کو جائے اور جتلا ہو جائے تو اسے یہ پشیمانی عارض نہ ہوگی کہ ناحق آیا کہ بلانے لے لیا۔ یا کسی کام کو باہر جائے تو یہ خیال نہ کریگا کہ خوب ہوا جو اس بلا سے نکل آیا۔ خلاصہ یہ ہے اس کا آنا جانا بالکل ایسا ہو جیسا طاعون نہ ہونے کا زمانہ میں ہوتا تو اسے خالص اجازت ہے۔ اپنے کاموں کو آئے جائے جو چاہے کرے کہ نہ فی الحال نیت فاسدہ ہے نہ آئندہ فساد فکر کا اندیشہ ہے۔



دوم جو ایسا نہ ہو، اسے مکروہ ہے کہ اگرچہ فی الحال نیت فاسدہ نہیں کہ حکم حرمت ہو۔ مگر آئندہ فساد پیدا ہونے کا اندیشہ ہے۔ لہذا کراہت ہے۔

چنانچہ وہ حدیثیں جن میں خود شہر طاعونی سے نکلنے اور اس میں جانے کی ممانعت مروی ہوئی اگر اپنے اطلاق پر رکھی جائیں یعنی نیت فرار و مقابلہ سے مقید نہ کی جائیں تو ان کا تحمل یہ ہی صورت کراہت ہے جو ابھی مذکور ہوئی۔ اور اطلاق اس بنا پر کہ اکثر لوگ اسی قسم کے ہوتے ہیں۔ اور احکام کی بنا کثیر و غالب پر ہے۔

فتاویٰ رضویہ حصہ دوم ۲۶۳/۹

### (۴) جزائی سے میل جول

۱۲۶۹۔ عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نساخذ بيد رجل محذوم، فادخلها معه في القصعة ثم قال: كُلْ بِثَقَّةٍ بِاللَّهِ وَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جزائی کا ہاتھ پکڑا اور پیالے میں داخل فرما کر ارشاد فرمایا: میرے ساتھ اللہ تعالیٰ کی رحمت پر یقین رکھتے ہوئے کھا اور اس پر بھروسہ رکھ۔ ۱۲م

۱۲۷۰۔ عن أبي ذر الغفاري رضي الله تعالى عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: كُلْ مَعَ صَاحِبِ الْبَلَاءِ تَوَاصُّا لِرَبِّكَ وَإِيْمَانًا۔

حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کھاؤ وہابی بیماری والے کے ساتھ اپنے رب کے حضور عاجزی و انکساری اختیار کرتے ہوئے اور اس کی ذات پر ایمان رکھتے ہوئے۔

۱۲۶۹۔ الصحيح لابن حبان،	☆ ۱۴۳۳	☆ شرح السنة للبخاری، ۱۷۲/۱۲
مشکوۃ المصابیح للتبریزی،	☆ ۴۵۸۵	☆ البیاضة و النہایة لابن کثیر، ۵۶/۵
المصنف لابن شیبہ،	☆ ۱۲۰/۸	☆ کثر العمال للمتقی، ۲۸۳۴۲/۱۰۰ ۵۶/۱۰
العلل المتناہیة لابن الجوزی،	☆ ۳۸۶/۲	☆ الجامع للترمذی، باب الاطعمہ، ۱/۲
السنن لابن ماجہ، باب الحنائم،	☆ ۲۶۱/۲	
۱۲۷۰۔ الجامع الصغیر للسيوطی،	☆ ۳۹۸/۲	☆ شرح معانی الآثار للطحاوی، ۳۷۹/۲

۱۲۷۱۔ عن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : لَا عُلُوْىَ وَلَا عَظِيْرَةَ وَلَا هَامَةَ وَلَا صَفَرَ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چھوت کی بیماری، بد شکوئی، الوکا جاہلانہ تصور، صفر کی جاہلانہ کاروائی کوئی چیز نہیں۔

## (۵) جذامی سے دور بھاگو

۱۲۷۲۔ عن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى

۸۵۰/۲	باب الحمام	۱۲۷۱۔ الجامع الصحيح للبخارى
۲۳۰/۲	باب لا عُلُوْىَ وَلَا طَيْرَ وَلَا هَامَةَ	الصحيح لمسلم
۲۶۱/۲	باب من كان يحب المال ميرته الطيرة	السلسلة لابن ماجه
۲۱۶/۷	☆ السنن الكبرى للبيهقي	المسند لاحمد بن حنبل
۱۷۷/۷	☆ المحرم الكبير للطبراني	المصنف لعبد الرزاق، ۱۹۵۰، ۱۰/۱۰۴
۱۱۹/۱۰، ۲۸۶۰۳	☆ كثر العمال للمتنقي	شرح السنة للهيوي
۲۴/۲	☆ المسند للعقيلي	فتح الباري للعسقلاني
۱۱۱۷	☆ المسند لنحمدي	المصنف لابن ابي شيبة
۷۸۵	☆ السلسلة الصحيحة للالباني	السنة لابن ابي العاصم
۹۱۳	☆ الادب المفرد للبخاري	مجمع الروايد للهيتمي
۸۰/۱	☆ الاحكام النبوية للكمال	المطالب العالية لابن حجر
۲۵۰/۱	☆ حلية الاولياء لابن نعيم	الطب النبوي للذهبي
۳۰۷/۴	☆ شرح معاني الآثار للطحاوي	الكلام الطب لابن ابي تيمية
۲۲۸/۱	☆ تاريخ اصفيان لابن نعيم	البداية و النهاية لابن كثير
۴۵۷۷	☆ مشكوة المصابيح للتبريزي	نصب الراية للربيعي
۳۴۲/۲	☆ مشكل الآثار للطحاوي	تاريخ بغداد للخطيب
۱۳۹/۱	☆ تاريخ الكبير للبخاري	تحريد التمهيد لابن عبد البر
	☆	علل الحديث لابن ابي حاتم
۸۵۰/۲	باب الحمام	۱۲۷۲۔ الجامع الصحيح للبخاري
	☆ مجمع الروايد للهيتمي	المسند لاحمد بن حنبل
۱۳۲/۸	☆ المصنف لابن ابي شيبة	السنن الكبرى للبيهقي
۸۱/۲	☆ التاريخ الكبير للبخاري	الاحكام النبوية للكمال
۵۶/۱۰، ۲۸۳۴۰	☆ كثر العمال للمتنقي	فتح الباري للعسقلاني
۳۵۶/۵	☆ البداية و النهاية لابن كثير	السلسلة الصحيحة للالباني
۷۹	☆ الاسرار المرفوعة للقاري	الطب النبوي للذهبي

علیه وسلم : فَرَمِنَ الْمُحْتَضُّومَ كَمَا تَفَرُّمِنَ الْأَسَدَ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جزائی سے اس طرح بھاگو جس طرح شیر سے بھاگتے ہو۔ ۱۲۷۳م

۱۲۷۳۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اتَّقُوا صَاحِبَ الْحُذَامِ كَمَا يُتَّقَى السَّبُعُ ، إِذَا هَبِطَ وَادِيَا فَاهِبَطُوا غَيْرَهُ ۔

حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جزائی سے ایسے بچو جیسے درندے سے بچا جاتا ہے۔ جب وہ کسی وادی میں ٹھہرے تو تم دوسرے میں ٹھہرو۔ ۱۲۷۴م

۱۲۷۴۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي وَفَى رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : كَلِمَ الْمُحْتَضُّومَ وَبَيْتَكَ وَبَيْتَهُ فَذَرُ رُمُحَ أَوْ رُمُحِي ۔

فتاویٰ رضویہ حصہ دوم ۵/۹

حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جزائی سے گنگو اس طرح کرو کہ تمہارے اور اس کے درمیان ایک یا دو نیزوں کا فاصلہ ہو۔ ۱۲۷۵م

۱۲۷۵۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَا تُدْبِحُوا النَّظَرَ إِلَى الْمُحْتَضُّومِينَ ۔

۱۲۷۳۔	التاریخ الکبیر للبخاری،	۲۵۴/۷	☆	کثر العمال للمنفی،	۲۸۳۳۲، ۵۴۱۰
۱۲۷۴۔	کثر العمال للمنفی،	۵۴۱۰، ۲۸۳۳۹	☆	الکامل لابن عدی،	۲۸۹/۷
	الاحکام النبویہ للکمال،	۸۱۰	☆	فتح الباری للعسقلانی،	۱۵۹۱۰
۱۲۷۵۔	السنن لابن ماجہ،	باب الحذام،			۲۶۱
	المسند لآحمد بن حنبل،	۲۷۶/۱	☆	المصمّم الکبیر للطبرانی،	۱۴۳/۳
	المصنف لابن ابی شیبہ،	۱۳۲/۸	☆	مجمع الروائد للہیثمی،	۱۰۰/۵
	الاحکام النبویہ للکمال،	۷۹/۱	☆	کثر العمال للمنفی،	۲۸۳۳۹، ۵۵/۱۰
	فتح الباری لابن حجر،	۱۵۹/۱۰	☆	السلسلۃ الصحیحۃ للالبانی،	۱۰۶۴
	الطب النبوی للہیثمی،	۱۱۶	☆	التاریخ الکبیر للبخاری،	۱۳۸/۱
	الکامل لابن عدی،	۲۱۸/۶	☆	المس الکبیر للیہقی،	۲۱۹/۷

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھ و مومن کی طرف نگاہ جما کر نہ دیکھو۔

۱۲۷۶۔ عن عبد الله بن عباس رضي الله تعالى عنهما قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : لَا تُحِلُّوا النَّظَرَ إِلَى الْمَحْذُومِينَ ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھ و مومن کی طرف نگاہ جما کر نہ دیکھو۔

۱۲۷۷۔ عن الحسين السيد الشهيد الريحانة الاصغر بن علي رضي الله تعالى عنهما قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : لَا تُدْبِهُمُوا النَّظَرَ إِلَى الْمَحْذُومِينَ ، إِذَا كَلَعْتُمُوهُمْ فَلْيَكُنْ بَيْنَكُمْ وَ بَيْنَهُمْ قَلْبُ رُمْح ۔

حضرت امام حسین شہید کربلا نو اسے اصغر ابن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھ و مومن کی طرف نگاہ جما کر نہ دیکھو، اور جب گفتگو کرو تو تمہارے اور ان کے درمیان ایک نیزے کا فاصلہ رہے۔ ۱۲

۱۲۷۸۔ عن يعلى بن عطاء عن رجل من آل الشريد يقال له عمرو عن ابيه قال : كان في وفد ثقيف رجل محزوم فارسل اليه النبي صلى الله تعالى عليه وسلم اِرْجِعْ فَقَدْ بَايَعْنَاكَ ۔

حضرت یعلی بن عطاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ خاندان شریذ کے ایک مرد سے راوی جن کو عمرو کہا جاتا تھا وہ اپنے والد سے روایت کرتے کہ وفد ثقیف میں ایک جزامی مرد تھے تو حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کو کہلا بھیجا: جاؤ تم سے ہم نے بیعت کر لی۔ ۱۲

۱۲۷۹۔ عن أنس رضي الله تعالى عنه قال : رأى النبي صلى الله تعالى عليه وسلم محذوما فقال : يَا أَنَسُ ! إِنَّ الْبَسَاطَةَ لَا يَطَأُ عَلَيْهَا بِقَدَمِهِ ۔

۱۲۷۶۔ السنن الكبرى للبيهقي،	☆	۲۱۸/۷	☆	الحامع الصغير للسيوطي،	۱۷۸/۲
۱۲۷۷۔ المستند لاحمد بن حنبل،	☆	۷۸/۱	☆	باب الحنظل،	۲۶۱/۲
۱۲۷۸۔ السنن لابن ماجه،	☆	۳۸۷/۲	☆	كثر العمال لمصطفى،	۲۸۳/۱، ۹۶/۱۰
۱۲۷۹۔ العلل المتناهية لابن الجوزي،	☆	۳۸۷/۲	☆	كثر العمال لمصطفى،	۲۸۳/۱، ۹۶/۱۰

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک مجذوم کو آتے دیکھا تو فرمایا: اے انس! پچھو نالٹ دو۔ کہیں یہ اس پر اپنا پاؤں نہ رکھ دے۔  
 ۱۲۸۰۔ عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : إِنْ كَانَ شَيْءٌ مِنَ الدَّاءِ يُعْدِي فَهُوَ هَذَا يَعْنِي الْحَدَامَ ۔  
 حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر کوئی بیماری اڑ کر لگ سکتی تو وہ یہی ہے۔

۱۲۸۱۔ عن ابن ابی ملیکہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ان عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ مر بامرأة محنومة و هي تطوف بالبيت و قال لها : يا امة الله ! لا تؤذي الناس ، لو جلست في بيتك ، فجلست ، فمر بها رجل بعد ذلك فقال : ان الذي كان نهارك قد مات فاعرجي ، قالت : ما كنت لا طبعه حيا و اعصبه ميتا ۔

حضرت ابن ابی ملیکہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم نے ایک جذائی عورت کو کعبہ معظمہ کا طواف کرتے دیکھا۔ فرمایا: اے اللہ کی لوٹھی لوگوں کو ایذا نہ دے، اچھا ہو کہ تم اپنے گھر میں بیٹھی رہو۔ پھر وہ گھر سے نہ نکلیں۔ امیر المؤمنین کے وصال کے بعد ایک شخص ان کے پاس گئے اور کہا: جنہوں نے تم کو ٹکٹنے سے منع کیا تھا ان کا انتقال ہو چکا۔ لہذا اب تم نکلو، پولیس: میری غیرت یہ گوارا ہی نہیں کرتی کہ جس کی اطاعت میں ان کی زندگی میں کرتی تھی اب بعد انتقال ان کی نافرمانی کروں۔ ۱۲ام

## (۶) جذامی کے ساتھ قیام و طعام

۱۲۸۲۔ عن خارجة بن زيد رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ان عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ دعا هم لغدائه فها هو و كان فيهم معيقب و كان به حزام فاكل معيقب معهم ، فقال له عمر : خذ مما يليك و من شقك ، فلو كان غيرك ما آكلني في صحفة و لكان بيني و بينه قيد رمح ۔

فقہ مدینہ حضرت خارجہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین

حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے صبح کو کچھ لوگوں کی دعوت کی، لوگوں کو کچھ تشویش ہوئی کہ ان میں حضرت معقیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی تھے جن کو یہ مرض تھا۔ لیکن ان کو سب کیساتھ کھانے میں شریک کیا گیا اور امیر المؤمنین نے ان سے فرمایا: اپنے قریب سے اپنی طرف سے لیجئے اگر آپ کے سوا کوئی اور اس مرض کا ہوتا تو میرے ساتھ ایک رکابی میں نہ کھاتا اور مجھ میں اور اس میں ایک نیزے کا فاصلہ ہوتا۔ ۱۲۸۳م

۱۲۸۳۔ عن خارجة بن زيد رضي الله تعالى عنه قال : ان عمر بن الخطاب وضع له العشاء مع الناس يتعشون فخرج فقال : لمعقيب بن ابي فاطمة الدوسي و كان له صحبة و كان من مهاجر الحبشة ، اذن فاجلس ، و ايم الله : لو كان غيرك به الذي بك لما جلس مني ادنى من قيد رمح۔

فقہ مدینہ حضرت خارجہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دسترخوان پر شام کو کھانا رکھا گیا۔ لوگ حاضر تھے۔ امیر المؤمنین برآمد ہوئے کہ ان کیساتھ کھانا تناول فرمائیں۔ معقیب بن ابی فاطمہ دوسی صحابی مہاجر حبشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا: قریب آئیے، ٹٹھکے، خدا کی قسم! دوسرا ہوتا تو ایک نیزے سے کم فاصلہ پر میرے پاس نہ بیٹھتا۔

۱۲۸۴۔ عن محمود بن لبيد رضي الله تعالى عنه قال - امرني يحيى بن الحكم على جرش ، فقدمتها فحدثوني ان عبد الله بن جعفر رضي الله تعالى عنهما حدثهم أن رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم قال لصاحب هذا لوجع ، الجذام اتقوه كما يتقى السبع ، ادأعط و ادأها فاهبطوا غيره فقلت لهم: و الله ! لئن كان ابن جعفر حدثكم هذا ما كذبكم ، فلما عزلني عن جرش فقدمت المدينة فلقبت عبد الله بن جعفر فقلت : يا أبا جعفر ما حديث حدثني به عنك اهل جرش ، قال : فقال : كذبوا و الله ! ما حدثهم هذا و لقد رأيت عمر بن الخطاب يوتى بالإناء فيه الماء فيعطيه معيقيا و كان رجلا قد أسرع فيه ذلك الوجع فيشرب منه ثم يتاوله عمر من يده فيضع فمه موضع فمه حتى يشرب منه فعرفت انما

يصنع عمر ذلك فرارا من أن يدخله شيء من العدوى ، قال : و كان يطلب له الطب من كل من سمع له يطلب حتى قدم عليه رجلان من أهل اليمن فقال : هل عندكما من طب لهذا الرجل الصالح ، فان هذا الوجع قد أسرع فيه فقالا : أما شيء يذهبه فلا نقدر عليه ، و لكننا سند اويده دواء يقفه فلا يريد ، فقال عمر : عافية عظيمة ان يقف فلا يزيد فقالا له : هل تنبت ارضك الحنظل ؟ قال : نعم ، قالا : فأجمع لنا منه فامر فجمع له منه مكتلين عظيمين فعمدا الى كل حنظلة فشقاها ثنتين ، ثم اضجعا معقيبا ثم أخذ كل رجل منهما بإحدى قدميه ، ثم جعلا بذلكا بطون قدميه الحنظلة حتى اذا محقت أخذوا أخرى حتى رأينا معقيبا يتنعم أخضر مرا ، ثم أرسلاه فقالا لعمر ، لا يزيد و جعة بعد هذا أبدا قال : فوالله ما زال معقيب متماسكا لا يزيد و جعة حتى مات .

حضرت محمود بن لبید انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بعض ساکنان موضع جرش نے بیان کیا کہ حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حدیث بیان کی کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا : جزائی سے بہت ہیے درندے سے بچتے ہو وہ ایک ٹالے میں اترے تو تم دوسرے میں اترو میں نے کہا : واللہ اگر عبداللہ بن جعفر نے یہ حدیث بیان کی تو غلط نہ کہا جب میں مدینہ طیبہ آیا۔ ان سے ملا اور اس حدیث کا حال پوچھا۔ کہ اہل جرش آپ سے یوں ناقل تھے۔ فرمایا واللہ انہوں نے غلط نقل کی میں نے یہ حدیث ان سے نہ بیان کی۔ میں نے تو امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم کو یہ دیکھا کہ پانی ان کے پاس لایا جاتا۔ وہ معقیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیتے۔ معقیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ پی کر اپنے ہاتھ سے امیر المؤمنین کو دیتے امیر المؤمنین ان کے منہ رکھنے کی جگہ اپنا منہ رکھ کر پانی پیتے۔ میں سمجھتا کہ امیر المؤمنین یہ اس لئے کرتے ہیں کہ بیماری اڑ کر گلنے کا خطرہ ان کے دل میں نہ آنے پائے حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں : امیر المؤمنین فاروق اعظم جسے طیب سنتے معقیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کیلئے اس سے علاج چاہتے۔ دو حکیم یمن سے آئے۔ ان سے بھی فرمایا : وہ بولے جاتا رہے یہ تو ہم سے ہو نہیں سکتا۔ ہاں ایسی دوا کر دیں گے کہ بیماری ٹھہر جائے بڑھنے نہ پائے۔ امیر المؤمنین نے فرمایا : بڑی تندرستی ہے کہ مرض ٹھہر جائے بڑھنے نہ پائے انہوں نے دو بڑی زچیلیں بھروا کر اندرائن کے تازہ پھل منگوائے جو خر بوزہ کی شکل اور نہایت تلخ ہوتے ہیں۔ پھر

ہر پھل کے دو دو ٹکڑے کئے اور معقیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو لٹا کر دونوں طبیبوں نے ایک ایک ٹکڑے پر ایک ایک ٹکڑا ملنا شروع کیا۔ جب وہ ختم ہو گیا دوسرا لیا یہاں تک معقیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے منہ اور ناک سے سبز رنگ کی کڑوی رطوبت نکلنے لگی اس وقت چھوڑ کر دونوں طبیبوں نے کہا اب بیماری کبھی ترقی نہ کرے گی۔ حضرت عبداللہ فرماتے ہیں۔ واللہ! معقیب اس کے بعد ایک ٹھہری حالت پر رہے۔ تا دم مرگ مرض کی زیادتی نہ ہوئی۔

۱۲۸۵۔ عن عبد الرحمن بن القاسم عن ابيه رضى الله تعالى عنهما قال - قدم على ابى بكر و فذ من ثقیف فأتى بطعام فدما القوم وتنحى رجل به هذا الداء يعنى الحزام فقال له ابو بكر: ادنه فدنا قال: كل فاكل، و جعل ابو بكر يضع يده موضع يده فياكل مما ياكل من المجلوم -

حضرت عبدالرحمن بن قاسم بن محمد بن ابی بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت ہے کہ یہ اپنے والد حضرت قاسم بن محمد سے راوی کہ امیر المؤمنین حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دربار میں قوم ثقیف کی سفارت حاضر ہوئی کھانا حاضر لایا گیا۔ وہ لوگ نزدیک آئے مگر ایک صاحب کہ اس مرض میں مبتلا تھے الگ ہو گئے۔ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: قریب آؤ قریب آئے فرمایا: کھانا کھاؤ کھانا کھایا۔ حضرت قاسم فرماتے ہیں۔ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس طرح شروع کیا کہ جہاں سے وہ مجھ کو والہ لیتے وہیں سے صدیق اکبر کو والہ لیکر نوش فرماتے۔

۱۲۸۶۔ عن نافع بن القاسم رضى الله تعالى عنه عن جدته فطيمة رضى الله تعالى عنهما قالت دخلت على عائشة الصديقه رضى الله تعالى عنها فسألتها أكان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم يقول فى المجلومين: فروا منهم كفراركم من الاسد، قالت: كلا و لكنه لا عدوى من اعدى الاول -

حضرت نافع بن قاسم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اپنی دادی حضرت فطیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روای۔ فرماتی ہیں: کہ میں ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی



اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آپ سے کہا: کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مجھ و مومنوں کے بارے میں یہ فرماتے کہ ان سے ایسا بھاگو جیسا شیر سے بھاگتے ہو؟ ام المؤمنین نے فرمایا: ہرگز نہیں بلکہ یہ فرماتے تھے کہ بیماری اڑ کر نہیں لگتی۔ جسے پہلے ہوئی اسے کس کی اڑ کر لگی۔

### (۳) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ام المؤمنین کا یہ انکار اپنے علم کی بنا پر ہے، یعنی میرے سامنے ایسا نہ فرمایا بلکہ یوں فرمایا اور ہے یہ کہ دونوں ارشاد حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بصحت کافیہ ثابت ہیں۔ حدیث جلیل عظیم صحیح مشہور بلکہ متواتر جس سے ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے استدلال کیا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”لا عدوی“ بیماری اڑ کر نہیں لگتی۔

یہ حدیث تیرہ صحابہ کرام سے مروی ہے۔ اس کے متعدد طرق میں وہ جواب قاطع ہر شک وارتیاب ہوا جسے ام المؤمنین نے اپنے استدلال میں روایت فرمایا۔

صحیحین و سنن ابی داؤد و شرح معانی الآثار امام طحاوی وغیرہا میں حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے۔ جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ فرمایا کہ بیماری اڑ کر نہیں لگتی، تو ایک باد یہ نشین نے عرض کی: یا رسول اللہ! پھر اونٹوں کا کیا حال ہے کہ ریتی میں ہوتے ہیں جیسے ہرن یعنی صاف شفاف بدن، ایک اونٹ خارش والا اکمران میں داخل ہوتا ہے جس سے خارش ہو جاتی ہے۔ حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: فمن اعدى الاول، اس پہلے کس کی اڑ کر لگی۔

احمد و مسلم و ابوداؤد و ابن ماجہ کے یہاں حدیث ابن عمر سے ہے ارشاد فرمایا: ذلکم القدر فمن احرب الاول یہ تقدیری باتیں ہیں بھلا پہلے کس نے کھجلی لگا دی۔

یہی ارشاد احادیث عبد اللہ بن مسعود، عبد اللہ بن عباس ابو امامہ ہاشمی، اور عمیر بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں مروی ہوا حدیث اخیر میں اس توضیح کے ساتھ ہے کہ فرمایا: الم تروا الی البعیر یكون فی الصحراء فیصبح و فی کر کرتہ اوفی مراق بطنہ نکتہ من حرب لم تکن قبل ذلک فمن اعدى الاول

کیا دیکھتے نہیں کہ اونٹ جنگل میں ہوتا ہے۔ یعنی الگ تھلگ کہ اس کے پاس کوئی بیمار اونٹ نہیں صبح کو دیکھو تو اس کے بیچ سینے یا پیٹ کی نرم جگہ میں کھجلی کا دانہ موجود ہے بھلا اس پہلے کو کس کی اڑ کر لگ گئی۔

حاصل ارشاد یہ ہے کہ قطع تسلسل کیلئے ابتداء بغیر دوسرے سے منتقل ہوئے خود اس میں بیماری پیدا ہونے کا ماننا لازم ہے۔ تو حجت قاطعہ سے ثابت ہوا کہ بیماری خود بخود بھی حادث ہو جاتی ہے۔ اور جب یہ مسلم تو دوسرے میں انتقال کے سبب پیدا ہونا محض وہم طیل و ادعائے بے دلیل رہا۔

فتاویٰ رضویہ حصہ اول ۹/۲۳۵

اب بتوفیق اللہ تعالیٰ تحقیق حکم سنئے۔

اقول وباللہ التوفیق: احادیث قسم ثانی تو اپنے افادہ میں صاف صریح ہیں کہ بیماری اڑ کر نہیں لگتی۔ کوئی مرض ایک سے دوسرے کی طرف سرایت نہیں کرتا۔ کوئی بیمار کو بیمار کے قرب و اختلاط سے بیمار نہیں ہو جاتا۔ جسے پہلے شروع ہوئی اس کو کس کی اڑ کر لگی، ان متواتر و روشن و ظاہر ارشادات عالی کون کر یہ خیال کسی طرح کنجائش نہیں پاتا کہ واقع میں تو بیماری اڑ کر لگتی ہے مگر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے زمانہ جاہلیت کا وسوسہ اٹھانے کے لئے مطلقاً اس کی نفی فرمائی ہے۔

پھر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم واجلہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی عملی کارروائی مجذوموں کو اپنے ساتھ کھلانا، ان کا جوٹھا پانی پینا ان کا ہاتھ اپنے ہاتھ سے پکڑ کر برتن میں رکھنا، خاص ان کے کھانکی جگہ لوالہ اٹھا کر کھانا، جہاں منہ لگا کر انہوں نے پانی پیا بالقصد اسی جگہ منہ رکھ کر نوش کرنا یہ اور یہ بھی واضح کر رہا ہے کہ عدویٰ یعنی ایک کی بیماری دوسرے کو لگ جانا محض خیال باطل ہے۔ ورنہ اپنے کو بلا کیلئے پیش کرنا شرع ہرگز روا نہیں رکھتی۔ قال اللہ تعالیٰ۔

و لا تلقوا بائدہکم الی التہلکۃ۔

آپ اپنے ہاتھوں ہلاکت میں نہ پڑو۔

رہیں قسم اول (مجذوموں سے دور و نفور رہنے) کی حدیثیں وہ اس درجہ عالیہ صحت پر نہیں جس پر احادیث نفی ہیں۔ ان میں اکثر ضعیف ہیں۔ اور بعض غایت درجہ حسن ہیں صرف حدیث اول کی صحیح ہو سکی ہے مگر وہی حدیث اس سے اعلیٰ وجہ پر جو صحیح بخاری میں آئی خود اسی

میں ابطال عدوی موجود کہ مجذوم سے بھاگنا اور بیماری اڑ کر نہیں لگتی تو یہ حدیث خود واضح فرما رہی ہے کہ بھاگنے کا حکم اس وسوسہ اور اندیشہ کی بنا پر نہیں۔

معہذا صحت میں اس کا پایہ بھی دیگر احادیث نفی سے گرا ہوا ہے کہ اسے امام بخاری نے مسند روایت نہ کیا بلکہ بطور تعلیق۔

لہذا اصلاً کوئی حدیث ثبوت عدوی میں نص نہیں۔ یہ تو متواتر حدیثوں میں فرمایا کہ بیماری اڑ کر نہیں لگتی۔ اور یہ ایک حدیث میں بھی نہیں آیا کہ عادی طور پر اڑ کر لگ جاتی ہے۔

ہاں وہ حدیث کہ جذامیوں کی طرف نظر بجا کر نہ دیکھو ان کی طرف تیز نگاہ نہ کرو۔ صاف یہ تحمل رکھتی ہے کہ ادھر زیادہ دیکھنے سے تمہیں گھن آئے گی، نفرت پیدا ہوگی، ان مصیبت زدوں کو تم حقیر سمجھو گے۔ ایک تو یہ خود حضرت عزت کو پسند نہیں، پھر اس سے ان گرفتارانِ بلا کو نا حق ایذا پہونچے گی۔ اور یہ روا نہیں۔

علامہ منادی تیسیر شرح جامع صغیر میں فرماتے ہیں۔

( لا تحذرو النظر ) لانه اذى ان لا تعافوهم فتزدروهم او تحتقروهم ۔

علامہ فتنی مجمع بحار الانوار میں فرماتے ہیں

لا تدبموا النظر الى المحذومين۔ لانه اذا اذامه حقرو تازی به المحذوم ۔

اور ایک حدیث میں وفد ثقیف کے ایک ثقفی سے فرمایا: پلٹ جاؤ تمہاری بیعت ہوگئی،

اس میں متعدد وجوہ ہیں۔

☆ انہیں مجلس اقدس میں نہ بلایا کہ حاضرین دیکھ کر حقیر نہ سمجھیں۔

☆ حضرار میں کسی کو دیکھ کر یہ خیال پیدا نہ ہو کہ ہم ان سے بہتر ہیں۔ خود بنی اس مرض سے بھی سخت تر بیماری ہے۔

☆ مریض اہل جمع کو دیکھ کر غمگین نہ ہو کہ یہ سب ایسے چمن میں ہیں اور وہ بلا میں۔ تو اسکے قلب میں تقدیر کی شکایت پیدا ہوگی۔

☆ حاضرین کا لحاظ خاطر فرمایا کہ عرب بلکہ عرب و عجم جمہور بنی آدم بالطبع ایسے مریض کی قربت سے برا مانتے ہیں، نفرت لاتے ہیں۔

☆ ممکن کہ خاطر مریض کا لحاظ فرمایا۔ کہ ایسا مریض خصوصاً نوجوان خصوصاً ذی وجاہت مجمع

میں آتے ہوئے شرماتا ہے۔

☆ ممکن کہ مریض رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھوں سے رطوبت نکلتی تھی تو نہ چاہا کہ مصافحہ فرمائیں۔

غرضکہ واقعہ حال محل صد گونا گونا گونا ہوتا ہے، حجت عام نہیں ہو سکتا۔

ایک حدیث میں پچھونا لپیٹنے کو فرمایا۔

اقول: ممکن کہ اس لئے فرمایا ہو کہ مریض کے پاؤں سے رطوبت نہ ٹپکے

ایک حدیث میں یہ کہ اگر کوئی بیماری اڑ کر لگتی ہو تو جذام ہے۔ اگر کالفظ خود بتاتا ہے کہ اڑ کر لگنا ثابت نہیں۔

تیسرے میں ہے۔

قوله ان كان ، دليل على ان هذا الامر غير محقق عنده۔

رہا اس وادی سے جلد گزر جانا

اقول: اس میں وہ پانچ وجوہ پیشیں جاری جو حدیث سابق کے بارے میں

گزریں۔ فافہم

اور وہ حدیث کہ فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان بی بی کو منع فرمایا:

اقول: وہاں بھی چار وجوہ اولیں جاری کما لا یخفی۔

اور دو حدیثوں میں امیر المؤمنین کا حضرت معتبیب رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے

فرمانا: کہ دوسرا ہوتا تو مجھ سے ایک نیزے کے فاصلہ پر بیٹھتا۔

اقول: انہیں حدیثوں میں ہے کہ ان کو اپنے ساتھ کھلایا، اگر یہ امر عدویٰ کا سبب

عادی ہوتا تو اہل فضل کی خاطر سے اپنے آپ کو معرض بلا میں ڈالنا روانہ ہوتا۔

اور بعد کی حدیث نے تو خوب ظاہر کر دیا کہ امیر المؤمنین خیال عدویٰ کی منع کنی

فرماتے تھے۔ نری خاطر منظور تھی تو اس شدت مبالغہ کی کیا حاجت تھی کہ پانی انہیں پلا کر ان کے

ہاتھ سے لیکر خاص منہ رکھنے کی جگہ پر منہ لگا کر خود پیتے۔ معلوم ہوا کہ عدویٰ بے اصل ہے، تو اس

فرمانے کا منشا مثلاً یہ ہوا کہ ایسے مریض سے تنفر انسان کا طبعی امر ہے، آپ کا فضل اس پر حامل

ہے کہ وہ تنفر مفصل و زائل ہو گیا۔ دوسرا ہوتا تو ایسا نہ ہوتا۔

قول مشہور و مذہب جمہور و مشرب منصور کہ دوری و فرار کا حکم اس لئے ہے کہ اگر قرب و اختلاط رہا اور معاذ اللہ قضا و قدر سے کچھ مرض اسے بھی حادث ہو گیا تو ابلیس لعین اسکے دل میں وسوسہ ڈالے گا کہ دیکھ بیماری اڑ کر لگ گئی۔ اول تو یہ ایک امر باطل کا اعتقاد ہوگا۔ اسی قدر فساد کیلئے کیا کم تھا پھر متواتر حدیثوں میں سن کر کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صاف فرمایا ہے بیماری اڑ کر نہیں لگتی۔ یہ وسوسہ دل میں جتنا سخت خطرناک اور ہائل ہوگا۔ لہذا ضعیف الیقین لوگوں کو اپنا دین بچانے کیلئے دوری بہتر ہے ہاں، کامل الایمان وہ کرے جو صدیق اکبر و فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کیا اور کس قدر مبالغہ کے ساتھ کیا۔ اگر عیاذ باللہ کچھ حادث ہوتا ان کے خواب میں بھی خیال نہ گزرتا کہ یہ عدوئے باطلہ سے پیدا ہوا۔ ان کے دلوں میں کوہ گراں شکوہ سے زیادہ مستقر تھا کہ لن یصیبنا الا ما کتب اللہ لنا بے تقدیر الہی کچھ نہ ہو سکے گا۔

اسی طرف اس قول و فعل حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہدایت فرمائی کہ اپنے ساتھ کھلایا اور کل ثقة باللہ و توکلا علیہ فرمایا۔  
امام اجل امین۔ امام الفقہاء والحمد شین، امام اہل الجرح والتعدیل امام اہل الصحیح و التحلیل، حدیث و فقہ دونوں کے حاوی سیدنا امام ابو جعفر طحاوی نے شرح معانی الآثار شریف میں دربارہ نفی حدوئی احادیث روایت کر کے یہ ہی تفصیل بیان فرمائی۔  
بالجملہ مذہب معتمد و صحیح و ریح و ریح یہ ہے کہ جذام، کھجلی، چچک، طاعون وغیرہا اصلاً کوئی بیماری ایک کی دوسرے کو ہرگز ہرگز اڑ کر نہیں لگتی، یہ محض ادہام بے اصل ہیں۔ کوئی وہم پکائے جائے تو کبھی اصل بھی ہو جاتا ہے کہ ارشاد ہوا۔

انا عند ظن عبدی ہى۔

وہ اس دوسرے کی بیماری اسے نہ لگی بلکہ خود اس کی باطنی بیماری کہ وہم پروردہ تھی صورت پکڑ کر ظاہر ہو گئی۔  
فیض القدر میں ہے۔

بل الوهم وحده من اکبر اسباب الاصابه

اس لئے اور نیز کراہت و اذیت و خود بینی و تحقیر مجہوم سے بچنے کے واسطے اور اس

دورانِ نشی سے کہ مبادا اسے کچھ پیدا ہوا اور بلیس لعین و سوسہ ڈالے کہ دیکھ بیماری اڑ کر لگ گئی اور معاذ اللہ اس امر کی حقانیت اس کے خطرہ میں گزرے گی جسے مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باطل فرما چکے۔ یہ اس مرض سے بھی بدتر مرض ہوگا۔ ان وجوہ سے شرع حکیم و رحیم نے ضعیف الیقین لوگوں کو حکم استحبابی دیا ہے کہ اس سے دور رہیں۔ اور کامل الایمان بندگانِ خدا کیلئے کچھ حرج نہیں کہ وہ ان سب مفاسد سے پاک ہیں۔

خوب سمجھ لیا جائے کہ دور ہونے کا حکم ان حکمتوں کی وجہ سے ہے۔ نہ یہ کہ معاذ اللہ بیماری اڑ کر لگتی ہے۔ اسے تو اللہ و رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رد فرما چکے جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

**اقول:** پھر از آنجا کہ یہ حکم ایک احتیاطی استحبابی ہے واجب نہیں۔ لہذا ہرگز کسی واجب شرعی کا معارضہ نہ کرے گا۔ مثلاً معاذ اللہ جسے یہ عارضہ ہو اس کے اولاد و اقارب و زوجہ سب اس احتیاط کے باعث اس سے دور بھاگیں اور اسے تنہا و ضائع چھوڑ جائیں یہ ہرگز حلال نہیں۔ بلکہ زوجہ ہرگز اسے ہم بستری سے بھی منع نہیں کر سکتی۔ لہذا ہمارے شیخین مذہب امام اعظم، و امام ابو یوسف رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے نزدیک جذام شوہر سے عورت کو در خواست فتح نکاح کا اختیار نہیں۔ اور خدا ترس بندے تو ہر یکس بے یار کی اعانت اپنے ذمہ پر لازم سمجھتے ہیں۔ حدیث میں ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

اللہ اللہ فی من لیس له الا اللہ۔

اللہ سے ڈور اللہ سے ڈرو، اس کے بارے میں جس کا کوئی نہیں سوا اللہ کے لہذا علماء کا اتفاق ہے کہ مجذوم کے پاس بیٹھنا اٹھنا مباح ہے اور اس کی خدمت گزاری و تیمارداری موجب ثواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فتاویٰ رضویہ حصہ دوم ۹/۲۵۳

# کتاب الزکوٰۃ

\_\_\_\_\_



# ۱۔ زکوٰۃ کی اہمیت و فرضیت

## (۱) فضائل زکوٰۃ

۱۲۸۷۔ **عن** أم المؤمنين عائشة الصديقة رضي الله تعالى عنها قالت: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: مَا خَالَطَتِ الصَّدَقَةُ أَوْ مَالُ الزَّكَاةِ مَا لَا إِلَّا أَفْسَدَتْهُ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: زکوٰۃ کا مال جس مال میں ملا ہوگا اسے جاہ و برہاد کروے گا۔

۱۲۸۸۔ **عن** أبي هريرة رضي الله تعالى عنه عن امير المؤمنين عمر الفاروق الاعظم رضي الله تعالى عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: مَا تَلَفَ مَالٌ فِي بَرٍّ وَلَا نَحْرٍ إِلَّا بِحَبْسِ الزَّكَاةِ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں: کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خشکی و تری میں جو مال تلف ہوتا ہے وہ زکوٰۃ نہ دینے ہی سے تلف ہوتا ہے۔

۱۲۸۹۔ **عن** جابر بن عبد الله رضي الله تعالى عنهما قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: مَنْ أَذَى زَكَاةٌ مَالَهُ فَقَدْ أَذْهَبَ اللَّهُ شَرَّهُ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کر دی بیشک اللہ تعالیٰ نے اس مال کا شر اس سے دور فرمادیا۔  
فتاویٰ رضویہ ۴/۳۳۳

۱۲۸۷۔	مجمع الزوائد للهيثمی،	۶۴/۳	☆	الترغيب والترهيب للمنذرى،	۵۴۳/۱
	التفسير لابن كثير،	۱۹۳/۲	☆	الحامع الصغير للسيوطي،	۴۸۲/۲
۱۲۸۸۔	مجمع الزوائد للهيثمی،	۶۳/۳	☆	الترغيب والترهيب للمنذرى،	۵۴۲/۱
	كنز العمال للمفتي، ۱۵۸۰-۷،	۳۰۶/۶	☆	كشف الخفاء للمجلوني،	۴۱۶/۲
	الحامع الصغير للسيوطي،	۴۸۱/۲	☆	المسئلة الضبعة للالباني،	۵۷۵
۱۲۸۹۔	المستدرک للحاکم،	۳۹۰/۱	☆	الترغيب والترهيب للمنذرى،	۵۱۹/۱
	مجمع الزوائد للهيثمی،	۶۳/۳	☆	كنز العمال للمفتي، ۱۵۷۷۸،	۳۸۲/۶

۱۲۹۰۔ عن الحسن البصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرسلًا قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : حَصِّنُوا أَمْوَالَكُمْ بِالزَّكَاةِ وَدَاوُوا مَرْضَاكُمْ بِالصَّدَقَةِ۔

حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسل روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے مالوں کو مضبوط قلعوں میں کر لو زکوٰۃ دے کر اور اپنے بیماروں کا علاج کرو خیرات سے۔

۱۲۹۱۔ عن جماعة من الصحابة رضی اللہ تعالیٰ عنہم قالوا : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حَصِّنُوا أَمْوَالَكُمْ بِالزَّكَاةِ وَدَاوُوا مَرْضَاكُمْ بِالصَّدَقَةِ۔ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی ایک جماعت سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے مالوں کو مضبوط قلعوں میں کر لو زکوٰۃ دے کر اور اپنے بیماروں کا علاج کرو خیرات سے۔

### ﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اے عزیز! ایک بے عقل گنوار کو دیکھ! کہ غم گندم اگر پاس نہیں ہوتا، ہزار وقت قرض دام سے حاصل کرتا ہے اور اسے زمین میں ڈال دیتا ہے اس وقت تو اس نے اپنے ہاتھوں سے خاک میں ملا دیا مگر امید لگی ہے۔ کہ خدا چاہے تو یہ کھونا بہت کچھ پانا ہو جائے گا۔ تجھے اس گنوار کسان کے برابر بھی عقل نہیں۔ یا جس قدر ظاہری اسباب پر بھروسہ ہے اپنے مالک جل و علا کے ارشاد پر اتنا اطمینان بھی نہیں کہ اپنے مال بڑھائے۔ اور ایک ایک دانہ کا ایک ایک پیڑ بنانے کو زکوٰۃ کا بیج ڈالے وہ فرماتا ہے۔ زکوٰۃ دو تہارا مال بڑھے گا اگر دل سے اس فرمان پر یقین نہیں جب تو کھلا کفر ہے۔ ورنہ تجھ سے بڑھ کر احمق کون کہ اپنے یقینی نفع دین و دنیا کی ایسی

۳۸۲/۳	المنش الکبریٰ للبیہقی،	☆	۸	۱۲۹۰۔ المراسیل لابی داؤد،
۱۵۸/۱۰	المعجم الکبیر للطبرانی،	☆	۶۳/۳	مجمع الزوائد للہیثمی،
۲۹۲/۶، ۱۵۷۵۹	کنز العمال للمصنف،	☆	۵۲۰/۱	الترغیب و الترہیب للمنذری،
۳۳۴/۶	تاریخ بغداد للعطوب،	☆	۱۰۴/۲	حلیۃ الاولیاء لابی نعیم،
۳/۲	العلل العتنامیہ،	☆	۴۳۲/۱	کشف الخفاء للعجلونی،
۳۸۲/۳	المنش الکبریٰ للبیہقی،	☆	۵۸/۱۰	۱۲۹۱۔ المعجم الکبیر للطبرانی،
		☆	۲۲۷/۱	المجامع الصغیر للسيوطی،

بھاری تجارت چھوڑ کر دونوں جہاں کا زیاں مول لیتا ہے۔ فتاویٰ رضویہ ۴۳۴/۴

## (۲) زکوٰۃ کی فرضیت

۱۲۹۲۔ عن علقمة رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : **إِنَّ تَعَامَ إِسْلَامِكُمْ أَنْ تَتَوَدَّوْا زَكَاةَ أَمْوَالِكُمْ**۔

حضرت علقمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارے اسلام کا پورا ہونا یہ ہے کہ اپنے مالوں کی زکوٰۃ ادا کرو۔

۱۲۹۳۔ عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : **مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ فَلْيُؤَدِّ زَكَاةَ مَالِهِ**۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو اللہ اور اللہ کے رسول پر ایمان لایا اس پر لازم ہے کہ اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کرے۔

## (۳) حولان حول پر زکوٰۃ ادا کرنا واجب ہے

۱۲۹۴۔ عن أم المؤمنين عائشة الصديقة رضي الله تعالى عنها قالت : قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : **لَا زَكَاةَ فِي مَالٍ حَتَّى يَحُولَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ**۔

فتاویٰ رضویہ ۳۸۸/۴

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی مال میں زکوٰۃ کی ادائیگی اس وقت تک واجب نہیں جب تک ایک سال قمری نہ گزر جائے۔ ۱۴م

۱۲۹۲۔ مجمع الرواۃ للہیثمی،	☆ ۶۲/۳	الترغیب و الترہیب للسنی، ۵۲۰/۱۰
۱۲۹۳۔ المعجم الکبیر لطبرانی،	☆ ۴۲۴/۱۲	کثر العمال للمتقی، ۴۳۳۷۷، ۸۴۹/۱۵
۱۲۹۴۔ الجامع للترمذی،		باب ما جاء لا زکوٰۃ علی المال المستفاد حتی الخ ۸۰/۱
السنن لابن ماجہ،		باب من استفاد مالا، ۱۲۸/۱
المسند لآحمد بن حنبل،	☆ ۱۲۸/۱	الجامع الصغیر للسيوطی، ۵۸۴/۲
مصب الرایۃ للریلعی،	☆ ۳۲۸/۲	تلخیص الحبیر لابن حجر، ۱۵۶/۲
اتحاف السادة للریضی،	☆ ۱۶/۴	کثر العمال للمتقی، ۱۵۸۶۱، ۳۲۳/۶
ارواء الغلیل للالیانی،	☆ ۲۵۴/۳	

## (۴) زیور کی زکوٰۃ فرض ہے

۱۲۹۵۔ عَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةَ الصَّدِيقَةِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَأَى فِي يَدِي فَتَحَاتٍ مِنْ وَرَقٍ فَقَالَ: مَا هَذَا يَا عَائِشَةُ! فَقُلْتُ: صَنَعْتُهُنَّ أَتَزِينُ لَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: أَتَوَدِّعِينَ زَكَاةَهُنَّ؟ قُلْتُ: لَا، أَوْ مَا شَاءَ اللَّهُ، قَالَ: هُوَ حَسْبُكَ مِنَ النَّارِ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میرے پاس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے تو میرے ہاتھ میں چاندی کی بڑی بڑی انگلیٹھیاں دیکھیں۔ فرمایا: یہ کیا ہے؟ اے عائشہ! میں نے عرض کیا: میں نے ان کو اس لئے بنایا ہے تاکہ آپ کی خاطر بناؤ سنوار کروں۔ فرمایا: تو کیا اسکی زکوٰۃ ادا کروگی میں نے کہا: نہیں، یا جو کچھ خدا کو منظور تھا کہا، آپ نے یہ سن کر فرمایا: تو جہنم میں لیجانے کو یہ کافی ہے۔ ۱۲۹۵م

فتاویٰ رضویہ ۴/۳۳۶

## (۵) زکوٰۃ نہ دینے والا جہنمی ہے

۱۲۹۶۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: غُرَضٌ عَلَى أَوَّلِ ثَلَاثَةٍ يَدْخُلُونَ الْحَبَّةَ وَ أَوَّلِ ثَلَاثَةٍ يَدْخُلُونَ النَّارَ، فَأَمَّا أَوَّلِ ثَلَاثَةٍ يَدْخُلُونَ الْحَبَّةَ فَالشَّهِيدُ وَ عَبْدٌ مَمْلُوكٌ أَحْسَنَ عِبَادَةَ رَبِّهِ وَ نَصَحَ لِسَيِّدِهِ وَ عَفِيفٌ مُتَعَفِّفٌ ذُو عِيَالٍ، وَ أَمَّا أَوَّلِ ثَلَاثَةٍ يَدْخُلُونَ النَّارَ فَأَمِيرٌ مُسْلِطٌ وَ ذُو نَرَوَةٍ مِنْ مَالٍ لَا يُؤَدِّي حَقَّ اللَّهِ فِي مَالِهِ، وَ فَقِيرٌ فُحْشُورٌ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھ پر پیش ہوا کہ تین لوگ جنت میں پہلے جائیں گے اور تین لوگ جہنم میں پہلے داخل کئے جائیں گے۔ جنت میں پہلے جانے والے تین شخص یہ ہوں گے۔ شہید، غلام جو اپنے رب کی عبادت میں مشغول رہتا تھا اور اپنے آقا کے حقوق بھی ادا کرتا تھا، اور عیال دار پاکدامن، اور جہنم میں پہلے جانے والے تین شخص یہ ہوں گے۔ زیر دستی حاکم بننے والا، مالدار زکوٰۃ

نہ دینے والا، بدکار نادار۔

## (۲) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

غرضکہ زکوٰۃ نہ دینے کی جانتکاہ آفتین وہ نہیں کہ جن کی تاب آ سکے، نہ دینے والے کو ہزار ہا سال ان سخت عذابوں میں گرفتاری کی امید رکھنی چاہیے کہ ضعیف البیان انسان کی کیا جان، اگر پہاڑوں پر ڈالی جائیں سرمہ ہو کر خاک میں مل جائیں۔ پھر اس سے بڑھ کر احمق کون کہ اپنا مال جھوٹے سچے نام کی خیرات میں صرف کرے اور اللہ عزوجل کا فرض اور اس بادشاہ قہار کا وہ بھاری قرض گردن پر رہنے دے۔ یہ شیطان کا بڑا دھوکہ ہے کہ آدمی کو نیکی کے پردے میں ہلاک کرتا ہے نادان سمجھتا ہے نیک کام کر رہا ہوں اور نہ جانتا کہ نفل بے فرض نرے دھوکے کی ٹٹی ہے۔ اس کے قبول کی امید تو مفتوہ اور اسکے ترک کا وبال عذاب گردن پر موجود۔

اے عزیز! فرض خاص سلطانی قرض ہے۔ اور نفل گویا تحفہ و نذرانہ، قرض نہ دیجئے اور بالائی بیکاری تحفے بھیجئے وہ قابل قبول ہوں گے؟ خصوصاً اس شہنشاہ غنی کی بارگاہ میں جو تمام جہان و جہانیاں سے بے نیاز ہے یوں یقین نہ آئے تو دنیا کے جھوٹے حاکموں ہی کو آزمائے، کوئی زمیندار مال گزاری تو بند کرے اور تحفہ میں ڈالیاں بھیجا کرے۔ دیکھو! تو سرکاری مجرم ٹھرتا ہے یا اس کی ڈالیاں کچھ بہبود کا پھل لاتی ہیں۔

ذرا آدمی اپنے ہی گریبان میں منہ ڈالے۔ فرض کیجئے آسامیوں سے کسی کھنڈ ساری کا رس بندھا ہوا ہے جب دینے کا وقت آئے وہ رس تو ہرگز نہ دیں۔ مگر تحفہ میں آم ٹر بوزہ بھیجیں۔ کیا یہ شخص ان آسامیوں سے راضی ہوگا۔ یا آتے ہوئے رس کی نادہندگی پر جو آزار نہیں پہونچا سکتا ہے ان آم ٹر بوزے کے بدلے اس سے باز آئے گا۔

سبحان اللہ، جب ایک کھنڈ ساری کے مطالبہ کا یہ حال ہے تو ملک الملوک، احکم الحاکمین جل وعلا کے قرض کا کیا پوچھتا۔  
فتاویٰ رضویہ ۴/۳۳۶

## (۶) زکوٰۃ نہ دینے پر سزا و عذاب

۱۲۹۷۔ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مَا مِنْ صَاحِبٍ دَعَبٍ وَ لَا فِضْیَةٍ لَا يُؤَدِّی مِنْهَا حَقَّهَا إِلَّا إِذَا كَانَ یَوْمَ

الْقِيَامَةِ صُفِحَتْ لَهُ صَفَائِحُ مِنْ نَارٍ فَأُحْمِيَ عَلَيْهَا فِي نَارِ جَهَنَّمَ فَيَكْوَىٰ بِهَا جَنْبَهُ وَ جَنْبُهُ وَ ظَهْرُهُ كُلَّمَا رُذِّتْ أُعِيدَتْ لَهُ فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خُمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ حَتَّىٰ يُقْضَىٰ بَيْنَ الْعِبَادِ فَيَرَىٰ سَبِيلَهُ ، إِمَّا إِلَى الْحَنَةِ وَإِمَّا إِلَى النَّارِ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کے پاس سونا یا چاندی ہو اور اس کی زکوٰۃ نہ دے قیامت کے دن اس کو رویم کی تختیاں بنا کر جہنم کی آگ میں تپائیں گے پھر ان سے اس شخص کی پیشانی اور کروٹ اور پیٹہ داغ دیں گے۔ جب وہ تختیاں ٹھنڈی ہو جائیں گی۔ پھر انہیں تپا کر داغیں گے۔ قیامت کا دن پچاس ہزار برس کا ہے۔ یونہی کرتے رہیں گے یہاں تک کہ تمام مخلوق کا حساب ہو جائیگا۔

فتاویٰ رضویہ ۴/۳۳۳

۱۲۹۸۔ عَنْ أَبِي ذَرِّ الْغِفَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: بَشَرُ الْكَائِزِينَ بِرَضْفٍ يَحْمِي عَلَيْهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ فَيُوضَعُ عَلَى جِلْمَةٍ تُدَى أَحْلَاهُمْ حَتَّى يَخْرُجَ مِنْ نَغْضٍ كَتْفِيهِ وَ يُوضَعُ عَلَى نَغْضٍ كَتْفِيهِ حَتَّى يَخْرُجَ مِنْ جِلْمَةٍ تُدِيهِ ۔

حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: زکوٰۃ نکالے بغیر مال جمع کرنے والوں کو گرم پتھر کی بشارت سناؤ جس سے جہنم میں اسکو داغ جائے گا۔ ان کے سر پرستان پر وہ جہنم کا گرم پتھر رکھیں گے کہ سینہ توڑ کر شانہ سے نکل جائے۔ اور شانہ کی ہڈی پر رکھیں گے کہ ہڈیاں توڑ کر سینہ سے نکلے گا۔

۱۲۹۹۔ عَنْ الْأَعْنَفِ بْنِ قَيْسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ فِي نَفَرٍ مِنْ قُرَيْشٍ فَمَرَّ أَبُو ذَرٍّ وَ هُوَ يَقُولُ: بَشَرُ الْكَائِزِينَ بِكِي فِي ظُهُورِهِمْ يَخْرُجُ مِنْ جَنْبِهِمْ وَ بِكِي مِنْ قَبْلِ أَقْفَانِهِمْ يَخْرُجُ مِنْ جِبَاهِهِمْ ۔

حضرت اعنف بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں قریش کی ایک جماعت میں بیٹھا تھا کہ حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ کہتے ہوئے گزرے۔ بغیر زکوٰۃ دیئے خزانہ جمع کرنے والوں کو یہ خوشخبری سناؤ کہ وہ پتھر پیٹھ توڑ کر کروٹ سے نکلے گا اور گدی توڑ کر پیشانی سے۔

فتاویٰ رضویہ ۴/۳۳۵

۱۳۰۰۔ عن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: لا یکوی رجل بکنز فلیمس درهم درهما و لا دینار دینارا یوسع جلدة حتی یوضع کل دینار و درهم علی جلدته۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: کوئی روپیہ دوسرے روپے پر نہ رکھا جائے گا اور نہ کوئی اشرفی دوسری اشرفی سے چھو جائے گی۔ بلکہ زکوٰۃ نہ دینے والے کا جسم اتنا بڑھا دیا جائے گا کہ لاکھوں کروڑوں جوڑے ہوں تو ہر روپیہ جدا داغ دے گا۔

### (۳) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اے عزیز! کیا خدا و رسول کے فرمان کو یونہی ہنسی ٹھٹھا سمجھتا ہے، یا پچاس ہزار برس کی مدت میں یہ جانکاہ مصیبتیں جھیلنی سہل جانتا ہے۔ ذرا یہیں کی آگ میں ایک آدھ روپیہ گرم کر کے بدن پر رکھ دیکھ۔ پھر کہاں یہ خفیف گرمی، کہاں وہ قہر کی آگ۔ کہاں یہ ایک روپیہ کہاں وہ ساری عمر کا جوڑا ہوا مال کہاں یہ منٹ بھر کی دیر کہاں وہ ہزاروں برس کی آفت کہاں یہ ہلکا سا چپکا، کہاں وہ ہڈیاں توڑ کر پار ہونے والا غضب۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو ہدایت بخشے۔ آمین۔

۱۳۰۱۔ عن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: مَا مِنْ أَحَدٍ لَا يُؤَدِّي زَكَاةَ مَالِهِ إِلَّا مُثِّلَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شُجَاعًا أَقْرَعَ حَتَّى يُطَوَّقَ عُنُقَهُ ثُمَّ قَرَأَ عَلَيْهِمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِصْدَاقَهُ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ تَعَالَى وَلَا يَحْسِبَنَّ الَّذِينَ يَمْخَلُونَ بِمَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ الْآيَةَ۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنے مال کی زکوٰۃ نہ دے گا وہ مال روز قیامت منجھ اڑ دھسے کی شکل بنے گا اور اس کے گلے میں طوق بن کر پڑے گا پھر حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کتاب اللہ سے اسکی تصدیق پڑھی۔ وَلَا يَحْسِبَنَّ الَّذِينَ يَمْخَلُونَ الْآيَةَ۔

۱۳۰۲۔ عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: مَا مِنْ صَاحِبٍ مَالٍ لَا يُؤَدِّي زَكَاةَ مَالِهِ إِلَّا تُحَوَّلَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

۳۲۰/۱

باب اثم مانع الزکاة،

۱۳۰۲۔ الصحيح لمسلم،

شَحَاعًا أَقْرَعَ يَتَّبِعُ صَاحِبَهُ حَيْثُ مَا ذَهَبَ وَهُوَ يَفْرِئُ مِنْهُ وَ يُقَالُ هَذَا مَالُكَ الَّذِي كُنْتَ تَبْخُلُ بِهِ فَإِذَا رَأَى أَنَّهُ لَا بُدَّ مِنْهُ أَدْخَلَ يَدَهُ فِيهِ فَحَعَلَ يَقْضِمُهَا كَمَا يَقْضِمُ الْفَحْلُ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنے مال کی زکوٰۃ نہیں دیتا قیامت کے دن وہ گنہگار اڑدھے کی شکل اختیار کر لے گا اور منہ کھول کر اس کے پیچھے دوڑے گا یہ بھاگے گا۔ اس سے فرمایا جائے گا لے اپنا خزانہ کہ چھپا کر رکھا تھا کہ میں اس سے غنی ہوں۔ جب دیکھے گا کہ اس اڑدھے سے کہیں مفر نہیں تو ناچار اپنا ہاتھ اس کے منہ میں دیدے گا۔ وہ ایسا چبائے گا جیسے تراونٹ چباتا ہے۔

۱۳۰۳۔ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال۔ قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مَنْ آتَاهُ اللَّهُ مَا لَا قَلَمٌ يُوَدِّ زَكْوَتَهُ مُثِلَ لَهُ مَالُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَحَاعًا أَقْرَعَ لَهُ ذَبْيَتَانِ يُعْلَوِقُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثُمَّ يَأْخُذُ بِلَهْزَمَتَيْهِ يَعْنِي بِشِقَاقَيْهِ ثُمَّ يَقُولُ أَنَا مَالُكَ وَأَنَا كَنْزُكَ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جسے اللہ تعالیٰ نے مال دیا اور پھر اس نے زکوٰۃ ادا نہیں کی۔ تو قیامت کے دن اس کو گنہگار اڑدھے کی شکل میں لایا جائے گا جس کے دو پھن ہوں گے اور اس کے گلے میں ڈال دیا جائے گا پھر وہ اڑدھا اس کا منہ اپنے پھن میں لٹکر کہے گا۔ میں تیرا مال ہوں میں تیرا خزانہ ہوں۔

۱۸۸/۱

باب اثم امانع الزکوة،

۱۳۰۳۔ الجامع الصحيح لنبھاری،

۲۶۰/۱

باب التغليظ في حبس الزکوة،

السنن للنسائی،

۳۵۵/۲

☆ المسند لآحمد بن حنبل،

۲۸۹/۱

المستدرک للحاکم،

۵۴۱/۱

☆ الترغيب والترهيب لمنبھری،

۸۱/۴

المسالك الكبرى للبيهقي،

۴۷۸/۵

☆ شرح السنة للبخاری،

۱۷۷۴

مشکوٰۃ المصابيح للبرقري،

۱۰۵/۲

☆ الدر المنثور للسيوطي،

۲۳۰/۸

فتح الباری للعسقلانی،

۳۰۴/۶

☆ کفر العمال للمعتقي، ۱۵۸۰/۱،

☆

اتحاف السادة للريدي،

۱۲/۴



۱۳۰۴۔ عن ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مَنْ تَرَكَ بَعْدَهُ كَنْزًا مُثِلَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شُحَّاعٌ أَقْرَعُ لَهُ رَیْبَتَانِ يَتَّبِعُ فَأَهُ فَيَقُولُ : وَيْلَكَ مَا لَكَ ، فَيَقُولُ : أَنَا كَنْزُكَ الَّذِي تَرَكْتَهُ بَعْدَكَ مَفْلَازًا يَتَّبِعُهُ حَتَّى يُلْقِمَهُ يَدَهُ فَيَقْضِيهَا ثُمَّ يَتَّبِعُهُ سَائِرُ حَسَدِهِ ۔

حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا : جس نے اپنے پیچھے بغیر زکوٰۃ کا مال چھوڑا قیامت کے دن وہ گنجا اور دھمے کی شکل میں ہوگا جس کے دو بچن ہوں گے۔ اس کے پیچھے دوڑے گا۔ وہ شخص کہے گا خرابی ہو تیرے لئے تو کون ہے۔ وہ کہے گا۔ میں تیرا وہی خزانہ ہوں جس کو تو بغیر زکوٰۃ ادا کئے دنیا میں چھوڑ آیا تھا۔ پھر اس کے پیچھے دوڑتا رہے گا یہاں تک کہ مجبور ہو کر یہ اسکے منہ میں اپنا ہاتھ دیدے گا وہ اس کو چبا جائیگا یہاں تک کہ پورا جسم چبا جائے گا۔

۱۳۰۵۔ عن أمير المؤمنين علي كرم الله تعالى وجهه الكريم قال : قال رسول الله صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لَنْ يُحْهَذَ الْفَقْرَاءُ إِذَا حَاجَعُوا وَ عَرُّوا إِلَّا بِمَا يَصْنَعُ أَغْنِيَانَهُمْ ، إِلَّا وَ إِنْ اللَّهُ يُحَاسِبُهُمْ حِسَابًا شَدِيدًا وَ يُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا ۔

امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا : فقیر ہرگز ننگے بھوکے ہونے کی تکلیف نہ اٹھائیں گے مگر اغنیاء کے ہاتھوں، بن لو ایسے تو نگروں سے اللہ سخت حساب لے گا اور انہیں دردناک عذاب دے گا۔

۱۳۰۶۔ عن عبد الله بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : لا وى الصدقة ملعون على لسان محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم يوم القيامة ۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ ارشاد فرماتے ہیں۔ زکوٰۃ

۲۲۵۵	الصحيح لابن عزيمة ،	☆	۳۸۸/۱	المستدرک للحاکم	۱۳۰۴
۸۷۱	مطالب العالیۃ لابن حجر ،	☆	۶۴/۳	مجمع الروايد للهيثمی ،	
۱۵۲/۲	التصير لابن كثير ،	☆	۳۰۶/۶	کنز العمال للمصنفی ، ۱۵۸۹۲	
۸۷/۱	التصير للقرطبي ،	☆	۸۰۴	موارد الظمآن للهيثمی ،	
		☆	۴۸۹/۲	المستد لا حمد بن حنبل ،	
		☆	۵۳۸/۱	الترغيب والترهيب للمستدری ،	۱۳۰۵

ندوینے والا ملعون ہے زبان پاک مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر۔

۱۳۰۷۔ عن أمير المؤمنين علي بن ابي طالب كرم الله تعالى وجهه الكريم قال :  
لعن رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم آكل الربا و موكله و شاهده و كاتبه ،  
و الواشمة المستوشمة ، و مابع الصدقة ۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سو دکھانے والے، اور کھلانے والے، اس پر گواہی کرنے والے،  
اس کا کاغذ لکھنے والے، اور زکوٰۃ نہ دینے والے کو قیامت کے دن ملعون بتایا۔

فتاویٰ رضویہ ۴/۳۳۵

۱۳۰۸۔ عن انس رضى الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه  
وسلم : وَيَلُّ لِلْأَغْنِيَاءِ مِنَ الْفُقَرَاءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَقُولُونَ : نَبَاهِجُلُوا بِحُقُوقِنَا الَّتِي فَرَضْتَ  
لَنَا عَلَيْهِمْ فِي أَمْوَالِهِمْ ، فَيَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ . وَ عِزَّتِي وَ جَلَالِي لَا قَرَبَ لَكُمْ وَ لَا بَعْدَ نُهُمْ ۔  
حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے  
ارشاد فرمایا: قیامت کے دن تو غمروں کیلئے محتاجوں کے ہاتھ سے ٹراپی ہے۔ محتاج عرض کریں  
گے: اے رب ہمارے! انہوں نے ہمارے وہ حقوق جو تو نے ہمارے لئے ان پر فرض کئے تھے  
ظلماً نہ دیئے۔ اللہ عزوجل فرمائے گا: مجھے قسم ہے اپنی عزت و جلال کی، تمہیں اپنا قرب عطا  
کروں گا اور تمہیں دور رکھوں گا۔

۱۳۰۹۔ عن أبي هريرة رضى الله تعالى عنه قال : أتى رسول الله صلى الله تعالى عليه  
عليه وسلم على قوم على أقبالهم رقاع و على أدبارهم رقاع يسرحون كما تسرح  
لايل و الغنم و يكون الفريع و الزقوم و رصف جهنم و ححارتها، قال : ما هؤلاء يا  
جبرئيل ا قال : هؤلاء الذين لا يؤدون صدقات أموالهم ، و ما ظلمهم الله شيئا ، و  
ما الله بظلام للعبيد۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کچھ لوگ دیکھے جن کے آگے پیچھے غرق لنگوٹی کی طرح کچھ چھڑے تھے۔ اور جہنم کی گرم آگ، پتھر، تھوہڑ اور سخت کڑوی جلتی بدبودار گھاس چوپایوں کی طرح چرتے پھرتے تھے۔ جبرئیل امین علیہ الصلوٰۃ والسلام سے پوچھا یہ کون لوگ ہیں؟ عرض کی: یہ لوگ زکوٰۃ نہ دینے والے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے ان پر عظیم نہیں کیا۔ اللہ بندوں پر عظیم نہیں فرماتا۔

۱۳۱۰۔ عن عمر بن شعيب عن ابيه عن جده رضى الله تعالى عنهم ان امرأة اتت رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم و معها ابنة لها و في يد ابنتها مسكتان غليظتان من ذهب فقال لها : اتعطين زكوة هذا، قالت: لا، قال: ايسرك ان يسورك الله بهما يوم القيامة سوارين من نار، قال فحللتهما فالقتهما الى النبي صلى الله تعالى عليه وسلم و قالت: هما لله و رسوله۔

حضرت عمرو بن شعيب سے روایت ہے کہ اپنے باپ سے اپنے دادا رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک عورت حاضر ہوئی اور اس کے ساتھ اسکی ایک لڑکی بھی تھی جو سونے کے کنگن پہنتی تھی۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ان کی زکوٰۃ نہ دوگی۔ عرض کی: نہ فرمایا: کیا چاہتی ہو کہ اللہ تمہیں آگ کے کنگن پہنائے۔ یہ سنتے ہی کنگن اتار کر حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کر دئے اور عرض کیا: یہ اللہ و رسول کیلئے ہیں۔

فتاویٰ رضویہ ۴/۴۳۶

(۷) جس نے زکوٰۃ نہ دی اس کی نماز نہیں

۱۳۱۱۔ عن عبد الله بن مسعود رضى الله تعالى عنه قال : امرنا باقام الصلوة و ابتاء الزكاة ، و من لم يترك فلا صلوة له۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہمیں حکم دیا گیا کہ نماز پڑھیں اور زکوٰۃ دیں۔ اور جو زکوٰۃ نہ دے اس کی نماز نہیں۔

۱۳۱۲۔ عن عبد الله بن مسعود رضى الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى

☆

۵۴۰/۱

۱۳۱۲۔ الترغیب والترہیب للمصنوع،

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: مَنْ أَقَامَ الصَّلَاةَ وَلَمْ يُؤْتِ الزَّكَاةَ فَلَيْسَ بِمُسْلِمٍ يَنْفَعُهُ عَمَلُهُ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو نماز ادا کرے اور زکوٰۃ نہ دے وہ مسلمان نہیں کہ اسے اس کا عمل کام آئے۔  
فتاویٰ رضویہ ۴۳۸/۴

### (۸) زکوٰۃ نہ دینے پر سزا

۱۳۱۳۔ عَنْ أَبِي دُرِّ الْغَفَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ أَوْكَى عَلَى ذَهَبٍ أَوْ فِضَّةٍ وَلَمْ يُنْفِقْهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ كَانَ جَحْرًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُكْوَى بِهِ۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے سونے چاندی میں بچل کیا اور اللہ کی راہ میں خرچ نہ کیا قیامت کے دن آگ بن جائے گا جس سے اسکو تپایا جائے گا۔ ۱۴م

### (۹) زکوٰۃ کے بعد مال کنز نہیں رہتا

۱۳۱۴۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كُلُّ مَا أَذَى زَكَاةً فَلَيْسَ بِكَزْرٍ وَإِنْ كَانَ مَدْفُونًا تَحْتَ الْأَرْضِ، وَكُلُّ مَا لَا تُؤَدِي زَكَاةً فَهُوَ كَنْزٌ وَإِنْ كَانَ ظَاهِرًا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس مال کی زکوٰۃ ادا کر دی جائے وہ کنز نہیں رہتا خواہ زمین میں دفن ہو اور جس مال کی زکوٰۃ نہ دی جائے وہ کنز ہے خواہ زمین کے اوپر ہو۔

۱۳۱۵۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ، وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالْأَفِضَّةَ كَبُرَ ذَلِكَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ، فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ، أَنَا أَفْرَجُ عَمَّكُمْ، فَانْطَلِقْ فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَنَّهُ كَبُرَ عَلَى أَصْحَابِكَ هَذِهِ الْآيَةُ فَقَالَ: إِنَّ اللَّهَ لَمْ يَفْرِضِ الزَّكَاةَ إِلَّا لِيُطِيبَ مَا بَقِيَ مِنْ أَمْوَالِكُمْ وَإِنَّمَا فَرَضَ

۱۵۶/۵	المسند لاجلہ بن حنبل،	☆	۱۵۳/۲	المعجم الكبير لطبرانی،	۱۳۱۳۔
۱۲۵/۳	مجمع الروايد للهيثمی،	☆	۵۶/۲	الترغیب والترہیب للمصنوع،	
۳۹۵/۲	الجامع الصغير للسيوطی،	☆	۸۳/۴	المسالك الكبرى للبيهقي،	۱۳۱۴۔

الْمَوَارِثُ تَكُونُ لِمَنْ بَعْدَكُمْ قَالَ : وَ كَبِرَ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب یہ آیت کریمہ ”وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالنَّهْصَ“ نازل ہوئی۔ یعنی وہ لوگ جو سونا چاندی جمع کر کے رکھتے ہیں۔ تو صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین پر یہ امر دشوار گزرا۔ سیدنا حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں تمہاری اس مشکل کو دور کرتا ہوں لہذا حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا نبی اللہ! آپ کے صحابہ کرام اس آیت مقدسہ کے حکم میں کچھ دشواری محسوس کر رہے ہیں۔ فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ نے زکوٰۃ صرف اس لئے فرض فرمائی ہے کہ تمہارے مال پاک ہو جائیں۔ اور وراثت کا حکم اس لئے نازل فرمایا کہ تمہارے بعد والوں کو وہ مال پہنچ جائے۔ راوی فرماتے ہیں: یہ سن کر حضرت فاروق اعظم نے تکبیر پڑھی۔ ۱۲م

۱۳۱۶۔ عَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ الْبَسَ أَوْضَاحًا مِنْ ذَهَبٍ ، فَقُلْتُ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ! أَكُنْزُ هُوَ ؟ فَقَالَ : مَا يَلْغُ أَنْ تُؤَدِيَ زَكَاةَهُ فَزَكَاةً فَلَيْسَ يَكُنْزٌ۔

ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں سونے کی پازیب پہنتی تھی۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا یہ کنز ہے؟ ارشاد فرمایا: اگر نصاب کو پہنچ جائے اور زکوٰۃ دے دی جائے تو کنز نہیں۔ فتاویٰ رضویہ ۴/۳۳۶

### (۱۰) اللہ کی راہ میں عمدہ مال خرچ کرو

۱۳۱۷۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : يَا أَيُّهَا النَّاسُ ! إِنْ اللَّهُ طَيِّبٌ لَا يَقْبَلُ إِلَّا الطَّيِّبَ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ پاک ہے اور پاک چیز ہی قبول فرماتا ہے۔ ۱۲م فتاویٰ رضویہ ۷/۱۰۶

## (۱۱) ضرورت اصلية میں زکوٰۃ نہیں

۱۳۱۸۔ عن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ فِي عَبْدِهِ وَلَا قَرَيْبِهِ صَلَاقَةٌ ۔  
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان پر اس کے غلام اور گھوڑے میں زکوٰۃ نہیں۔

فتاویٰ افریقہ ص ۳۲

۱۹۷/۱	باب ليس على المسلم، الخ	۱۳۱۸۔ الجامع الصحيح للبخاري،
۳۱۶/۱	كتاب الزكاة،	الصحيح لمسلم،
۱۱۷/۴	☆ السنن الكبرى للبيهقي،	المستند لاحمد بن حنبل،
۲۲/۶	☆ شرح السيرة النبوية،	التمهيد لابن عبد البر،
۲۲۸۵	☆ الصحيح لابن عزيمة،	مشكل الآثار للطحاوي،
۳۲۲/۶، ۱۵۸۵۴	☆ كنز العمال للمفتي،	اتحاف السادة للزبيدي،
۱۴۹/۲	☆ تلخيص الحبير لابن حجر،	الدر العنقوري للسيوطي،
۲۴۹/۲	☆	

## ۲۔ بنو ہاشم کیلئے زکوۃ حرام

### (۱) اہل بیت کیلئے زکوۃ ناجائز

۱۳۱۹۔ عن عبد المطلب بن ربيعة رضي الله تعالى عنه قال: قال لنا رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: إِنَّ هَذِهِ الصَّدَقَاتِ إِنَّمَا هِيَ أَوْسَاخُ النَّاسِ، وَإِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِمُحَمَّدٍ وَلَا لِآلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

فتاویٰ رضویہ ۱/۶۹۳

حضرت عبد المطلب بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہم سے ارشاد فرمایا: یہ زکوۃ تو لوگوں کا میل کچیل ہے۔ لہذا محمد اور آل محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے حلال نہیں۔

۱۳۲۰۔ عن الحسن بن علي رضي الله تعالى عنهما قال: اذكر اني اخذت تمره من تمر الصدقة فجعلتها في في، فاعرجها رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم بلعها بها فالقاهها في التمر، قال رجل يا رسول الله! ما كان عليك في هذه التمرة بهذا الصبي؟ قال: إِنَّ آلَ مُحَمَّدٍ لَا تَحِلُّ لَنَا الصَّدَقَةُ۔

حضرت امام حسن مجتبیٰ بن علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ مجھے یاد ہے کہ میں نے اپنے بچپن میں صدقہ کی کھجوروں میں سے ایک کھجور اٹھا کر اپنے منہ میں رکھ لی تھی۔ تو حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فوراً مع لعاب میرے منہ سے نکال دی اور کھجوروں میں ڈال دی ایک صاحب نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس بچہ کے اس ایک کھجور کے کھانے میں آپ کیلئے کیا حرج تھا؟ فرمایا: میرے اور میری اولاد کیلئے صدقہ حلال نہیں۔ ۱۴م

۱۳۲۱۔ عن عبد الله بن عباس رضي الله تعالى عنهما قال: استعمل ارقم بن

۱۳۱۹۔ الصحيح لمسلم، باب تحريم الزكاة على رسل الله ﷺ، ۳۴۵/۱

شرح السنة للبخاری، ۱۰۱/۶ ☆ كثر العمال للمنفی، ۱۶۵۰۷، ۴۵۴/۶

اتحاف السادة للزبيدي، ۱۳۵/۴ ☆ مشكوة المصابيح للتبريزي، ۱۸۱۳

۱۳۲۰۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء في كراهية الصدقة، ۸۳/۱

الجامع الصحيح للبخاری، باب ما يذكر في الصدقة لبني هاشم، ۲۰۲/۱

۱۳۲۱۔ شرح معاني الآثار للطحاوي، كتاب الزكاة، ۲۹۹/۱

ارقم الزهری علی الصدقات ، فاستبج ابا رافع فاتی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فسأله فقال : یا ابا رافع ! ان الصَّلَاقَ حَرَامٌ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ ، وَ اِنْ مَوَلٰی الْقَوْمِ مِنْ اَنْفُسِهِمْ ۔

فتاویٰ رضویہ ۳۹۱/۴

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت ارقم بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو صدقات وصول کرنے کا عامل مقرر کیا گیا انہوں نے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے غلام ابورافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ساتھ لیا وہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور صدقات کے مال سے کچھ مانگا۔ تو حضور نے ارشاد فرمایا صدقہ محمد اور آل محمد پر حرام ہے اور کسی قوم کا غلام اسی قوم میں شمار ہوتا ہے۔ ۱۲م

۱۳۲۲۔ عن عبد الله بن عبد الله بن عباس رضي الله تعالى عنهم قال : دخلنا على ابن عباس رضي الله تعالى عنهما فقال : ما احتصنا رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم بشيء دون الناس الا بثلاث اشياء اسباع الوضوء ، و ان لا ناكل الصدقة ، و ان لا ننزى الحمر على العيل ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت ہے کہ ہم حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں حاضر تھے۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے : ہمیں دیگر لوگوں کے مقابلہ میں خاص طور پر تین چیزوں کا حکم دیا ہم وضو میں خوب مبالغہ کریں۔ صدقہ کا مال نہ کھائیں۔ گدھوں کی گھوڑیوں سے جفتی نہ کرائیں۔ ۱۲م

فتاویٰ رضویہ ۳۹۱/۴

۱۳۲۳۔ عن عبد الله بن عباس رضي الله تعالى عنهما قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : لا يجعل لكم أهل البيت من الصدقات شيء ، إنما هي غسالة الأيدي ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا : اے میرے اہل بیت ! تمہارے لئے صدقہ کی کوئی چیز جائز نہیں کہ یہ تو



فتاویٰ رضویہ ۳/۳۷۴

ہاتھوں کا میل ہے۔ ۱۲م

۱۳۲۴۔ عن أبي رافع رضي الله تعالى عنه قال : ان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم بعث رجلا من بني مخزوم على الصدقة فقال: لا بى رافع ! اصحبني كيما تصيب منها فقال : حتى استاذن رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم ، فاتى النبي صلى الله تعالى عليه وسلم فذكر ذلك له ، فقال : إِنَّ آلَ مُحَمَّدٍ لَا يَجِلُّ لَهُمُ الصَّدَقَةُ ، وَإِنَّ مَوْلَى الْقَوْمِ مِنْ أَنْفُسِهِمْ ۔

حضرت ابو رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک صاحب کو صدقات وصول کرنے کیلئے بھیجا انہوں نے ابو رافع سے کہا: تم بھی میرے ساتھ چلو تا کہ تم بھی اس سے حصہ پاؤ انہوں نے کہا: میں پہلے حضور سے اجازت لے لوں، لہذا حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اس سلسلہ میں عرض کیا: آپ نے فرمایا: بیشک آل محمد کیلئے صدقہ حلال نہیں۔ اور کسی قوم کا غلام بھی اسی میں شمار ہوتا ہے۔ ۱۲م

۱۳۲۵۔ عن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه قال : اخذ الحسن بن علي المرتضى رضي الله تعالى عنهما تمر من تمر الصدقة فادخلها في فيه ، فقال له النبي صلى الله تعالى عليه وسلم : كَخِ كَخِ أَلْقَهَا ، أَلْقَهَا ، أَمَا عَلِمْتَ أَنَا لَا نَأْكُلُ الصَّدَقَةَ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے صدقہ کی ایک کھجور منہ میں رکھ لی۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فوراً فرمایا: تھو تھو، نکال نکال۔ کیا نہیں جانتے ہو؟ کہ ہم صدقہ نہیں کھاتے۔ ۱۲م

۱۳۲۶۔ عن أبي ليلى رضي الله تعالى عنه قال : دخلت مع النبي صلى الله تعالى عليه وسلم بيت الصدقة فتناول الحسن تمره فاخرجها من فيه و قال : أَنَا أَهْلُ

۱۳۲۴۔	المس لابی داؤد،	باب الصدقة على بني هاشم،	۲۳۳/۱
	الجامع للترمذی،	باب ما جاء في كراهية الصدقة الخ	۸۳/۱
	المستدرک للحاکم	کتاب الزکاة،	۴۰۴/۱
	المسند لاحمد بن حنبل،	۱۰/۶ ☆ شرح معانی الآثار للطحاوی،	۳۰۰/۱
۱۳۲۵۔	الصحيح للبخاری،	باب ما يذكر في الصدقة ليس الخ،	۲۰۲/۱
	الصحيح لمسلم،	باب تحريم الزكاة على رسول الله ﷺ،	۳۴۳/۱
	شرح معانی الآثار للطحاوی، ۲۰۰/۱ ☆	المسند لابی داؤد الطبرانی، ۳۲۵/۱۰	

۱۳۲۶۔ شرح معانی الآثار للطحاوی، ۳۰۱/۱ ☆ المصنف لعبد الرزاق، ۵۷۶۸، ۴۱۸/۸  
الْبَيْتُ لَا يَحِلُّ لَنَا الصَّدَقَةُ أَوْ لَا نَأْكُلُ الصَّدَقَةَ۔

حضرت ابولیلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ اس جگہ گیا جہاں صدقہ کے مال جمع تھے۔ حضرت امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان میں سے ایک کھجور اٹھا کر منہ میں رکھ لی۔ حضور نے فوراً وہ ان کے منہ سے نکالی اور فرمایا ہمارے لئے صدقہ جائز نہیں، یا سرکار نے فرمایا: ہم صدقہ نہیں کھاتے۔ ۱۲م

۱۳۲۷۔ عن معاوية بن حيدة القشيري رضي الله تعالى عنه قال : كان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم اذا اتى بشيء سأل اصدقة هي ام هدية فان قالوا: صدقة لم يأكل و ان قالوا: هدية اكل۔

حضرت معاویہ بن حیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں جب کوئی چیز لائی جاتی تو پہلے پوچھتے کہ یہ صدقہ ہے یا ہدیہ؟ اگر لانے والے کہتے: صدقہ ہے، تو آپ نہیں کھاتے۔ اور اگر کہتے: کہ ہدیہ ہے، تو تناول فرما لیتے۔ ۱۲م

۱۳۲۸۔ عن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : إِنِّي لَا تَقْلِبُ إِلَى أَهْلِي فَأَجِدُ الثَّمَرَةَ سَاقِطَةً عَلَى فِرَاشِي فِي يَتْنِي فَأَرْفَعُهَا لِأَكُلَهَا ، ثُمَّ أَخْشَى أَنْ تَكُونَ صَدَقَةً فَأَلْقِيَهَا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں اپنے اہل بیت میں آتا ہوں اور اپنے گھر میں بستر پر کوئی کھجور گری ہوئی پاتا ہوں۔ تو چاہتا ہوں کہ اٹھا کر کھالوں پھر مجھے اس بات کا خوف لاحق ہوتا ہے کہ کہیں یہ صدقہ کی ہو۔ لہذا اسکو چھوڑ دیتا ہوں۔ ۱۲م

۱۳۳۹۔ عن أس رضي الله تعالى عنه قال : ان رسول الله صلى الله تعالى عليه

۱۳۲۷۔	الجامع للترمذی،	باب ما جاء في كراهة الصدقة،	۸۳/۱
۱۳۲۸۔	شرح معانی الآثار للطحاوی، ۳۰۱/۱ ☆	حلیۃ الاولیاء لابی نعیم،	۱۸۷/۸
	المس الکبری للبیہقی،	فتح الباری لمعقلانی،	۸۶/۵
	کنز العمال للحنفی، ۱۶۵۰۹، ۴۵۵/۶ ☆	شرح السنۃ للبعوی،	۱۰۰/۶
۱۳۲۹۔	الصحيح لمسلم،	باب تحريم الزكاة على رسول الله ﷺ،	۳۴۴/۱
	شرح معانی الآثار،	باب الصدقة على بن هاشم،	۳۰۰/۱
	المسند لآحمد بن حنبل،	المس الکبری للبیہقی،	۳۰/۷

وسلم رأى ثمرة فقال : لو لا ائني أعاف أن تكون صدقة لا كنتها .

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک کھجور دیکھی فرمایا: اگر مجھے یہ خوف نہ ہوتا کہ یہ صدقہ کی ہے تو میں اس کو تناول فرمالیتا۔ ۱۲م

۱۳۳۰۔ عن سلمان الفارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ انه جاء الى رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم حين قدم المدينة بما ثمة عليها رطب فقال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : ما هذا ؟ يا سلمان الفارسي ! قال : صدقة عليك و على اصحابك ، قال : ارفعها ، فإننا لا نأكل الصدقة ، فرفعها ، فجاءه من الغد بمثله ، فوضعه بين يديه ، فقال : ما هذا ؟ يا سلمان الفارسي ! قال : هدية ، فقال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : لا صحابه : انبسطوا .

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ جب مدینہ آئے تو سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں ایک دسترخوان لیکر حاضر ہوئے جس میں کچھ کھجوریں تھیں۔ حضور نے فرمایا: اے سلمان فارسی! یہ کیا ہے؟ عرض کیا: آپ کے اور صحابہ کرام کیلئے صدقہ ہے۔ فرمایا: اس کو اٹھا لو کہ ہم صدقہ نہیں کھاتے انہوں نے کھجوریں آپ کے پاس سے اٹھائیں پھر دوسرے دن اسی طرح لیکر حاضر ہوئے اور خدمت میں پیش کیا۔ فرمایا: اے سلمان! یہ کیا ہے؟ عرض کیا: ہدیہ، حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحابہ کرام سے فرمایا: اس کو بچھاؤ۔ ۱۲م

۱۳۳۱۔ عن عبد المطلب بن ربيعة بن الحارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : اجتمع ربيعة بن الحارث و العباس بن عبد المطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہما فقالا : لو بعثنا هذين العلامين ، قال لي و للمفضل بن العباس ، على الصدقة فاديا ما يؤدى الناس و

- ۱۳۳۰۔ شرح معانی الآثار للطحاوی، باب الصدقة ہی ہاشم ، ۳۰۱/۱  
 المستدرک للحاکم ، ۱۶/۲ ☆ السنن الکبریٰ للبیہقی ، ۳۲۷/۵  
 المعجم الکبیر لفتح الباری ، ۳۰۵/۶ ☆ جمع الرواۃ للہیثمی ، ۳۲۶/۹  
 نصب الرایۃ للریلعی ، ۲۷۹/۴ ☆ دلائل البیۃ للبیہقی ، ۹۷/۶  
 ۱۳۳۱۔ شرح معانی الآثار للطحاوی، باب الصدقة علی بنی ہاشم ، ۲۹۹/۱  
 الصحیح لمسلم ، باب تحريم الزكاة علی الرسول ، ۳۴۴/۱  
 السنن الکبریٰ للبیہقی ، ۳۱/۷ ☆ کثر العمال للمنتقی ، ۱۶۵۱۴ ، ۴۵۶/۶

أصابها ما يصيب الناس ، قال : فيسما هما في ذلك جاء علي بن أبي طالب فوقف عليهما فذكر اليه ذلك فقال علي : لا تفعل ، فوالله ! ما هو بفاعل فقال ربيعة بن الحارث : ما يمنعك من هذا الا نقاسة علينا فوالله ! لقد نلت : صهر رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم فما نفسناه عليك فقال علي : أنا أبو حسن ارسلاهما فانطلقا واصططحا فلما صلى رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم الظهر سبقناه الى الحجرة فقمنا عند بابها حتى جاء فآخذ باذننا و قال : أخرجنا ما تصرران ثم دخل و دخلنا عليه و هو يومئذ عند زيب بنت جحش فتوكلنا الكلام ثم تكلم حدنا قال : يا رسول الله ! أنت أهر الناس و اوصل الناس و قد بلغنا النكاح و قد جئناك لتؤمرنا على بعض الصدقات فتؤدى اليك كما يؤدون و نصوب كما يصيبون فسكت حتى أردنا ان نكلمه ، وجعلت زيب تلعب اليها من و راء الحجاب أن لا نكلمه فقال : إن الصدقة لا تنبغي لآل محمد ، إنما هي اوساخ الناس -

حضرت عبدالمطلب بن ربیعہ بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت ربیعہ بن حارث اور حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی ایک دن آپس میں گفتگو ہوئی کہ قسم بخدا! کیا ہی اچھا ہو کہ ہم ان دونوں لڑکوں عبدالمطلب بن ربیعہ اور فضل بن عباس کو حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجیں۔ یہ دونوں چاکر حضور سے عرض کریں کہ ان کو صدقات کی وصولی کیلئے عامل مقرر فرمادیں۔ تاکہ ان کو بھی وہ دیا جائے جو دوسرے لوگوں کو دیا جاتا ہے۔ ان حضرات کے درمیان یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم تشریف لے آئے۔ انہوں نے حضرت علی سے بھی اس بات کا تذکرہ کیا۔ آپ نے فرمایا: تم ایسا نہ کرو۔ خدا کی قسم! حضور ایسا ہرگز نہیں کریں گے۔ حضرت ربیعہ نے کہا: آپ تو ہمیں صرف اس لئے روک رہے ہیں کہ آپ کا حضور سے خسرالی رشتہ ہے۔ تو اس سلسلہ میں ہم آپ جیسے نہیں۔ لہذا ہمیں اجازت مل سکتی ہے۔ اس پر حضرت علی نے فرمایا: تو تم بھیج کر دیکھ لو۔ چنانچہ ہم حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے اور حضرت علی وہیں ٹھہر گئے۔ حضور نماز ظہر سے فارغ ہوئے تو ہم حجرہ مقدسہ کی طرف بڑھے اور دروازہ پر کھڑے ہو گئے یہاں تک کہ حضور تشریف لائے اور غایت محبت سے ہمارے کان پکڑ کر فرمایا: اپنے دل کی بات کہو! پھر ہم حضور کے ساتھ اندر داخل ہوئے۔ ان دنوں حضور ام المؤمنین حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے

یہاں قیام پذیر تھے۔ ہم نے ایک دوسرے پر بھروسہ کرتے ہوئے گفتگو شروع نہ کی۔ پھر ہم میں سے ایک نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ لوگوں میں سب سے زیادہ سخی اور صلہ رحمی فرمانے والے ہیں۔ ہم اب بالغ ہو چکے ہیں۔ اور ہم آپ کی خدمت میں اس لئے حاضر ہوئے ہیں کہ آپ ہمیں صدقات وصول کرنے پر مامور فرمائیں تاکہ ہم بھی دوسروں کی طرح صدقات وصول کر کے لائیں اور اس سے حصہ پائیں۔ حضور خاموش رہے یہاں تک کہ ہم نے کچھ بولنے کا ارادہ کیا لیکن ام المؤمنین ہمیں پردہ کے پیچھے سے اشارہ فرما رہی تھیں کہ ہم کچھ نہ بولیں پھر حضور نے ارشاد فرمایا بیشک صدقہ آل محمد کیلئے جائز نہیں وہ تو لوگوں کے مالوں کا میل ہے۔ ۱۲

### (۱) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

بیشک اس تحریم کی علت ان حضرات عالیہ کی عزت و کرامت اور نظافت و طہارت ہے۔ کہ زکوٰۃ مال کا میل ہے اور گناہوں کا دھوون۔ اس ستمی نسل والوں کے قابل نہیں خود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس تعلیل کی تصریح فرمائی۔ یہ ہی ہمارے عامہ علماء کا مذہب ہے حتیٰ کہ جمہور علمائے کرام نے بنو ہاشم کو مال زکوٰۃ سے عمل صدقات کی اجرت لینا ناجائز کہا حالانکہ یہ اغنیاء کیلئے بھی روا ہے کہ من کل الوجوہ زکوٰۃ نہیں۔ مگر آخر شبہ زکوٰۃ ہے اور بنی ہاشم کی جلالت شان شبہ لوٹ سے بھی براءت کی شایاں۔ فتاویٰ رضویہ ۳۹۲/۴

### (۲) بنو ہاشم کا غلام بھی زکوٰۃ نہیں لے سکتا

۱۳۳۲۔ عن ہرمز او کیسان رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ مر علی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال: فدعانی فحطت فقال: یا ابا فلان! انا اهل البیت قد نبهنا ان ناکل الصدقة، وان مولی القوم من انفسهم فلا ناکل الصدقة۔ حضرت ہرمز یا کیسان حضرت ام کلثوم بنت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے آزاد کردہ، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس سے گزرے، کہتے ہیں: مجھے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بلایا تو میں حاضر ہوا، ارشاد فرمایا: اے ابو فلاں! ہم اہل بیت ہیں۔ ہمیں صدقہ کھانے سے منع کیا گیا ہے۔ اور قوم کا غلام اسی میں شمار ہوتا ہے لہذا صدقہ مت کھانا۔

## ۳۔ مصارف زکوٰۃ و صدقات

### (۱) اہل قرابت کو زکوٰۃ و صدقات دینا اجر عظیم کا باعث

۱۳۳۳۔ عن زینب امرأة عبد الله بن مسعود رضى الله تعالى عنهما قالت : كنت في المسجد فرأيت النبي صلى الله تعالى عليه وسلم فقال : تَصَدَّقْنَ وَ كُوْ مِنْ حُلِيِّكُنَّ ، و كانت زینب تنفق على عبد الله و أیتام فی حجرها ، فقالت لعبد الله ! سل رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم ، أيعزى عني أن أنفق عليك و على أیتام فی حجرى من الصدقة ؟ فقال : سلى أنت رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : فانطلقت الى رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم فوجدت امرأة من الأنصار على الباب حاجتها مثل حاجتى ، فمر علينا بلال فقلنا : سل النبي صلى الله تعالى عليه وسلم : أيعزى عني أن أنصدق على زوجى و أیتام لى حجرى ، و قلنا : لا تعبرنا : فدخل فسأله فقال : من هما ؟ قال : زینب ، فقال : أى الزینب ، قال : امرأة عبد الله ، قال : نعم ، لها أجران ، أجر القرابة و أجر الصدقة۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زوجہ محترمہ حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں مسجد میں تھی کہ سرکار نے مجھے دیکھ کر ارشاد فرمایا: صدقہ دیا کرو خواہ تمہارے زیورات ہی سے کیوں نہ ہو۔ حضرت زینب کا طریقہ کار یہ تھا کہ وہ صدقہ اپنے شوہر اور یتیموں کو دیا کرتی تھیں جو انکی کفالت میں تھے۔ لہذا انہوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود سے کہا: کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے یہ مسئلہ دریافت کر لینا کہ کیا صدقہ کا مال تم پر اور ان یتیموں پر خرچ کر سکتی ہوں۔ حضرت عبداللہ نے فرمایا: تم خود ہی پوچھ لینا۔ چنانچہ میں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ دروازے پر ایک انصاری بی بی ملیں وہ بھی میرے جیسا ہی مسئلہ معلوم کرنے آئیں تھیں۔ اتنے میں سامنے سے حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ راستہ سے گزرے ہم نے کہا: ہمارے لئے حضور سے یہ مسئلہ معلوم کر لو! کیا ہم اپنے شوہر اور اپنی کفالت میں یتیموں کو صدقہ دے سکتے ہیں۔ لیکن ہماری اطلاع نہ دینا۔ انہوں نے

خدمت میں حاضر ہو کر دریافت کیا: سرکار نے فرمایا: یہ دونوں کون ہیں؟ بولے: زینب، فرمایا: کون زینب؟ عرض کیا: عبداللہ بن مسعود کی بیوی، فرمایا: ہاں، انکو صدقہ دے سکتی ہیں اور اس میں دو ہر اثواب ہے۔ ایک قرابت کا اور دوسرے صدقہ کا۔

۱۳۳۴۔ عن سلمان بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: الصَّدَقَةُ عَلَى الْمَسْكِينِ صَدَقَةٌ مَوْهِيَةٌ عَلَى ذِي الرَّحْمِ ثَنَانٌ صَدَقَةٌ وَ صِلَةٌ۔

حضرت سلمان بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسکین کو دینا اکہرا صدقہ ہے اور رشتہ دار کو دینا دوہرا۔ ایک تصدق ایک صلہ رحم۔

## (۲) اہل قرابت کے علاوہ کو صدقہ دینا مقبول نہیں

۱۳۳۵۔ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: يَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ! وَالَّذِي بَعَثَنِي بِالْحَقِّ، لَا يَقْبَلُ اللَّهُ صَدَقَةً مِنْ رَجُلٍ وَلَهُ قَرَابَةٌ مُحْتَاجُونَ إِلَى صَلَاتِهِ وَ يَصْرِفُهَا إِلَى غَيْرِهِمْ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يَنْظُرُ اللَّهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے امت محمد! جس نے مجھے حق لیکر مبعوث فرمایا: اللہ تعالیٰ اس کا صدقہ قبول نہیں فرماتا جس کے رشتہ دار اس کے سلوک کی حاجت رکھیں اور وہ انہیں چھوڑ کر اوروں پر تصدق کر لے۔ قسم اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، اللہ تعالیٰ روز قیامت اس پر نظر نہ فرمائے گا۔

فتاویٰ رضویہ ۳/۳۸۵

فتاویٰ رضویہ ۱/۶۹۳

## (۳) غنی و تندرست کیلئے زکوۃ جائز نہیں

۱۳۳۶۔ عن عبد الله بن عمرو بن العاص رضي الله تعالى عنهما قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : لَا يَجُلُ الصَّدَقَةُ لِغَنِيٍّ وَلَا لِذِي مِرَّةٍ سَوِيٍّ -

نقاوی رضویہ حصہ دوم ۱۱۷/۹ ☆ جد الممتار ۱۵۷/۲

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: غنی اور تندرست کیلئے صدقہ جائز نہیں۔

۱۳۳۶۔	الجامع للترمذی	باب ما جاء من لا تحل له الصدقة	۸۳/۱
	السبب لابی داؤد ،	کتاب الزکاة باب من یعطی من الصدقة و حد المعصی	۱۲۹/۱
	السنن لابن ماجه ،	باب من سال عن ظهر غنی	۱۳۳/۱
	المسند لاحمد بن حنبل ،	☆ المستبرک للحاکم	۴۰۷/۱
	مجمع الروايد للهيثمی ،	☆ اتحاف السادة للزبيدي ،	۱۰۱/۴
		☆ ۹۱/۳	



## ۴۔ صدقہ کے فضائل

### ۱۔ صدقہ و خیرات کی فضیلت

۱۳۳۷۔ عن أم المؤمنين عائشة الصديقة رضي الله تعالى عنها قالت: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: إِنْ اللَّهَ يُرِيي لِأَحَدِكُمْ الثَّمَرَةَ وَاللُّقْمَةَ كَمَا يُرِيي أَحَدَكُمْ فَلَوَةً أَوْ فَصِيلَةً حَتَّى يَكُونَ مِثْلَ أُحُدٍ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان جو ایک چھوہارہ یا ایک نوالہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں دے اللہ تعالیٰ اسے بڑھاتا ہے اور پالتا ہے جیسے آدمی اپنے بچہ کو دے یا بونے کو پرورش کرتا ہے یہاں تک کہ بڑھ کر وہ احد کے برابر ہو جاتا ہے۔

۱۳۳۸۔ عن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: مَنْ تَصَدَّقَ بِعَدَلٍ ثَمَرَهُ مِنْ كَسْبٍ طَيِّبٍ وَ لَا يَقْبَلُ اللَّهُ إِلَّا الطَّيِّبَ، فَإِنَّ اللَّهَ يَقْبَلُهَا بِمِيزَانٍ ثُمَّ يُرِييَهَا لِصَاحِبِهِ كَمَا يُرِيي أَحَدَكُمْ فَلَوَةً حَتَّى تَكُونَ مِثْلَ الْحَبْلِ۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو ایک چھوہارے کے برابر پاک مال سے خیرات کرے۔ اور اللہ تعالیٰ قبول نہیں کرتا مگر پاک کو، تو رب عزوجل اسے اپنے دانے دست قدرت سے قبول فرماتا ہے۔ پھر

۱۳۳۷۔	المسند للاحمد بن حبل،	☆	۲۵۱/۶	التصوير لابن كثير،	۴۸۹/۱
	كثر العمال للمفتي،	☆	۳۵۲/۶، ۱۶۰۲۰	الترغيب والترهيب للمسندى،	۴/۲
	جمع الحوامع للسيوطي،	☆	۵۰۱۴	الترغيب والترهيب للمسندى،	۱۲/۲
۱۳۳۸۔	الجامع الصحيح للبخاري،			باب الصدقة من كسب طيب،	۱۸۹/۱
	الصحيح لمسلم،			باب بيان ان اسم الصدقة،	۳۲۶/۱
	الجامع للترمذي،			باب ما جاء في صل الصدقة،	۸۴/۱
	الستين لابن ماجة،			باب فضل الصدقة،	۱۳۳/۱
	المسند للاحمد بن حبل،	☆	۲۶۸/۲	الدر المنثور للسيوطي،	۳۵۵/۱
	جمع الحوامع للسيوطي،	☆	۵۶۶۱	كثر العمال للمفتي،	۳۴۸/۶
	اتحاف السادة للريدي،	☆	۱۱۴/۴	مشكوة المصابيح للثريزي،	۱۹۰۹
	شرح السنة للبعوي،	☆	۱۳۳/۶	التصوير للقرطبي،	۱۵۰/۱

خیرات کرنے والے کیلئے اسکو بچھیرے کی پرورش کی طرح پالتا ہے یہاں تک کہ وہ بڑھ کر پہاڑ کے برابر ہو جائے۔

### (۱) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

کوئی احمق سا احمق بھی ان حدیثوں سے یہ معنی نہیں سمجھے گا کہ ایک چھوہارے یا ایک ہی نوالے کی خصوصیت ہے۔ ایک دے گا تو قبول ہوگا اور ثواب ملے گا۔ جہاں دوبار زائد دئے پھر نہ قبول کی توقع اور نہ ثواب کی ترقی۔ نہیں، نہیں، بالیقین یہ ہی معنی ہے کہ ایک لقمہ یا ایک خرمہ بھی ان نیک جزاؤں کا باعث ہے۔

صغاح اللجن ص ۱۱

### (۲) پوشیدہ صدقہ افضل ہے

۱۳۳۹۔ عن ابی امامۃ الباہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اَفْضَلُ الصَّدَقَةِ سِرًّا اِلَى فَقِيرٍ ۔

حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بہتر صدقہ وہ ہے جو خفیہ طور پر فقیر کو دیا جائے۔

الزلال اللفی ص ۱۷۰

### (۳) صدقہ عمر بڑھاتا ہے

۱۳۴۰۔ عن عمر بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اِنَّ صَدَقَةَ الْمُسْلِمِ تَزِيْدُ فِي الْعُمْرِ وَ تَمْنَعُ مَيِّتَةَ السُّوْءِ ۔

حضرت عمرو بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک صدقہ کے ذریعہ اللہ تعالیٰ عمر بڑھاتا ہے اور بری موت کو دفع فرماتا ہے۔

راد القحط والوہاب ص ۷

۱۳۳۹۔ اتحاف السادة للزبيدي،	☆	۱۱۱/۴	کنز العمال للمفتی، ۱۶۲۵۰، ۶/۴۰۰
۱۳۴۰۔ مجمع الزوائد للهيثمی،	☆	۱۱۰/۳	المعجم الكبير للطبرانی، ۱۷/۲۲
المطالب العالیة لابن حجر،	☆	۸۷۴	الترغیب و الترہیب للمفتی، ۲۱/۲
الدر المنثور للسيوطی،	☆	۳۵۵/۱	کنز العمال للمفتی، ۱۶۱۱۱، ۶/۳۷۱

۱۳۴۱۔ عن أنس رضي الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : إِنْ صَدَقَةً وَ صِلَةً الرَّحْمِ يَزِيدُ اللَّهُ بِهَا فِي الْعُمْرِ وَ يَنْفَعُ بِهَا مَيِّتَةَ السُّوءِ وَ يَنْفَعُ بِهَا الْمَكْرُوهَ وَ الْمَحْذُورَ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک صدقہ اور صلہ رحم ان دونوں سے اللہ تعالیٰ عمر بڑھاتا ہے اور بری موت کو دفع کرتا ہے اور مکروہ و اندیشہ کو دور کرتا ہے۔  
رد المحتار والوہاء ص ۱۰

### (۴) صدقہ غضب الہی کو بجھاتا ہے

۱۳۴۲۔ عن أنس بن مالك رضي الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : إِنْ الصَّدَقَةُ لَتُطْفِئُ غَضَبَ الرَّبِّ وَ تُلْفَعُ مَيِّتَةَ السُّوءِ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک صدقہ اللہ عزوجل کے غضب کو بجھاتا ہے اور بری موت کو دفع کرتا ہے۔  
رد المحتار والوہاء ص ۶

- ۱۳۴۱۔ مجمع الروايات لمبهي، ☆ ۱۵۱/۸، الترغيب والترهيب لمبهي، ۳/۳۳۵  
المطالب العالية لابن حجر، ☆ ۸۷۵، الکامل لابن عدي،  
فتح الباري للمصلائي، ☆ ۴۱۶/۱۰  
۱۳۴۲۔ الجامع للترمذي، باب ما جاء في فضل الصدقة، ۸۴/۱

## (۵) صدقہ جہنم سے بچاتا ہے

۱۳۴۳۔ عن أمير المؤمنين أبي بكر الصديق رضي الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ ، فَإِنَّهَا تَقِيمُ الْعُوجَ وَ تَذْفَعُ مِئْتَةَ السُّوءِ ۔

امیر المؤمنین حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دوزخ سے بچو اگرچہ آدھا چھوہارہ دیکر۔ کہ وہ کچی کو سیدھا اور بری موت کو دفع کرتا ہے۔

## (۶) صدقہ گناہ مٹاتا ہے

۱۳۴۴۔ عن عاصم العدوی رضي الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : الصَّدَقَةُ تُطْفِئُ الْخَطِيئَةَ كَمَا يُطْفِئُ الْمَاءُ النَّارَ ۔

حضرت عاصم عدوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صدقہ گناہ کو بجھاتا ہے جس طرح پانی آگ کو۔

## (۷) صدقہ بری موت سے بچاتا ہے

۱۳۴۵۔ عن رافع بن مكيث الرضواني رضي الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : الصَّدَقَةُ تَمْنَعُ مِئْتَةَ السُّوءِ ۔

حضرت رافع بن مکیث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صدقہ بری موت سے بچاتا ہے۔

راوا تھمط والوباء ص ۷

۱۹۰/۱	باب اتقوا النار ولو بشق ثمرة ،	۱۳۴۳۔	الجامع الصحيح لبيخاري ،
۱۰۵/۱	☆ التاريخ الكبير للبخاري ،	۱۱۴/۱۲	المعجم الكبير لقطريسي ،
۲۴۲۸	☆ الصحيح لابن عزيمة ،	۱۰۵/۳	مجمع الروايات للهيثمي ،
۲۲۴/۱	☆ المعجم الصغير لقطريسي ،	۱۳۵/۱۹	۱۳۴۴۔ المعجم الكبير لقطريسي ،
۳۰۳/۲	☆ التمهيد لابن عبد البر ،	۳۲۱/۳	المستد لاحمد بن حنبل ،
۱۳۸/۲	☆ ارواء الغليل للالباني ،	۵۰/۸	اتحاف السادة لنريدي ،
	☆	۲۳۰/۵	مجمع الكبير لقطريسي ،
	☆	۱۷/۵	۱۳۴۵۔ المعجم الكبير لقطريسي ،

۱۳۴۶۔ عن أنس بن مالك رضي الله تعالى عنه قال : رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : إِنْ أَلَّهَ لِيَذِرُكَ بِالصَّدَقَةِ سَبْعِينَ بَابًا مِنْ مَيِّتَةِ الشُّوْءِ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ عزوجل صدقہ کے سبب ستر دروازے بری موت کے دفع فرماتا ہے۔

۱۳۴۷۔ عن رافع بن خديج رضي الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : الصَّدَقَةُ تُسَدُّ سَبْعِينَ بَابًا مِنْ الشُّوْءِ۔

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صدقہ ستر دروازے برائی کے بند کرتا ہے۔

### (۸) صدقہ بلائیں دفع کرتا ہے

۱۳۴۸۔ عن أنس بن مالك رضي الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : الصَّدَقَةُ تَمُحُّ سَبْعِينَ نَوْعًا مِنْ أَنْوَاعِ الْبَلَاءِ ، أَهْوَنُهَا الْحَذَامُ وَ الْبَرَصُ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صدقہ ستر قسم کی بلائیں روکتا ہے جن کی آسان ترین بگڑنا اور سپید داغ ہیں سو الیاذ باللہ تعالیٰ۔

۱۳۴۹۔ عن أمير المؤمنين علي المرتضى كرم الله تعالى وجهه الكريم قال : قال

۱۳۴۶۔	کنز العمال للمصنف، ۱۶۱۱۰، ۳۷۱/۶	☆	جمع الحوامع للسيوطی، ۵۰۳۰
	اتحاف السادة للزبيدي، ۱۶۷/۴	☆	الدر المنثور للسيوطی، ۳۵۵/۱
	الترغيب و الترهيب للمنطري، ۱۲/۲	☆	المصنف لمرقي، ۲۲۶/۱
۱۳۴۷۔	المعجم الكبير للطبراني، ۳۲۷/۴	☆	معجم الزوائد للهيثمي، ۱۰۹/۳
	الدر المنثور للسيوطی، ۳۵۵/۱	☆	الترغيب و الترهيب للمنطري، ۱۹/۲
	اتحاف السادة للزبيدي، ۱۶۷/۴	☆	تاريخ اصفهان، ۶۸/۱
۱۳۴۸۔	اتحاف السادة للزبيدي، ۱۷۳/۴	☆	ارواء العليل للالباني، ۳۹۳/۳
	کنز العمال للمصنف، ۱۵۹۲، ۳۴۶/۶	☆	كشف المعاء للمعلوني، ۲۹/۲

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : **بَاكِرُوا بِالصَّدَقَةِ فَإِنَّ الْبَلَاءَ لَا يَتَخَطَّاهَا**۔  
 امیر المؤمنین حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ  
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: **صبح تزکے صدقہ دو کہ بلا صدقہ سے آگے قدم نہیں**  
**بڑھاتی۔**  
 راو القحط والوہام ص ۷

۱۳۵۰۔ **عن أنس بن مالك رضي الله تعالى عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : الصَّدَقَاتُ بِالْغَدَوَاتِ يُلْهَبْنَ الْعَاهَاتِ**۔  
 حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ  
 علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: **صبح کے صدقے آفتوں کو دفع کرتے ہیں۔**

۱۳۵۱۔ **عن جابر بن عبد الله رضي الله تعالى عنهما قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : الصَّدَقَةُ تَمْنَعُ الْقَضَاءَ الشَّوْءَ**۔  
 حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ  
 علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: **صدقہ بری قضاؤں سے دیتا ہے۔**

### (۹) صدقہ کی کثرت سے روزی بڑھتی ہے

۱۳۵۲۔ **عن جابر بن عبد الله رضي الله تعالى عنهما قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : صَلُّوا الَّذِي بَيْنَكُمْ وَ بَيْنَ رَبِّكُمْ بِكَثْرَةِ ذِكْرِكُمْ لَهُ وَ كَثْرَةِ الصَّدَقَةِ فِي السَّبْرِ وَالْعَلَانِيَةِ تَوْجَرُوا وَ تُحْمَدُوا وَ تُرْزَقُوا**۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ  
 علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: **اللہ عزوجل کے ساتھ اپنی نسبت درست کرو، اس کی یاد کی کثرت کرو۔**  
**اور خفیہ و ظاہر صدقہ کی تکثیر سے، ایسا کرو گے تو روزی دے جاؤ گے۔ قابل ستائش رہو گے اور**  
**تمہاری شکستیاں درست کی جائیں گی۔**

۳۱۷/۱	الجامع الصغير للسيوطي،	☆	۴۱۴/۲	المستند المرحوم للدہلوی،	۱۳۵۰۔
۲۲/۸	مصنوع الزوائد للهيثمی،	☆	۵۰۲/۳	المستند لاحمد بن حنبل	۱۳۵۱۔
۱۷۱/۳	المسالك الكبرى للهيثمی،	☆	۳۰۴/۱	الدر المثور للسيوطي،	۱۳۵۲۔
۵۰/۳	ارواء الغلیل للالبانی،	☆	۵۱۱/۱	الترغيب والترهيب للصفي،	
		☆	۱۹/۱۸	التفسير للمقرطبي،	

۱۳۵۳۔ عن ابی الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مَا مِنْ رَجُلٍ مُّسْلِمٍ یُّصَابُ بِشَیْءٍ فِی حَسَبِهِ فِیْتَصَدَّقَ بِهِ إِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ دَرَجَةً وَحُطَّ عَنْهُ خَطِیئَةٌ۔

حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی مسلمان کو کوئی جسمانی تکلیف پہنچے اور وہ صدقہ کرے تو اللہ تعالیٰ اس کا ایک درجہ بلند کرتا ہے اور ایک گناہ مٹاتا ہے۔ ۱۱۲ م

فتاویٰ رضویہ ۵۰۸/۸

### (۱۰) بہرے کو بات سنانا صدقہ ہے

۱۳۵۴۔ عن سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اِسْمَاعُ الْأَصَمِّ صَدَقَةٌ۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بہرے کو انہی بات سنانا صدقہ ہے۔ ۱۱۳ م

### (۱۱) خود کھانا اور دوسرے کو کھلانا صدقہ ہے

۱۳۵۵۔ عن المقداد بن معدی کرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مَا أَطْعَمْتَ زَوْجَكَ فَهُوَ لَكَ صَدَقَةٌ مَا أَطْعَمْتَ وَلَدَكَ فَهُوَ لَكَ صَدَقَةٌ ، وَمَا أَطْعَمْتَ خَادِمَكَ فَهُوَ لَكَ صَدَقَةٌ ، وَمَا أَطْعَمْتَ نَفْسَكَ فَهُوَ لَكَ صَدَقَةٌ۔

فتاویٰ رضویہ ۲۱۸/۳

۱۳۵۳۔ الجامع للترمذی	☆ ۱۶۷/۱	المسنن لابن ماجہ ۱۹۷/۲
المسنن للاحمد بن حنبل	☆ ۴۴۸/۶	
الجامع الصغیر للسیوطی	☆ ۴۹۱/۲	
۱۳۵۴۔ کنز العمال للمفتی	☆ ۱۶۳۰۳	
الجامع الصغیر للسیوطی	☆ ۶۸/۱	
۱۳۵۵۔ المسنن للاحمد بن حنبل	☆ ۱۳۱/۴	المسنن الکبریٰ للبیہقی ۱۷۹/۴
مجمع الزوائد للہیثمی	☆ ۱۱۹/۳	الترغیب والترہیب للمنیری ۶۲/۳
الدر المنثور للسیوطی	☆ ۳۳۷/۱	التصغیر لابن کثیر ۲۶۴/۲
تاریخ دمشق لابن عساکر	☆ ۸۹/۵	تاریخ اصمہان لابن نعیم ۷۶/۲
کنز العمال للمفتی	☆ ۱۶۳۷۱	حلیۃ الاولیاء لابن نعیم ۳۰۹/۹

حضرت مقداد بن معدی کرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کچھ تو اپنی بیوی کو کھلائے وہ تیرے لئے صدقہ ہے اور جو کچھ اپنے بچوں کو کھلائے وہ تیرے لئے صدقہ ہے، اور جو کچھ تو اپنے غلام کو کھلائے وہ تیرے لئے صدقہ ہے، اور جو کچھ تو خود کھائے وہ تیرے لئے صدقہ ہے۔ ۱۲م

### (۱۲) ہر جاندار کو کھلانا باعث ثواب

۱۳۵۶۔ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : فی کُلِّ ذَاتٍ کَبِیدٍ حَرِیٍّ أُجْرٌ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر گرم جگر میں ثواب ہے۔

۱۳۵۷۔ عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : فِیْمَا یَاکُلُ ابْنُ آدَمَ أُجْرٌ وَفِیْمَا یَاکُلُ السَّیِّعُ أُجْرٌ، وَفِیْمَا یَاکُلُ الطَّیْرُ أُجْرٌ۔ فتاویٰ رضویہ ۲۲۹/۳

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کچھ آدمی کھائے اس میں ثواب ہے، اور جو دورندہ کھا جائے اس میں ثواب ہے۔ جو پرندہ کویہو بچے اس میں ثواب ہے۔

### (۱۳) حرام کمائی سے صدقہ حرام ہے

۱۳۵۸۔ عن ابی الطفیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مَنْ کَسَبَ مَالًا حَرَامًا فَاعْتَقَ مِنْهُ وَوَصَلَ مِنْهُ رَحْمَةً کَانَ ذَٰلِكَ إِصْرًا عَلَیْهِ۔

حضرت ابو الطفیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص حرام مال کسب کرے اور اس سے رحمہ وصلہ کرے، تو اس کا ثقل ہے۔

۱۸۶/۴	المس الکبریٰ للبیہقی،	☆	۷۳۵/۲	المسند لاحمد بن حبل،	۱۳۵۶۔
۸۶۰	الصحيح لابن حبان،	☆	۲۲۹/۲	شرح السنة للبیہقی،	
۳۷۸/۳	الترغیب والترہیب للمندری،	☆	۱۳۲/۴	المستدرک للحاکم،	۱۳۵۷۔
۲۹۲/۱۰	معجم الروايد للہیثمی،	☆	۵۴۹/۲	الترغیب والترہیب للمندری،	۱۳۵۸۔
		☆	۹۲۷۰	کنز العمال للمصنی،	



وسلم نے ارشاد فرمایا: جو حرام مال کمائے پس اس میں سے غلام آزاد کرے اور صلہ رحم کرے تو یہ بھی اس پر وبال ٹھہرے۔

۱۳۵۹۔ عن القاسم بن مخيمرة رضى الله تعالى عنه مرسلًا قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: مَنْ اكْتَسَبَ مَالًا مِنْ مَائِمٍ فَوَصَّلَ بِهِ رَحْمَةً أَوْ تَصَدَّقَ بِهِ أَوْ أَنْفَقَهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ جَمَعَ ذَلِكَ كُلَّهُ قُدْرَتَ بِهِ فِي جَهَنَّمَ۔

حضرت قاسم بن مخیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو گناہ کی وجہ سے مال کمائے اس سے صلہ رحم یا تصدق یا راہ خدا میں خرچ کرے یہ سب جمع کر کے اسے جہنم میں پھینک دیا جائے۔

### (۱۳) حلال کمائی ہی کا صدقہ مقبول ہے

۱۳۶۰۔ عن أبي هريرة رضى الله تعالى عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: مَنْ تَصَدَّقَ بِعَدْلِ تَمْرَةٍ مِنْ كَسْبٍ طَيِّبٍ، وَلَا يَقْبَلُ اللَّهُ إِلَّا الطَّيِّبَ، فَإِنَّ اللَّهَ يَقْبَلُهَا يَوْمَئِذٍ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو ایک کھجور کے برابر پاک کمائی سے تصدق کرے اور اللہ تعالیٰ نہیں قبول فرماتا مگر پاک۔ تو حق جل و علا اسے اپنے یقین قدرت سے قبول فرماتا ہے۔

۱۳۶۱۔ عن سعد بن ابی وقاص رضى الله تعالى عنه قال: قال رسول الله

۱۳۵۸۔	الترغيب والترهيب للمندري،	☆	۵۴۹/۲	☆	مجمع الروايات للهيثي،	۲۹۲/۱۰
	کثر العمال للمنتقى،	☆	۹۲۷۰			
۱۳۵۹۔	الترغيب والترهيب للمندري،	☆	۵۴۹/۲			
۱۳۶۰۔	الجامع الصحيح للبخاري،			☆	باب الصدقة من كسب طيب،	۱۸۹/۱
	السنن ابن ماجه،			☆	باب فضل الصدقة،	۱۲۳/۱
	المسند لاهمدي بن حنبل،	☆	۲۳۱/۲	☆	اتحاف السادة للريدي،	۱۲۶/۴
	المسند الكبير للبيهقي،	☆	۱۷۷/۴	☆	الترغيب والترهيب للمندري،	۳/۲
	ارواء الغليل للآلبي،	☆	۳۹۳/۳	☆	الدر المشور للسوطي،	۳۶۵/۱
	التفسير لابن كثير،	☆	۴۸۷/۱	☆	کثر العمال للمنتقى،	۱۶۰۲۰
۱۳۶۱۔	الصحيح لمسلم،			☆	كتاب الزكاة،	۳۲۶/۱
	الجامع للترمذي،			☆	باب ما جاء في فضل الصدقة،	۸۴/۲

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اِنَّ اللّٰهَ طَيِّبٌ ، وَ لَا يَقْبَلُ اِلَّا الطَّيِّبَ۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ پاک ہے، اور پاک ہی کو قبول کرتا ہے۔

۱۳۶۲۔ عن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لَا يَكْمِيت عَبْدٌ مَّالًا حَرَامًا فَيَتَصَدَّقَ بِهِ فَيَقْبَلُ مِنْهُ ، وَ لَا يَنْفَقُ مِنْهُ فَيُبَارِكُ فِيهِ وَ لَا يَتْرُكُهُ يَخْلِفَ ظَهْرَهُ اِلَّا كَانَ زَادَهُ اِلَى النَّارِ ، اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی لَا يَمْحُو السَّيِّئَ بِالسَّيِّئِ وَلَكِنْ يَمْحُو السَّيِّئَ بِالْحَسَنِ ، اِنَّ الْغَيْبَ لَا يَمْحُو الْغَيْبَ

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ نہ ہوگا کہ بندہ مال حرام سے صدقہ دے پھر وہ قبول ہو جائے۔ اور یہ بھی نہ ہوگا کہ اس میں سے راہ خدا میں خرچ نہ کرے اور برکت دی جائے۔ اور اپنے پیچھے چھوڑ گیا تو وہ مال اس کے لئے جہنم کی طرف توشہ ہوگا۔ بیشک اللہ تعالیٰ بدی کو بدی کے ذریعہ نہیں مٹاتا بلکہ بدی کو نیکی کے ذریعہ محو فرماتا ہے۔ بیشک مال حرام مال حرام کی خباثت کو محو نہیں کرتا۔ ۱۴م

۱۳۶۳۔ عن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لَا يَغْنِيَنَّ جَامِعُ الْحَالِ مِنْ غَيْرِ حِلِّهِ اَوْ قَالَ مِنْ غَيْرِ حَقِّهِ، فَإِنَّهُ اِنْ تَصَدَّقَ بِهِ لَمْ يَقْبَلْ مِنْهُ وَ مَا بَقِيَ كَانَ زَادَهُ اِلَى النَّارِ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو غیر حلال سے مال جمع کرے اس پر کوئی رشک نہ کی جائے۔ کہ اگر وہ

۱۳۶۱۔	المسند للاحمد بن حنبل،	☆	۳۲۸/۲	☆	الترغيب والترهيب للمندري،	۵۴۵/۲
	التفسير للقرطبي،	☆	۶۹/۱۱	☆	المشور للسيوطي،	۱۶۸/۱
	السلسلة الصحيحة للالباني،	☆	۱۲۸/۳	☆	الكامل لابن عدي،	
	الدر المنشرة،	☆	۴۴	☆	المس الكبير لسيهني،	۳۴۶/۳
	كشف الخفاء للعجلوني،	☆	۲۶۰/۱	☆	اتحاف السادة للزبيدي،	۸/۶
	جمع الخوامع للسيوطي،	☆	۸۴۷۲	☆	مشكوة المصابيح للثبريزي،	۲۷۶۰
۱۳۶۲۔	الترغيب والترهيب للمندري،	☆	۵۵۰/۲	☆	الدر المشور للسيوطي،	۳۴۷/۱
	المسند للاحمد بن حنبل،	☆	۳۸۷/۱	☆	مشكوة المصابيح للثبريزي،	۲۷۷۱
۱۳۶۳۔	المستدرک للحاکم،	☆	۴/۲	☆		

اس سے خیرات کرے گا تو قبول نہ ہوگی۔ اور جو بیچ رہے گا وہ اس کا توشہ ہوگا جہنم کی طرف۔

۱۳۶۴۔ عن ابی حمیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: مَنْ جَمَعَ مَالًا حَرَامًا ثُمَّ تَصَدَّقَ بِهِ لَمْ يَكُنْ لَهُ فِيهِ أَجْرٌ وَكَانَ إِضْرَارُهُ عَلَيْهِ۔

حضرت ابو حمیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو غیر حلال سے مال جمع کرے پھر اس کو خیرات میں دے اس کیلئے ثواب کچھ نہ ہو اور اس کا وبال اس پر ہو۔

---

۳۴۷/۱	الدرالمشور للسوہی،	☆	۵۳۵/۱	الترغیب والترہیب للمتدری،	۱۳۶۴۔
۱۰/۶	اتحاف السائق للزبیدی،	☆	۸۴/۴	المس الکبری للیہقی،	
۹۲۶۹	کنز العمال للمتقی،	☆	۳۹۰/۱	المستدرک للحاکم،	

## ۵۔ حیلہ شرعی

### (۱) حیلہ شرعی کی اصل

۱۳۶۵۔ عن أم المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالى عنها قالت : أتى النبي صلى الله تعالى عليه وسلم بلحم بقر ، فقيل : هذا ما تصدق به على بريرة ، فقال : هُوَ لَهَا صَلَقَةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ ۔

ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں گائے کا گوشت حاضر کیا گیا، کسی نے کہا: یہ گوشت حضرت بریرہ پر صدقہ ہوا تھا۔ فرمایا: یہ بریرہ کیلئے صدقہ تھا ہمارے لئے ہدیہ ہے۔ ۱۲م

فتاویٰ رضویہ ۷/۱۰۶

۱۳۶۶۔ عن أم عطية رضى الله تعالى عنها قالت : بعث الى رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم بشاة من الصدقة ، فبعثت الى عائشة منها بشىء ، فلما جاء رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم الى عائشة ، قال : هَلْ عِنْدَ كُفْمُ شَيْءٌ ؟ قالت : لا ، ألا إن نسبية بعثت الينا من الشاة التى بعثتم بها اليها ، قال : إِنَّمَا قَدْ بَلَغَتْ مَحَلَّهَا حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میرے پاس صدقہ کی ایک بکری بھیجی ، میں نے اس میں سے کچھ گوشت ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ کے پاس بھیج دیا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت عائشہ کے پاس

۱۳۶۵۔	الصحيح لمسلم ،	باب اباحه الهدية للنبى ﷺ ،	۳۴۵/۱
المسند لاحمد بن حنبل ،	۲۸۱/۱	☆ اتعاف السادة للريدى ،	۸۱/۶
۱۳۶۶۔	الصحيح لمسلم ،	باب اباحه الهدية للنبى ﷺ ،	۳۴۵/۱
الجامع الصحيح لبيهارى ،	باب اذا تحولت الصدقة ،	۲۰۲/۱	
السنن لابن ماجه ،	باب عيار لامة اذا اعتقت ،	۱۵۰/۱	
شرح معاني الآثار للطحاوى ،	۳۰۲/۱	☆ فتح البارى للمصطفى ،	۱۴۱/۴
مجمع الروايد للهيثمى ،	۱۴۹/۳	☆ التمهيد لابن عبد البر ،	۱۰۶/۵
مشكوة المصابيح للتبريزى ،	۲۰۷۶	☆ اتعاف السادة للريدى ،	۳۰۲/۴
المسند لاحمد بن حنبل ،	۲۰۷/۶	☆ المسن الكبرى للبيهقى ،	۲۰۳/۴

تشریف لائے تو فرمایا: کیا تمہارے پاس کچھ کھانے کو ہے؟ عرض کیا: نہیں، ہاں ام عطیہ نسیمہ نے بکری کا گوشت بھیجا ہے جو آپ نے ان کے پاس بھیجی تھی۔ فرمایا: صدقہ کی بکری اپنے محل میں پہنچ گئی۔ ۱۲م

فتاویٰ رضویہ ۳۹۲/۴

## ۶۔ صدقہ فطر

### (۱) صدقہ فطر کی مقدار

۱۳۶۷۔ عن ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : لما کثر الطعام فی زمن معاویہ جعلوه مدين من حنطة۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ میں گندم کا استعمال عام ہوا تو علماء نے صدقہ فطر کی مقدار گندم سے دو مد مقرر کر دی۔

(۲) عہد رسالت میں صدقہ فطر عموماً تین چیزوں سے ادا کیا جاتا تھا۔

۱۳۶۸۔ عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : لم تكن الصدقة علی عهد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الا التمر والزبيب والشعیر ولم تكن الحنطة۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں صدقہ فطر کھجور، منقہ اور جو سے ہی دیا جاتا تھا۔ اور گیہوں اس وقت عام مروج نہ تھا۔

۱۳۶۹۔ عن ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : كان طعامنا الشعیر۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہمارا طعام جو تھا۔

(۱) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

فقیر نے، ۲۷/۱۰ ماہ مبارک رمضان ۱۳۲۷ھ کو نیم صاع شعیری کا تجربہ کیا جو ٹھیک چار رطل جو کا پیمانہ تھا۔ اس میں گیہوں برابر ہموار سطح بھر کر تولے تو ثمن رطل کم پانچ رطل آئے۔ یعنی ایک سو چالیس روپے بھر جو کی جگہ ایک سو پچھتر روپے آٹھ آنے بھر گیہوں۔ کہ

بریلی کے سیر سے اٹھنی بھراو پر پونے دو سیر ہوئے۔ یہ محفوظ رکھنا چاہئے کہ صدقہ فطر، کفارات، فدیہ صوم و صلوٰۃ میں اسی اندازہ سے گیہوں ادا کرنا احوط و نفع للفقراء ہے۔ اگرچہ اصل مذہب پر بریلی کی قول سے روپے بھر کم ڈیڑھ سیر گیہوں ہیں، پھر اسی پیمانے میں پانی بھر کر وزن کیا تو دو سو چودہ روپے بھر ایک دوانی کم آیا، کہ کچھ کم چھ رطل ہوا۔

فتاویٰ رضویہ جدید ۱/۵۹۵

## ۷۔ چندہ اور اسراف

### (۱) چندہ کی اصل اور اجر و ثواب

۱۳۷۰۔ عن جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : کنا عند رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی صدر النہار یقال : فجاءہ قوم حفاة عراة محتابی النمار او العباء متقلدی السیوف عا متہم من مصر بل کلہم من مصر ، فتمعر وجہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لما رأى بہم من العاقۃ فدخل ثم خرج فامر ہلا لا فاذن فاقام فصلى ثم خطب فقال : يَا أَيُّهَا النَّاسُ ا اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ ، إِلَى آخِرِ الْآيَةِ ، إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا ، وَالْآيَةُ الَّتِي فِي الْحَشْرِ ، يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَ لَتَنْظُرَ نَفْسٌ مَّا قَلَّمَتْ لِغَيْرِہِ ، تَصَدَّقِي رَجُلٌ مِّنْ دِينَارِہِ ، مِّنْ دِرْہِمِہِ ، مِّنْ تَوْبِہِ ، مِّنْ صَاعِ بُرِّہِ ، مِّنْ صَاعِ تَمْرِہِ ، حَتَّى قَالَ : وَلَوْ لِي شِقَ تَمْرِہِ ، قَالَ : فجاء رجل من الانصار بصرۃ کادت کفہ تعجز عنها بل قد عجزت ، قال : ثم تتابع الناس حتی رأیت کومین من طعام و ثياب ، حتی رأیت وجہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یتہلل کانه منہبۃ یقال رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مَنْ سَنَّ فِي الْإِسْلَامِ سَنَةً حَسَنَةً فَلَهُ أَجْرُهَا وَ أَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا بَعْدَہُ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْقُصَ مِنْ أَجُورِہِمُ شَيْئًا ، وَمَنْ سَنَّ فِي الْإِسْلَامِ سَنَةً سَيِّئَةً كَانَ عَلَيْهِ وِزْرُهَا وَ وِزْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ بَعْدِہِ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْقُصَ مِنْ أَوْزَارِہِمُ شَيْءٌ ۔

حضرت جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں چاشت کے وقت حاضر تھے کہ کچھ برہنہ پا، برہنہ بدن، صرف ایک کفن کی طرح چیر کر گلے میں ڈالے تلواریں لٹکائے خدمت اقدس حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہوئے۔ یہ لوگ عموماً قبیلہ معر سے متعلق تھے بلکہ کل۔ حضور پر سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انکی محتاجی دیکھی تو چہرہ انور کا رنگ بدل گیا۔ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اذان کا حکم دیا۔ بعد نماز خطبہ فرمایا: بعد تلاوت آیات ارشاد کیا۔ کوئی شخص اپنی اشرافی سے صدقہ کرے، کوئی روپے سے، کوئی کپڑے سے، کوئی اپنے قلیل گیہوں سے، کوئی اپنے تھوڑے



چھوڑوں سے، یہاں تک فرمایا: اگر چہ آدھا چھوڑو۔ اس ارشاد کو سنا کر ایک انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ روپیوں کا تھیلا اٹھالائے۔ جسکے اٹھانے میں انکے ہاتھ تھک گئے۔ پھر لوگ پے در پے صدقات لانے لگے۔ یہاں تک کہ دو انبار کھانے اور کپڑے کے ہو گئے۔ یہاں تک کہ میں نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا چہرہ انور خوشی کے باعث کندن کی طرح دکنے لگا۔ ارشاد فرمایا: جو شخص اسلام میں کوئی اچھی راہ نکالے اسکے لئے اسکا ثواب ہے اور اسکے بعد جتنے لوگ اس راہ پر عمل کریں گے سب کا ثواب اسکے لئے ہے بغیر اسکے کہ اسکے ثواب میں کمی ہو۔ اور جو کوئی اسلام میں بری راہ نکالے اس پر اسکا گناہ ہے اور اسکے بعد جتنے لوگ اس راہ پر عمل کریں گے سب وبال اسکے سر، اور انکے گناہوں میں بھی کچھ کمی نہ ہو۔

فتاویٰ رضویہ ۱۸۶/۱۰

## (۲) راہ خدا میں مال کثیر خرچ کرنا اسراف نہیں

۱۳۷۱ھ۔ عن مجاہد رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: لو انفق مثل ابی قیس ذہابی طاعة اللہ لم یکن اسرافاً، ولو انفق صاعاً فی معصیۃ اللہ کان اسرافاً۔  
حضرت امام مجاہد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اگر تو اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں کوہ بوقیس کے برابر سونا خرچ کر دے تو بھی اسراف نہ ہوگا۔ اور نافرمانی میں ایک صاع خرچ کرنا بھی اسراف ہے۔

## (۱) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تصدیق کا حکم فرمایا: فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ خوش ہوئے کہ اگر میں کبھی ابو بکر صدیق پر سبقت لے جاؤں گا تو وہ یہی بار ہے کہ میرے پاس مال بسیار ہے۔ اپنے جملہ اموال سے نصف حاضر خدمت اقدس لائے۔ حضور نے فرمایا: اہل و عیال کیلئے کیا رکھا ہے؟ عرض کی: اتنا ہی، اتنے میں صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حاضر ہوئے اور کل مال حاضر لائے، گھر میں کچھ نہ چھوڑا۔ ارشاد ہوا: اہل و عیال کیلئے کیا رکھا؟ عرض کی: اللہ اور اسکا رسول، جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، اس پر حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تم دونوں میں وہی فرق ہے جو تمہارے ان جوابوں میں۔

### (۳) عوام کو راہ خدا میں تمام مال خرچ کرنا جائز نہیں

۱۳۷۲۔ عن جابر بن عبد اللہ الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: کنا عند رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذ جاء رجل بمثل بیضة من ذهب، فقال: یا رسول اللہ! اصبت هذه من معدن فخذها فهي صدقة، ما املك غيرها فاعرض عنه رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، ثم اتاه من قبل ركنه الايمن فقال مثل ذلك فاعرض عنه، ثم اتاه من قبل ركنه الايسر فاعرض عنه، ثم اتاه من خلعه فاحذها رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فحذفه بها فلو اصابته لا وجعته او لعقرته فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: يَا أَيُّهَا أَهْلُ كُمْ بِمَا يَمْلِكُ فَيَقُولُ: هَذِهِ صَدَقَةٌ، ثُمَّ يَقْعُدُ يَسْتَكِفُّ النَّاسَ، خَيْرُ الصَّدَقَةِ مَا كَانَ عَنْ ظَهْرِ غِنَى۔

حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے، ایک صاحب اثر نے برابر سونا لیکر حاضر ہوئے اور کہا: یا رسول اللہ! میں نے ایک کان میں سے پایا ہے۔ میں اسے صدقہ کرنا چاہتا ہوں۔ اور اسکے سوا میری کوئی ملکیت نہیں۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اعراض فرمایا۔ پھر انہوں نے داہنی جانب آکر عرض کیا: تو پھر سرکار نے اعراض فرمایا۔ پھر انہوں نے بائیں جانب آکر عرض کی: تو پھر سرکار نے اعراض کیا۔ پھر انہوں نے سرکار کے پیچھے سے عرض کی۔ تو اس مرتبہ حضور نے وہ سونا ان سے لیکر ایسا پھینکا کہ اگر انکے لگتا تو درد پہونچاتا، یا زخمی کرتا۔ اور فرمایا: تم میں ایک شخص اپنا پورا مال لاتا ہے کہ یہ صدقہ ہے پھر بیٹھا لوگوں سے بھیک مانگے گا۔ بہتر صدقہ وہ ہے کہ جس کے بعد آدمی محتاج نہ ہو جائے۔

### (۲) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

تحقیق یہ ہے کہ عام کیلئے میانہ روی ہے۔ اور صدق توکل اور کمال تجمل والوں کی شان

نفاوی رضویہ

بڑی ہے۔

## ۸۔ احکام سوال

### (۱) اللہ کے نام پر مانگنا

۳۷۳۔ عن ابی موسیٰ الأشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مَلْعُوٌّ مَنْ سَأَلَ بِوَجْهِ اللَّهِ ، وَمَلْعُوٌّ مَنْ سُئِلَ بِوَجْهِ اللَّهِ ثُمَّ مَنَعَ سَائِلَهُ مَا لَمْ يَسْتَلْ هُجْرًا ۔

حضرت موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ملعون ہے جو اللہ کا واسطہ دیکر کچھ مانگے اور ملعون ہے جس سے خدا کا واسطہ دیکر مانگا جائے پھر سائل کو نہ دے جبکہ اس نے کوئی بے جا سوال نہ کیا ہو۔

۱۳۷۴۔ عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مَنْ سُئِلَ بِاللَّهِ فَأَعْطَى كُتِبَ لَهُ مَبْعُوءٌ حَسَنَةٌ ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس سے خدا کا واسطہ دیکر کچھ مانگا جائے اور وہ دیدے تو اسکے لئے ستر نیکیاں لکھی جائیں۔

۱۳۷۵۔ عن معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مَنْ سَأَلَكَم بِاللَّهِ فَأَعْطَوْهُ ، وَإِنْ شِئْتُمْ فَدَعُوهُ ۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو تم سے خدا کا واسطہ دیکر مانگے اسے دو، اور اگر نہ دینا چاہو تو اس کا بھی اختیار ہے۔

۱۳۷۳۔	مجمع الرواۃ للہیثمی،	۱۵۳/۱	☆	اتحاف السادة للرییدی،	۵۷۰/۱۰
	الترغیب و الترهیب للہنری،	۶۰۱/۱	☆	کنز العمال للمفتی،	۱۶۷۲۵، ۵۰۲/۶
	کشف المعاء للعجلونی،	۵۲۱/۲	☆	جامع الصغیر للسيوطی،	۵۰۱/۲
۱۳۷۴۔	کنز العمال للمفتی،	۱۶۰۷۶، ۳۶۳/۶	☆	الحامع الصغیر للسيوطی،	۵۲۸/۲
۱۳۷۵۔	السس لابی داؤد، رکوة،	باب عطیة من سال بالله عزوجل،			۲۳۵/۱
	الترغیب و الترهیب للہنری،	۶۰/۱	☆	المعجم الکبیر للطبرانی،	۴۱۸/۱۲
	تاریخ بغداد للمخطوب،	۶۵۸/۴	☆		

۱۳۷۶۔ عن جابر بن عبد الله رضي الله تعالى عنهما قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : لَا يَسْأَلُ بِوَجْهِ اللَّهِ إِلَّا الْمَحَنَّةُ ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ کے واسطے سے سوا جنت کے کچھ نہ مانگا جائے۔

### (۱) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

علماء کرام نے بعد توفیق و تطبیق احادیث یہ حکم منجج فرمایا کہ اللہ عز و جل کا واسطہ دیکر سوا اثر دی دینی فہمی کے کچھ نہ مانگا جائے۔ اور مانگنے والا اگر خدا کا واسطہ دیکر مانگے اور دینے والے کا اس فہمی کے دینے میں کوئی حرج دینی یا دنیوی نہ ہو تو مستحب اور مؤکد دینا ہے ورنہ نہ دے۔ بلکہ امام عبد اللہ بن مبارک فرماتے ہیں: جو خدا کا واسطہ دیکر مانگے مجھے یہ خوش آتا ہے کہ اسے کچھ نہ دیا جائے۔ یعنی تاکہ یہ عادت چھوڑ دے۔ اس تفصیل سے واضح ہوا کہ کو خدا کا واسطہ دیکر بیٹھی مانگے اور اس سے مناکحت کسی دینی یا دنیوی مصلحت کے خلاف ہو یا دوسرا اس سے بہتر ہے تو ہرگز نہ مانگا جائے۔ کہ دتر کیلئے صلاح و اسلح کا لحاظ اس بے ہاک سے اہم و اعظم ہے۔ اور روپیہ پیسہ دینے میں اپنی وسعت و حالت اور سائل کی کیفیت و حاجت پر نظر درکار ہے۔ اگر یہ سائل قوی تندرست ہے گدائی کا پیشہ ور جو گیوں کی طرح ہے تو ہرگز ایک پیسہ نہ دے کہ اسے سوال حرام ہے۔ اور اسے دینا حرام پر اعانت کرنا ہے۔ دینے والا گناہ گار ہوگا۔ اور اگر صاحب حاجت ہے اور جس سے مانگا اس کا عزیز و قریب بھی حاجت مند ہے اور اس کے پاس اتنا نہیں کہ دلوں کی مواسات کرے تو اقربا کی تقدیم لازم ہے۔ ورنہ بقدر طاقت و وسعت ضرور دے اور روگردانی نہ کرے۔

فتاویٰ رضویہ ۹۲/۱۰

۱۳۷۶۔ المس لاہی داؤد، کتاب الرکاف، باب کراہیۃ المسئلة لو حہ اللہ عز و جل، ۲۳۵/۱

مشکوۃ المصابیح للتبریزی، ۱۹۴۴ ☆ کنز العمال للمفتی، ۲۶۷۳۱، ۵۹۳/۶

الاذکار للہووی، ۳۲۹ ☆ الکامل لاہی عدی، ۲۵۷/۳

کشف الخفاء للعطوی، ۵۲۰/۲ ☆ الحامع الصغیر للسيوطی، ۵۸۸/۲

## (۲) مال جمع کرنے کیلئے سوال درست نہیں

۱۳۷۷۔ عن عبد الله بن مسعود رضى الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : مَنْ سَأَلَ النَّاسَ وَلَهُ مَا يُغْنِيهِ حَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَسْئَلَتُهُ فِي وَجْهِهِ خُمُوشٌ -

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو لوگوں سے سوال کرے اور اس کے پاس وہ فی ہو جو اسے بے نیاز کرتی ہو روز قیامت اس حال پر آئے گا کہ اس کا وہ سوال اس کے چہرے پر اثر اش و زخم ہوگا۔

۳۷۸۔ عن أبي هريرة رضى الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : مَنْ سَأَلَ النَّاسَ أَمْوَالَهُمْ مُكْتِرًا فَإِنَّمَا يَسْأَلُ حَمْرَ جَهَنَّمَ فَلْيَسْتَقِلْ مِنْهُ أَوْ لِيَسْتَكْثِرْ -

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو اپنا مال بڑھانے کیلئے لوگوں سے ان کے مال کا سوال کرتا ہے وہ جہنم کی آگ کا ٹکڑا مانگتا ہے۔ اب چاہے تھوڑی لے یا زیادہ۔

۱۳۷۷۔ السنن لابن داود ،	باب من يعطى الصدقة وحده ،	۲۲۹/۱
السنن للنسائي ،	باب ا حد الضی ،	۲۷۹/۱
السنن لابن ماجه ،	باب من سأل عن ظهر عی ،	۱۳۲/۱
شرح السنة للبهوي ،	☆ كنز العمال لمصطفى ، ۱۶۶۹۵ ، ۶/۲۹۵	۸۳/۶
المسند لاحمد بن حنبل ،	☆ اتحاف السادة للزبيدي ، ۳۰۴/۹	۳۶۸/۱
مشکوٰۃ المصابيح للتبريزي ،	☆ ۱۸۴۷	
۱۳۷۸۔ الصحيح لمسلم ،	باب النهی عن المسئله ،	۳۳/۱
السنن لابن ماجه ،	باب من سأل عن ظهر عی ،	۱۳۳/۱
المسند لاحمد بن حنبل ،	☆ السنن الكبرى للبيهقي ، ۱۹۶/۴	۲۳۱/۲
المصنف لابن أبي شيبة ،	☆ الجامع الصغير للسيوطي ، ۵۲۸/۲	۲۵۹/۳
شرح السنة للبهوي ،	☆ اتحاف السادة للزبيدي ، ۳۰۴/۹	۱۲۱/۶
مشکوٰۃ المصابيح للتبريزي ،	☆ كنز العمال لمصطفى ، ۱۶۷۲۸ ، ۶/۵۰۳	۱۸۳۸
التفسير للقرطبي ،	☆ المعنى للعراقي ، ۲۰۶/۴	۳۴۶/۳

۱۳۷۹۔ عن حبشی بن جنادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مَنْ سَأَلَ مِنْ غَيْرِ فَقِيرٍ ، فَإِنَّمَا يَأْكُلُ الْحَمْرَةَ ۔

حضرت حبشی بن جنادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو بے حاجت و ضرورت شرعیہ سوال کرے وہ جہنم کی آگ کھاتا ہے۔

فتاویٰ رضویہ ۵۰۱/۳

جد الملتار ۱۵۸/۲

### (۳) کثرت سوال اور فضول خرچی مکروہ ہے

۱۳۸۰۔ عن المغيرة بن شعبه رضي الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ عُقُوقَ الْأُمّهَاتِ وَ وَاذَ الْبَنَاتِ ، وَ مَنَعَا وَ هَاتِ ، وَ كَرِهَ لَكُمْ قَيْلَ وَ قَالَ وَ كَثْرَةَ السُّقُوفِ وَ إِصَاعَةَ الْمَالِ ۔

حضرت مغیرہ ابن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے تم پر ماؤوں کی نافرمانی، لڑکیوں کو زندہ درگور کرنا، اور جن چیزوں میں تمہارا حصہ نہیں اسکو روکے رکھنے کو حرام فرمادیا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے مکروہ قرار دے دیا ہے فضول بک بک، سوال کی کثرت اور اخلاعت مال کو۔

فتاویٰ رضویہ جدید ۶۹۹/۱

۱۳۷۹۔	المستد لاحمد بن حبل ،	☆	۱۶۵/۴	☆	الصحیح لابن عزمہ ،	۲۴۴۵
	اتحاف السادة للريدي ،	☆	۳۰۴/۹	☆	الجامع الصغير للسيوطي ،	۵۲۸/۲
	المعجم الكبير لطبراسي ،	☆	۱۸/۴	☆	مجمع الروائد للهشبي ،	۹۶/۳
	كثر العمال للمفتي ، ۱۶۷۲۹ ،	☆	۵۰۳/۶	☆	شرح معاني الآثار للطحاوي ،	۱۹/۲
	الترغيب و الترهيب للمصري ،	☆	۵۷۴/۱	☆	المطالب العالية لابن حجر ،	۸۵۹
۱۳۸۰۔	الجامع الصحيح لبخاري ،		باب ما يهيى عن اصاغة المال ،			۳۲۴/۱
	السنن الكبرى للبيهقي ،	☆	۶۳/۶	☆	شرح السنة لبخوي ،	۱۶/۱۲
	فتح الباري للعسقلاني ،	☆	۶۸/۵	☆	الجامع الصغير للسيوطي ،	۵۹۰/۲
	كثر العمال للمفتي ، ۴۳۵۴۰ ،	☆	۸۹۶/۱۵	☆	مشکوٰۃ المصابيح للتبريزي ،	۴۹۱۵
	جمع الحوامع للسيوطي ،	☆	۴۷۹۰	☆	الترغيب و الترهيب للمصري ،	۳۲۵/۳

## (۴) دینے والا ہاتھ افضل ہے

۱۳۸۱۔ عن عبد الله بن عمر رضي الله تعالى عنهما قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: **الْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى، وَالْيَدُ الْعُلْيَا هِيَ الْمُنْفِقَةُ وَالْيَدُ السُّفْلَى هِيَ السَّائِلَةُ**۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اونچا ہاتھ نیچے ہاتھ سے افضل ہے۔ اور دینے والا ہاتھ اونچا ہے اور مانگنے والا نیچا ہے۔  
فتاویٰ رضویہ ۶/۱۰

## (۵) عزت نفس کے ذریعہ حاجت طلب کرو

۱۳۸۲۔ عن عبد الله بن بسر رضي الله تعالى عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: **أَطْلُبُوا الْحَوَالِجَ بِعِرَّةِ الْأَنْفُسِ، فَإِنَّ الْأُمُورَ تَحْرِي بِالْمَقَادِيرِ**۔  
حضرت عبد اللہ بن بسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حاجتیں عزت نفس کے ذریعہ طلب کرو کہ سب کام تقدیر پر چلتے ہیں۔

۱۹۲/۱	باب لا صلقة لا عن ظهر غنى،	۱۳۸۱۔ الجامع الصحيح للبخاری،
۳۳۲/۱	باب بيان ان اليد العليا خير من اليد السفلى،	الصحيح لمسلم،
۲۳۳/۱	باب استحفاظ،	السنن لابی داؤد، زکوة،
۸۶/۱	باب ما جاء في النهي عن المسئنة،	الجامع للترمذی،
۲۷۲/۱	باب اليد السفلى،	السنن للنسائی،
۱۷۷/۴	المس الكبير للبيهقي،	المسند لاحمد بن حنبل،
۱۶۴/۸	المصم الكبير للطبرانی،	المصنف لعبد الرزاق،
۲۱۳/۱	التصير للبخاری،	فتح الباری للعسقلانی،
۳۷۴/۱	التصير لابی كثير،	الترغيب والترهيب للمسندى،
۳۲/۵	التصير للقرطبي،	الدر المختار للسيوطی،
۵۸/۵	البدایة والنهاية لابی كثير،	ارواء العلیل للالبانی،
		الموطا لمالك،
		۹۹۸
۱۵۵/۱	كشف الخفاء للمحبوبی،	۱۳۸۲۔ كثر العمال للمنفی، ۱۶۸۰۵، ۵۱۸/۶،
		الجامع الصغير للسيوطی، ۷۲/۱

## (۲) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس حدیث میں تلاش و تدبیر کی طرف ہدایت فرمائی، مگر حکم دیا کہ شریعت و عزت نفس کا پاس رکھو، تدبیر میں بے ہوش اور مدہوش نہ ہو جاؤ، دست درکار و دل بایار، تدبیر میں ہاتھ اور دل تقدیر کے ساتھ۔ ظاہر میں ادھر اور باطن میں ادھر، اسباب کا نام اور مسبب سے کام، یوں بسر کرنا چاہیے، یہ ہی روش ہدی ہے اور یہ ہی مرضی خدا، یہ ہی سنت انبیاء ہے اور یہ ہی سیرت اولیاء، علیہم جمیعاً الصلاۃ والثناء۔

بس اس بارے میں یہ ہی قول فیصل و صراط مستقیم ہے۔ اس کے سوا تقدیر کو بھولنا، یا حق نہ ماننا، یا تدبیر کو اصلاً مہمل جاننا، دونوں معاذ اللہ گمراہی، ضلالت یا جنون و سقاہت، والعیاذ باللہ رب العالمین۔

باب تدبیر میں آیات و احادیث اتنی نہیں جنہیں کوئی حصر کر سکے فقیر غفر اللہ تعالیٰ لہ دعویٰ کرتا ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ اگر محنت کی جائے تو دس ہزار سے زائد آیات و احادیث اس پر ہو سکتی ہیں۔ مگر کیا حاجت کہ، آفتاب آمد دلیل آفتاب، جس مسئلہ کے تسلیم پر تمام جہان کے کار و بار کا دار و مدار، اس میں زیادہ تطویل عبث و بیکار۔

فتاویٰ رضویہ ۱۸۵/۱۱



## ۹۔ مال جمع کرنا

### (۱) اہل خانہ کے لئے ایک سال کا خرچ جمع کرنا جائز ہے

۱۳۸۳۔ عن عمر الفاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان ینفق علی اہله بفقہ سنتہم من ہذا المال ، ثم یأخذ ما بقی فیجعلہ مال اللہ۔

امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے اہل خانہ کے لئے ایک سال کا خرچ جمع فرمادیتے۔ باقی بیت المال میں بھجوا دیتے تھے۔  
فتاویٰ رضویہ ۵۰۹/۲

### (۲) بلا ضرورت جائداد نہ بچو

۱۳۸۴۔ عن عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مَا مِنْ عَبْدٍ یَّبِيعُ تَالِدًا اِلَّا سَلَطَ اللّٰهُ عَلَیْہِ تَالِفًا۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: موروثی جائداد کو بیچ کر حاصل شدہ رقم تلف ہو کر ہی رہتی ہے۔ ۱۲م

۱۳۸۵۔ عن معقل بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مَنْ بَاعَ عِقْرَ ذَاہِ مِنْ غَیْرِ ضَرُوْرَةٍ سَلَطَ اللّٰهُ عَلَیْہِ تَالِفًا یَّتَنَفَّہُ۔

حضرت معقل بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے گھڑ کا سامان بے وجہ فروخت کیا اس کا روپیہ پیسہ ضائع ہی ہو جاتا ہے۔ ۱۲م۔  
فتاویٰ رضویہ ۵۰۵/۲

۱۳۸۳۔	الجامع الصحیح للبخاری،	باب وجوب الفقہ علی الاہل،	۸۰۶/۲
۱۳۸۴۔	المس الکبریٰ للبیہقی،	☆ فتح الباری للعسقلانی،	۲۷۷/۱۳
۱۳۸۴۔	المعجم الکبیر لطیبرانی،	☆ مجمع الزوائد للہیثمی،	۱۱/۴
	کنز العمال للمتقی،	☆ الجامع الصغیر للسيوطی،	۴۹۳/۲
۱۳۸۵۔	کنز العمال للمتقی،	☆ الجامع الصغیر للسيوطی،	۵۲۰/۲
	☆ کشف المعانی للمجلونی،	☆ ۳۲۷/۲	

---

# کتاب الصوم

\_\_\_\_\_

# ۱۔ روزے کی فرضیت و اہمیت

## (۱) فرائض اسلام چار ہیں

۱۳۸۶۔ عن زیاد بن نعیم الحضرمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرسلًا قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : أَرْبَعُ فَرَضُهُنَّ اللَّهُ فِي الْإِيمَانِ، فَمَنْ أَتَى بِثَلَاثٍ لَمْ يُغْنَيْنَ عَنْهُ شَيْفًا حَتَّى يَأْتِيَ بِهِنَّ جَمِيعًا، الصَّلَاةُ، وَالزَّكَاةُ، وَصَوْمُ رَمَضَانَ، وَحَجُّ الْبَيْتِ۔  
فتاویٰ رضویہ ۵۱۵/۳

حضرت زیاد بن نعیم حضرمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلہ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اسلام میں چار چیزیں فرض فرمائی ہیں۔ جس نے تین پر عمل کیا اور ایک کو چھوڑ دیا تو وہ اسکے کام کی نہیں جب تک سب پر عمل نہ کرے۔ یعنی نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج بیت اللہ۔ ۱۴۳ م

## (۲) رمضان کی فضیلت

۱۳۸۷۔ عن سلمان العارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : خطب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی آخر شعبان ، وَأَسْتَكَثِرُوا فِيهِ مِنْ أَرْبَعٍ بِحَصَالٍ، عَصَلْتَيْنِ تَرْضَوْنَ بِهِمَا رَبَّكُمْ، وَحَصَلَتَيْنِ لَا غِنَى بِكُمْ عَنْهَا، فَأَمَّا الْعَصَلَتَانِ اللَّتَانِ تَرْضَوْنَ بِهِمَا رَبَّكُمْ فَشَهَادَةُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَتَسْتَغْفِرُونَ، وَأَمَّا الْعَصَلَتَانِ اللَّتَانِ لَا غِنَى بِكُمْ عَنْهَا، فَتَسْأَلُونَ اللَّهَ الْحَمَّةَ وَتَعُوذُونَ بِهِ مِنَ النَّارِ۔

حضرت سلمان قاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سلع شعبان کو خطبہ دیا۔ (اس میں رمضان شریف کے فضائل و رقائب بیان فرمائے۔ از انجملہ فرمایا) اس مہینہ میں چار باتوں کی کثرت کرو۔ دو باتیں وہ جن سے تمہارا رب راضی ہو۔ اور دو کی تمہیں ہر وقت ضرورت ہے۔ جن دو سے تمہارا رب راضی ہو وہ کلمہ شہادت اور

۱۳۸۶۔ المسند للاحمد بن حبل، ۲۰۱/۴ ☆ مجمع الروائد للہیثمی، ۴۷/۱

کثر العمال للمثقی، ۳۳، ۳۰/۱ ☆ الدر المنثور للسيوطی، ۲۹۸/۱

☆ الترغیب والترہیب للمصنوع، ۸۴/۲

☆ ۱۳۸۷۔ الترغیب والترہیب للمصنوع، ۵۵/۲

استغفار ہیں۔ اور وہ دو جن کی تمہیں ہر وقت ضرورت ہے یہ کہ اللہ تعالیٰ سے جنت مانگو اور روزخ سے اسکی پناہ چاہو۔  
فتاویٰ افریقہ ص ۳۷

### (۳) روزے کے فائدے

۱۳۸۸۔ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اُعْزُوا تَغْنَمُوا، وَ صُومُوا تَصِحُّوا، وَ سَافِرُوا تَسْتَغْفِرُوا۔  
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جہاد کرو مال غنیمت پاؤ گے، روزہ رکھو صحت مند ہو جاؤ گے، اور سفر کرو مالدار ہو جاؤ گے۔ ۱۲م

۱۳۸۹۔ عن أم المؤمنين عائشة الصدیقة رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: صُومُوا تَصِحُّوا۔ فتاویٰ رضویہ ۵۱۵/۳  
ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: روزہ رکھو صحت مند ہو جاؤ گے۔ ۱۲م  
(۴) روزہ ارکان اسلام سے ہے

۱۳۹۰۔ عن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: عُرِيَ الْإِسْلَامُ وَ قَوَاعِدُ الدِّينِ ثَلَاثَةً، عَلَيْهِنَّ أُمِيسَ الْإِسْلَامُ، مَنْ تَرَكَ وَاحِدَةً مِنْهُنَّ فَهُوَ بِهَا كَافِرٌ حَلَالُ الدَّمِ۔ شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَالصَّلَاةُ الْمَكْتُوبَةُ، وَصَوْمُ رَمَضَانَ، وَ فِي رَوَايَةٍ مَنْ تَرَكَ مِنْهُنَّ وَاحِدَةً فَهُوَ بِاللَّهِ كَافِرٌ وَلَا يَقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ وَ قَدْ حُلَّ دَمُهُ وَ مَالُهُ۔

فتاویٰ رضویہ ۵۱۵/۳

۳۰۱/۶	التفسير لابن كثير	☆	۸۳/۲	الترغيب والترهيب للمنذرى	۱۳۸۸
۹۲/۲	المسند لعقيلي	☆	۱۸۲/۱	الدر المنثور للسيوطي	
		☆	۲۸۴/۲	الجامع الصغير للسيوطي	
۸۳/۲	الترغيب والترهيب للمنذرى	☆	۱۸۲/۱	الدر المنثور للسيوطي	۱۳۸۹
۴۵۰/۸	كنز العمال للمفتي، ۲۳۶۰۵	☆	۴۰۱/۷	اتحاف السادة للزبيدي	
۴۶/۲	كشف الغطاء للعجلوني	☆	۳۲۴/۵	مجمع الزوائد للهيتمي	
		☆	۳۸۲/۱	الترغيب والترهيب للمنذرى	۱۳۹۰

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسلام کے معاملات اور دین کے قواعد تین ہیں جن پر اسلام کی بنیاد ہے۔ جس نے ان میں سے کسی ایک کو ترک کیا اس نے اس کو جھٹلایا اور وہ مباح الدم ہے۔ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کی گواہی دینا، فرض نماز ادا کرنا۔ اور رمضان المبارک کے روزے رکھنا ایک روایت میں ہے۔ جس نے ان میں سے کسی ایک کو ترک کیا وہ اللہ کو جھٹلانے والا ہے۔ اس کا نفل و صدقہ کچھ قبول نہیں۔ اس کا خون اور مال حلال ہے۔ ۱۲م

### (۵) رمضان کا ایک روزہ تمام زندگی کے روزوں سے افضل

۱۳۹۱۔ عن ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مَنْ أَفْطَرَ يَوْمًا مِنْ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ رُخْصَةٍ وَ لَا مَرَضٍ لَمْ يَقْضِهِ صَوْمُ الدَّهْرِ كُلِّهِ وَإِنْ عَصَاهُ۔

حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بغیر عذر شرعی جس نے رمضان کا ایک روزہ بھی چھوڑا تو اس کی فضیلت پانے کے لئے پوری زندگی کے روزے بھی ناکافی ہیں۔ ۱۲م

### (۶) روزہ نہ رکھنے کی سزا اور وقت سے پہلے افطار پر وعید

۱۳۹۲۔ عن ابی أمامۃ الباہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : سمعت رسول اللہ

۱۳۹۱۔	الجامع الصحيح للبخاری،	باب اذا جامع فی رمضان،	۲۵۹/۱
	الجامع للترمذی،	باب ما جاء فی الافطار متعمدا،	۹۰/۱
	السنن لابن ماجہ،	باب ما جاء فی کفارة من افطروا ما،	۱۲۱/۱
	السنن لابی داؤد،	باب الصیام باب التعطیظ فممن افطر عمدا،	۳۲۶/۱
	الجامع الصغير للسيوطی،	☆	۵۱۷/۲
	المصنف لعبد الرزاق، ۷۴۷۵،	☆	۱۹۸/۴
	التصهید لابن عبد البر،	☆	۱۷۳/۷
	الدر المختار للسيوطی،	☆	۱۸۲/۱
	مشکوۃ المصابیح للتبریزی،	☆	۲۰۱۳
	اللائی المصنوعہ للسيوطی،	☆	۶۰/۲
	المصنف لابن ابی شیبہ،	☆	۱۰۵/۳
۱۳۹۲۔	الصحيح لابن عزيمة،	☆	۲۳۷/۳
		المستترك للحاكم	۴۲۰/۱

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم يقول : يَنْمَ اَنَا نَائِمٌ اَتَانِي رَجُلَانِ فَاَحَدًا بِصَبِيحِي فَاتَيَا بِي جَنَلًا وَغُرًّا ، فَقَالَ : اِصْعَدْ ، فَقُلْتُ : اِنِّي لَا اَطِيقُهُ ، فَقَالَ : اِنَّا مَسْنَهُلُهُ لَكَ ، فَصَعِدْتُ حَتَّى اِذَا كُنْتُ فِي سَوَاءِ الْحَبْلِ اِذَا بِاصْوَاتٍ شَدِيدَةٍ ، قُلْتُ : مَا هَذِهِ الْاَصْوَاتُ ؟ قَالُوا : هَذَا عَوَاءُ اَهْلِ النَّارِ ، ثُمَّ انْطَلَقَ بِي فَاِذَا اَنَا بِقَوْمٍ مُعَلِّقِينَ بِعَرَاقِيهِمْ ، مُشَقِّقَةً اَشْدَاقَهُمْ تَسْبِيلُ اَشْدَاقَهُمْ دَمًا ، قَالَ : قُلْتُ : مَنْ هَؤُلَاءِ ؟ قَالَ : هَؤُلَاءِ الَّذِينَ يُفْطِرُونَ قَبْلَ تَحِلِّهِ صَوْمِهِمْ ، فَقَالَ : سَخَابَتِ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى ، فَقَالَ سَلِيمَانُ : مَا دَرَى ، اَسَمِعَهُ اَبُو اِمَامَةٍ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، اَمْ شَيْءٌ مِنْ رَأْيِهِ ، ثُمَّ انْطَلَقَ بِي فَاِذَا بِقَوْمٍ اَشَدَّ شَيْءٍ اِنْتِفَاحًا ، وَانْتَهَ رُبْحًا ، وَاسْوَاةً مُنْظَرًا ، فَقُلْتُ : مَنْ هَؤُلَاءِ ؟ فَقَالَ : هَؤُلَاءِ قَتْلَى الْكُفَّارِ ، ثُمَّ انْطَلَقَ بِي فَاِذَا بِقَوْمٍ اَشَدَّ شَيْءٍ اِنْتِفَاحًا ، وَانْتَهَ رُبْحًا ، كَانَ رُبْحُهُمُ الْمَرَّاجِيضُ ، قُلْتُ : مَنْ هَؤُلَاءِ ؟ قَالَ : هَؤُلَاءِ الرَّائُونَ وَالزَّوَانِي ، ثُمَّ انْطَلَقَ بِي فَاِذَا اَنَا بِنِسَاءٍ تَنْهَشُ نُذْبَهُنَّ الْحَيَاثُ ، قُلْتُ : مَا هَؤُلَاءِ ؟ قَالَ : هَؤُلَاءِ يَمْسَعْنَ اَوْلَادَهُنَّ الْبَانَثُ ، ثُمَّ انْطَلَقَ بِي فَاِذَا اَنَا بِالْغِلْمَانِ يَلْعَبُونَ بَيْنَ نَهْرَيْنِ ، قُلْتُ : مَنْ هَؤُلَاءِ ؟ قَالَ : هَؤُلَاءِ ذَرَارِى الْمُؤْمِنِينَ ، ثُمَّ شَرَفَتْ شَرَفًا فَاِذَا اَنَا بِنَفَرٍ ثَلَاثَةِ يَشْرَبُونَ مِنْ حَمْرِ لُحْمٍ ، قُلْتُ : مَنْ هَؤُلَاءِ ؟ قَالَ : هَؤُلَاءِ جَعْفَرُ وَزَيْنَةُ وَابْنُ رَوَاحَةَ ، ثُمَّ شَرَفْنِي شَرَفًا آخَرَ فَاِذَا اَنَا بِنَفَرٍ ثَلَاثَةٍ ، قُلْتُ : مَنْ هَؤُلَاءِ ؟ قَالَ : هَذَا اِبْرَاهِيمُ وَمُوسَى وَعِيسَى وَهُمْ يَنْظُرُونِى -

### فتاویٰ رضویہ ۵۱۴/۳

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا، کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ دو شخص آئے۔ میرا بازو پکڑا اور مجھے ایک سخت پہاڑ کے پاس لائے اور بولے: آپ اس پہاڑ پر چڑھئے۔ میں نے کہا: میرے اندر اتنی طاقت نہیں، بولے: ہم آپ کیلئے آسان کر دیں گے۔ میں چڑھا اور جب پہاڑ کی چوٹی پر پہونچا تو سخت آوازیں سنائی دیں۔ میں نے کہا: یہ آوازیں کیسی ہیں؟ بولے: یہ دوڑخیوں کی چیخ و پکار ہے۔ پھر مجھے لٹکر چلے تو میں نے ایک ایسی قوم دیکھی کہ الٹے لٹکے ہیں اور انکے جیڑوں سے خون بہہ رہا ہے۔ میں نے کہا: یہ کون ہیں؟ بولے: یہ وہ لوگ ہیں جو روزہ افطار کے وقت سے پہلے افطار کر لیا کرتے تھے۔ فرمایا: یہود و نصاری گھائے میں ہیں۔ راوی حدیث حضرت سلیمان بن عامر کہتے ہیں: یہ نہیں معلوم ہوسکا کہ یہود و نصاری کے متعلق حضور کا فرمان ہے یا



حضرت ابو امامہ نے اپنی رائے سے خود فرمایا: حضور فرماتے ہیں: پھر میرا گذرا ایسے لوگوں کے پاس سے ہوا جو پھولے ہوئے۔ بد بودار اور بد صورت تھے۔ میں نے کہا یہ کون لوگ ہیں؟ بولے: یہ مقتول کفار، پھر کچھ روتے لوگ نظر آئے کہ وہ بھی پھولے۔ بد بودار کہ انکی بد بودا خانوں کے مثل تھی۔ میں نے کہا: یہ کون ہیں؟ بولے: زانی مرد و عورت ہیں۔ پھر مجھے ایسے مقام پر لیجا یا گیا جہاں عورتوں کے پستانوں کو سانپ ڈس رہے تھے۔ میں نے کہا: انکو یہ سزا کیوں مل رہی ہے؟ بولے: یہ عورتیں اپنے بچوں کو دودھ نہ پلا کر پریشان رکھتی تھیں۔ پھر میں کچھ بچوں کے پاس سے گذرا کہ وہ دونہروں کے درمیان کھیل رہے تھے۔ میں نے کہا: یہ بچے کون ہیں؟ بولے: یہ مسلمانوں کے بچے ہیں۔ پھر مجھے ایسے تین لوگوں سے شرف ملاقات حاصل ہوا جو پاکیزہ شراب پی رہے تھے۔ میں نے کہا: یہ کون ہیں؟ بولے: یہ جعفر طیار، زید بن حارثہ، اور عبد اللہ بن رواحہ ہیں۔ پھر مجھے مزید کچھ لوگوں سے شرف لقا حاصل ہوا۔ اور یہ بھی تین حضرات تھے۔ میں نے کہا یہ کون ہیں؟ بولے: یہ حضرت ابراہیم، حضرت موسیٰ، اور حضرت عیسیٰ علیہم الصلوٰۃ والسلام ہیں۔ یہ حضرات مجھے دیکھ رہے تھے۔

### (۷) حالت جنابت میں روزہ

۱۳۹۳۔ عن أم المؤمنين عائشة الصديقة رضي الله تعالى عنها وعن أم المؤمنين ام سلمة رضي الله تعالى عنها قالتا: ان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم كان يدركه الفجر وهو حسب من أهله ثم يغتسل ويصوم۔

ام المؤمنین عائشہ صدیقہ، اور ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ازواج مطہرات سے قربت فرماتے اور صبح ہو جاتی جب تک نہ نہاتے۔ اس کے بعد غسل فرماتے اور روزہ رکھتے۔

۱۳۹۳۔	الجامع الصحيح للبخاری،	باب الصائم یصبح حیاً،	۲۵۸/۱
	الصحيح لمسلم،	باب صحة صوم من طلع عليه الفجر، الخ،	۳۵۴/۱
	السس لابی داؤد،	باب من أصبح حیاً فی شهر رمضان،	۳۲۴/۲
	السس الکبری للبیہقی،	☆ الدر المنثور للسيوطی،	۱۹۹/۱
	التفسیر للقرطبی،	☆ المسند لاحمد بن حنبل،	۳۰۸/۶
	مشکل الآثار للطحاوی،،	☆ کتر العمال للمتی، ۱۸۰۲۵،	۸۴/۷
	فتح الباری للعسقلانی،	☆ مشکوٰۃ المصابیح للتبریزی،	۲۰۰۱
		☆ ۱۴۳/۴	

۱۳۹۴ - عَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةَ الصَّدِيقَةِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ : إِنَّ رَجُلًا قَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ وَقَفَ عَلَى الْبَابِ وَأَنَا أَسْمَعُ ، يَا رَسُولَ اللَّهِ ! إِنِّي أَصْبَحُ حَنِبًا وَأَنَا أُرِيدُ الصِّيَامَ ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : وَأَنَا أَصْبَحُ حَنِبًا وَأَنَا أُرِيدُ الصِّيَامَ فَأَغْتَسِلُ وَأَصُومُ ، فَقَالَ الرَّجُلُ : يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ لَسْتَ مِثْلَنَا ، قَدْ غَفَرَ اللَّهُ لَكَ مَا تَقْدِمُ وَمَا تَأْخُرُ ، فَغَضِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ : إِنِّي أَرْجُو أَنْ أُحْشَاكُمْ لِلَّهِ وَأَعْلَمَكُمْ بِمَا أَتَقْبَى -

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے دروازہ اقدس کے پاس کھڑے تھے ایک شخص نے حضور سے عرض کی: اور میں سن رہی تھی، یا رسول اللہ! میں صبح کو جنب اٹھتا ہوں اور نیت روزے کی ہوتی ہے، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میں خود ایسا کرتا ہوں۔ اس نے عرض کی: حضور کی ہماری کیا برابری، حضور کو تو اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ کیلئے معافی عطا فرمادی ہے۔ اس پر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم غضب ناک ہوئے اور فرمایا: بیشک میں امید رکھتا ہوں کہ مجھے تم سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کا خوف ہے۔ اور میں تم سب سے زیادہ جانتا ہوں کہ جن جن باتوں سے مجھے بچنا چاہیے۔

### ﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس حدیث نے خوب واضح فرمادیا کہ اس سے روزہ میں کوئی نقص نہیں آتا۔ ورنہ وہ صاحب سائل تھے، محل بیان میں سکوت نہ فرمایا جاتا، اور سکوت کیسا۔، اخیر کے ارشاد میں اور بھی روشن فرمادیا کہ اس میں کوئی بات خوف کی نہیں، نہ اس میں داخل جس سے بچنا چاہیے، اور پر ظاہر کہ روزہ غیر متجزی ہے۔ جو چیز اس میں نقص پیدا کرے گی اگر سارے روزہ میں ہوگی تو موجب نقص ہوگی۔ اور اس کے اول یا آخر کسی لطیف حصہ میں ہوگی تو ضرر دے گی۔ لہذا ہمارے علماء کرام نے انہیں احادیث سے ثابت فرمایا کہ اگر تمام دن جنب رہا جب بھی روزہ کو کچھ مضر نہیں۔

فتاویٰ رضویہ ۶۱۶/۳

## ۲۔ رویت ہلال

### (۱) صوم و افطار اور رویت ہلال

۱۳۹۵۔ عن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : صُومُوا لِرُؤْيَيْهِ وَ افْطَرُوا لِرُؤْيَيْهِ ۔ فتاویٰ رضویہ ۵۲۱/۳

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چاند دیکھ کر روزہ رکھو اور چاند دیکھ کر افطار کرو۔ ۱۴م

۱۳۹۶۔ عن عبد الله بن عمر رضي الله تعالى عنها قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : فَإِنْ غَمَّ عَلَيْكُمْ فَأَكْجِلُوا الْعِدَّةَ ثَلَاثِينَ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر مطلع ابراؤد ہو تو تمہیں کی گنتی پوری کرو۔ ۱۴م

۱۳۹۷۔ عن حذيفة بن اليمان رضي الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : لَا تُقَدِّمُوا الشَّهْرَ حَتَّى تَرَوْا الْهَيْلَالَ أَوْ تُكْجِلُوا الْعِدَّةَ ، ثُمَّ

۱۳۹۵۔	الجامع الصحيح للبخاری،	باب اذا رأيتم الهلال فصوموا	۲۵۶/۱
	الصحيح لمسلم،	باب وجوب صوم رمضان لرؤية الهلال،	۳۴۷/۱
	الجامع الصغير للسيوطی،	☆ المسند لآحمد بن حنبل،	۲۲۶/۱
	السنن الكبرى للبيهقي،	☆ المعجم الكبير للطبرانی،	۱۰/۲
	التحفيد لابن عبد البر،	☆ الدر المنثور للسيوطی،	۱۹۳/۱
	شرح السنة للبخاری،	☆ المعجم الكبير للطبرانی،	۶۰/۱
	مشكل الآثار للطحاوی،	☆ مشکوة المصابيح،	۱۹۲۰
	فتح الباری للعسقلانی،	☆ التفسير للقرطبي،	۲۹۳/۲
	حلیۃ الاولیاء لابن عسیم،	☆ کثر العمال للمتقی،	۴۸۹/۸، ۲۳۷۶۹۰
۱۳۹۶۔	الجامع الصحيح للبخاری،	باب اذا رأيتم الهلال فصوموا،	۲۵۶/۱
	الصحيح لمسلم،	باب وجوب صوم رمضان	۳۴۸/۱
	الجامع الصغير للسيوطی،	☆	۳۱۲/۲
۱۳۹۷۔	السنن لابی داؤد،	باب اذا غمی الشهر،	۳۱۸/۲
	الدر المنثور للسيوطی،	☆ فتح الباری للعسقلانی،	۱۲۱/۴
	کثر العمال للمتقی،	☆ نصب الرایۃ للزیلعی،	۴۳۹/۲، ۲۳۷۵۸، ۴۸۸/۷

صُومُوا حَتَّى تَرَوْا الْهَيْلَالَ أَوْ تُكْمِلُوا الْعِدَّةَ۔

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چاند دیکھے بغیر کسی مہینہ سے آگے نہ بڑھو یا تیس کی گنتی پوری کرلو۔ پھر روزہ چاند دیکھ کر ہی رکھو یا گنتی پوری کرلو۔ ۱۲ م  
فتاویٰ رضویہ ۵۲۲/۳

## (۲) قیامت کے قریب چاند پھولے ہوئے نکلیں گے

۱۳۹۸۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مِنْ إِفْتِرَافِ السَّاعَةِ انْتِفَاحُ الْأَهْلِةِ۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قرب قیامت کی علامت سے ہے کہ چاند پھولے ہوئے نکلیں گے۔

۱۳۹۹۔ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مِنْ إِفْتِرَافِ السَّاعَةِ أَنْ يُرَى الْهَيْلَالُ قُمْلًا وَ يُقَالُ هُوَ لِلْيَلَتَيْنِ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: علامات قیامت سے ہے کہ چاند بے تکلف نظر آئے گا۔ کہا جائیگا دو رات کا ہے۔

فتاویٰ رضویہ ۵۵۹/۳

## (۳) چاند کے لئے اندازہ بیکار ہے

۱۴۰۰۔ عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ سَعِيدِ بْنِ فَيْرُوزٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ : عَرَجْنَا لِلْعُمْرَةِ فَلَمَّا بَرَلْنَا بِبَطْنِ بَعْلَةَ قَالَ : تَرَأَيْنَا الْهَيْلَالَ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ : هُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ ، وَ قَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ : هُوَ ابْنُ لَيْلَتَيْنِ فَقَالَ : فَلَقِينَا ابْنَ عَبَّاسٍ ، فَقُلْنَا : أَنَا رَأَيْنَا الْهَيْلَالَ ، فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ : هُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ ، وَ قَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ : هُوَ ابْنُ لَيْلَتَيْنِ ، فَقَالَ : أَيْ لَيْلَةٍ رَأَيْتُمُوهُ؟ قَالَ : قُلْنَا : لَيْلَةٌ كَذَا وَ كَذَا ، فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَدَّ لِلرُّؤْيَا ، فَهُوَ لِلَّيْلَةِ رَأَيْتُمُوهُ۔

۱۳۹۸۔ الجامع الصغير للسيوطي ☆ ۵۰۳/۲

۱۳۹۹۔ الجامع الصغير للسيوطي ☆ ۵۰۳/۲

حضرت ابوالخیر سعید بن فیروز رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم عمرہ کو چلے جب بطنِ نخلہ میں اترے تو چاند دیکھا، کوئی بولا: تین رات کا ہے، کوئی بولا: دو رات کا، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ملے۔ ان سے عرض کی: کہ ہم نے ہلال دیکھا۔ کوئی کہتا ہے تین شب کا ہے، کوئی دو شب کا بتاتا ہے۔ فرمایا: تم نے کس رات دیکھا تھا۔ ہم نے کہا فلاں شب، فرمایا: حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسکا مدار رویت پر رکھا ہے۔ تو وہ اسی رات کا ہے جس رات نظر آیا۔  
فتاویٰ رضویہ ۵۰۹/۴

### (۴) رمضان کے لئے شعبان کے چاند کی حفاظت کرو

۱۴۰۱۔ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : أَحْصُوا هَلَالَ شَعْبَانَ لِرَمَضَانَ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رمضان کے لئے شعبان کے چاند کی حفاظت کرو۔ ۱۴۰۱م  
(۵) نیا چاند دیکھ کر کیا دعا پڑھیں

۱۴۰۲۔ عن عبادة بن الصامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا رأى الهلال قال : اللَّهُ أَكْبَرُ الْحَمْدُ لِلَّهِ وَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَ هَذَا الشَّهْرِ ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ الْقَدْرِ ، وَ مِنْ سُوءِ الْحَشْرِ ۔  
حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نیا چاند دیکھتے تو یہ پڑھتے۔ اللَّهُ أَكْبَرُ الْحَمْدُ لِلَّهِ وَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَ هَذَا الشَّهْرِ ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ الْقَدْرِ وَ مِنْ سُوءِ الْحَشْرِ ۔

۱۴۰۱۔ الجامع للترمذی ، باب ما جاء في احصاء هلال شعبان لرمضان ، ۸۷/۱

المستدرک للحاکم ، ۱۲۵/۱ ☆ الدر المنثور للسيوطی ، ۱۹۲/۱

کنز العمال للمفتی ، ۲۳۷۴۴ ، ۱۸۵/۸ ☆ المصنف لعبد الرزاق ، ۷۳۰۳ ، ۱۵۵/۱

کشف المعانی للمحلوی ، ۵۹/۱ ☆ شرح المسألة لبخوی ، ۴۰/۶

۱۴۰۲۔ المستند لاحمد بن حیل ، ۴۵۰/۶ ☆ کنز العمال للمفتی ، ۱۸۰۴۳ ، ۸۷/۷

۱۴۰۳۔ عن طلحة بن عبيد الله رضى الله تعالى عنه قال : قال ان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم كان اذا رأى الهلال قال : اللَّهُمَّ ! اِهْلُهُ عَلَيْنَا بِآلَا مَنَ وَالْإِيمَانِ ، وَالسَّلَامَةِ وَالْإِسْلَامِ ، رَبِّى وَرَبُّكَ اللَّهُ ۔

حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نیا چاند دیکھتے تو یہ دعا پڑھتے ۔ اللَّهُمَّ ! اِهْلُهُ عَلَيْنَا بِآلَا مَنَ وَالْإِيمَانِ ، وَالسَّلَامَةِ وَالْإِسْلَامِ ، رَبِّى وَرَبُّكَ اللَّهُ ۔

۱۴۰۴۔ عن رافع بن خديج رضى الله تعالى عنه قال : كان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم اذا رأى الهلال قال : هلال خير و رشد ، ثم قال : اللَّهُمَّ ! إِنِّى أَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ هَذَا ، ثَلَاثًا ، اللَّهُمَّ ! إِنِّى أَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ هَذَا الشَّهْرِ وَخَيْرِ الْقَدْرِ وَ أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهِ ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ۔

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نیا چاند دیکھتے تو یہ دعا پڑھتے ۔ ہلال خیر و رشد، پھر پڑھتے ، : اللَّهُمَّ ! إِنِّى أَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ هَذَا ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ، اللَّهُمَّ ! إِنِّى أَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ هَذَا الشَّهْرِ وَخَيْرِ الْقَدْرِ وَ أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهِ ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ۔

۱۴۰۵۔ عن عبد الله بن عمر رضى الله تعالى عنهما قال : كان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم اذا رأى الهلال قال : اللَّهُمَّ ! اِهْلُهُ عَلَيْنَا بِالْإِيمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْإِسْلَامِ ، وَالتَّوْفِيقِ لِمَا تُحِبُّ وَتَرْضَى ، رَبَّنَا وَرَبُّكَ اللَّهُ ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نیا چاند دیکھتے تو پڑھتے ، اللَّهُمَّ ! اِهْلُهُ عَلَيْنَا بِالْإِيمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْإِسْلَامِ ، وَالتَّوْفِيقِ لِمَا تُحِبُّ وَتَرْضَى ، رَبَّنَا وَرَبُّكَ اللَّهُ ۔

۱۴۰۳۔ المعجم الكبير للطبراني ،	☆ ۳۱۷/۴	☆ مجمع الزوائد للهيثمي ، ۱۳۹/۱۰
۱۴۰۴۔ المعجم الكبير للطبراني ،	☆ ۲۷۶/۴	☆ مجمع الزوائد للهيثمي ، ۱۳۹/۱۰
۱۴۰۵۔ المعجم الكبير للطبراني ،	☆ ۳۵۶/۱۲	☆ كنز العمال للمصنف ، ۱۸۰۴۴ ، ۸۷/۷
☆ مجمع الزوائد للهيثمي ،	☆ ۱۳۹/۱۰	

۱۴۰۶۔ عن حذیر السلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرسلًا قال : کان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا رأى الهلال قال: اَللّٰهُمَّ ! اَدْخِلْهُ عَلَيْنَا بِالْأَمْنِ وَالْإِيْمَانِ، وَالسَّلَامَةِ وَالْإِسْلَامِ، وَالسَّكِينَةِ وَالْعَافِيَةِ وَالرِّزْقِ الْحَسَنِ۔

حضرت حذیر سلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسل روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نیا چاند دیکھتے تو یہ دعا پڑھتے، اَللّٰهُمَّ ! اَدْخِلْهُ عَلَيْنَا بِالْأَمْنِ وَالْإِيْمَانِ، وَالسَّلَامَةِ وَالْإِسْلَامِ، وَالسَّكِينَةِ وَالْعَافِيَةِ وَالرِّزْقِ الْحَسَنِ۔ ۱۲م

۱۴۰۷۔ عن عبد اللہ بن مطرف رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : کان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا رأى الهلال قال : هِلَالٌ خَيْرٌ وَرُشْدٌ ، الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي ذَهَبَ بِشَهْرٍ كَذَا وَجَاءَ بِشَهْرٍ كَذَا ، اَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ هَذَا الشَّهْرِ وَتَوْرِهِ وَبَرَكَتِهِ وَهَدَاهُ وَطَهْوَرِهِ وَمُعَافَاتِهِ۔

حضرت عبد اللہ بن مطرف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نیا چاند دیکھتے تو پڑھتے۔ هِلَالٌ خَيْرٌ وَرُشْدٌ ، الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي ذَهَبَ بِشَهْرٍ كَذَا وَجَاءَ بِشَهْرٍ كَذَا ، اَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ هَذَا الشَّهْرِ وَتَوْرِهِ وَبَرَكَتِهِ وَهَدَاهُ وَطَهْوَرِهِ وَمُعَافَاتِهِ۔ ۱۲م

۱۴۰۸۔ عن أنس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : کان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا نظر الى الهلال قال : اَللّٰهُمَّ ! اجْعَلْهُ هِلَالًا يُمْنٌ وَرُشْدٌ ، آمَنْتُ بِاللّٰهِ الَّذِي خَلَقَكَ فَعَدَلَكَ ، فَتَبَارَكَ اللّٰهُ أَحْسَنُ الْعَالِقِينَ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نیا چاند دیکھتے تو پڑھتے۔ اَللّٰهُمَّ ! اجْعَلْهُ هِلَالًا يُمْنٌ وَرُشْدٌ ، آمَنْتُ بِاللّٰهِ الَّذِي خَلَقَكَ فَعَدَلَكَ ، فَتَبَارَكَ اللّٰهُ أَحْسَنُ الْعَالِقِينَ ۱۲م

۱۴۰۹۔ عن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کان اذا رأى الهلال يقول : اَللّٰهُمَّ ! ارْزُقْنَا

۴۰۶۔ کثر العمال للمضی، ۱۸۰۴۵، ۷/۷۸ ☆ عمل اليوم والليلة لابن السی، ۶۴۵

۴۰۷۔ کثر العمال للمضی، ۱۸۰۴۷، ۷/۷۹ ☆ عمل اليوم و الليلة لابن السی، ۶۵۲

۴۰۸۔ کثر العمال للمضی، ۱۸۰۴۸، ۷/۷۹ ☆ عمل اليوم و الليلة لابن السی، ۶۵۲

۴۰۹۔ المعجم الكبير للطبرانی،

خَيْرَةٍ وَنَصْرَةٍ وَبَرَكَتَةٍ وَفَتْحَةٍ وَنُورَةٍ وَنَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ وَ شَرِّ مَا بَعْدَهُ ۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ جب چاند دیکھتے تو یہ دعا پڑھتے ۔ اَللّٰهُمَّ اَرْزُقْنَا خَيْرَةً وَنَصْرَةً وَبَرَكَتَةً وَفَتْحَةً وَنُورَةً وَنَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ وَ شَرِّ مَا بَعْدَهُ ۔ ۱۲م  
فتاویٰ رضویہ ۵۷۴/۴

### (۶) چاند دیکھ کر اللہ کی پناہ چاہو

۱۴۱۰۔ عَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةَ الصَّدِيقَةِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ : قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : يَا عَائِشَةُ ! اسْتَعِذِي بِاللَّهِ مِنْ شَرِّ هَذَا، فَإِنَّ هَذَا هُوَ الْعَاسِقُ إِذَا وَقَبَ ۔

ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: اے عائشہ! اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگ اس کے شر سے، کہ یہ ہی ہے وہ اندھیری ڈالنے والا جب ڈوبے یا کہنائے۔

### (۱) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یعنی قرآن کریم میں جس عاسق کا ذکر فرمایا: وَمِنْ شَرِّ عَاسِقٍ، اور اسکے شر سے پناہ مانگنے کا حکم آیا، اس سے یہ چاند ہی مراد ہے۔

فتاویٰ رضویہ ۵۷۴/۴

### (۷) یوم شک کا روزہ

۱۴۱۱۔ عَنْ صَلَٰةِ بْنِ زَفَرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ : كُنَا عِنْدَ عِمَارِ بْنِ يَاسِرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا ، فَاتَى بِشَاةٍ مَصْلِيَةٍ فَقَالَ : كُلُوا فَتَنْحَى بَعْضُ الْقَوْمِ ، فَقَالَ : ابْنِي صَائِمٌ ، فَقَالَ عِمَارُ : مَنْ صَامَ الْيَوْمَ الَّذِي شَكَّ فِيهِ فَقَدْ عَصَى أَبَا الْقَاسِمِ ۔

۱۷۲/۲	باب تفسیر المعودتین	الحامع للترمذی	۴۱۰۔
۲۱۵/۶	☆ المسند للاحمد بن حنبل	المستدرک للحاکم	
۴۱۸/۶	☆ الدر المنثور للمصطفیٰ	فتح الباری للعسقلانی	
۱۶۷/۵	☆ شرح السنة للبحوی	کنز العمال للمصنف	۲۹۵۵، ۱۵/۲
۸۷/۱	باب ما جاء فی کراهیة صوم یوم الشک	الحامع للترمذی	۴۱۱۔
۳۱۹/۲	باب کراهیة وصوم الشک	السنن لابی داؤد	



حضرت صلہ بن زفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں حاضر تھے۔ انکے پاس بکری کا بھنا گوشت لایا گیا، فرمایا: کھاؤ، ایک صاحب علیحدہ ہو کر بولے: میں روزہ دار ہوں۔ حضرت عمار نے فرمایا: جس نے یوم شک کا روزہ رکھا اس نے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فرمان پر عمل نہ کیا۔ ۱۲م  
فتاویٰ رضویہ ۵۳۷/۳

### (۸) مہینہ ۲۹ یا ۳۰ دن کا ہوتا ہے

۱۴۱۲۔ عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اَنَا أُمَّةٌ أُمِّيَّةٌ، لَا نَكْتُبُ وَلَا نَحْسِبُ، الشَّهْرُ هَكَذَا، وَهَكَذَا، وَعَقْدًا لِأَبْهَامَ فِي الثَّالِثَةِ، وَالشَّهْرُ هَكَذَا، وَهَكَذَا، يَعْنِي تَمَامَ ثَلَاثِينَ۔  
حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہم ایسی امت ہیں، نہ لکھیں، نہ حساب کریں۔ مہینہ یوں اور یوں ہوتا ہے تیسری دفعہ میں انگوٹھا بند فرمالیا۔ یعنی انیس۔ اور مہینہ یوں اور یوں اور یوں ہوتا ہے۔ اور ہر بار انگلیاں کھلی رکھیں، یعنی تیس۔

### (۹) عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے مہینے مسلسل ۲۹ کے نہیں ہوتے

۱۴۱۳۔ عن أبي بكره رضي الله تعالى عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالى

۲۵۶/۱	باب لا نكتب ولا نحسب،	۱۴۱۲۔ الجامع الصحيح للبخاري،
۳۴۷/۱	باب وجوب صوم رمضان من نوويه الهلال،	الصحيح لمسلم،
۳۱۷/۲	باب الشهر يكون تسعاً وعشرين،	السنن لابی داؤد،
۱۳۹/۵	☆ السن للسنائي،	المسند لآحمد بن حنبل،
۸۵/۳	☆ المصنف لابی ابی شيبه،	فتح الباری للعسقلانی،
۳۴۹/۱	باب شهر عيد لا يتقصان،	۱۴۱۳۔ الصحيح لمسلم،
۳۱۸/۲	باب الشهر يكون السعاً وعشرين،	السنن لابی داؤد، ۲۳۲۳،
۸۷/۱	باب ما جاء شهر عيد لا يتقصان،	الجامع للترمذی،
۲۵۰/۴	☆ السن الكبير للبيهقي،	المسند لآحمد بن حنبل،
۲۳۴/۶	☆ شرح السنة للبحوي،	التمهيد لابی عبد البر،
۱۸۳/۱	☆ الدر المنثور للسيوطي،	مشكل الآثار للضحاوي،
۲۳۷۸۴	☆ كنز العمال للمفتي،	فتح الباری للعسقلانی،
۳۰۲/۲	☆ التفسير للقرطبي،	التاريخ للبخاري،

علیہ وسلم : شَهْرَانِ لَا يَنْقُصَانِ ، شَهْرًا عِيدٌ رَمَضَانٌ وَذُو الْحِجَّةِ ۔

حضرت ابو بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دو مہینے ناقص نہیں ہوتے۔ دونوں عید کے، یعنی عید الفطر اور عید الفصحی کے۔

۲۔ (ماہ) (محمد رضا فریدی) مرہ فرمانے ہیں

بعض علماء نے اس کے یہ معنی لئے ہیں کہ دونوں مہینے ایک سال میں ۲۹ کے نہیں ہوتے صحیح بخاری میں ہے۔

قال محمد : لا يجتمعان كلاهما ناقص ۔ دونوں ۲۹ کے نہیں ہوتے۔  
امام احمد بن حنبل نے فرمایا:

لا ينقصان معافى سنة واحدة شهر رمضان وذو الحجة ، ان نقص احدهما

تم الآخر ۔

دونوں ایک ہی سال میں ۲۹ کے نہیں ہوتے۔ اگر ایک ۲۹ کا ہوگا تو دوسرا پورے تیس کا ہوگا۔

ان اقوال کی مؤید وہ حدیث ہے جو بطریق زید بن عتبہ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔

۱۴۱۴۔ عن سمره بن جندب رضي الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : شَهْرًا عِيدٌ لِمَا كُونَانِ ثَمَانِيَّةً وَعَشْرِينَ يَوْمًا۔

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عید کے دونوں مہینے ۵۸ دن کے نہیں ہوتے۔

بائیں ہمہ محققین کے نزدیک اس سے اکثری اعلیٰ حکم مراد ہے، نہ دائمی ابدی، امام طحاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں۔

قد وجدناهما ينقصان معافى اعوام ۔

ہم نے برسوں دیکھا کہ یہ دونوں مہینے سال میں ۲۹ کے ہوتے۔

اقول: معہذا حدیث اول کے تو عمدہ معافی علماء نے بیان فرمائے۔ اور تحقیق روشن یہ

ہی ہے کہ اسکا ثواب نہیں گھٹتا۔ اگرچہ گنتی میں پورے نہ ہوں۔ اور حدیث کی صحت معلوم نہیں۔ اگر صحیح ہو تو بعض رواۃ سے اپنی فہم کی بنا پر نقل بالمعنی محتمل۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

بالمجملہ عرض یہ ہے کہ ایسے تجربات کا دائی ہونا ضروری نہیں۔ اور دائی ہوں بھی تو احکام شرع کا اس پر مدار نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم، واللہ الہادی، وصلى الله تعالى على سيد المرسلين محمد وآله وصحبه اجمعين۔

فتاویٰ رضویہ ۵۸۴/۳

## ۳۔ نفلی روزے

### (۱) عاشورہ کا روزہ

۱۴۱۵۔ عن ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مَنْ صَامَ یَوْمَ عَرَفَةَ غُفِرَ لَهُ سَنَةٌ أَمَامِهِ وَ سَنَةٌ خَلْفِهِ ، وَ مَنْ صَامَ عَاشُورَاءَ غُفِرَ لَهُ سَنَةٌ ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے عرفہ کا روزہ رکھا اسکے ایک سال قبل اور ایک سال بعد کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ اور جس نے عاشورہ کا روزہ رکھا اسکے ایک سال کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

۱۴۱۶۔ عن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مَنْ صَامَ یَوْمًا مِنْ الْمَحْرَمِ فَلَهُ بِكُلِّ یَوْمٍ ثَلَاثُونَ حَسَنَةً ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے عشرہ محرم کا روزہ رکھا تو ہر دن میں تیس نیکیوں کا ثواب ملیگا۔

فتاویٰ رضویہ ۶۵۹/۳

### (۲) یوم عاشورہ کے ساتھ نویں محرم کا روزہ

۱۴۱۷۔ عن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لَيْسَ بِقَبِيْثٍ اِلَى قَابِلٍ لَا صُومَ مِنَ الْیَوْمِ التَّامِعِ ۔

فتاویٰ رضویہ حصہ دوم ۳۶/۹

۱۲۴/۱	باب صیام یوم عرفہ ،	۱۴۱۵۔ السنن لابن ماجہ ،
۱۱۳	المطالب العالیۃ لابن حجر ،	مجمع الرواۃ للہیثمی ،
	☆ ۱۸۹/۳	☆ ۱۱۲/۲
۱۱۴/۳	الترغیب والترہیب للہیثمی ،	☆ ۷۲/۱۱
۲۴۲۳۶	اکثر العمال لہیثمی ،	☆ ۱۹۰/۳
۴۱۲	المسلسلۃ الصغیرۃ للالیانی ،	☆ ۲۳۸/۱
۱۲۴/۱	السنن لابن ماجہ ،	☆ ۳۷۱/۱
		۱۴۱۷۔ المسند لآحمد بن حنبل ،

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر میں آئندہ سال دنیا میں رہا تو ضرور نوں محرم کا روزہ رکھوں گا۔ ۱۲ م  
(۳) ستائیس رجب کا روزہ

۱۴۱۸۔ عن سلمان الفارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : فی رَجَبِ یَوْمٍ وَلَیْلَةٍ ، مَنْ صَامَ ذَلِكَ الْیَوْمَ ، وَقَامَ تِلْكَ اللَّیْلَةَ كَانَ كَمَنْ صَامَ وَقَامَ الذَّهْرَ مِائَةَ سَنَةٍ وَهُوَ لِثَلَاثِ بَقِیْنَ مِنْ رَجَبٍ وَفِیْهِ بَعَثَ اللَّهُ تَعَالَى مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رجب میں ایک دن اور رات ہے، جو اس دن کا روزہ رکھے اور وہ رات نوافل میں گزارے سو برس کے روزوں اور سو برس کی شب بیداری کے برابر ہو۔ اور وہ ۲۷ رجب ہے۔ اسی تاریخ میں اللہ عزوجل نے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا ہذا منکر۔

۱۴۱۹۔ عن أنس بن مالك رضي الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : في رَجَبٍ لَيْلَةٌ يُكْتَبُ لِلْعَامِلِ فِيهَا حَسَنَاتٌ مِائَةَ سَنَةٍ ، وَذَلِكَ لِثَلَاثِ بَقِیْنَ مِنْ رَجَبٍ ، فَمَنْ صَلَّى فِيهِ اثْنَتَى عَشْرَةَ رَكْعَةً ، يقرأ في رَكْعَةٍ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ وَسُورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ ، وَيَتَشَهَّدُ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ وَيُسَلِّمُ فِي آخِرِهَا ، ثُمَّ يَقُولُ : سُبْحَانَ اللَّهِ ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ ، مِائَةَ مَرَّةٍ - وَيَسْتَغْفِرُ مِائَةَ مَرَّةٍ - وَيُصَلِّي عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِائَةَ مَرَّةٍ - وَيَدْعُو لِنَفْسِهِ بِمَا شَاءَ مِنْ دُنْيَاهُ أَوْ آخِرَتِهِ ، وَيُصْبِحُ صَائِمًا ، فَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَسْتَجِيبُ دُعَاءَهُ كُلَّهُ إِلَّا أَنْ يَدْعُو فِي مَعْصِيَةٍ ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رجب میں ایک رات ہے اس میں عمل نیک کرنے والے کو سو برس کی

۱۴۱۸۔	اتحاد السادة للزیدی،	۲۰۶/۵	☆	الدر المشور للسيوطی،	۲۳۵/۳
	کثر العمال للمفتی،	۳۵۱۶۹	☆	تنزیہ الشریعة لابی عراقی،	۱۶۱/۲
	تذکرۃ الموضوعات للمفتی	۱۱۶	☆	قیس العجب لابی حجر،	۵۸
۱۴۱۹۔	الدر المشور للسيوطی	۳۶/۳	☆	کثر العمال للمفتی	۳۵۱۲۰

نیکوں کا ثواب ہے۔ اور وہ رجب کی ستائیسویں شب ہے۔ جو اس میں بارہ رکعت پڑھے۔ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ اور ایک سورت اور ہر دو رکعت پر التحیات اور آخر میں سلام پھر بعد سلام سبحان اللہ و الحمد للہ و لا الہ الا اللہ و اللہ اکبر سو بار، استغفار سو بار، درود سو بار۔ اور اپنی دنیا و آخرت سے جس چیز کی چاہے دعا مانگے۔ اور صبح کو روزہ رکھے تو اللہ تعالیٰ اسکی سب دعائیں قبول فرمائے۔ سوائے اس دعا کے جو گناہ کیلئے ہو۔ ہو اضعف من الذی قبلہ۔

فتاویٰ رضویہ ۶۵۸/۳

۱۴۲۰۔ عن أنس رضى الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : بُعِثْتُ نَبِيًّا فِي السَّابِعِ وَالْعِشْرِينَ مِنْ رَجَبٍ مَنْ صَامَ ذَلِكَ الْيَوْمَ وَدَعَا عِنْدَ الْإِفْطَارِ كَانَتْ كَفَّارَةً عَشْرَةَ سِنِينَ۔  
اسنادہ منکر

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ۲۷ رجب کو مجھے نبوت عطا ہوئی۔ جو اس دن کا روزہ رکھے اور افطار کے وقت دعا کرے دس برس گناہوں کا کفارہ ہو۔

۱۴۲۱۔ عن أبي هريرة رضى الله تعالى عنه قال : من صام يوم سبع عشرين من رجب كتب الله له صيام سنين شهرا ، و هو اليوم الذى هبط فيه جبرئيل عليه الصلوة و السلام على محمد صلى الله تعالى عليه وسلم۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جس نے ۲۷ رجب کا روزہ رکھا اللہ تعالیٰ اسکے لئے ساٹھ مہینے تک روزوں کا ثواب لکھتا ہے۔ اور وہ دن ہے جس میں حضرت جبرئیل علیہ الصلوٰۃ والسلام حضور محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے وحی لیکر نازل ہوئے۔

## ﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

تذویر الشریعہ سے ماخوذ بالنتہ میں ہے۔ وهذا امثل ما ورد فی هذا المعنی۔ یہ ان سب حدیثوں سے بہتر ہے جو اس باب میں آئیں۔ بالجملة اسکے لئے اصل ہے۔ اور فضائل

اعمال میں حدیث ضعیف باجماع ائمہ مقبول ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فتاویٰ رضویہ ۶۵۸/۳

نیز ایسی جگہ حدیث موقوف مثل مرفوع ہے۔ کہ تعیین مقدار اجر کی طرف رائے کو اصلاً راہ نہیں۔ اور حدیث ضعیف اعمال میں باجماع ائمہ مقبول ہے۔

فتاویٰ رضویہ ۶۶۰/۳

## (۴) شعبان کے روزے

۱۴۲۲۔ عن أنس رضي الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : أَفْضَلُ الصَّوْمِ بَعْدَ رَمَضَانَ شَعْبَانُ لِتَعْظِيمِ رَمَضَانَ ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رمضان کے بعد سب سے افضل شعبان کے روزے ہیں تعظیم رمضان کیلئے۔

## (۵) عرفہ اور عشرہ ذوالحجہ کے روزے

۴۲۳۔ عن عبد الله بن عباس رضي الله تعالى عنهما قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : مَا مِنْ أَيَّامٍ أَعْمَلُ الصَّالِحِ فِيهِنَّ أَحَبُّ إِلَيَّ اللَّهُ تَعَالَى مِنْ هَذِهِ الْأَيَّامِ ، قَالُوا : يَا رَسُولَ اللَّهِ ! وَلَا الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ، قَالَ : وَلَا الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ، إِلَّا رَجُلًا خَرَجَ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ ثُمَّ لَمْ يَرْجِعْ مِنْ ذَلِكَ بِشَيْءٍ ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ان دس دنوں سے زیادہ کسی دن کا عمل صالح اللہ عزوجل کو محبوب نہیں۔ صحابہ کرام نے عرض کی: یا رسول اللہ! اور نہ راہ خدا میں جہاد؟ فرمایا: اور نہ راہ خدا میں جہاد، مگر وہ کہ اپنی جان و مال لیکر نکلے پھر ان میں سے کچھ واپس نہ لائے۔ فتاویٰ رضویہ ۶۵۹/۳۔

۱۴۲۰۔ تبیین العصب لابن حجر،	☆	۶۰	☆
۱۴۲۱۔ اتحاف السادة للربیندی،	☆	۲۰۷/۵	☆
۱۴۲۲۔ فتح الباری للمسقلاتی،	☆	۱۲۹/۴	☆
۱۴۲۳۔ الجامع للترمذی،	باب ما جاء فی العمل فی ایام العشر،	۹۴/۱	
السنن لابی داؤد،	باب صوم العشرة،	۳۳۱/۲	
السنن لابن ماجه،	باب صیام العشرة،	۱۲۵/۱	

۱۴۲۴۔ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مَا مِنْ آيَامٍ أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى أَنْ تُعْبَدَ لَهُ فِيهَا مِنْ عَشْرِ ذِي الْحِجَّةِ ، يَعْدِلُ صِيَامُ كُلِّ يَوْمٍ مِنْهَا بِصِيَامِ سَنَةٍ ، وَقِيَامُ كُلِّ لَيْلَةٍ مِنْهَا بِقِيَامِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل کو عشرہ ذی الحجہ سے زیادہ کسی دن کی عبادت پسندیدہ نہیں۔ ان کے ہر دن کا روزہ ایک سال کے روزوں کے برابر، اور ہر شب کا قیام شب قدر کے برابر ہے۔

۱۴۲۵۔ عن ابی قتادۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : سئل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن صوم يوم عرفة ، قال : يُكَفِّرُ السَّنَةَ الْمَاضِيَةَ وَالْبَاقِيَةَ ۔

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرفہ کے روزہ کے بارے میں سوال ہوا۔ فرمایا: وہ ایک سال گزشتہ اور ایک سال آئندہ کے گناہوں کا کفارہ ہے۔

۱۴۲۴۔	الجامع للترمذی،	باب ما جاء في العمل في ايام العشر،	۹۴/۱
	السنن لابن ماجه،	باب صيام العشر،	۱۲۵/۱
	الجامع الصغير للسيوطی،	☆ كثر العمل للمنفق، ۱۲۰۸۸،	۶۸/۵
	شرح السنة للبغوی،	☆ نصب الراية للزمالكی،	۱۵۷/۲
	اتحاف السادة للريدي،	☆ مشكوة المصابيح للتبریزی،	۱۴۷۱
	الترغيب والترهيب للمسرى،	☆ العلل المتناهية لابن الجوزی،	۷۲/۲
۱۴۲۵۔	الصحيح لمسلم،	باب استحباب صيام عرفة،	۶۷/۱
	الجامع للترمذی،	باب ما جاء في فصل صوم يوم عرفة،	۹۳/۱
	السنن لابن ماجه،	باب صيام يوم عرفة،	۱۲۵/۱
	التفسير للقرطبي،	☆ تاريخ جرحان لابی نعیم،	۱۴۲
	السلسلة الضعيفة للالبانی،	☆ الجامع الصغير للسيوطی،	۵۳۱/۲
	شرح السنة للبغوی،	☆ الترغيب والترهيب للمسرى،	۱۱۱/۲
	الدر المستثور للسيوطی،	☆ كثر العمل للمنفق، ۱۲۰۸۳،	۶۷/۵
	الامام لمشجری،	☆ المسند لاهمدين حنبل،	۲۹۶/۵
	المسند للحمیدی،	☆ الحسن الكبرى للبيهقي،	۲۸۳/۴
	كشف النعماء للمحلوي،	☆ تنزيه الشريعة لابن عراقی،	۶۴/۲



۱۴۲۶۔ عن سهل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مَنْ صَامَ يَوْمَ عَرَفَةَ غُفِرَ لَهُ ذَنْبُ سَنَتَيْنِ مُتَتَابِعَتَيْنِ ۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے عرفہ کا روزہ رکھا اسکے پورے دو سال کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ ۱۴۲

۱۴۲۷۔ عن أم المؤمنين عائشة الصديقة رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت : كان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم يقول : صِيَامُ يَوْمِ عَرَفَةَ كَصِيَامِ أَلْبِ يَوْمٍ ۔  
ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے تھے: عرفہ کا روزہ ایک ہزار روزوں کے برابر ہے۔

فتاویٰ رضویہ ۶۵۹/۴

## (۶) ہر ماہ ایام بیض کے روزے

۱۴۲۸۔ عن أبي ذر الغفاري رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مَنْ صَامَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ فَذَلِكَ صَوْمُ النَّهْرِ ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ تَصْدِيقَ ذَلِكَ فِي كِتَابِهِ ، مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ أَثْمَالِهَا ، فَالْيَوْمُ بِعَشْرِ أَيَّامٍ ۔

حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے ایام بیض (ہر ماہ ۱۳/۱۴/۱۵ تاریخوں) کے روزے رکھے

۱۴۲۶۔ المعجم الکبیر للطبرانی،	☆	۲۲۰/۶	مجمع الروائد للہبشی،	۱۸۹/۳
الترغیب و الترہیب للمنذری،	☆	۱۱۲/۲	کنز العمال للمفتی،	۱۲۰۸۶، ۶۷/۵
المعجم الصغیر للطبرانی،	☆	۷۱/۲		
۱۴۲۷۔ الدر المنثور للسيوطی،	☆	۲۳۱/۱	الترغیب و الترہیب للمنذری،	۱۱۲/۲
الحامع الصغیر للسيوطی،	☆	۳۱۶/۲		
۱۴۲۸۔ السنن لابن ماجہ،			باب ما جاء فی صیام ثلثة ایام الحج،	۱۲۳/۱
الحامع الصغیر للسيوطی،	☆	۵۳۱/۲	الدر المنثور للسيوطی،	۶۵/۳
المسند لاجمہ بن حبل،	☆	۱۴۶/۵	الترغیب و الترہیب للمنذری،	۱۲۲/۲
کنز العمال للمفتی،	☆	۵۶۴/۸، ۲۴۱۹۰	ترویہ الشریعة لابن عراق،	۱۵۲/۲
اللائی المصنوعة للسيوطی،	☆	۶۵/۲		

اسے ہمیشہ روزہ دار رہنے کا ثواب ملے گا۔ اللہ عزوجل نے قرآن کریم میں اس کی تصدیق اس طرح نازل فرمائی جس نے ایک نیکی کی اس کو دس کا ثواب ملتا ہے تو ایک روزے کے عوض دس کا ثواب ملا۔

## (۷) شوال کے چھ روزے

۱۴۲۹۔ عن ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: مَنْ صَامَ سِتَّةَ أَيَّامٍ بَعْدَ الْفِطْرِ كَانَ تَمَامَ السَّنَةِ، مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرَ أَثْمَالِهَا۔

حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے عید الفطر کے بعد چھ روزے رکھے تو اسکے پورے سال کے روزے ہو گئے۔ کہ ایک نیکی کے عوض دس کا ثواب ملتا ہے۔

## (۸) دو شنبہ، چہار شنبہ، پنج شنبہ اور جمعہ کے روزے

۱۴۳۰۔ عن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: مَنْ صَامَ الْأَرْبَعَاءَ وَالْخَمِيسَ كُتِبَتْ لَهُ هَرَاةٌ مِنَ النَّارِ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے بدھ اور جمعرات کے روزے رکھے اسکے لئے جہنم سے آزادی ہے۔ ۱۲

۱۴۳۱۔ عن أبي أمامة الباهلي رضي الله تعالى عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: مَنْ صَامَ يَوْمَ الْأَرْبَعَاءِ وَالْخَمِيسِ وَالْجُمُعَةِ بَنَى اللَّهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْحَيَّةِ، يُرَى ظَاهِرُهُ مِنْ بَاطِنِهِ، وَبَاطِنُهُ مِنْ ظَاهِرِهِ۔

حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے جمعہ، پیر اور بدھ کے روزے رکھے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے حیات میں ایک گھر بنائے گا جس کا باطن ظاہر سے نظر آئے گا اور ظاہر باطن سے نظر آئے گا۔

۱۲۴/۱	باب صیام ستہ ایام میں شوال،	۱۴۲۹۔ السنن لابن ماجہ،
۱۱۰/۲	الترغیب و الترہیب لنسائی،	مجمع الزوائد للہیثمی،
۵۶۹/۸، ۲۴۲/۱۲	کنز العمال للمنقی،	الدر المنثور للسیوطی،
۱۲۶/۲	الترغیب و الترہیب لنسائی،	۱۴۳۰۔ السنن الکبری للبیہقی،
۳۰۰/۸	المعجم الکبیر للطبرانی،	۱۴۳۱۔ السنن الکبری للبیہقی،
		مجمع الزوائد للہیثمی،
		۱۹۹/۳

وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے بدھ، جمعرات اور جمعہ کے روزے رکھے اسکے لئے جنت میں ایک محل ہے، جسکا باہر کا حصہ اندر سے اور اندر کا باہر سے نظر آئیگا۔ ۱۲م

۱۴۳۲۔ عن عبد الله بن عمر رضي الله تعالى عنهما قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: مَنْ صَامَ يَوْمَ الْأَرْبَعَاءِ وَيَوْمَ الْخَمِيسِ وَيَوْمَ الْجُمُعَةِ، ثُمَّ تَصَدَّقَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ بِمَا قَلَّ مِنْ مَالِهِ غُفِرَ لَهُ كُلُّ ذَنْبٍ عَمِلَهُ حَتَّى يَصِيرَ كَيَوْمٍ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ مِنَ الْعَطَايَا۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے بدھ، جمعرات اور جمعہ کے روزے رکھے، پھر جمعہ کے دن اپنے قلیل مال سے صدقہ دیا تو اسکے تمام گناہ، معاف ہو گئے اور وہ گناہوں سے ایسے پاک ہو گیا جیسے اپنی پیدائش کے دن تھا۔ ۱۲م

۱۴۳۳۔ عن أس بن مالك رضي الله تعالى عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: مَنْ صَامَ الْأَرْبَعَاءِ وَالْخَمِيسَ وَالْجُمُعَةَ بَنَى اللَّهُ لَهُ قَصْرًا فِي الْجَنَّةِ مِنْ لَوْلُوهِ وَمَقُوتٍ وَزَبْرَجِدٍ، وَكُتِبَ لَهُ بَرَاءَةٌ مِنَ النَّارِ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے بدھ، جمعرات اور جمعہ کے روزے رکھے اسکے لئے جنت میں موتیوں، یا قوت اور زبرجد کا ایک محل ہے۔ اور دوزخ سے آزادی۔ ۱۲م

۱۴۳۴۔ عن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: مَنْ صَامَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ كَتَبَ اللَّهُ لَهُ عَشْرَةَ أَيَّامٍ، عَدُّهُنَّ مِنْ أَيَّامِ الْآخِرَةِ لَا تُشَاكِلُهُنَّ أَيَّامُ الدُّنْيَا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

۱۶۸/۵	☆	اتحاد السادة للزیدی،	☆	۱۲۶/۲	الترغیب والترہیب للمنذری،
۱۲۶/۲	☆	الترغیب والترہیب للمنذری،	☆	۸۷/۱	الجامع الاوسط للطبرانی،
۱۰۳۷	☆	المطالب العالیہ لابن حجر،	☆	۱۹۸/۳	مجمع الرواۃ للہیثمی،
۱۲۶/۲	☆	الترغیب والترہیب للمنذری،	☆	۲۴۱/۳	اتحاد السادة للزیدی،
۲۷۶/۱	☆	الامالی الشحری،	☆	۵۶۱/۸، ۲۴۱۷۲	کنز العمال للمفتی،

نے ارشاد فرمایا: جس نے جمعہ کا روزہ رکھا تو اللہ تعالیٰ اس کو دس دن کے روزوں کا ثواب عطا فرماتا ہے۔ ان دس ایام کی شمار آخرت کے ایام کے اعتبار سے ہوگی جو دنیا کے دنوں کی طرح نہیں۔ ۱۲

۱۴۳۵۔ عن مسلم القرشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن ایہ قال: سألت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن صیام الدهر، فقال: لا، إن لآهلیک علیک حقاً، صم رمضان والذی ینبئہ، وکل أرعاء وحمیس، فإذن أنت قد صمت الدهر وأفطرت۔ حضرت مسلم قرشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے میں نے ہمیشہ روزہ دار رہنے کے بارے میں پوچھا، فرمایا: نہیں، کہ تمہارے اہل خانہ کا بھی تم پر حق ہے۔ لہذا تم رمضان المبارک اور اس سے متصل عید کے بعد روزے رکھو۔ اور بدھ و جمعرات کے روزے رکھ لو تو گویا تم ہمیشہ روزہ دار ہی رہے اور افطار بھی کرتے رہے۔ ۱۲

فتاویٰ رضویہ ۶۶۰/۴

### (۹) ہفتہ کا روزہ

۱۴۳۶۔ عن عبد اللہ بن بسر عن اختہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال: لا تصوموا یوم السبت إلا فیما افتر من علیکم فإن لم یجدکم إلا لِحاء عبیہ أو عود شجرة فلیمضغہ۔

فتاویٰ رضویہ حصہ دوم ۱۱۳/۹

حضرت عبد اللہ بن بسر اپنی بہن رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صرف ہفتہ کا روزہ نہ رکھو مگر جبکہ تم پر کسی وجہ سے فرض ہو۔ اور اگر تم سے کسی کو انگور کے چھلکے یا درخت کی لکڑی کے سوا کچھ نہ ملے تو اسی کو چوس لو۔

فتاویٰ رضویہ حصہ دوم ۱۱۳/۹

۱۴۳۵۔ السنن لابی داؤد الصیام، باب فی صوم شعبان، ۳۳۰/۱

الترغیب و الترہیب للمسنوی، ۱۲۷/۲ ☆ کثر العمال للمعتقی، ۲۴۲۱۵ ۵۶۹/۸

التاریخ للبخاری، ۲۵۴/۷ ☆ المنہل للنسائی،

۱۴۳۶۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی صوم یوم السبت، ۹۳/۱

## (۱۰) صوم وصال منع ہے

۱۴۳۷۔ عن عبد الله بن عمر رضي الله تعالى عنهما قال : نهى رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم عن الوصال ، قالوا : امك تواصل ؟ يا رسول الله ! قال : قال : اِنِّي لَسْتُ بِمِثْلِكُمْ ، اِنِّي اُطْعَمُ وَ اُسْقَى ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صوم وصال سے منع فرمایا۔ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے عرض کیا: یا رسول اللہ آپ تو صوم وصال رکھتے ہیں؟ فرمایا: میں تمہاری طرح نہیں۔ مجھے کھلایا اور پلایا جاتا ہے۔ ۱۲

۱۴۳۸۔ عن أبي سعيد الخدري رضي الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : لَا تُوَاصِلُوا غَائِبَكُمْ أَرَادَ أَنْ يُوَاصِلَ فَلْيُوَاصِلْ حَتَّى السَّحَرِ ، قالوا : فانك تواصل ؟ يا رسول الله اقال : اِنِّي لَسْتُ كَهَيْئَتِكُمْ ، اِنِّي اُبَيْتُ لِي مُطْعِمٌ يُطْعِمُنِي وَ سَاقٍ يَسْقِينِي ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صوم وصال نہ رکھو، ہاں تم میں سے کوئی صوم وصال رکھنا چاہے تو صرف سحری تک، صحابہ کرام نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ تو صوم وصال رکھتے ہیں؟ فرمایا: میں تمہارے مثل نہیں، میں رات گزارتا ہوں اور کھلانے والا مجھے کھلاتا ہے، اور پلانے والا پلاتا ہے۔ ۱۲

۱۴۳۹۔ عن عبد الله بن عمر رضي الله تعالى عنهما قال : ان رسول الله صلى

۲۶۳/۱	باب الوصال ،	۱۴۳۷۔ الجامع الصحيح للبخاری،
۳۵۱/۱	باب النهی عن الوصال ،	الصحيح لمسلم ،
۱۱۲/۲	☆ المسند لاجمہ بن حنبل ،	الجامع الصغير للسيوطی،
۲۶۳/۱	باب الوصال ،	۱۴۳۸۔ الجامع الصحيح للبخاری،
۹۷/۱	باب ما جاء في كراهية الوصال في الصيام	الجامع للترمذی،
۲۸۲/۴	☆ المسند الكبير للبيهقي،	المسند لاجمہ بن حنبل ،
۲۰۲/۴	☆ فتح الباری للنسقلانی،	اتحاف السادة للزبيدي،
۳۵۱/۱	باب النهی عن الوصال ،	۱۴۳۹۔ الصحيح لمسلم ،
۲۸۲/۴	☆ المسند الكبير للبيهقي،	المسند لاجمہ بن حنبل،

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم واصل فی رمضان فواصل الناس ، فنها هم ، قيل له : انت تواصل ؟ قال : اننی لستُ مثلكم ، اننی أطعمُ وأَسقِی۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے رمضان المبارک میں صوم وصال رکھنا شروع کئے تو صحابہ کرام نے بھی ایسا ہی کیا ، حضور نے انکو منع فرمایا ، عرض کیا گیا : آپ بھی تو رکھتے ہیں ؟ فرمایا : میں تمہاری طرح نہیں ، مجھے کھلایا پلایا جاتا ہے۔ ۱۲م

۱۴۴۰۔ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : نہی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن الوصال : فقال رجل من المسلمین : فانک یا رسول اللہ تواصل ، قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : وَ أَهْکُمْ مِثْلِی ، اننی اُیْسْتُ تُطْعَمُنِی رَبِّی وَ یَسْقِیْنِی۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صوم وصال سے منع فرمایا۔ ایک صحابی بولے : یا رسول اللہ ! آپ بھی تو صوم وصال رکھتے ہیں۔ فرمایا : تم میں میری طرح کون ہے ؟ میں رات گزارتا ہوں ، مجھے میرا رب کھلاتا پلاتا ہے۔ ۱۲م

صلات الصفاء ص ۸۶

## (۱۱) صوم داؤدی اللہ تعالیٰ کو پسند ہے

۱۴۴۱۔ عن عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اِنَّ اَحَبَّ الصَّیَامِ اِلَیَّ اللّٰهِ تَعَالٰی صِیَامُ دَاوُدَ ، فَإِنَّهُ كَانَ یَصُومُ

۳۵۱/۳	باب النہی عن الوصال۔	۱۴۴۰۔ الصحيح لمسلم ،
۲۶۲/۱۲	باب التشکیل لما کثر الوصال۔	الجامع الصحيح للبخاری ،
۲۰۳/۴	☆ فتح الباری للعسقلانی ،	المس الکبری للبیہقی ،
۱۵۲/۱	باب من نام عند السحر ،	۱۴۴۱۔ الصحيح للبخاری ،
۳۶۷/۱	باب النہی عن صوم الدهر ،	الصحيح لمسلم ،
۱۲۴/۱	باب ما جہ فی صام داؤد علیہ الصلوۃ و السلام ،	المس لابن ماجہ ،
۱۹/۱	☆ الجامع الصغير للسیوطی ،	المسد لاحمد بن حنبل ،
۶۰/۴	☆ شرح المسۃ لبیہقی ،	اتحاف السادة للریذی ،

يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا ، وَأَحَبُّ الصَّلَاةِ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى صَلَاةُ دَاوُدَ ، كَانَ يَتَامُ نِصْفَ اللَّيْلِ وَيُصَلِّي ثَلَاثَةً وَيَتَامُ مُدَّةً -

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک سب روزوں میں پیارے روزے اللہ تعالیٰ کو حضرت داؤد علیہ السلام کے روزے ہیں۔ کہ ایک دن روزہ رکھتے اور دوسرے دن افطار کرتے۔ اور سب نمازوں میں پیاری نماز حضرت داؤد علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نماز ہے۔ کہ آدھی رات تک آرام فرماتے، تہائی رات نماز میں گزارتے اور پھر چھٹا حصہ آرام میں بسر فرماتے۔ ۱۲م  
فتاویٰ رضویہ ۹۴/۱۲

## سحری و افطار

### (۱) سحری کا آخری وقت

۱۴۴۲۔ عن زر بن حبیش رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قلنا لحذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ : ای ساعة تسحرت مع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ، قال : هو النهار الا ان الشمس لم تطلع ۔

حضرت زر بن حبیش رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کیا: آپ نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ کس وقت سحری کھائی تھی؟ کہا: دن ہی تھا، مگر سورج نہ چمکا تھا۔

### (۱) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

رائے فقیر میں اس روایت کا عمدہ محمل یہ ہی ہے کہ حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے علم نبوت کے مطابق جتنی سہائے نین پر سحری تناول فرمائی۔ کہ فراغ کے ساتھ ہی صبح چمک آئی۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو گمان ہوا کہ سحری دن میں کھائی بعد صبح، اور واقعی جو شخص سحری کا پچھلا نوالہ کھا کر آسمان پر نظر اٹھائے تو صبح طالع پائے، وہ سوا اسکے کیا گمان کر سکتا ہے۔

فتاویٰ رضویہ ۳۶۰/۲

### (۲) افطار کا وقت

۱۴۴۳۔ عن أمير المؤمنين عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال :

۲۳۴/۱	باب تاخير السحور	۱۴۴۲۔ المس لسنائی
۲۶۲/۱	باب متى يحل فطر الصائم	۱۴۴۳۔ الجامع الصحيح للبخاری
۳۵۱/۱	باب بيان وقت القضاء الصوم	الصحيح لمسلم
۱/۱	الصيام باب وقت فطر الصائم	السنن لابن داود
۸۸/۱	باب ما جاء اذا طبل لليل الخ	الجامع للترمذی
۳۴/۱	الجامع الصغير للسيوطی	☆ ۳۵/۱ المسند لاحمد بن حنبل
۱۹۸۵	مشکوۃ المصابیح للنویری	☆ ۲۱۶/۴ المسنن الکبری للیثی
۵۰۹/۸	کثر العمال للفتی	☆ ۳۶۹/۶ شرح المسنن للبخاری
۲۰۰/۱	الدر المختار للسيوطی	☆ ۳۱۳/۸ البدایة و لانهاية لابن کثیر
۱۶۴/۱	التفسير للبخاری	☆ ۱۰۳/۳ التفسير للطبري
۲۰	المسند للحميدی	☆ ۳۵۲/۳ اتحاف السادة للريدي



رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : إِذَا أَقْبَلَ اللَّيْلُ مِنْ هَهُنَا ، وَآذَرَ النَّهَارُ مِنْ هَهُنَا وَغَرَبَتِ الشَّمْسُ فَقَدْ أَفْطَرَ الصَّائِمُ ۔

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب ادھر سے رات آئے اور ادھر سے دن پیٹھ دکھائے اور سورج پورا ڈوب جائے تو روزہ دار کا روزہ پورا ہوا۔

## (۲) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

لیل سے مراد سیاہی اور نہار سے ضو، فان الاقبال من ہہنا والا دبار من ہہنا انما یکون لہما ، تیسیر میں ہے۔ اذا اقبل اللیل یعنی ظلمتہ و ادبر البہار ای ضوہ۔ عالم ماکان وما یکون صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تینوں لفظ اسی ترتیب سے ارشاد فرمائے جس ترتیب سے واقع ہوتے ہیں۔ پہلے سیاہی اٹھتی ہے۔ اس وقت تک اگر افق صاف اور غبار و بخار سے پاک ہوا آفتاب کی چمک باقی رہتی ہے۔ بلکہ قلل جبال و اعلیٰ اغصان شجر پر عکس ڈالتی ہے۔ پھر جب قرص چھپنے پر آیا کھامف اغرہ افقیہ و سثرت بعد عن الابصار و طول مرور شعاع البصر فی مخن کرۃ البخار کے باعث روشنی بالکل محجوب ہو جاتی ہے۔ مگر ہنوز قدرے فرض ہالائے افق مرئی شرمی باقی ہے۔ اس کے بعد آفتاب ڈوبتا اور وقت افطار و نماز آتا ہے۔ اس صاف و نقیس و بے تکلف معنی پر بحمد اللہ تعالیٰ انتظام کلام اسی اعلیٰ جلالت پر جلوہ فرما ہے جو صاحب جوامع الکلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان رفیع بلاغت بے مثل کوشایاں و بجا ہے۔

کلمات علما کرام بھی اس نقیس معنی سے خالی نہ رہے۔ امام ابن حجر کی شرح مشکوٰۃ المصابیح میں اسی حدیث کے نیچے فرماتے ہیں۔

ای وقد یقبل اللیل ولا تكون غربت حقیقۃ ، فلا بد من حقیقۃ الغروب ، یعنی کبھی رات آ جاتی ہے اور ابھی حقیقۃ مغروب نہیں ہوا ہوتا۔ اس لئے حقیقی غروب ضروری ہے۔

حظیعلی الجامع الصغیر میں ہے۔

قولہ: وغربت الشمس ، لم یکتف بما قبلہ عن ذلك ، اشارۃ الی انہ قد

یوجد اقبال الظلمۃ و ادبار الضو ولم یوجد غروب الشمس ۔

حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان ”اور سورج ڈوب جائے“ ہے۔ آپ نے سیاہی کے آنے اور روشنی کے جانے پر اکتفا نہیں کیا اور غروب کی تصریح فرمائی۔ کیونکہ کبھی سیاہی آ جاتی ہے اور روشنی چلی جاتی ہے مگر غروب آفتاب نہیں ہوتا۔

اور اگر حدیث میں لیل و نہار معنی حقیقی پر رکھے تو اگرچہ اتنا ضرور ہے کہ مجاز مرسل کی جگہ مجاز عقلی ہوگا۔ کیونکہ تم خوب جانتے ہو کہ ادھر سے ادھر جانے کی نسبت لیل و نہار کی طرف ہدیہ نہیں۔

مگر اب تین الفاظ کریمہ کے جمع ہونے سے سوال متوجہ ہوگا۔ اور شک نہیں کہ اس معنی پر امور طبعیہ متلازم ہیں اور ایک کا ذکر باقی سے معنی۔ یہ وہی بات ہے جو امام لودی نے منہاج میں کہی ہے کہ علمائے کرام نے فرمایا: ان تین میں سے ہر ایک باقی دو کو یا تو مضمّن ہوتا ہے یا ان کے ساتھ لازم۔

اسکی اطیب توجیہ وہ ہے کہ علامہ طیبی نے شرح مشکوٰۃ میں افادہ فرمائی۔ کہ

انما قال : وغربت الشمس ، مع الاستعناء عنه ، لبيان كمال الغروب ، كيلا

يظن انه يحوز الافطار بغروب بعضها ۔

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اور سورج ڈوب جائے۔ حالانکہ بظاہر اسکی ضرورت نہیں تھی۔ لیکن یہ اس لئے فرمایا تا کہ مکمل غروب کا بیان ہو جائے، اور کسی کو یہ غلط فہمی نہ ہو کہ سورج کا کچھ حصہ غروب ہونے سے افطار جائز ہو جاتا ہے۔

علامہ منادی وغیرہ نے بھی اسکی تبعیت کی ہے۔ تیسیر شرح جامع صغیر میں ہے۔

وزاد۔ ”وغربت الشمس“ مع ان ما قبله كان اشارة الى اشتراط تحقق

كمال الغروب ۔

حضور نے فرمایا ”اور سورج ڈوب جائے“ حالانکہ پہلے الفاظ کافی تھے۔ لیکن اس میں اس طرف اشارہ ہے کہ مکمل غروب کا پایا جانا شرط ہے۔

اقول: یہ توجیہ و جیہ صراحۃً ہمارے مدعائے مذکور کی طرف ناظر ہے۔ نظر عائر میں بروجہ جلی، اور قلت تدبر میں من طرف خفی، یعنی اگرچہ لیل و نہار حقیقی مراد ہونے پر ذکر غروب کی حاجت نہ تھی کہ رات جیسی آئنگی کہ سورج ڈوب چکے گا۔ مگر سواد و ضیاء پر انکا حاصل بعید نہیں۔

خصوصاً جبکہ اقبال من ہما و ادبار من ہما اس پر قرینہ ظاہرہ ہیں۔ تو اگر اس قدر پر قناعت فرمائی جاتی، احتمال تھا کہ مجرد اقبال سواد اور ادبار ضیاء پر وقت افطار سمجھ لیا جاتا۔ حالانکہ اقبال لیل در کنار ہنوز بعض قرص غروب کو باقی ہوتا ہے کہ ضیاء بھی معدوم ہو جاتی ہے۔ لہذا ”وغرب الشمس“ زائد فرمایا۔ کہ کوئی غروب بعض قرص کو کافی نہ سمجھ لے۔ پر ظاہر کہ اگر یہ اقبال و ادبار اسی وقت ہوتے جب پورا قرص ڈوب لیتا تو اس احتمال و ظن کا کیا محل تھا۔ ذکر غروب سے استغنا بدستور باقی رہتا۔ اور جواب محض مہمل جاتا۔ تو صاف ثابت ہوا کہ سیاہی اٹھنا اور شعاع چھپنا دونوں غروب شمس سے پہلے ہو لیتے ہیں۔ علامہ علی قاری نے بھی اس کلام طیب طیبی کو تحقیق بتایا اور حسن قبول سے تلقی فرمایا۔

فتاویٰ رضویہ قدیم ۲/۲۶۶

فتاویٰ رضویہ جدید ۵/۱۳۵

### (۳) افطار میں جلدی مستحب ہے

۱۴۴۴۔ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : **اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی وَتَقَدَّمَ بِقَوْلٍ : اِنَّ اَحَبَّ عِبَادِیْ اِلَیَّ اُغْعَلُّهُمْ فِطْرًا۔**

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ کا فرمان مقدس ہے۔ بندوں میں مجھے زیادہ محبوب وہ ہے جو افطار میں جلدی کرے۔ ۱۴۴م

۱۴۴۵۔ عن سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا کان صائماً امر رجلاً فاوفی علی شتر، فاذا قال : غابت الشمس افطر۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا طریقہ مبارک یہ تھا کہ جب روزہ دار ہوتے تو کسی شخص کو حکم دیتے کہ وہ بلند جگہ پر کھڑا ہو

۱۴۴۴۔	الجامع للترمذی،	باب ما جاء فی تمجیل الانصار،	۸۸/۱
المسند للاحمد بن حنبل،	۲۳۸/۲	☆ المسند الکبری للبیہقی،	۲۳۷/۴
الترغیب والترہیب للمنذری،	۱۴۰/۲	☆ شرح السنۃ للہیوی،	۳۵۶/۶
۱۴۴۵۔	المسند للحاکم،	☆ شرح السنۃ للہیوی،	۳۵۶/۶
مجمع الرواۃ للہیثمی،	۱۵۵/۳	☆ کثر العمال للمفتی،	۸۲/۷

جب وہ کہتا کہ سورج غروب ہو گیا تو آپ افطار فرماتے۔ ۱۲م

۱۴۴۶۔ عن أبي الدرداء رضي الله تعالى عنه قال : كان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم اذا كان صائما امر رجلا يقوم على نشز من الارض ، فاذا قال وجبت الشمس افطر۔

حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب روزہ دار ہوتے تو کسی شخص کو حکم دیتے کہ وہ بلند جگہ کھڑا ہو۔ جب وہ کہتا سورج غروب ہو گیا تو افطار فرماتے۔ ۱۲م

۱۴۴۷۔ عن أم المؤمنين عائشة الصديقة رضي الله تعالى عنها قالت : رأيت رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم وهو صائم يترصد غروب الشمس بتمرة۔ فلما توارت القاهافي فيه۔

ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو روزہ کی حالت میں دیکھا کہ کھجور ہاتھ میں لیکر سورج کے غروب ہونے کا انتظار فرماتے۔ اور جیسے ہی غروب ہوتا فوراً منہ میں ڈال لیتے۔ ۱۲م

فتاویٰ رضویہ ۶۵۵/۳

## (۴) کھجور سے روزہ افطار کرنا افضل ہے

۱۴۴۸۔ عن أنس بن مالك رضي الله تعالى عنه قال : كان النبي صلى الله تعالى

۱۴۴۶۔ المعجم الكبير للطبرانی،

۱۴۴۷۔ كشف الغطاء للمحلوني،

۱۴۳۸۔ السنن لابی داؤد، الصيام

باب ما يفطر عليه، ۳۲۱/۱

الحامع للترمذی،

باب ما جاء ما يستحب عليه الافطار، ۸۸/۱

المسند لاجمید بن حنبل،

☆ ۱۴۶/۳ کثر العمال للمتنبی، ۸۵/۷ = ۱۸۰۸۲

اتحاف السادة للربیعی،

☆ ۱۳۰/۴ الحسن للدارقطنی، ۱۸۵/۲

ارواء العلیل للالبانی،

☆ ۴۵/۴ التفسیر للقرطبی، ۳۳۰/۲

الترغیب والترہیب للمندری،

☆ ۱۴۲/۲ شرح السنة للبغوی، ۲۶۶/۶

حلیۃ الاولیاء لابی نعم

☆ ۲۲۷/۹ مشکوٰۃ المصابیح للہیری، ۱۹۹۱

جامع الصغير للسيوطی،

☆ ۴۳۷/۲

علیہ وسلم یفطر قبل ان یصلی علی رطبات ، فان لم تکن رطبات فتمرات ، وان لم تکن تمرات فحسا حسوات من ماء ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز مغرب سے پہلے تر کھجوروں سے افطار فرماتے ۔ وہ نہ ہوتیں تو خشک کھجوروں سے ورنہ پانی سے ۔  
فتاویٰ رضویہ ۲/۶۵۱

### (۵) عام طور پر جس دن لوگ افطار کریں تم بھی کرو

۱۴۴۹۔ عن أم المؤمنين عائشة الصديقة رضي الله تعالى عنها قالت : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : أَلْفِطْرُ يَوْمَ يَفْطُرُ النَّاسُ ، وَالْأَضْحَى يَوْمَ يَضْحَى النَّاسُ ۔

ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس دن افطار کرو جس دن لوگ عام طور پر افطار کریں ۔ اور اس دن قربانی کرو جس دن لوگ قربانی کریں ۔ ۱۴م

۱۴۵۰۔ عن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : فِطْرُكُمْ يَوْمَ يَفْطُرُونَ ، وَأَصْحَاكُمْ يَوْمَ يَضْحَوْنَ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہیں اس دن افطار کرنا چاہیے جس دن لوگ افطار کریں ۔ اور اس دن قربانی جس دن قربانی کریں ۔ ۱۴م  
فتاویٰ رضویہ ۳/۵۵۵

## (۶) افطار کرانے کا ثواب

۱۴۵۱۔ عن سلمان العارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مَنْ فَطَرَ فِيهِ صَائِمًا كَانَ مَغْفِرَةً لِدُنُوبِهِ وَعِثْقًا رَقَبَتِهِ مِنَ النَّارِ ، وَ كَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِهِ مِنْ غَيْرِ أَنْ يُنْقَصَ مِنْ أَجْرِهِ شَيْءٌ ، قالوا : يا رسول اللہ ! ليس كلنا يحد ما يفطر الصائم ، فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : يُعْطَى اللّٰهُ هَذَا الثَّوَابَ مَنْ فَطَرَ صَائِمًا عَلَى تَمَرَةٍ ، أَوْ عَلَى شُرْبَةِ مَاءٍ ، أَوْ مُدَقَّةِ لَبَنٍ ۔

حضرت سلمان قاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے رمضان المبارک میں کسی روزہ دار کا روزہ کھلوا یا تو یہ اس کے گناہوں کی مغفرت اور دوزخ سے آزادی کا ذریعہ ہے۔ اور اس کو روزہ دار کے برابر ثواب ملیگا اور اسکے ثواب میں کوئی کمی نہ ہوگی۔ صحابہ کرام نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم میں سے ہر آدمی کو یہ وسعت نہیں کہ افطار کرائے۔ فرمایا: اللہ تعالیٰ یہ ثواب اس وقت بھی عطا فرماتا ہے جبکہ وہ ایک کھجور، یا اٹنا پانی کہ پیاس بجھا دے، یا دودھ کے شربت سے افطار کرائے۔ ۱۲م

۱۴۵۲۔ عن أسد رضى الله تعالى عنه قال : ان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم جاء الى سعد بن عباد رضى الله تعالى عنه ، فحاء به عيز وزيت ، فاكل ثم قال : أَفْطَرَ عِنْدَكُمْ الصَّائِمُونَ وَ أَكَلَ طَعَامُكُمْ الْأَبْرَارُ وَ صَلَّتْ عَلَيْكُمْ الْمَلَائِكَةُ ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت سعد بن عباد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس تشریف لائے۔ حضرت سعد روٹی اور زیتون کا تیل لیکر حاضر خدمت ہوئے۔ حضور نے تناول فرما کر ارشاد فرمایا: تمہارے پاس روزہ داروں نے افطار کیا، اور تمہارا کھانا نیک لوگوں نے کھایا۔ اور فرشتوں نے تمہارے لئے دعائے استغفار کی۔ ۱۲م

۱۴۵۱۔ الترغيب والترهيب للمنطري، ۹۴/۲ ☆

السنن الكبرى للبيهقي، ۴۰۴/۴ ☆

۱۴۵۲۔ السنن لابی داؤد، الاطعمه، باب في الدعاء لرب الطعام، ۵۳۸/۲

السنن لابی ماجه، باب في ثواب من فطر صائما، ۱۲۵/۱

المسند لآحمد بن حنبل، ۱۱۸/۳ ☆ السنن الكبرى للبيهقي،

۱۴۵۳۔ عن سلمان الفارسی رضی اللہ عنہ قال : قال رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: مَنْ فَطَرَ صَائِمًا فِي شَهْرِ رَمَضَانَ مِنْ كَسَبٍ حَلَالٍ صَلَّتْ عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ لَيْلِي رَمَضَانَ كُلَّهَا وَصَافَحَهُ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ، وَمَنْ صَافَحَهُ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ يَرَى قَلْبَهُ وَتَكَثَّرَ دُمُوعُهُ، قَالَ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَفَرَأَيْتَ مَنْ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ؟ قَالَ: فَقَبِضَةُ مِّنْ طَعَامٍ، قُلْتُ: أَفَرَأَيْتَ إِنْ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ لُقْمَةُ عَجِزٍ؟ قَالَ: فَمُلْقَةُ مِّنْ لَبَنٍ، قَالَ: أَفَرَأَيْتَ إِنْ لَمْ تَكُنْ عِنْدَهُ؟ قَالَ: فَشُرْبَةُ مِّنْ مَّاءٍ۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے ماہ رمضان میں حلال کمائی سے کسی روزہ دار کو افطار کرایا تو رمضان کی راتوں میں فرشتے اسکے لئے دعائے استغفار کرتے ہیں۔ اور حضرت جبریل علیہ الصلوٰۃ والسلام شب قدر میں اس سے مصافحہ فرماتے ہیں۔ اور جس سے آپ مصافحہ فرمائیں اس کا دل رقیق ہو جاتا ہے اور آنسو بہنے لگتے ہیں۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اسکے بارے میں فرمائیں جسکے پاس افطار کی چیزیں نہ ہوں؟ فرمایا: ایک مٹھی کھانا ہی دیدے۔ میں نے عرض کیا: اور یہ بھی نہ ہوں۔ فرمایا: دودھ کا شربت پلا دے۔ میں نے عرض کیا: اور یہ بھی نہ ہو۔ فرمایا: تو پانی ہی سے سیراب کر دے۔ ۱۴

۱۴۵۴۔ عن أنس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: أَفْطَرْنَا مَرَّةً مَعَ رَسُولِ اللَّهِ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَّبُوا إِلَيْهِ رَيْتًا فَأَكَلَ وَأَكَلْنَا حَتَّى فَرَّغَ، قَالَ: أَكَلْ طَعَامَكُمْ الْإِبْرَارُ، وَصَلَّتْ عَلَيْكُمْ الْمَلَائِكَةُ، وَأَفْطَرَ عِنْدَكُمْ الصَّائِمُونَ۔

۱۴۵۳۔	المعجم الكبير للطبرانی،	☆	۳۲۰/۶	الترغيب والترهيب لنسیری،	۹۵/۲
	کثر العمال للمفتی، ۲۳۶۵۸،	☆	۴۵۲/۸	الکامل لابن عدی،	۳۰۶/۲
۱۴۵۴۔	المسند لاجمہ بن حنبل،	☆	۱۳۸/۳	السنن الکبری للبیہقی،	۲۸۷/۷
	مجمع الرواۃ للہیثمی،	☆	۱۳۸/۸	تلخیص الحیبر لابن حجر،	۱۹۹/۳
	التفسیر لابن کثیر،	☆	۳۶/۶	المصنف لعبد الرزاق،	۱۹۴۲۵
	شرح السنۃ للبعوی،	☆	۲۸۳/۱۲	مشکل الآثار لعلیحیوی،	۴۹۸/۱
	اتحاف السادة للزبیدی،	☆	۲۴۰/۵	کثر العمال للمفتی، ۲۵۹۸۷،	۲۷۲/۹
	مشکوۃ المصابیح للتبریزی،	☆	۴۲۴۹	المحرو حین لابن حبان	۱۴۴/۲
	المحیی للمراقی،	☆	۱۳/۲	تاریخ اصفہان لابی نعیم،	۲۸۰/۲

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ روزہ افطار کیا تو حضور کی خدمت میں زیتون کا تیل سالن میں لایا گیا۔ حضور نے اور ہم نے کھانا کھایا، جب فارغ ہوئے تو فرمایا: تمہارا کھانا نیک لوگوں نے کھایا۔ اور فرشتوں نے تمہارے لئے دعائے استغفار کی، اور تمہارے پاس روزہ داروں نے افطار کیا۔ ۱۲م  
فتاویٰ رضویہ ۳/۶۵۵

## (۷) افطار کی دعا میں

۱۴۵۵۔ عن معاذ بن زہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ بلغہ ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان اذا افطر قال: اَللّٰهُمَّ! لَكَ صُمْتُ وَعَلَىٰ رِزْقِكَ افْطَرْتُ۔

حضرت معاذ بن زہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب افطار فرماتے تو یہ دعا پڑھتے۔ اَللّٰهُمَّ! لَكَ صُمْتُ وَعَلَىٰ رِزْقِكَ افْطَرْتُ ۱۲م

۱۴۵۶۔ عن معاذ بن زہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: کان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا افطر قال: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَعَانَنِیْ فُصُمْتُ ، وَرَزَقَنِیْ فَاَفْطَرْتُ۔  
فتاویٰ رضویہ ۳/۶۵۱

حضرت معاذ بن زہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب افطار فرماتے تو یہ دعا پڑھتے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَعَانَنِیْ فُصُمْتُ ، وَرَزَقَنِیْ فَاَفْطَرْتُ۔ ۱۲م

۱۴۵۷۔ عن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا افطر ، قال : اَللّٰهُمَّ! لَكَ صُمْنَا وَعَلَىٰ رِزْقِكَ افْطَرْنَا فَتَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ۔

۳۲۲/۱	باب تقول عند الافطار ،	۱۴۵۵۔ السنن لابی داؤد ، الصیام ،
۲۳۹/۲	المنی الکبری للبیہقی ،	المجامع الصغیر للسیوطی ، ۴۱۰/۲ ☆
		کثر العمال للمنفی ، ۸۱/۷ ، ۱۸۰۵۶ ☆
۵۲/۲	المجموع الصغیر لطبرانی ،	۱۴۵۶۔ عمل الیوم واللیلۃ لابی السی ، ۴۷۳ ☆
۲۱۷/۴	تاریخ اصغہار لابی نعیم ،	کثر العمال للمنفی ، ۸۱/۷ ، ۱۸۰۵۸ ☆
۲۸۹/۱	الامالی الشحری ،	۱۴۵۷۔ السنن للدارقطنی ، ۱۴۰/۱ ☆
	عمل الیوم واللیلۃ لابی السی ، ۴۷۴ ☆	الدر الثمور للسیوطی ، ۱۳۷/۱ ☆



حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب افطار فرماتے تو یہ دعا پڑھتے۔ اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ صُمْنَا وَ عَلٰی رِزْقِكَ افْطَرْنَا فَتَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ۔ ۱۲م

۱۴۵۸۔ عن عبد الله بن عمر رضي الله تعالى عنهما قال: كان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم اذا افطر قال: ذَهَبَ الظَّمَأُ، وَابْتَلَّتِ الْعُرُوْقُ، وَبَسَّتِ الْأَجْرَانِ شَاءَ اللَّهُ تَعَالٰی۔ فتاویٰ رضویہ ۶۵۳/۴

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب افطار فرماتے تو یہ دعا پڑھتے۔ ذَهَبَ الظَّمَأُ، وَابْتَلَّتِ الْعُرُوْقُ، وَبَسَّتِ الْأَجْرَانِ شَاءَ اللَّهُ تَعَالٰی۔ ۱۲م

۱۴۵۹۔ عن أنس رضي الله تعالى عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم اذا قرب الى أحدكم طعامه وهو صائم فليقل: بِسْمِ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ، اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ صُمْتُ وَ عَلٰی رِزْقِكَ افْطَرْتُ، وَ عَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ، سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ تَقَبَّلْ مِنِّي، اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ۔ حاشیہ مرقاة ۱۷

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب روزہ افطار کے وقت تم میں سے کسی کے پاس کھانا حاضر ہو تو یہ دعا پڑھو۔ بِسْمِ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ، اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ صُمْتُ وَ عَلٰی رِزْقِكَ افْطَرْتُ، وَ عَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ، سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ تَقَبَّلْ مِنِّي، اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ۔ ۱۲م

۱۴۶۰۔ عن أنس رضي الله تعالى عنه قال: كان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم اذا افطر قال: بِسْمِ اللَّهِ، اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ صُمْتُ وَ عَلٰی رِزْقِكَ افْطَرْتُ۔

فتاویٰ رضویہ ۶۵۷/۴

۳۲۲/۱	باب القول عند الافطار،	۱۴۵۸۔ المس لابی داؤد، الصيام،
۴۲۲/۱	المستترك للحاكم ☆	المس للدارقطني،
	☆	الجامع الصغير للسيوطي،
۲۳۶۳	المطالب العالیة لابی حجر، ☆	۱۴۵۹۔ الامالی للشجرى،
	☆	کنز العمال للمفتی، ۲۳۸۷۳، ۵۰۹/۸
۴۱۰/۲		۱۴۶۰۔ الجامع الصغير للسيوطي،

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب افطار فرماتے تو یہ دعا پڑھتے۔ بِسْمِ اللّٰهِ ، اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ صُمْتُ وَعَلَىٰ رِزْقِكَ افْطَرْتُ۔

(۳) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ احادیث (جن میں افطار سے قبل دعا کا ذکر ہے) بسبب شدت ضعف قابل احتیاج نہیں۔ اسکی سند میں داؤد بن الریرقان متروک ہے۔ قال فی التقریر : متروک و کذبہ الازدی، قلت : و کذا الحوز جانی ، کما فی المیزان۔

فتاویٰ رضویہ ۶۵۷/۴

# کتاب الحج

\_\_\_\_\_

# ۱۔ حج کی فرضیت و اہمیت

## (۱) فرضیت حج کا ثبوت

۱۴۶۱۔ عن أمير المؤمنين علي المرتضى كرم الله تعالى وجهه الكريم قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : مَنْ مَلَكَ زَادًا وَرَاحِلَةً تَبْلُغُهُ إِلَى بَيْتِ اللَّهِ وَلَمْ يَحُجَّ فَلَا عَلَيْهِ أَنْ يَمُوتَ يَهُودِيًّا أَوْ نَصْرَانِيًّا ۔

امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کوئی مالک ہو زاد و راہ اور خرچ اور سواری کا کہ پہونچا دے اسکو مکہ معظمہ تک، ہاوجود اسکے حج نہ کیا۔ بس فرق نہیں اس پر یہ کہ وہ مرے یہودی یا نصرانی ہو کر۔

فتاویٰ افریقہ ۴۱

## (۲) حج و زیارت اور عمرہ کے فضائل

۱۴۶۲۔ عن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : مَنْ حَجَّ فَلَمْ يَرْفُقْ وَلَمْ يَفْسُقْ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے حج کیا اور فحش گوئی اور فسق و فجور میں مبتلا نہ ہوا اسکے گزشتہ گناہ معاف ہو گئے۔ ۱۲م

جد الملتار ۲/۲۷۰

۱۴۶۳۔ عن أبي موسى الأشعري رضي الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : الْحَاجُّ يَخْتَمِعُ فِي أَرْبَعِ مِائَةٍ مِنْ أَهْلِ بَيْتِ ، أَوْ قَالَ : مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ ، وَيَخْرُجُ مِنْ ذُنُوبِهِ كَيَوْمٍ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ ۔

۱۰۰/۱	باب ما جاء في التغليظ في ترك الحج	۱۴۶۱۔ الجامع للترمذی،
۲۰۹/۲	الموضوعات لابن الحوری، ☆	اتحاف السادة للزبيدي،
۱۰۰/۱	باب ما جاء في ثواب الحج	۱۴۶۲۔ الجامع للترمذی،
۱۲/۵	کثر العمال للمفتی، ۱۱۸۳۲، ☆	الکامل لابن عدی،
۲۱۰/۱	الدر المشور للسيوطی، ☆	۱۴۶۳۔ مجمع الروايد للهيشمی،
۱۲۶/۲	الترغيب والترهيب لمعدنی، ☆	کثر العمال للمفتی، ۱۱۸۴۱، ۱۴/۵

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چار سوعزیزوں قریبوں کے حق میں حاجی کی شفاعت قبول ہوگی۔ حاجی گناہ سے ایسا نکل جاتا ہے جیسا جس دن ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا تھا۔

#### ارآة الادب ۴۰

۱۴۶۴۔ عن عبد الله بن مسعود رضي الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : مَنْ حَجَّ حَجَّةَ الْإِسْلَامِ وَزَارَ قَبْرِي ، وَغَزَى غَزْوَةً وَصَلَّى فِي بَيْتِ الْمُقَدَّسِ لَمْ يَسْأَلِ اللَّهَ عَزَّوَجَلَّ فِيمَا افْتَرَضَ عَلَيْهِ .

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو حجۃ الاسلام بجالائے اور میری قبر کی زیارت سے مشرف ہو۔ اور جو ایک جہاد کرے اور بیت المقدس میں نماز پڑھے اللہ تعالیٰ اس سے فرائض کا حساب نہ لے۔

۱۴۶۵۔ عن عبد الله بن مسعود رضي الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : تَابِعُوا بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ ، فَإِنَّهُمَا يَنْفِيَانِ الْفَقْرَ وَالذُّنُوبَ كَمَا يَنْفِي الْكِبَرُ خُبُثَ الْحَدِيدِ وَالذَّهَبِ وَالْمِصْطَبِ ، وَلَيْسَ لِلْحَجَّةِ الْمَبْرُورَةِ ثَوَابٌ إِلَّا الْحَجَّةُ .

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حج اور عمرہ دونوں ادا کرو کہ دونوں محتاجی اور گناہوں کو دور کرنے والے ہیں جیسے بھٹی لوہے، سونے اور چاندی کے میل کو صاف کر دیتی ہے۔ اور حج مقبول کا ثواب تو جنت ہی ہے۔ ۱۲

۱۴۶۶۔ عن عبد الله بن عمر رضي الله تعالى عنهما قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : الْحُجَّاجُ وَالْعَمَّارُ وَقَدْ أَلَّهِ " إِنْ سَأَلُوهُ أُعْطُوا ، وَإِنْ دَعَوْا

۱۴۶۴۔ تفریہ الشریعة لابن عراق، ۱۷۵/۲ ☆ السلسلة الصغیفة، ۲۰۴

تذکرة الموضوعات للفتنی، ۷۳

۱۴۶۵۔ السنن لابن ماجه، باب فضل الحمر و العمره، ۲۰۷/۱

الجامع للترمذی، باب ما جاء فی ثواب الحج، ۱۰۰/۱

السنن للنسائی، فصل المتابعة بین الحج و العمره، ۲/۲

۱۴۶۶۔ شعب الایمان للبيهقي، ۴۷۵/۳ ☆ کثر العمال للمعتقی، ۱۱۸۱۷، ۹/۵

أَحَابَهُمْ ، وَإِنْ انْفَقُوا أَخْلَفَ لَهُمْ - وَالَّذِي نَفْسُ أَبِي الْقَاسِمِ بِيَدِهِ ، مَا كَبَّرَ مُكَبَّرَ عَلَى نَشْرٍ ، وَلَا أَهْلَ مُهْلٍ عَلَى شَرْفٍ مِمَّنِ الْأَشْرَافِ إِلَّا أَهْلَ مَا شَيْنَ يَدِيهِ وَكَبَّرَ حَتَّى يَنْقَطِعَ بِهِ مُنْقَطِعُ التَّرَابِ -

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حج اور عمرہ کرنے والے اللہ تعالیٰ کے حضور حاضری سے مشرف ہونے والے ہیں۔ اگر وہ اللہ تعالیٰ سے کچھ مانگتے ہیں تو انکو عطا کیا جاتا ہے، اور جو دعا کرتے ہیں قبول ہوتی ہے۔ اور کچھ شریع کریں تو وہ انکے لئے توفیق و اثرات بنا دیا جاتا ہے۔ قسم اس ذات اقدس کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ جس شخص نے کسی بلند مقام پر کھڑے ہو کر اللہ اکبر، اور لا الہ الا اللہ، پڑھا تو اس نے اللہ تعالیٰ کے حضور ہی پڑھا۔ ۱۲م

۱۴۶۷۔ عَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةَ الصَّدِيقَةِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَتَصَافِحُ رِكَابَ الْحُجَّاجِ ، وَتَعْتَبِقُ الْمَشَاقَّةَ -

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک فرشتے سواری پر حج کیلئے جانے والوں سے مصافحہ کرتے ہیں اور پیدل چل کر جانے والوں سے معائنہ۔ ۱۲م

۱۴۶۸۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَجْرُ الْغَارِي ، وَالْحَاجُّ ، وَالْمُعْتَمِرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ -

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص حج یا عمرہ یا جہاد کے ارادہ سے نکلا اور پھر راستہ میں انتقال کر گیا، اسے مجاہد، حاجی اور عمرہ کرنے والے کی طرح قیامت تک ثواب ملتا رہیگا۔ ۱۲م

۱۴۶۹۔ عَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةَ الصَّدِيقَةِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ : قَالَ

۱۴۶۷۔ شعب الایمان، للبیہقی، باب فی المناسک، ۴/۷۷۴

۱۴۶۸۔ شعب الایمان، للبیہقی، باب فی المناسک، ۴/۷۷۴

۱۴۶۹۔ شعب الایمان، للبیہقی، باب فی المناسک، ۴/۷۷۴

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مَنْ مَاتَ فِي طَرِيقِ مَكَّةَ لَمْ يَغْرِضْهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَمْ يُحَاسِبْهُ ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا : جو حج کے ارادے سے آنے والا مکہ معظمہ کے راستہ میں انتقال کر جائے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس سے نہ مواخذہ فرمائے اور نہ حساب لے۔ ۱۲م

۱۴۷۰۔ عن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : مَنْ حَجَّ هَذَا الْبَيْتَ فَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ رَجَعَ كَمَا وَلَدَتْهُ أُمُّهُ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا : جو بیت اللہ شریف کے حج کیلئے نکلا پھر عیش گوئی و بدکاری میں مبتلا نہ ہوا تو گناہوں سے ایسا پاک ہو گیا جیسا ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا تھا۔ ۱۲م

۱۴۷۱۔ عن عبد الله بن عمر رضي الله تعالى عنهما قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : مَا يَرْفَعُ اَهْلُ الْحَاجِّ رِجْلًا وَلَا يَضَعُ يَدًا اِلَّا كَتَبَ اللَّهُ لَهُ بِهَا حَسَنَةً اَوْ مَحَا عَنْهُ سَيِّئَةً اَوْ رَفَعَ بِهَا دَرَجَةً ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا : حج کو جانے والے لوگوں کی ساریوں کے ہر قدم پر ایک نیکی لکھی جاتی ہے۔ ایک گناہ مٹایا جاتا ہے۔ اور ایک درجہ بلند کیا جاتا ہے۔ ۱۲م

۱۴۷۲۔ عن بريدة رضي الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : الْتَفَقُّةٌ فِي الْحَجِّ كَالْتَفَقَّةِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ مِائَةٌ ضِعْفٍ اَوْ سَبْعَ مِائَةٍ ضِعْفٍ حضرت بريدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا : حج کو جانے کیلئے مال کو خرچ کرنا اللہ تعالیٰ کی راہ میں مال خرچ کرنے کی طرح ہے کہ سو گنا ثواب ملتا ہے۔ یا سات سو گنا۔ ۱۲م



۱۴۷۳۔ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : سئل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ای العمل افضل ؟ قال : الْإِيْمَانُ بِاللّٰهِ وَرَسُولِهِ ، قيل : ثم ماذا ؟ قال : الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ ، قيل : ثم ماذا ؟ قال : حَجُّ مَبْرُورٍ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کونسا عمل زیادہ فضیلت والا ہے؟ فرمایا: اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لانا، عرض کیا گیا: پھر کونسا؟ فرمایا: اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد، عرض کیا گیا: پھر کونسا؟ فرمایا: حج مقبول۔ ۱۴م

۱۴۷۴۔ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : الْعُمْرَةُ إِلَى الْعُمْرَةِ كَفَّارَةٌ لِمَا بَيْنَهُمَا ، وَالْحَجُّ الْمَبْرُورُ لَيْسَ لَهُ جَزَاءٌ إِلَّا الْحَنَّةُ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک عمرہ دوسرے عمرہ تک کفارہ ہے حج کے گناہوں کا، اور حج مبرور کی جزا جنت ہی ہے۔ ۱۴م

۱۴۷۵۔ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

۱۴۷۲۔	شعب الایمان للبیہقی،	☆	۴۸۱/۳	☆	المس الکبری للبیہقی،	۳۳۲/۴
	المسند لأحمد بن حنبل،	☆	۳۵۵/۵	☆	مجمع الزوائد للہیثمی،	۲۰۸/۳
	الترغیب و الترہیب للمنذری،	☆	۱۸۰/۲	☆	اتحاف السادة للرییدی،	۴۳۴/۴
	الدرالمختور للسيوطی،	☆	۳۳۷/۱			
۱۴۷۳۔	الجامع الصحیح لنبیاری،		باب فصل المبرور،			۲۰۶/۱
	الصحیح لمسلم،		باب فصل الحج و العمرة			۴۳۶/۱
	السنن للنسائی،		باب فضل الحج و العمرة،			۲/۲
	المسند لأحمد بن حنبل،	☆	۲۶۴/۲	☆	الصحیح لابی عوانة،	۶۲/۱
	فتح الباری للمصنّف،	☆	۷۷/۱	☆	الترغیب و الترہیب لمنذری،	۱۶۲/۲
۱۴۷۴۔	السنن للنسائی،		فضل العمرة،			۲/۲
	السنن الکبری للبیہقی،	☆	۳۴۳/۳	☆	مجمع الزوائد للہیثمی،	۲۷۸/۳
۱۴۷۵۔	السنن للنسائی، فضل الحج،	☆	۲/۲			
	المسند لأحمد بن حنبل،	☆	۴۲۱/۲	☆	السنن الکبری للبیہقی،	۳۵۰/۴
	مجمع الزوائد للہیثمی،	☆	۲۰۶/۳	☆	الدرالمختور للسيوطی،	۱۶۴/۱
	السنن لابن المنصور،	☆	۲۳۴۴	☆	کنز العمال للمفتی، ۱۱۷۹۷،	۶/۵

علیہ وسلم: جِهَادُ الْكَبِيرِ وَالصَّغِيرِ وَالضَّعِيفِ وَالْمَرْأَةِ الْحُجِّ وَالْعُمَرَةِ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بوڑھے اور بچے، کمزور اور عورت کا جہاد حج و عمرہ ہیں۔

۱۴۷۶۔ عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: الْحَجُّ الْمَبْرُورُ لَيْسَ لَهُ جَزَاءٌ إِلَّا الْحَنَّةُ، قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَا بِرِ الْحَجِّ؟ قَالَ: طَيِّبُ الْكَلَامِ وَاطْعَامُ الطَّلْعَامِ وَافْتِشَاءُ السَّلَامِ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حج مبرور کی جزا جنت ہی ہے۔ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! حج مبرور کیا ہے؟ فرمایا: نیک بات کہنا، لوگوں کو کھانا کھلانا، اور سلام کو رواج دینا۔ ۱۴۷۷۔

۱۴۷۷۔ عن زید بن خالد الجہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: مَنْ جَهَّزَ حَاجًّا أَوْ جَهَّزَ غَازِيًا أَوْ تَعَلَّعَ فِي أَهْلِهِ أَوْ فَطَّرَ صَائِمًا فَلَهُ بِمِثْلِ أُخْرِهِ مِنْ غَيْرِ أَنَا يُقْبَلُ مِنْ أُخْرِهِ شَيْءٌ۔

حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے حاجی کو اور مجاہد کو زور دیا، یا انکے پیچھے انکے گھر والوں کی مدد کی۔ یا روزہ دار کو افطار کرایا تو اسکو انکے برابر ثواب ملے اور انکے ثواب میں کوئی کمی نہ ہو۔ ۱۴۷۸۔

۱۴۷۸۔ عن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْحَاجِّ وَلِمَنْ اسْتَعْفَرَ لَهُ الْحَاجُّ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

۲۴۶/۲	المسند للاحمد بن حنبل	☆	۴۸۰/۳	۱۴۷۶۔ شعب الایمان
۱۶۳/۲	الترغیب و الترہیب للمتذری	☆	۲۰۷/۳	مجمع الروائد للہیثمی
۳۱۲/۴	کنز العمال للمفتی، ۱۰۷۱۲	☆	۴۸۰/۳	۱۴۷۷۔ شعب الایمان للبیہقی
۲۳۴/۵	المسند للاحمد بن حنبل	☆	۲۹۶/۵	المعجم الکبیر للطبرانی
۲۴۰/۴	السنن الکبری للبیہقی	☆	۲۸۳/۵	مجمع الزوائد للہیثمی
۴۴۱/۱	المستدرک للحاکم	☆	۲۶۱/۵	۱۴۷۸۔ السنن الکبری للبیہقی
۱۳۹/۵	کنز العمال للمفتی، ۱۲۳۸۳	☆	۳۱۳/۱	کشف الخفاء للصفوری
۱۱۴/۲	المعجم الکبیر للطبرانی	☆	۹۶۸۰	جمع الخواص للسيوطی
۲۷۵/۴	اتحاف السادة للزبیدی	☆	۸۴/۳	نصب الرایۃ للزہلی
۲۱۰/۱	الدر المختار للسيوطی	☆	۱۶۷/۲	الترغیب و الترہیب للمتذری

نے ارشاد فرمایا: اے اللہ! حاجی کی مغفرت فرما، اور اس شخص کی جس کیلئے حاجی مغفرت کی دعا کرے۔ ۱۲م

النیرۃ الوضیہ ۳۱

### (۳) حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اعلان حج فرمایا

۱۴۷۹ھ۔ عن سعید بن المسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال علی بن ابی طالب کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم: لما فرغ ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام من بناءه بعث اللہ تعالیٰ جبریل علیہ السلام فحجج به حتی اذا رأى عرفة قال: قد عرفت، وكان اتاها قبل ذلك مرة، فلذلك سميت عرفة، حتى اذا كان يوم النحر عرض له الشيطان، فقال: أحصب! فحصبه بسبع حصيات، ثم اليوم الثاني فالثالث، فلذلك كان رمى الجمار، قال: أعل على ثبير! فعلاه فنادى: يا عباد الله! احببوا الله، يا عباد الله! اطيعوا الله، فسمع من تحت الابر السبع۔

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے فرمایا: جب حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کعبہ کی بنائے سے فارغ ہوئے۔ تو اللہ تبارک تعالیٰ نے حضرت جبرئیل امین علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھیجا۔ انہوں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو حج کرایا۔ آپ نے عرفات کو دیکھ کر فرمایا: میں اس میدان کو پہچان گیا۔ آپ اس سے قبل بھی ایک مرتبہ یہاں تشریف لائے تھے۔ اس وجہ سے اسکا نام عرفات پڑا۔ یوم النحر کو شیطان نے آپ سے تعرض کیا۔ تو حضرت جبرئیل امین علیہ السلام نے کہا۔ آپ اسکو سات کنکریاں ماریں۔ آپ نے ابلیس کو سنگسار کیا۔ پھر دوسرے اور تیسرے دن بھی ایسا ہی ہوا۔ اسی لئے حج میں رمی جمار مشروع ہوئی۔ حضرت جبرئیل امین نے فرمایا: کوہ شمر پر چڑھو۔ حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے شمر کی پہاڑی پر چڑھ کر اعلان حج فرمایا: اے بندگان خدا! اللہ تعالیٰ کی پکار کا جواب دو، اے بندگان خدا! اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرو۔ تو انکا یہ اعلان سات سمندروں کی تہ سے سنا گیا۔ ۱۲م

### (۱) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ سند ہمارے اصول پر صحیح ہے۔ اور یہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ہی فرمان ہے۔ کیونکہ معاملہ قیاسی نہیں بلکہ سماعی ہے۔ اور حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم چونکہ اہل

کتاب کی روایت قبول نہیں کرتے تھے۔ اس لئے لامحالہ انہوں نے یہ بات رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سکر ہی فرمائی۔ تو اس روایت سے یہ ثابت ہوا کہ اعلان حج منی شریف کے پہاڑ سے ہوا۔ اس سے معلوم ہو کہ اعلان حج جو مثل اذان ہے خارج مسجد حرام ہوا۔ داخل مسجد نہیں۔ لیکن بعض وہابیہ کا قول اس طرح ہے۔ کہ قرآن کریم نے ارشاد فرمایا:

واذن فی الناس بالحج۔ اے ابراہیم! لوگوں میں حج کا اعلان کرو۔ سنن سعید بن منصور اور دوسرے محدثین نے حضرت مجاہد سے روایت کی۔ جب حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حج کے اعلان کرنے کا حکم ہوا۔ تو آپ نے مقام ابراہیم پر کھڑے ہو کر بلند آواز سے فرمایا (جسے مشرق و مغرب کے سبھی لوگوں نے سنا) کہ اے لوگو! اپنے رب کا جواب دو۔  
حضرت مجاہد نے فرمایا:

جب حضرت ابراہیم علیہ السلام مقام ابراہیم پر اعلان کیلئے کھڑے ہوئے تو انہیں لیکر بلند ہونے لگا۔ یہاں تک کہ زمین کے تمام پہاڑوں سے بلند ہو گیا۔ آپ نے اس بلندی سے لوگوں میں اعلان کیا۔ جو سات سمندروں کی تہ سے بھی سنا گیا۔

ابن جریر نے حضرت مجاہد سے روایت کی۔ اور انہوں نے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مقام ابراہیم پر کھڑے ہو کر پکارا۔ اے لوگو! اللہ تعالیٰ نے تم پر حج فرض کیا۔ تو باپوں کی پشت سے اور ماؤں کے شکم سے لوگوں نے انکی آواز سنی۔

متدین کا دعویٰ یہ ہے۔ کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے اعلان کے وقت وہ پتھر مطاف کے اندر دیوار کعبہ کے قریب تھا۔ دلیل اسکی یہ ہے کہ ملا علی قاری نے شرح لباب میں فرمایا۔

بحر میں کہا گیا ہے کہ علماء نے اس بات کو ترجیح دی ہے کہ مقام ابراہیم عہد رسالت میں کعبہ شریف سے بالکل متصل تھا۔ ابن جماعہ نے اسی کو صحیح کہا ہے۔

اور ازرقی نے روایت کی۔ کہ مقام ابراہیم جہاں آج ہے وہیں جاہلیت اور عہد رسالت، اور زمانہ ابوبکر و عمر رضوان اللہ تعالیٰ علیہما میں تھا۔ اور ظاہر یہ ہی ہے کہ بیت اللہ شریف کے متصل ہی تھا۔ پھر بعد میں کسی حکمت کی وجہ سے موجودہ مقام تک کھسکایا گیا۔ حکمت یہ تھی

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اسی پر کھڑے ہو کر کعبہ شریف کی تعمیر کی تھی۔ تو وہ اسی حال پر دیوار کعبہ کے پاس وہیں پڑا رہا۔ ایسا ہی تاریخ قطبی اور بقیہ کتب میں تحریر ہے۔

کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام دیواریں چنتے تھے اور حضرت اسماعیل علیہ السلام پتھر اٹھا اٹھا کر لاتے تھے۔ جب دیواریں بلند ہو گئیں تو مقام ابراہیم اسی کے قریب لایا گیا اور آپ اس پر کھڑے ہو کر دیواریں چنتے تھے۔

اس سے ثابت ہوا کہ اعلان حج کے وقت وہ پتھر وہیں پڑا رہا۔ بعد میں کسی مصلحت سے کچھ دور کھسکا دیا گیا۔

اور اگر یہ بھی مان لیا جائے کہ عہد کریم سے ہی وہ موجودہ مقام پر ہے تب بھی ہمارا دعویٰ (اذان ثانی اندر ہونا) ثابت ہے۔ کہ موجودہ جگہ بھی مطاف میں ہی ہے۔ اس لئے کہ مطاف وہ جگہ ہے جہاں سنگ مرمر بچھا ہوا ہے۔ اور مقام ابراہیم اسی میں ہے۔ تو ثابت ہوا کہ اذان داخل مسجد مطلقاً جائز ہے۔ اس میں نہ کوئی کراہت اور نہ کوئی بدعت۔ یہ تو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہے۔

جواب۔ اسکا یہ ہے کہ یہ استدلال ہذیان سے بھی آگے ہے۔ اور پاگلوں۔ بیوقوفوں اور بچوں کیلئے بھی قابل رشک ہے۔

اولاً۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک اور زمانہ جاہلیت میں مقام ابراہیم کے دیوار کعبہ کے متصل ہونے سے یہ لازم نہیں کہ عہد خلیل علیہ السلام میں بھی وہیں رہا ہو۔ اور موجودہ حالت پر قیاس کر کے ایک ادھر ادھر نکل ہونے والی چیز پر ماضی کا حکم لگانا جائز نہیں۔ اور ایسے قیاس سے کوئی یقینی بات ثابت نہیں ہوتی۔ اسی لئے تو اسکی تعبیر ظاہر اور اظہر سے کی ہے۔ اور ظاہر دلیل پکڑنے والے کیلئے مفید نہیں۔ اس سے معترض کو فائدہ ہو پختا ہے۔ اور آپ مستدل ہیں۔

ثانیاً۔ قطبی کی روایت سے یہ پتہ چلتا ہے کہ مقام ابراہیم کا ٹھکانا کہیں اور تھا۔ تعمیر کی ضرورت سے دیوار کعبہ کے پاس لایا گیا۔ اور عادت یہ ہے کہ جو چیز ضرورہ کہیں رکھی جاتی ہے وہ ضرورت پوری ہونے کے بعد وہاں سے علیحدہ کر دی جاتی ہے۔ خود حرم شریف میں یہ دستور دیکھا گیا کہ دخول عام کے دن سیڑھیاں اور منبر لا کر لگا دیئے جاتے ہیں۔ پھر علیحدہ کر لئے

جاتے ہیں۔ اور انکے اصل مقام پر انہیں لوٹا دیا جاتا ہے۔

حالتاً۔ تاریخ قطبی میں اسکا کوئی ذکر نہیں کہ وہ پتھر عہد ابراہیم علیہ السلام سے اس

مقام پر قائم ہے۔ پھر اس روایت کو سند میں ذکر کرنا جہالت ہے۔

رابعاً۔ اور اگر یہ مان بھی لیا جائے کہ حضرت خلیل علیہ السلام کے زمانہ میں وہ پتھر

دیوار کے قریب تھا تب بھی یہ گمان کرنا کہ اعلان بھی اسی مقام سے کیا گیا۔ زعم باطل ہے۔ جسکی

کوئی دلیل نہیں۔ زیادہ سے زیادہ یہ ہی کہا جاسکتا ہے کہ اس پتھر کے وہاں سے خنقل ہونے کی

کوئی روایت نہیں۔ اور اگر یہ کہا جائے کہ ظاہر یہ ہی ہے کہ خنقل ہوا۔ تو ہم بتا چکے ہیں یہ

اصحاب ہے جس سے مستدل کو فائدہ نہیں پہونچتا۔

خامساً۔ اس امر کی روایت ہے کہ مقام ابراہیم اعلان حج کے وقت موجودہ مقام پر

موجود نہیں تھا۔ جس سے تمام ادہام کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔

ازرقی نے ہی حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ۔

میں نے حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مقام ابراہیم میں پڑے ہوئے

نشان کے بارے میں سوال کیا۔ تو انہوں نے فرمایا: جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اعلان حج

کا حکم دیا گیا تو آپ نے اسی پتھر پر کھڑے ہو کر اعلان فرمایا: اعلان سے فارغ ہوئے تو حکم دیا

کہ اس پتھر کو لیجا کر کعبہ کے دروازہ کے سامنے رکھا جائے۔ اور آپ اس پتھر کی طرف رخ

کر کے نماز پڑھتے تھے۔

سادساً۔ اس شبہ کو جڑ بنیاد سے اس طرح ختم کیا جاسکتا ہے کہ حضرت خلیل علیہ السلام

کے اعلان حج کے وقت مقام ابراہیم پر کھڑے ہونے کی روایت اسرائیلی ہے۔ اور حضرت عہد

اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بنی اسرائیل کی روایت قبول فرماتے تھے۔ جیسا کہ اس روایت

میں انہوں نے کہا۔

ابن ابی حاتم ربیع بن انس سے روایت کرتے ہیں۔ کہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما

نے اہل کتاب سے روایت کیا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے رب سے دعا کی۔

یہ حضرت موسیٰ و خضر علیہما السلام کے قصہ میں ہے۔ مندرجہ ذیل روایت کو بھی ابن ابی

شبہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہی ثابت رکھا ہے۔ کہ میں نے حضرت کعب

احبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سدرۃ المنتہی کے بارے میں پوچھا۔ تو انہوں نے کہا: انتہائی حد پر ایک بیری کا درخت ہے جہاں تک فرشتوں کا علم پہنچتا ہے۔ اور میں نے ان سے جنت الماویٰ کے بارے میں پوچھا۔ تو انہوں نے فرمایا: ایسا باغ جس میں شہداء کی روئیں سبز پرندوں کے جسم میں رہ کر سیر کرتی ہیں۔

ابن جریر نے ثمر سے روایت کی۔ کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت کعب کے پاس آئے اور سدرۃ المنتہی کے بارے میں پوچھا۔

القصة حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسرائیلی روایت قبول کرتے تھے۔ اور یہ روایت بھی اسرائیلی ہے۔ کہ مقام ابراہیم سے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اعلان حج فرمایا۔ لہذا معتمد ہی حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کی روایت ہے کہ اعلان حج جبل مہر سے فرمایا پھر یہ کہ دونوں روایتوں میں کوئی ایسا تعارض بھی نہیں۔ کیونکہ جبل مہر بھی حدود حرم کے اندر ہی ہے۔ چنانچہ عبد بن حمید اور ابن ابی حاتم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی۔ کہ سارا حرم مقام ابراہیم ہے۔ بلکہ حضرت ابن عباس سے تو یہ بھی مروی ہے۔ کہ مقام ابراہیم پورا حج ہے۔

سابعاً۔ اعلان حج کے مقام میں حضرت ابن عباس سے روایتیں مضطرب ہیں۔ بعض میں تو یہ ہی مقام ابراہیم ہے۔ اور بعض میں یہ ہے کہ جبل ابوقیس پر اعلان حج ہوا۔ چنانچہ عبد بن حمید نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی۔ کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام جبل ابوقیس پر چڑھے اور کہا: اللہ اکبر، اللہ اکبر، اشہد ان لا الہ الا اللہ، اشہد ان ابراہیم رسول اللہ،

اے لوگو! مجھے اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ میں لوگوں میں حج کا اعلان کروں۔ تو تم لوگ اللہ تعالیٰ کی پکار کا جواب دو۔

اور بعض روایتوں میں جبل ابوقیس کے بجائے کوہ صفا کا ذکر ہے۔ ابن حمید کی یہ روایت امام مجاہد سے اس طرح مروی ہے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کو حکم دیا گیا۔ کہ مقام صفا پر لوگوں کو حج کا اعلان کریں۔

آپ نے ایسی آواز سے پکارا کہ مشرق و مغرب کے لوگوں نے سنا۔ اعلان کے الفاظ یہ تھے۔

اے لوگو! اپنے رب کی پکار کا جواب دو۔

ابو حاتم اور ابن منذر نے عطا سے روایت کی۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کوہ صفا پر چڑھے اور پکارا۔ اے لوگو! اپنے رب کا جواب

دو۔

یہ معلوم ہے کہ حضرت مجاہد کی روایت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے ہی ہے۔ تو اس روایت میں تین اضطراب ہوئے۔ ورنہ دو ہونے میں تو شبہ ہی نہیں۔

پس اس اعتبار سے بھی امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کی روایت رائج اور اوٹی بالاخذ ہے۔ اسی لئے قطبی نے اپنی تاریخ میں امیر المؤمنین کی روایت پر ہی اعتماد کیا اور دوسری روایتوں کی طرف توجہ نہیں کی۔

ثامناً۔ ساری بحث و مباحثہ کے بعد اعلان حج اگر مسجد حرام میں ہونا ثابت بھی ہو تو یہ گزشتہ شریعت کا ایک فعل ہوگا۔ اور گزشتہ شرائع کے احکام ہمارے لئے دلیل نہیں۔ جب تک قرآن و حدیث میں اسکا بیان بلا انکار نہ ہو۔ چنانچہ اصول امام بزدوی، منار، اور فن اصول کے بقیہ تمام متون و شروح میں اسکی تخصیص ہے۔ امام نسفی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ نے کشف الاسرار میں فرمایا:

ہم نے اس میں یہ شرط لگائی کہ اللہ و رسول بے انکار اسکا بیان فرمائیں۔ اہل کتاب کے قول کا کوئی اعتبار نہیں۔ اور جو انکی کتاب سے ثابت ہو اسکا بھی۔ کہ ان لوگوں نے آسمانی کتابوں میں تحریف کر دی۔

اسی طرح اہل کتاب اسلام لانے والوں کی بات کا بھی بھروسہ نہیں۔ کہ ان لوگوں نے انہیں محرف کتابوں میں دیکھا ہوگا۔ یا انہیں کی جماعت سے سنا ہوگا۔

بحر العلوم حضرت علامہ عبدالعلی رحمۃ اللہ تعالیٰ عنہ نے فوائج رحمت میں فرمایا۔

خیال ہو سکتا ہے کہ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بات پر اعتماد ہونا چاہیئے۔ کہ وہ تو بلاشبہ سچے تھے۔ اور انکی بات میں جھوٹ کا احتمال نہیں۔ لیکن اسکا جواب یہ ہے کہ انہوں نے تو اسی محرف کو کلام الہی سمجھ کر سیکھا ہوگا۔ کیونکہ تحریف تو انکے پیدا ہونے سے پہلے ہی ہو چکی تھی۔



اور اعلان حج کی یہ روایت ایسی ہی ہے۔ کہ نہ تو قرآن عظیم میں اسکا بیان ہے، اور نہ کسی حدیث میں ہی اسکا تذکرہ ہے۔ تو سرے سے اس حدیث سے استدلال ہی غلط ہے۔ یہ بھی اس صورت میں کہ مخالفین کا دعویٰ جوں کا توں تسلیم کر لیا جائے۔ ورنہ تفصیل گذر چکی کہ مسجد حرام کے اندر اعلان حج کا تذکرہ نہ کسی مسلمان سے مروی، اور نہ کتابی سے، اور نہ کافر سے، اندرون مسجد کی بات تو صرف ان وہابی صاحب کی ہے۔ تو وہ اپنے اس دعویٰ میں اپنی خواہش نفس سے ہی استدلال کرتے ہیں۔

تاسعاً۔ قابل تعجب بات تو یہ ہے کہ کہا گیا۔ ”مقام ابراہیم اب بھی مطاف کے اندر ہے یہ تو مشاہدہ کے خلاف ہے جسکی شہادت ہر حاجی دے سکتا ہے۔ (امام احمد رضا قدس سرہ اپنے زمانہ کی بات کر رہے ہیں ورنہ اس زمانہ میں مقام ابراہیم مطاف کشادہ کرنے کی وجہ سے مطاف کے اندر آ گیا ہے۔)

عاشرأ۔ اس سے زیادہ حیرتناک یہ انکشاف ہے کہ جہاں تک سنگ مرمر بچھا ہے سب مطاف ہے۔ جہاں تک عہد رسالت میں مسجد تھی۔

تو زمزم شریف کا ارد گرد بھی عہد رسالت کی مسجد میں شامل ہو گیا کہ وہاں بھی سنگ مرمر بچھا ہے۔ اور اگر کسی بادشاہ نے پوری مسجد حرام میں سنگ مرمر بچھا دیا تو وہ بھی عہد رسالت کی مسجد حرام ہو گئی۔ حالانکہ مطاف تو سنگ مرمر کا گول دائرہ ہے جو کعبہ مکرمہ کے گردا گرد ہے۔ اور جس کے کنارہ پر باب السلام ہے۔ اور بلاشبہ مقام ابراہیم کا قہ اس سے باہر ہے۔ اہل مکہ ایسے کم عقل تو نہ تھے کہ نفس مطاف میں قبہ بناتے اور لوگوں پر مطاف کو تنگ کرتے۔

شائم العمر، شامہ رابعہ لکھ ۱۸

عربی سے ترجمہ از:- بحر العلوم حضرت مفتی عبدالمنان صاحب قبلہ مدظلہ،

### (۴) حج بیت اللہ کی برکت

۱۴۸۰۔ عن صفوان بن سليم رضي الله تعالى عنه مرسلًا قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : حُجُّوا تَسْتَغْنُوا۔ فتاویٰ رضویہ ۲/۲۶۰

۱۱/۵	باب فصل الحج،	۸۸۱۹	المصنف لعبد الرزاق،
۱۱۸۲۲	کثر العمال لمفتی،	۱۱۶/۳	تلخیص الحیر لابی حجر،
		۲۲۴/۱	المجمع الصغیر للسيوطی،

حضرت صفوان بن سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حج کرو غنی ہو جاؤ گے۔

## (۵) حج ثقل

۱۴۸۱۔ عن أبي واقد الليثي رضي الله تعالى عنه قال : ان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم قال لأزواجه في حجة الوداع : هذيه ثم طهُورُ الْحُصْرِ۔

حضرت ابو واقد لیثی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر ازواج مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن سے ارشاد فرمایا: جو حج ضروری تھا وہ تو ہولیا۔ آگے چٹائیوں کی نشست۔

فتاویٰ افریقہ ۱۱۰

## (۶) حج بدل

۱۴۸۲۔ عن عبد الله بن عباس رضي الله تعالى عنهما قال : ان امرأة من الجهينة جاءت الى رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم قالت : ان امي نذرت ان تحج فماتت قبل ان تحج ، افا حج عنها ؟ قال : نعم ، حُجِّي عَنْهَا ! اَرَأَيْتِ اِنْ كَانَ عَلِيٌّ اُمْلَكَ دَيْنٍ ، اَكُنْتُ قَاضِيَةً ؟ قالت : نعم ، قال : اِقْضِيَ اللّٰهُ الَّذِي هُوَ لَهٗ ، فَإِنَّ اللّٰهَ اَحَقُّ بِالْوَفَاءِ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ قبیلہ جہینہ سے ایک بی بی رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے خدمت اقدس حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہو کر عرض کی: یا رسول اللہ! میری ماں نے حج کرنے کی منت مانی تھی۔ وہ ادا نہ کر سکیں اور ان کا انتقال ہو گیا۔ کیا میں انکی طرف سے حج کر لوں؟ فرمایا: ہاں، انکی طرف سے حج کر! بھلا دیکھ تو! تیری ماں پر کوئی دین ہوتا تو تو ادا کرتی یا نہیں؟ بولی: کیوں نہیں، فرمایا: یونہی خدا کا دین ادا کرو کہ وہ زیادہ ادا کا حق رکھتا ہے۔

۱۴۸۳۔ عن زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : إِذَا حَجَّ الرَّجُلُ عَنْ وَالِدَيْهِ ثَقُلَ مِنْهُ وَمِنْهُمَا ، وَاسْتَبَشَرَتْ أَرْوَاحُهُمَا فِي السَّمَاءِ ، وَكُتِبَ عِنْدَ اللَّهِ بَرًّا ۔

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا : جب آدمی اپنے والدین کی طرف سے حج کرے ، وہ اس حج کرنے والے اور ماں باپ تینوں کی طرف سے قبول کیا جائے۔ انکی روحیں خوش ہوں۔ اور یہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرنے والا نیکو کار لکھا جائے۔

۱۴۸۴۔ عن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : مَنْ حَجَّ عَنْ مَيِّتٍ فَلِلَّذِي حَجَّ عَنْهُ مِثْلُ أُجْرِهِ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا : جس نے کسی میت کی طرف سے حج بدل کیا تو حج کرنے والے کو بھی اتنا ہی ثواب ملے گا۔ ۱۲م

۱۴۸۵۔ عن جابر بن عبد الله رضي الله تعالى عنهما قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : مَنْ حَجَّ عَنْ أَبِيهِ أَوْ عَنْ أُمِّهِ فَقَدْ قَضَى عَنْهُ حَجَّتَهُ وَكَانَ لَهُ فَضْلٌ عَشْرٍ حَجَجَ ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا : جس نے اپنے والد یا والدہ کی طرف سے حج کیا تو انکا حج ہو گیا اور اسکو دس حج کا ثواب ملا۔ ۱۲م

۱۴۸۶۔ عن زيد بن ارقم رضي الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى

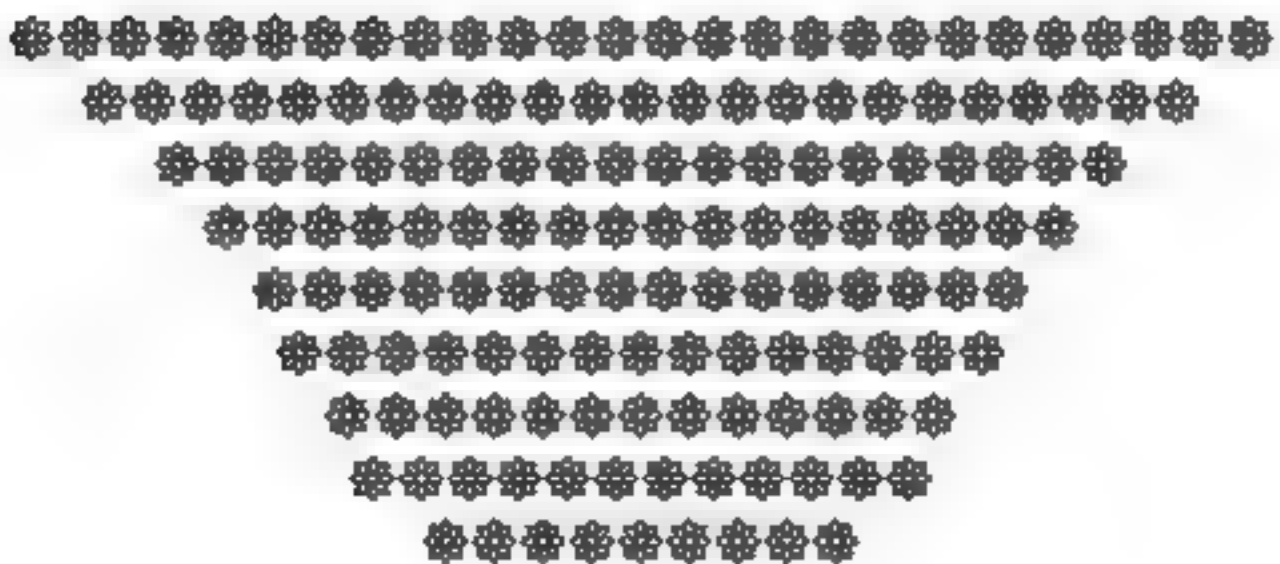
۲۷۲/۲	السنن للدارقطني،	☆	۱۶/۱۶، ۴۵۴۵۷، ۲۶۱۱	۱۴۸۳۔	کنز العمال للمصنف،
		☆	۴۰/۱		الحامع الصغير للسيوطي،
۱۲۵/۵، ۱۲۳۴۱	کنز العمال للمصنف،	☆	۸۲/۳	۱۴۸۴۔	مجمع الروايد للهيشمي،
		☆	۳۵۳/۱۱		تاريخ بغداد للمعطي،
۲۷۲/۲			کتاب الحج،	۱۴۸۵۔	السنن للدارقطني،
۵۲۳/۲	الحامع الصغير للسيوطي،	☆	۱۶/۱۶، ۴۵۴۸۴، ۲۶۸		کنز العمال للمصنف،
۲۸۲/۳	مجمع الروايد للهيشمي،	☆	۲۲۶/۵	۱۴۸۶۔	المعجم الكبير للطبراني،
		☆	۱۲۵/۵، ۱۲۳۴۰		کنز العمال للمصنف،

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مَنْ حَجَّ عَنْ أَبِيهِ وَلَمْ يَحُجَّ أَحَدًا مِنْهُمَا وَبَشَّرَتْ  
أَرْوَاحُهُمَا فِي السَّمَاءِ وَكُتِبَ عِنْدَ اللَّهِ بَرًّا۔

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ  
وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کے ماں باپ بے حج کئے مر گئے ہوں۔ یہ انکی طرف سے حج کرے گا  
تو وہ ان دونوں کا حج ہو جائے گا اور انکی روحوں کو آسمان میں خوش خبری دی جائے گی۔ یہ شخص  
ماں باپ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے نزدیک نیک سلوک کرنے والا لکھا جائے گا۔

## (۲) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ان احادیث نے گویا اس بات کی صراحت کر دی کہ ہر ایک کو کامل ثواب ملیگا۔ ظاہر  
ہے کہ حج ایک عبادت واحد ہے جس کا بعض کافی نہیں۔ نہ وہ کل سے معنی ہو بلکہ قابل اعتبار ہی  
نہیں۔ جیسے فجر کی دو رکعتوں سے ایک رکعت۔ یا صبح سے دو پہر تک کا روزہ۔ تو یہ حج کہ دونوں  
کی طرف سے کافی ہو ضرور ہے کہ ہر ایک کی طرف سے پورا حج واقع ہو۔ مگر فقہ میں مبین و مبہن  
ہو لیا کہ یہ اجزاء بمعنی اسقاط فرض نہیں۔ تو لا بزم یہی سنی مقصود کہ دونوں کو کامل حج کا ثواب  
ملیگا۔  
فتاویٰ رضویہ ۲/۲۰۰



## ۲۔ مناسک کی فضیلت

### (۱) طواف کی فضیلت

۱۴۸۷۔ عن عبد الله بن عباس رضي الله تعالى عنهما قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ خَمْسِينَ مَرَّةً خَرَجَ مِنْ ذُنُوبِهِ كَيَوْمٍ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ۔  
جد الممتار ۲/۲۶۹

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے بیت اللہ شریف کا پچاس مرتبہ طواف کیا وہ اپنے گناہوں سے ایسا پاک ہو گیا جیسا وہ اپنی پیدائش کے دن تھا۔ ۱۴۸۷  
(۲) تلبیہ کے الفاظ

۱۴۸۸۔ عن عبد الله بن عمر رضي الله تعالى عنهما قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : لَبَّيْكَ ، أَللَّهُمَّ لَبَّيْكَ ، لَبَّيْكَ ، لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ ، إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ ، وَالْمُلْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ ، وَزَادَ ابْنُ عُمَرَ - لَبَّيْكَ وَسَعْدِيكَ وَالْخَيْرُ بِيَدَيْكَ وَالرِّغْبَاءُ إِلَيْكَ وَالْعَمَلُ -

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعائے تلبیہ میں یہ الفاظ کہے۔ اَللَّهُمَّ لَبَّيْكَ ، لَبَّيْكَ ، لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ ، إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ ، وَالْمُلْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ، حضرت عبد اللہ بن عمر اس میں ان الفاظ کا

۱۴۸۷۔	جامع للترمذی،	باب ما جاء في فضل الطواف ،	۱۰۶/۱
	الترغيب والترهيب للمندري،	☆ ۱۹۳/۲	كنز العمال للمفتي، ۱۱۹۹۹، ۴۹/۵
	العلل المتناهية لابن الحوزي،	۸۳/۲	
۱۴۸۸۔	الصحيح لمسلم،	باب البيعة وصحتها ووقتها،	۳۷۵/۱
	الجامع لأبي داود،	باب كيف التلبية	۲۵۲/۱
	الجامع للترمذی،	باب ما جاء في التلبية،	۱۰۶/۱
	السنن للنسائي،	كيف التيلة	۱۳/۲
	السنن لابن ماجه،	باب التلبية،	۲۰۹/۲
	المستند لأحمد بن حنبل،	۳۰۲/۱	

اضافہ فرماتے۔ لیبک وسعدیک والخیر بیدیک والرغباء الیک والعمل۔ ۱۲م

### (۳) عرفات و مزدلفہ پیدل جانے کی فضیلت

۴۸۹۔ عن عبد الله بن عباس رضي الله تعالى عنهما قال : سمعت رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم يقول : مَنْ حَجَّ مِنْ مَكَّةَ مَاشِيًا حَتَّى يَرْجِعَ إِلَى مَكَّةَ ، كَتَبَ اللَّهُ لَهُ بِكُلِّ خُطْوَةٍ سَبْعَ مِائَةِ حَسَنَةٍ ، كُلُّ حَسَنَةٍ مِثْلُ حَسَنَاتِ الْحَرَمِ ، قِيلَ : وَمَا حَسَنَاتِ الْحَرَمِ ؟ قَالَ : بِكُلِّ حَسَنَةٍ مِائَةُ أَلْفِ حَسَنَةٍ ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے مکہ سے پیدل چل کر حج کیا تو مکہ مکرمہ واپس آنے تک ہر قدم پر سات سو نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ اور ہر نیکی حرم کی نیکیوں کے برابر ہوتی ہے۔ عرض کیا گیا: حرم کی نیکیوں کی مقدار کیا ہے؟ فرمایا: ہر نیکی کے عوض ایک لاکھ نیکیاں ملتی ہیں۔

### (۱) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

تو ہر قدم پر سات کروڑ نیکیاں لکھی جائیگی۔ کہ سات سو لاکھ میں ضرب دینے سے سات کروڑ ہوتے ہیں۔ پھر یہ کہ عرفات مکہ معظمہ سے نو کوس گنی جاتی ہے۔ آتے جاتے اٹھارہ کوس ہوئے۔ اور فقیر نے تجربہ کیا کہ عربی کوس ایک میل اور ۳/۵ میل ہوتا ہے۔ تو تخمیناً ۲۸ میل سمجھو۔ ہر میل کے چار ہزار قدم۔ ۲۸ کو چار ہزار میں ضرب دینے سے ایک لاکھ بارہ ہزار قدم ہوئے۔ انہیں سات کروڑ میں ضرب دیجئے تو اٹھتر کھرب چالیس ارب نیکیاں ہوتی ہیں۔ اور اگر عرفات مکہ معظمہ سے نو میل ہی رکھے تو بہتر ہزار قدم ہوئے جن کی پچاس کھرب چالیس ارب نیکیاں۔ یہ کیا تھوڑی ہیں۔ اور اللہ کا فضل بہت بڑا ہے۔ الخیرۃ الوضیہ ۳۷

### (۴) عرفات و مزدلفہ میں نمازوں کا جمع کرنا

۱۴۹۰۔ عن عبد الله بن مسعود رضي الله تعالى عنه قال : كان رسول الله صلى

۷۶۰/۱	المستترك للحاكم	☆	۳۳۱/۴	السنن الكبرى للبيهقي
۲۷۹۱	الصحيح لابن خزيمة	☆	۱۰۵/۱۲	المعجم الكبير لفطيراني
۱۸۸/۴	اتحاف السادة الزبيدي	☆	۱۶۶/۲	الترغيب والترهيب للمسندري
۲۵/۵	كثير العمال للعقبي	☆	۳۵۵/۴	الدر المنثور للسيوطي
۳۶/۲	باب الجمع بين الظهر والعصر			۱۴۹۰۔ السنن للسنائي

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یصلی الصلوة لوقتہا الا بجمع و عرفات ۔

حاشیہ غنیۃ المستملی ۱۵۶

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نمازیں ان کے وقتوں پر ادا فرماتے مگر مزدلفہ اور عرفات میں جمع فرماتے۔ ۱۲م

۱۴۹۱۔ عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صلی المغرب والعشاء بالمزدلفہ جمیعاً ، لم یباد فی واحدة منها الا باقامة ولم یسبح بینہما ولا علی اثر واحدة منہما ۔

حاشیہ فتح المغیث ۷

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مزدلفہ میں مغرب وعشاء کی نمازیں ایک ساتھ پڑھیں ، ان میں سے ایک نماز کیلئے اذان نہیں پڑھی مگر اقامت دونوں کیلئے پڑھی گئی۔ دونوں نمازوں کے درمیان کوئی نماز نہیں پڑھی اور نہ ان کے بعد۔ ۱۲م

## ۳۔ زیارت روضہ انور

### (۱) زیارت روضہ انور و بوسہ تبرکات

۱۴۹۲۔ عن نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: کان عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما یسلم علی القبر، رأیته مائة مرة او اکثر، یحیی الی القبر فیقول: السلام علی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہو السلام علی ابی بکر، ثم ینصرف، ورئی واضعاً یدہ علی مقعد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من المنبر، ثم وضعہما علی وجہہ  
ایر لقال ۳

حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما روضہ انور کے پاس حاضر ہو کر سلام عرض کرتے: میں نے انکا یہ طریقہ سیکڑوں بار دیکھا۔ روضہ انور کے پاس حاضر ہو کر یوں سلام پیش کرتے۔ السلام علی النبی، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، اور السلام علی ابی بکر، رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ پھر واپس جاتے۔ یہ بھی دیکھا گیا کہ آپ اپنے ہاتھوں کو حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے منبر اقدس پر حضور کے تشریف فرما ہونے کے مقام پر رکھتے اور اپنے چہرے پر پھیر لیتے۔ ۱۲م

### (۲) روضہ انور کی زیارت شفاعت کا اہم ذریعہ ہے

۱۴۹۳۔ عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: مَنْ حَآءَ نَبِيَّ زَائِرًا لَا يَعْمَلُهُ حَاجَةً إِلَّا زِيَارَتِي كَانَ حَقًّا عَلَيَّ أَنْ أَكُونَ لَهُ شَفِيعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔  
الطہرۃ الرضیہ ۲۶

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو خالص میری زیارت کیلئے حاضر ہوا اسکا مجھ پر حق ہے کہ میں قیامت کے دن اسکی شفاعت کروں۔ ۱۲م

۷۰/۲	فصل فی حکم زیارت قبرہ ﷺ	۱۴۹۲۔ الشفا للفاضی عباسؒ
۲/۴	مجمع الزوائد للہیثمیؒ	۱۴۹۳۔ المعجم الکبیر لطغیرانیؒ
۲۳۷/۱	الدر المنثور للسيوطیؒ	اتحاف السادة للربیعؒ
۲۵۶/۲	کثر العمال للمعتقیؒ، ۳۴۹۲۸	تاریخ اصمغان لابی نعیمؒ
	☆ ۲۹۱/۱۲	
	☆ ۴۱۶/۴	
	☆ ۲۱۹/۲	



## (۲) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام ابن ہمام فرماتے ہیں۔ میرے نزدیک افضل یہ ہے کہ سفر خاص بقصد زیارت کرے۔ یہاں تک کہ اسکے ساتھ مسجد شریف کا بھی ارادہ نہ ہو کہ اس میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم زیادہ ہے۔ جب حاضر ہوگا حاضری مسجد خود ہو جائیگی۔ یا اسکی نیت دوسرے سفر پر رکھے۔

نیز امام ابن السکن نے اشارہ فرمایا: کہ اس حدیث کی صحت پر ائمہ حدیث کا اجماع ہے مواہب لدنیہ میں ہے۔

امام اجل، خاتمۃ الحفاظ والمحدثین، امام زین الدین عراقی، استاذ جلیل، جبل الحفاظ، استاذ المحدثین، امام ابن حجر عسقلانی رحمہما اللہ تعالیٰ زیارت حزار پر الوار حضرت سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جاتے تھے۔ بعض حنبلی حضرات کے ہمراہ رکاب تھے۔ ایک حنبلی نے ہاتھ ابھرا کہ مدعی حنبلیت تھا یوں کہا: میں نے مسجد خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام میں نماز پڑھنے کی نیت کی۔ امام نے فرمایا: میں نے زیارت قبر حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی نیت کی۔ پھر حنبلی سے فرمایا: تم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مخالفت کی۔ کہ حضور نے مساجد ثلاثہ کے سوا چوتھی مسجد میں نماز پڑھنے کیلئے سفر سے ممانعت فرمائی۔ اور میں نے حضور کا اتباع کیا۔ کہ حضور نے فرمایا: قبور کی زیارت کرو۔ کیا اسکے ساتھ کہیں یہ بھی فرمایا ہے۔ مگر قبور انبیاء کی زیارت نہ کرو۔ حنبلی کو سوا حیرت کے کچھ بن نہ آیا۔

یہ واقعہ شیخ ولی الدین عراقی نے اپنے والد امام زین الدین عراقی سے نقل کیا۔ دیکھئے! خدا کی شان، جس حدیث سے یہ لوگ اپنے زعم میں حزارات کی طرف سفر کی ممانعت نکالتے ہیں۔ خدائے تعالیٰ نے اسی حدیث سے ان پر الزام قائم فرمایا۔ واللہ الحمد۔ الطرۃ الرصیہ ۲۸

۱۴۹۴۔ عن عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: سمعت رسول اللہ صلی

۱۴۹۴۔ السنن الکبریٰ للبیہقی،	☆	۲۴۵/۵	الترغیب والترہیب لمصنوعی،	۲۲۴/۲
کنز العمال للمفتی، ۱۲۳۷۱،	☆	۱۳۵/۵	الدر المشرور للمصنوعی،	۲۳۷/۱
کشف الخفاء للمصنوعی،	☆	۳۱۶/۲	تنزیہ الشریعہ	۲۷۳/۱
ارواء الغلیل للالبانی،	☆	۲۳۳/۴	اللاکی المصنوعۃ للمصنوعی،	۷۲/۲
تذکرۃ الموصوعات للفتی،	☆	۷۵	اتحاف السادة للریدی،	۴۱۶/۴

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم يقول : مَنْ زَارَ قَبْرِي ، اَوْ قَالَ : مَنْ زَارَنِي كُنْتُ لَهُ شَهِيدًا اَوْ شَهِيدًا ، وَمَنْ مَاتَ فِي أَحَدِ الْحَرَمَيْنِ بَعَثَهُ اللَّهُ فِي الْآمِنِينَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

الغیرۃ الوضیہ ۲۶

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: جس نے میری قبر کی زیارت کی، یا فرمایا: جس نے میری زیارت کی میں اسکے لئے شفع و گواہ ہوں گا۔ اور جو حرمین شریفین زادہما اللہ شرفاً و تعظیماً میں سے کسی ایک میں انتقال کرے کل روز قیامت اللہ تعالیٰ اسکو امن والوں میں اٹھائے گا۔ ۱۲م

(۳) روضہ انور کی زیارت گویا حضور کا دیدار پر انوار ہے

۱۴۹۵۔ عن عبد الله بن عمر رضي الله تعالى عنهما قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: مَنْ حَجَّ فَزَارَ قَبْرِي بَعْدَ مَوْتِي كَمَا كُنْتُ زَارَنِي فِي حَيَاتِي۔  
حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے حج بیت اللہ کے بعد میری زیارت کی اس نے گویا میری حیات مقدسہ میں میری زیارت کا شرف حاصل کیا۔ ۱۲م

۱۴۹۶۔ عن عبد الله بن عباس رضي الله تعالى عنهما قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: مَنْ زَارَنِي بَعْدَ وَفَاتِي فَكَأَنَّمَا زَارَنِي فِي حَيَاتِي ، وَكُنْتُ لَهُ شَهِيدًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے میرے وصال اقدس کے بعد میرے روضہ انور کی زیارت

۳۸۲/۲	الکامل لابن عدي،	☆	۲۸۶/۵	المسالك الكبرى للبيهقي،	۱۴۹۵۔
۲۷۵۶	مشکوٰۃ المصابيح للنبيزي،	☆	۴۷	السلسلة الضعيفة للالباني،	
۳۱۰/۱۲	المصمم الكبير للطبراني،	☆	۵۲۳/۲	الجامع الصغير للسيوطي،	
۲۷۸/۲	السنن للدارقطني،	☆	۲۰۰	جذب القلوب للسيوطي،	
۳۳۵/۴	ارواء الغليل للالباني،	☆	۴۱۶/۴	اتحاف السادة للريدي،	
۲/۴	مجمع الزوائد للهيثمي،	☆	۱۳۵/۵	كنز العمال للمصنف، ۱۲۳۶۸،	
۲۵۹/۱	المغني للعراقي،	☆	۴۱۶/۴	اتحاف السادة للريدي،	۱۴۹۶۔
۲۰۵	جذب القلوب للشيخ الدهلوي،	☆	۷۲/۲	اللائي المصنوعة للسيوطي،	

کی گویا اس نے میری حیات مبارکہ میں میری زیارت کی۔ اور میں روز قیامت اسکا شفیع اور گواہ ہوں گا۔ ۱۲م

### (۴) ثواب کی نیت سے زیارت روضہ انور باعث شفاعت ہے

۱۴۹۷۔ عن أس بن مالك رضي الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : مَنْ زَارَنِي بِالْمَدِينَةِ مُحْتَسِبًا كُنْتُ لَهُ شَهِيدًا وَشَفِيعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو طلب ثواب کی نیت سے مدینے آ کر میری زیارت کرے میں اس کے لئے قیامت کے دن گواہ اور شفیع ہوں گا۔ ۱۲م

### (۵) روضہ انور کے زائر کے لئے شفاعت واجب

۱۴۹۸۔ عن عبد الله بن عمر رضي الله تعالى عنهما قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : مَنْ زَارَ قَبْرِي وَحَبَّتْ لَهُ شَفَاعَتِي۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے میرے روضہ انور کی زیارت کی اس کے لئے میری شفاعت واجب ہوگی۔ ۱۲م

### (۶) مسجد نبوی میں حضور کی زیارت کی نیت سے جانا و حج مبرور کا ثواب ہے

۱۴۹۹۔ عن عبد الله بن عباس رضي الله تعالى عنهما قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : مَنْ حَجَّ إِلَى مَكَّةَ ثُمَّ قَصَدَنِي فِي مَسْجِدِي كُنْتُ لَهُ حَاجًّا۔

۲۲۰	تاریخ حرجان للہشمی،	☆	۱۴۹۷۔	الحفاف السادة للزبیدی،	☆	۴۱۶/۴
۲۳۷/۱	الدر المختار للسيوطی،	☆	کنز العمال للمتی،	☆	۶۵۲/۱۵، ۴۲۵۸۴،	☆
		☆	جذب القلوب للشیخ دہلوی،	☆	۲۰۵	☆
۶۴/۲	الکئی و الاسماء للدولانی،	☆	۱۴۹۸۔	السنن للدارقطنی،	☆	۲۷۸/۲
۲۶۷/۲	تلخیص الحیر لابن حجر،	☆	مجمع الزوائد للہشمی،	☆	۲/۴	☆
۷۵	تذکرۃ الموضوعات للمتی،	☆	کنز العمال للمتی،	☆	۶۵۱/۱۵، ۴۲۵۸۳،	☆
۳۵۱/۶	الکامل لابن عدی،	☆	الدر المختار للسيوطی،	☆	۲۲۳/۱	☆
۲۰۴	جذب القلوب للشیخ الدہلوی،	☆	الحامع الصغير للسيوطی،	☆	۵۲۸/۲	☆
		☆	۱۴۹۹۔	کنز العمال للمتی،	☆	۱۳۵/۵، ۱۲۳۷۰

مَبْرُورَتَانِ -

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے حج بیت اللہ کیا پھر مسجد نبوی میری زیارت کے قصد سے آیا تو اسکو دو حج مقبول کا ثواب ملیگا۔ ۱۲م

## (۲) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

علماء فرماتے ہیں: زیارت نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہ اعظم قربات و افضل طاعات سے ہے بہت برآئندہ مقاصد و حاجات، قریب بدرجہ مؤکدہ واجبات، بلکہ بعض نے وجوب کی تصریح فرمائی۔ فقیر کہتا ہے: دلیل اسی کو مقتضی۔ وهو الذی نوذ ان نقول به، اسی طرح حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود و عمر میں ایک بار تو بالاجماع فرض قطعی ہے۔ اور امام شافعی ہر نماز میں فرض۔ اور ہر بار کے ذکر شریف آئے علماء کو وجوب و استحباب میں اختلاف، امام طحاوی کا مذہب ہر مرتبہ وجوب ہے ذاکر و سامع پر۔ باقانی، حلبی، صاحب بحر الرائق، اور صاحب تنویر الابصار وغیرہم اکابر علماء نے اسی کو حج و رائج و مختار و معتقد فرمایا۔ البتہ در صورت اتحاد مجلس و فعالاً لخرج تذلل مسلم۔

الغیر الوضیہ ۲۷

## (۷) حج کے ساتھ زیارت نہ کرنا ظلم ہے

۱۵۰۰۔ عن عبد الله بن عمر رضي الله تعالى عنهما قال : قال النبي صلى الله تعالى عليه وسلم : مَنْ حَجَّ الْبَيْتَ وَلَمْ يَزُرْنِي فَقَدْ خَفَانِي -

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے حج کیا اور میری زیارت نہ کی اس نے مجھ پر ظلم کیا۔ ۱۲م

الغیر الوضیہ ۲۹

۱۵۰۰۔ کنز العمال للمتی، ۱۲۳۶۹، ۱۳۵/۵ ☆ المسئلة الصمعة دالبانی، ۴۵

الموضوعات لابن الحوزی، ۲۱۷/۲ ☆

تذكرة الموضوعات لابن القيسراني، ۷۹۱ ☆ جذب القلوب للشيخ الدعلوی، ۲۰۶

## (۸) صاحب استطاعت پر زیارت لازم ہے

۱۵۰۱۔ عن أنس بن مالك رضي الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : مَا مِنْ أَحَدٍ مِنْ أُمَّتِي لَهُ سَعَةٌ ثُمَّ لَمْ يَزُرْنِي فَلَيْسَ لَهُ عُذْرٌ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میری امت کا ہر وہ شخص جسکو میری زیارت کیلئے آنے کی استطاعت ہو اور وہ نہ آئے تو اسکا کوئی عذر مقبول نہیں۔ ۱۲م

## (۹) بارگاہ رسالت میں سلام پیش کرنا سعادت دارین کا اہم ذریعہ

۱۵۰۲۔ عن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : مَا مِنْ عَبْدٍ يُسَلِّمُ عَلَى قَبْرِى إِلَّا وَكَّلَ اللَّهُ بِهَا مَلَكًا يُبَلِّغُنِي ، وَكَفَى أَجْرُ آخِرَتِهِ وَدُنْيَاهُ وَكُنْتُ لَهُ شَهِيدًا وَشَفِيعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو مجھ پر میری قبر کے پاس سلام عرض کرے اللہ تعالیٰ اس پر ایک فرشتہ مقرر فرمائے کہ اسکا سلام مجھے پہونچائے اور اسکے دنیا و آخرت کے کاموں کی کفایت فرمائے۔ اور روز قیامت میں اسکا گواہ اور شفیع ہوں۔  
المیرۃ الوضیہ ۲۹

## (۳) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

زیارت سراپا طہارت حضور پر نور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بالقطع والیقین۔ باجماع مسلمین افضل قربات واعظم حسنات سے ہے۔ جسکی فضیلت و خوبی کا انکار نہ کریگا مگر گمراہ بد دین، یا کوئی سخت جاہل سفیہ غافل، مسخرہ شیطین۔ والعیاذ باللہ رب العلمین۔

اس قدر پر تو اجماع قطعی قائم، اور کیوں نہ ہو خود قرآن عظیم اسکی طرف بلاتا اور مسلمانوں کو رغبت دلاتا ہے۔ قال المولیٰ سبحانه وتعالى۔

ولو انهم اذ ظلموا انفسهم جاؤك فاستغفروا الله واستغفر لهم الرسول ، لوجدوا الله توابا رحيما۔ یعنی اگر ایسا ہو کہ وہ جب اپنی جانوں پر ظلم کریں یعنی گناہ و جرم،

تیری بارگاہ یکس پناہ میں حاضر ہوں۔ پھر خدا سے مغفرت مانگیں، اور مغفرت چاہے انکے لئے رسول، تو بے شک اللہ عزوجل کو توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں۔  
امام سبکی شفاء السقام اور شیخ محقق جذب القلوب میں فرماتے ہیں۔

علماء نے اس آیت سے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حال حیات و حال وفات دونوں حالتوں کو شمول سمجھا۔ اور ہر مذہب کے ائمہ، مصنفین مناسک نے وقت حاضری حزار پر انوار اس آیت کی تلاوت کو آداب زیارت سے گنا۔

علامہ سہودی شافعی و قاء الوقاء میں فرماتے ہیں

حنفیہ زیارت شریف کو قریب بہ واجب کہتے ہیں۔ اور سی طرح مالکیہ و حنبلیہ نے تصریح کی۔ ہماری کتب مذہب میں مناسک قاری، طرابلسی، کرمانی، اختیار شرح معنی، فتاویٰ ظہریہ، فتح القدیر، خزائن المفتیین، منک متوسط، مسلک منقطع، منہج الفقار، مراقی الفلاح، حاشیہ طحاوی علی المراقی، مجمع الانہر، سنن الہدیٰ اور عالمگیری وغیرہا میں اسکے قریب واجب ہونے کی تصریح و تقریر بلکہ خود صاحب مذہب سیدنا امام اعظم سے اس پر نص منقول ہے۔

جذب القلوب میں ہے۔

زیارت آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نزدابی حنیفہ از افضل مندوبات و اوکد مستحبات است قریب بدرجہ واجبات۔

اور بعض ائمہ مالکیہ و شافعیہ تو صاف صاف واجب کہتے ہیں۔ اور یہ ہی مذہب ظاہریہ سے منقول۔

امام ابن الحاج کی مالکی مدخل، اور امام سبکی شافعی تہذیب الطالب میں امام عہد الحق بن محمد سے نقل فرماتے ہیں۔

امام ابو عمران قاسی مالکی نے فرمایا۔

قبر شریف حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت واجب ہے امام قاضی عیاض مالکی شفا شریف میں امام ابو عمرو سے یوں ناقل۔

قبر اقدس حضور والا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف سفر کر کے جانا واجب ہے۔

اسی طرف امام قسطلانی شارح صحیح بخاری شافعی، امام ابن حجر کی شافعی، اور علامہ علی

قاری حنفی وغیرہم علماء کامیلان ہے۔ بعض کلمات امام سبکی بھی اسی طرف ناظر، شفا شریف میں فرمایا۔

زیارت قبر میں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم ہے اور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم واجب۔

اسی طرح مواہب لدنیہ شریف میں ہے۔

اور شک نہیں کہ ظاہر دلیل اسی کو مقتضی۔ ابن عدی وغیرہ کی حدیث گزری۔ کہ جوج کرے اور میری زیارت کو حاضر نہ ہو بے شک اس نے مجھ پر جفا کی۔ علامہ علی قاری نے شرح لباب میں اسکی سند کو حسن کہا اور وہی شرح شفاء اور درر مضیہ اور امام ابن حجر جوہر منکلم میں صحیح فرماتے ہیں۔

انہیں دونوں کتابوں میں فرمایا۔

حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جفا حرام ہے، تو زیارت نہ کرنا کہ حضمین جفا ہے حرام ہوا۔

جذب القلوب میں ہے۔

صاحب مواہب لدنیہ گفتہ: ایں ظاہر است در حرمت ترک زیارت، زیرا کہ دریں جفا واذائے اوست، و جفا واذائی آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حرام است باجماع، پس واجب باشد ازالہ جفا، و آں بز زیارت خواہد بود پس زیارت واجب باشد۔

امام قسطلانی اس عبارت کے بعد فرماتے ہیں۔

بالجملہ، جو باوجود قدرت ترک زیارت کرے اس نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر جفا کی اور حضور کا ہم پر یہ حق نہ تھا۔

اسی طرح ترک زیارت کو موجب جفا ہونے میں متعدد حدیثیں آئیں کہ حضرت والد علام قدس سرہ نے جوہر البیان شریف میں ذکر فرمائیں۔ اور شک نہیں کہ افراد میں اگرچہ کلام ہو مجموع حسن تک مترقی، اور حسن اگرچہ لغیرہ ہو محل احتجاج میں کافی۔

اسی کے مناسب قصہ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے۔ کہ امام عساکر وغیرہ نے حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا، امام سبکی نے شفا اور علامہ سمہودی نے وقاء اور

امام ابن حجر نے جو ہر مشگم میں اسکی سند کو جید کہا۔ کہ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب شام میں سکونت اختیار فرمائی۔ خواب میں حضور پر نور سید اکبر بنی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت سے شرفیاب ہوئے۔ کہ ارشاد فرماتے ہیں۔

ما هذه الحفوة بابلال ! اما ان لك ان تزورني بابلال !

اے بلال! یہ کیا جھٹ ہے۔ اے بلال! کیا ابھی تجھے وہ وقت نہ آیا کہ میری زیارت کو حاضر ہو۔ بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ ممکن و ترساں دہرا ساں بیدار ہوئے۔ اور فوراً بہ قصد مزار پر الوار جانب مدینہ شہد الرحال فرمایا۔ جب شرف حضور پایا۔ قبر انور کے حضور رونا اور منہ اس خاک پاک پر ملنا شروع کیا۔ دونوں صاحبزادے حضرات امام حسن و حسین صلی اللہ تعالیٰ علیہما و علیہما و بارک وسلم تشریف لائے۔ بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہیں گلے لگا کر پیار کرنے لگے۔ شہزادوں نے فرمایا: ہم تمہاری اذان کے مشتاق ہیں۔ یہ سقف مسجد پر جہاں زمانہ اقدس میں اذان دیتے تھے گئے۔ جس وقت اللہ اکبر، اللہ اکبر، کہا۔ تمام مدینے میں لرزہ پڑ گیا۔ جب اشہد ان لا الہ الا اللہ، کہا۔ مدینے کا لرزہ دوبالا ہوا۔ جب اس لفظ پر پہنچے۔ اشہد ان محمد رسول اللہ، کنواری لوجوان لڑکیاں پردوں سے نکل آئیں اور لوگوں میں غل پڑ گیا۔ کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مزار پر انوار سے باہر تشریف لے آئے۔ انتقال حضور محبوب ذوالجلال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد کسی دن مدینہ منورہ کے مردوزن میں وہ رونا نہ پڑا تھا جو اس دن ہوا۔

در نمازم ثم ابروئے تو بر یاد آمد حالتے رفت کہ محراب بفریاد آمد

اور نیز وہ حدیث بھی مؤید وجوب ہو سکتی ہے جو گذری۔ کہ امام ابن عساکر نے تاریخ میں، اور امام ابن التجار نے الدرۃ الثمینہ میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔ کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: میرا جو امتی باوصف مقدرت میری زیارت نہ کرے اسکے لئے کوئی عذر نہیں۔

حتی کہ بعض ائمہ شافعیہ زیارت شریفہ کو مثل حج فرض بتاتے ہیں۔ علامہ عبدالغنی بن احمد بن شاہ عبدالقدوس چشتی گنگوہی قدس سرہ شاگرد امام علامہ ابن حجر کی رحمہم اللہ تعالیٰ سنن الہدی میں فرماتے ہیں۔



میں نے اپنے استاذ ابن حجر ایدہ اللہ الا سلام بیقائہ کو فرماتے سنا۔ کہ زیارت شریفہ ہمارے بعض اصحاب شافعیہ کے نزدیک مثل حج واجب ہے۔ اور ان کے نزدیک واجب و فرض میں کوئی فرق نہیں۔

بالجملہ، قول وجوب من حیث الدلیل اظہر، اور نظر ایمانی میں احب و ازہر ہے۔ اور قرین وجوب، کہ علمائے مذاہب اربعہ بلکہ خود امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا منصوص اسکے قریب اور حکماً مقارب۔ اور قول سنت اسکے منافی نہیں۔ فقہا واجب کو بھی کہ سنت یعنی حدیث سے ثابت ہو سنت بولتے ہیں۔

امام محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے نماز عید کو کہ حنفیہ کے نزدیک واجب ہے سنت کہا۔ بلکہ اطلاق اعم میں مستحب و مندوب بھی واجبات کو شامل۔ اور فرض و واجب جبکہ حکم عمل و اثم تارک میں مشارک، اور شافعیہ کے یہاں فرق اصطلاح نہیں تو ان کے نزدیک واجب پر اطلاق فرض اور حج سے تمثیل بعید نہیں۔ اس تقریر پر سب اقوال متفق ہو جائیں گے۔ اور یہ تصریح علماء مثل علامہ شامی وغیرہ اہدائے وفاق ابقائے خلاف سے اولیٰ۔ اور بیشک وجوب و قرب وجوب کہ جمہور ائمہ مذاہب جسکی تصریح کرتے ہیں تارک کے اثم پر یک زبان۔ بہر حال جزم کیا جاتا ہے کہ باوجود قدرت تارک زیارت قطعاً محروم و طوم، بد بخت و مشوم، آثم و گنہگار اور ظالم و جفا کار ہے۔

والعباد باللہ مالا یرضاہ۔

لا جرم سلفاً و خلفاً علمائے دین و ائمہ معتمدین تارک زیارت پر طعن شدید و تشنیع مدید کرتے آئے۔ کہ مستحب پر ہرگز نہیں ہو سکتی۔

علامہ رحمت اللہ علیہ رحمۃ اللہ تلمیذ امام ابن ہمام نے لباب میں فرمایا۔

ترک زیارت بڑی غفلت اور سخت بے ادبی ہے اور امام ابن حجر کی قدس سرہ المسلمی نے جو ہر منظم میں تارک زیارت پر قیامت کبریٰ قائم فرمائی۔ فرماتے ہیں۔

خبردار ہو! حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تجھے ترک زیارت سے حد درجہ ڈرایا۔ اور اسکی آفتوں سے وہ کچھ بیان فرمایا کہ ترک زیارت جفا ہے۔ اور یونہی صحیح حدیث میں آیا۔ کہ میرا ذکر سن کر مجھ پر درود نہ پڑھنا جفا ہے۔ اس سے ثابت ہوا۔ کہ باوجود قدرت ترک

زیارت اور ذکر اقدس سکر ترک درود دونوں یکساں ہیں۔ کہ دونوں جفا ہیں، تو تارک زیارت پر ان سب عذابوں اور شاعتوں کا خوف ہے جو تارک درود کیلئے حدیثوں میں آئیں۔ کہ وہ شقی و نامراد، ذلیل و خوار، مستحق نار، خدا و رسول سے دور ہے۔ اس پر ان سب عذابوں اور نیز مردود بارگاہ ہونے کی دعا جبریل امین و حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہم وسلم نے فرمائی۔ وہ راہ جنت بھول گیا۔ مدت بھر کا بخیل، طعون و بے دین ہے۔ اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دیدار جمال جہاں آرا سے محروم رہیگا۔ والعیاذ باللہ تبارک و تعالیٰ۔

ان باتوں کو یاد کر کے اسے خبر دے جس نے باوصف قدرت براہ سستی و کسل زیارت شریف نہ کی۔ شاید یہ سن کر ان برائیوں سے توبہ کرے اور اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع لائے۔ اپنے اس نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم پر جفا نہ کرے جو اسکا اور تمام جہان کا اللہ عز و جل کی طرف وسیلہ ہیں۔ اور ہم نے بہت تارکان زیارت بحال قدرت کو دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے انکے چہروں پر صریح محسوس تاریکی ظاہر کر دی اور نیکیوں میں انہیں ایسا ست کر دیا کہ عبادت چھوڑ کر دنیا میں پڑ گئے اور مرتے دم تک اسی حال پر رہے۔ والعیاذ باللہ سبحانہ و تعالیٰ۔

اسکے بعد امام نے دو سخت ہولناک واقعے لکھے جنہیں سکر مسلمان کا دل کانپ اٹھے۔ اللہ تعالیٰ اپنی امان میں رکھے۔ صدقہ اپنے پیارے حبیب قریب حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا۔ آمین۔

مسلمان غور کرے! جب تارک زیارت کا یہ حال، اسکے مانع یا سکر فضیلت کا کیا حال ہوگا۔ آفتاب سے زیادہ روشن کہ ایسا شخص گمراہ بد دین ہے، فارق اجماع مسلمین، مستحق وعید شدید۔ اور امانتولی و نصلہ جہنم و سات مصیرا ہے۔

امام ابن حجر افضل القری میں فرماتے ہیں۔

جو اسکی خوبی میں نزاع کریگا اسکا نزاع کرنا دنیا و آخرت میں اسکی تباہی و رو سیاہی کا باعث ہوگا۔

امام سبکی شفاء السقام میں فرماتے ہیں۔

حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت و اطراف عالم سے اسکی طرف سفر اعظم قربات الہی سے ہے۔ جیسا کہ مدتوں سے شرق و غرب کے مسلمانوں میں معروف ہے۔

آج کل بعض مردود (یعنی ابن تیمیہ اور اسکے ہوا خواہ) شیطان کے سکھائے سے اس میں شک ڈالنے لگے۔ مگر یہاں یہ مسلمانوں کے دل میں کہاں جگہ پاتی۔ یہ تو ایک مردود کی فتنہ پردازی ہے جسکا وبال اسی پر پڑیگا۔

امام احمد قسطلانی مواہب شریفہ میں فرماتے ہیں۔

قبر مبارک کی زیارت بہت بڑی قربت اور بڑی امید کی طاعت اور نہایت بلند درجوں کی طرف راہ ہے۔ جو اس کے خلاف اعتقاد کرے اس نے ائمہ کا خلاف کیا۔ یہاں تک کہ بعض علماء صراحۃً زیارت شریفہ کے قربت ہونے کو ضروریات دین سے اور اسکے منکر کو کافر بتاتے ہیں۔

ورۃ مضیہ ملا علی قاری میں ہے۔

بعض فضلاء نے مبالغہ کیا کہ فرماتے ہیں۔ زیارت شریفہ کا قربت ہونا دین سے ضرورۃً معلوم ہے اور اسکے منکر پر کفر کا حکم ہے۔

علامہ شہاب الدین خفاجی مصری نیم الریاض شرح شغائے قاضی میاض میں فرماتے ہیں۔

قبر اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت اور اسکی طرف سفر کو ابن تیمیہ اور اسکے اتباع مثل ابن قیم نے منع کیا۔ اور یہ اسکا وہ کلام شنیع ہے جس کے سبب علماء نے اسکی تکفیر کی۔ اور اسکی نے اس میں مستقل کتاب لکھی۔

اقول: قول تکفیر کی نفیس تحقیق و تقریر اور عمدہ توجیہ مع جواب وجیہ فقیر غفر اللہ تعالیٰ نے بتوفیق اللہ تعالیٰ اصلی فتویٰ میں ذکر کی۔ یہاں اسی قدر کافی۔

مولیٰ تعالیٰ صدقہ اپنے حبیب کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کا، انکی سچی محبت اور سچا ادب بخشے۔ اور انہیں کی محبت و تعظیم اور ادب و تکریم پر دنیا سے اٹھائے۔ اور اپنے کرم عظیم و فضل عظیم سے دنیا و آخرت میں انکی زیارت سے مشرف و بہرہ مند فرمائے۔ آمین آمین۔ یا ارحم الراحمین و صلی اللہ تعالیٰ علی سید المرسلین محمد و آلہ وصحبہ اجمعین۔ آمین۔ واللہ تعالیٰ اعلم و علمہ جل مجدہ اتم و احکم۔

ابن البخار اپنی کتاب الدر الثمینہ فی تاریخ المدینہ میں۔ امام ابو عبد اللہ محمد قرطبی کتاب التذکرہ میں، امام اجل ابن مبارک، ابن ابی الدنیا، اور ابوالشیخ اپنی تصانیف میں زیارت روضہ انور کے تعلق سے فرشتوں کا طریقہ یوں نقل کرتے ہیں۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ذکر پاک تھا۔ اور اس وقت کعب احبار حاضر تھے۔ تو کعب احبار نے کہا: ہر صبح ستر ہزار فرشتے اتر کر مزار اقدس حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا طواف کرتے ہیں اور اسکے گرد حاضر رہ کر صلاۃ و سلام عرض کرتے رہتے ہیں: جب شام ہوتی ہے وہ چلے جاتے ہیں اور ستر ہزار اور اتر کر یونہی طواف کرتے ہیں اور صلوٰۃ و سلام عرض کرتے رہتے ہیں۔ یونہی ستر ہزار رات میں حاضر رہتے ہیں اور ستر ہزار دن میں۔ جب حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مزار مبارک سے روز قیامت اٹھیں گے ستر ہزار ملائکہ کے ساتھ باہر تشریف لائیں گے جو حضور کو ہار گاہ رب العزت میں یوں لے چلیں گے جیسے نئی دہن کو کمال اعزاز و اکرام، فرحت و سرور، راحت و آرام، اور تزک و احتشام کے ساتھ دلہا کی طرف بجاتے ہیں۔

فتاویٰ رضویہ ۶/۲۰۲

## ۴۔ فضائل مدینہ منورہ

### (۱) فضائل مدینہ

۱۵۰۳۔ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : **إِنَّ الْإِيمَانَ لِيَأْرِزُ إِلَى الْمَدِينَةِ كَمَا تَأْرِزُ الْحَيَّةُ إِلَى جُحْرِهَا۔**

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک ایمان مدینے کی طرف یوں سمٹے گا جیسے سانپ اپنی بانی کی طرف۔  
فتاویٰ رضویہ ۳/۲۸۹

۱۵۰۴۔ عن البراء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : **مَنْ سَمِيَ الْمَدِينَةَ يَثْرَبَ فَلَيْسَتْغْفِرَ اللَّهُ ، هِيَ طَابَةٌ ، هِيَ طَابَةٌ۔**

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو مدینے کو یثرب کہے اس پر توبہ واجب ہے مدینہ طابہ ہے، مدینہ طابہ ہے۔

۱۵۰۵۔ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

۲۵۲/۱	باب الایمان یاردالی المدینہ	۱۵۰۳۔ الجامع الصحیح للبخاری
۲۳۱/۲	باب فصل المدینہ	المسنن لابن ماجہ
۱۲۱/۱	☆ الجامع الصغیر للسیوطی	المسنن لاحمد بن حنبل
۱۶۰۵	☆ مشکوٰۃ المصابیح للقرطبی	کثر العمال للمفتی، ۱۱۹۷
۱۰۱/۱	☆ الصحیح لابی حوائج	شرح السنۃ للبقوی
۹۲/۴	☆ فتح الباری للعسقلانی	موارد الظمآن للہثمی
۲۴۴/۲	☆ الدلائل النبویۃ للبیہقی	المصنف لابن ابی شیبہ
۱۰۵/۳	☆ البدایہ و النہایہ لابی نعیم	علل الخطیئ لابن ابی حاتم
۳۱۰/۳	☆ مجمع الزوائد للہثمی	۱۵۰۴۔ المسنن لاحمد بن حنبل
۲۳۸/۱۲، ۳۴۸/۱	☆ کثر العمال للمفتی	الدر المنثور للسیوطی
۵۳۰/۲	☆ الجامع الصغیر للسیوطی	التفسیر لابن کثیر
۴۴۴/۱	باب المدینہ تسمى حیثہا و تسمى طابہ	۱۵۰۵۔ الصحیح لمسلم
۲۵۲/۱	باب فصل المدینہ	الجامع الصحیح للبخاری
۱۱۵۲	☆ المسند لحمیدی	الدر المنثور للسیوطی

علیہ وسلم : يَقُولُونَ يَشْرَبُ وَهِيَ الْمَدِينَةُ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ اسے پیرپ کہتے ہیں اور وہ تو مدینہ ہے۔

۱۵۰۶۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى سَمَّى الْمَدِينَةَ طَابَةً ۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ عزوجل نے مدینہ کا نام طابہ رکھا۔

فتاویٰ رضویہ ۶۱/۱۰

## (۲) حرم مدینہ کی فضیلت

۱۵۰۷۔ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنِّي أُحَرِّمُ مَا بَيْنَ لَا بَتَى الْمَدِينَةِ أَنْ يُقَطَعَ عِصَاهُهَا أَوْ يُقْتَلَ صَيِّدُهَا ، وَ قَالَ : الْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَّهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ ، لَا يَخْرُجُ مِنْهَا أَحَدٌ رَغْبَةً عَنْهَا إِلَّا أَهْدَلَ اللَّهُ فِيهَا مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْهُ ، وَلَا تَبْتَ أَحَدٌ عَلَى لَا وَآلِهَا وَ جُهِدَهَا إِلَّا كُنْتُ لَهُ شَهِيدًا وَ شَفِيعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۔

فتاویٰ رضویہ حصہ دوم ۳۱۷/۹

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے مدینہ کے سنگلاخ علاقہ کے درمیان کانٹوں دار و رخت

۱۵۰۶۔	الصحيح لمسلم ،	باب المدينة تنهى عنها و تسمى طابة ،	۴۴۵/۱
	المسند لاحمد بن حنبل ،	☆ ۹۱/۵	المصنف لابن ابی شيبة ، ۲۷۹/۱۲
	جميع الحوامع للسيوطي ،	☆ ۴۸۶۵	كثير العمال للمتنبي ، ۳۱۸۰/۹ ، ۲۳۲/۱۲
	مشكوة المصابيح للبربري ،	☆ ۲۷۳۸	
۱۵۰۷۔	الحامع الصحيح للبخاري ،	باب فضائل المدينة ،	۲۵۱/۱
	الصحيح لمسلم ،	باب فضل المدينة ،	۲۵۱/۱
	المسند لاحمد بن حنبل ،	☆ ۱۸۱/۱	المسن الكبير للبيهقي ، ۲۵۱/۵
	المعجم الكبير للزبيدي ،	☆ ۲۰۶/۱	المعجم الكبير للطبراني ، ۲۶۵/۱۹
	مشكوة المصابيح للبربري ،	☆ ۲۷۲۹	المعجم الكبير للبخاري ، ۳۳۵/۸
	فتح الباري للعسقلاني ،	☆ ۹۰/۴	الترغيب والترهيب لعسقلاني ، ۲۲۰/۲
	تاريخ دمشق لابن عساكر ،	☆ ۸۶/۱	الدر المنثور للسيوطي ، ۳۵۶/۶
	المعجم ليعراق ،	☆ ۲۸/۱	التصدير للقرطبي ، ۱۹۱/۱۷

کاٹنے اور شکار کرنے کو حرام کر دیا ہے۔ نیز فرمایا: مدینہ اسکے یا شہدوں کیلئے بہتر ہے اگر وہ سمجھیں، مدینہ سے بے رغبتی اختیار کرتے ہوئے کوئی اس سے نکل کر دوسری جگہ جا کر آباد ہوگا تو اللہ تعالیٰ اسکی جگہ اس سے بہتر کو وہاں آباد فرمادے گا۔ مدینہ میں رہ کر اگر کوئی اس کی محنتوں اور مشقتوں کو برداشت کرے گا تو میں کل بروز قیامت اسکا گواہ اور شفیع ہوں گا۔ ۱۲م

### (۳) مدینہ افضل ہے یا مکہ؟

۱۵۰۸۔ عن رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ کان جالسا عند منبر مروان بن الحکم بمکہ ومروان یحطب الناس ، فذکر مروان مکة وفضلها ، ولم یذکر المدینة ، فوجد رافع فی نفسه من ذلك ، وکان قد أسن ، فقام الیہ فقال : ایہا ذا المتکلم ! أراک قد أطنبت فی مکة وذاکرت منها فضلها ، وما سکت عنه من فضلها اکبر ، ولم تذاکر المدینة ، وإنی أشهد لسمعت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یقول : الْمَدِیْنَةُ خَيْرٌ مِنْ مَكَّةَ۔  
الشیخ الوضیہ ۳۰

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ: یہ بات ہے کہ آپ مکہ مکرمہ میں مروان بن حکم کے منبر کے پاس بیٹھے تھے جب وہ خطبہ دے رہا تھا۔ مروان نے مکہ مکرمہ کے فضائل بیان کئے لیکن مدینہ منورہ کا کوئی ذکر نہیں کیا۔ حضرت رافع بن خدیج نے اپنے دل میں اس طریقہ سے کھٹک محسوس کی۔ آپکی عمر شریف کافی ہو گئی تھی۔ پھر بھی آپ نے جرأت و بے ہاکی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا: اے حکم! نے تو مکہ مکرمہ کے فضائل تو خوب بیان کئے لیکن ابھی اسکے بہت سے فضائل چھوڑ دیئے جو عظیم ہیں۔ اور تو نے مدینہ منورہ کی کوئی فضیلت نہیں بیان کی۔ میں اس بات کا گواہ ہوں کہ میں نے بلاشبہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا۔ مدینہ منورہ مکہ مکرمہ سے افضل ہے۔ ۱۲م

۱۹۱/۶	☆	الکامل لابن عدی،	☆	۲۸۸/۴	☆	المعجم الکبیر لطبرانی،
۲۳۰/۱۲، ۳۴۸-۱	☆	کثر العمال للمتقی،	☆	۲۹۹/۳	☆	مجمع الرواۃ للہیثمی،
	☆		☆	۱۶۰/۱	☆	التاریخ الکبیر للبخاری،

### (۳) مدینہ میں مرنے والا شفاعت کا مستحق ہے

۱۵۰۹۔ عن عبد الله بن عمر رضي الله تعالى عنهما قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: مَنْ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يَمُوتَ بِالْمَدِينَةِ فَلَيْسَ يَمُوتُ بِهَا.   
 الخيرة الوضیہ ۳۰

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس سے مدینہ میں مرنا ہو سکے تو اسی میں مرے۔ کہ جو مدینہ میں مرے گا اس کی شفاعت فرماؤں گا۔

### (۵) مدینہ میں سکونت کی فضیلت

۱۵۱۰۔ عن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: لَا يَصْبِرُ عَلَى لَأَوَاءِ الْمَدِينَةِ وَشِدَّتِهَا أَحَدٌ مِنْ أُمَّتِي إِلَّا كُنْتُ لَهُ شَفِيعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَوْ شَهِيدًا.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرا جو امتی مدینہ کی سختی اور شدت پر صبر کریگا میں روز قیامت اس کا شفیع و گواہ ہوں گا۔

#### ۱۔ (امام) احمد رضا قدس سرہ فرماتے ہیں

پر ظاہر کہ روزہ میں شدت و سختی پر صبر ہوتا ہے۔ خصوصاً بلاد گرم میں خصوصاً موسم گرمیوں میں۔ خود حدیث میں آیا۔ الصوم نصف الصبر، روزہ آدھا صبر ہے۔

۲۳۲/۲	باب فصل المدينة	۱۵۰۹۔ السنن لابن ماجه،
۲۲۳/۲	☆ الترغيب والترهيب للمندري،	موارد الظمآن للهيثمى،
۱۲۴۷	☆ المطالب العالى لابن حجر،	مجمع الروايد للهيثمى،
۳۲۴/۷	☆ شرح السنة للبغوى،	المسند للاحمد بن حنبل،
۴۴۳/۱	باب فصل المدينة،	۱۵۱۰۔ الصحيح لمسلم،
۲۴۰/۱۲، ۳۴۸۵۳	☆ كثر العمال للمتنقى،	شرح السنة للبغوى،
۲۸۵/۴	☆ مشكوة المصابيح للثبري،	الترغيب والترهيب للمندري،
۲۸۵/۴	☆ اتحاف السادة للزبيدي،	المسند للاحمد بن حنبل،
۳۵۸	☆ تحريد التمهيد لابن عبد البر،	دلائل النبوة للبيهقي،



**فائدہ جلیلہ:** جن چیزوں میں وعدہ شفاعت فرمایا گیا۔ جیسے یہ حدیث، یا حدیث زیارت شریفہ، یا حدیث موت فی المدینہ، یا حدیث سوال وسیلہ وغیرہ اوہ بھرحال اللہ حسن خاتمہ کی بشارت جمیلہ ہیں۔ کہ یہاں وعدہ شفاعت ہے۔ اور وعدہ حضور وعدہ رب غفور، واللہ لا یخلف الیعداد۔ اور کافر کی شفاعت محال، تو بلا جرم کہ سختی مدینہ پر صابر، اور حضور پر نور کا زائر، اور مدینہ طیبہ میں مرنے والا، اور حضور کیلئے سوال وسیلہ کرنے والا ایمان پر خاتمہ پائیگا۔ والحمد للہ رب العالمین۔ اللہم ارزقنا آمین۔

حاشیہ العیرۃ الوضیہ ۴۸

## ۵۔ فضیلت حرم

### (۱) فضیلت کعبہ

۱۵۱۱۔ عن بعض الصحابة رضى الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : إِنَّ الْكُعْبَةَ تُحْشَرُ كَالْعُرُوسِ الْمَرْفُوقَةِ ( إِلَى بَعْضِهَا ) وَكُلُّ مَنْ حَجَّهَا بِتَعَلُّقٍ بِأَسْتَارِهَا يَسْعَوْنَ حَوْلَهَا حَتَّى تَدْخُلَ الْحَنَّةَ فَيَدْخُلُونَ مَعَهَا ۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک کعبہ روز قیامت یوں اٹھایا جائیگا جیسے شب زفاف دہن کو دولہا کی طرف یجاتے ہیں۔ تمام اہل سنت جنہوں نے حج مقبول کیا اسکے پردوں سے لپٹے ہوئے اسکے گرد دوڑتے ہوئے یہاں تک کہ کعبہ اور اسکے ساتھ یہ داخل جنت ہونگے۔  
فتاویٰ رضویہ ۲۰۱/۶

### (۲) حرمین میں مرنے کی فضیلت

۱۵۱۲۔ عن جابر بن عبد الله رضى الله تعالى عنهما قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : مَنْ مَاتَ فِي أَحَدِ الْحَرَمَيْنِ بُعِثَ آمِنًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۔

الغیر الوضیہ ۳۰

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو حرمین میں سے کسی ایک میں مرے روز قیامت بے خوف اٹھے۔

۱۵۱۳۔ عن أنس بن مالك رضى الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : مَنْ مَاتَ فِي أَحَدِ الْحَرَمَيْنِ بُعِثَ مِنَ الْآمِنِينَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، وَمَنْ زَارَهُ مُحْتَسِبًا فِي الْمَدِينَةِ كَانَ فِي جَوَارِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو حرمین میں سے کسی ایک میں مرا روز قیامت امن والوں میں

۱۵۱۱۔ اتحاف السادة للريدي،	۲۷۶/۴	☆	تذكرة الموضوعات للفتنى،	۷۲
۱۵۱۲۔ الدر الثمور للسيوطي،	۵۵۲	☆	كمر العمال للفتنى،	۲۷۱/۱۲، ۳۵۰، ۵۰
۱۵۱۳۔ اتحاف السادة للريدي،	۴۱۶/۴	☆	الدر الثمور للسيوطي،	۵۵/۲

اٹھیکا۔ اور جس نے ثواب کی نیت سے مدینہ آ کر میری زیارت کی وہ روز قیامت میرے قریب ہوگا۔ ۱۲م

۱۵۱۴۔ عن سلمان الفارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مَنْ مَاتَ فِي أَحَدِ الْحَرَمَيْنِ اسْتَوْجِبَ شَفَاعَتِي، وَكَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنَ الْآمِينَ۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حرمین میں سے کسی میں جسکا انتقال ہوا اسکے لئے میری شفاعت واجب، اور قیامت میں وہ امن والوں میں ہوگا۔ ۱۲م

### (۳) کعبہ مقدسہ میں ایک نیکی ایک لاکھ کے برابر

۱۵۱۵۔ عن أبي الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : الصَّلَاةُ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ بِحَاثِ أَلْفِ صَلَاةٍ، وَالصَّلَاةُ فِي مَسْجِدِي بِأَلْفِ صَلَاةٍ، وَالصَّلَاةُ فِي بَيْتِ الْمُقَدَّسِ بِخَمْسِ مِائَةِ صَلَاةٍ۔

حضرت ابو الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسجد حرام میں نماز ایک لاکھ نمازوں کا ثواب رکھتی ہے۔ اور مسجد نبوی میں ایک ہزار کا ثواب، اور بیت المقدس میں نماز پانچ سو نمازوں کا۔

الخیرۃ الوضیہ ۲۸

۲۹۴/۶	المصنوع الكبير للطبرانی	☆	۲۴۵/۵	السنن الكبرى للبيهقي	۱۵۱۴۔
۳۱۹/۲	مجمع الروايد للهيتمي	☆	۲۲/۲	المصنوع الصغير للطبرانی	
۲۷۱/۴	تحف السادة للريدي	☆	۲۷۱/۱۲، ۳۵۰۰۶	کنز العمال للمصنف	
۱۷۳/۲	تنزيه الشريعة لابن عراق	☆	۵۵/۲	الدر المختار للسيوطي	
		☆	۳۸۶/۲	كشف المعاني للمحلي	
۲۸۵/۴	الحاف السادة للزيدي	☆	۷/۴	مجمع الروايد للهيتمي	۱۵۱۵۔
۲۱۶/۲	الترغيب والترهيب للعلاني	☆	۱۷۹/۴	تلخيص الحبير لابن حجر	
۱۹۵/۱۲	کنز العمال، ۳۴۶۳۲	☆	۳۴۲/۴	ارواء العليل للالباني	
۴۶/۸	حلية الاولياء لابي نعيم	☆	۲۲۵/۷	تاريخ دمشق لابن عساكر	

---

# کتاب النکاح

\_\_\_\_\_

# ۱۔ فضیلت نکاح و احکام

## (۱) نکاح حضور کی عظیم سنت ہے

۱۵۱۶۔ عن حمید بن ابی حمید الطویل رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ سمع انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ يقول : جاء ثلثة رهط الى بيوت ازواج النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم يستلون عن عبادة النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ، فلما اخبروا كتابهم تقالوها ، فقالوا : ائین نحن من النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ، قد غفر له ماتقدم من ذنبه وماتأخر ، قال احدهم : اما انا فانی اصلى الليل ابداء ، وقال آخر : انا اصوم الدهر ولا افطر ، وقال آخر : وانا اعتزل النساء فلا اتزوج ابداء ، فحاء رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اليهم فقال : اَنْتُمْ الَّذِیْنَ قُلْتُمْ : كَذَاوَكْذَا ، اَمَّا وَاللَّهِ اِنِّیْ لَا اَعْشَاكُمْ لَیْلَةً وَاَنْفَاكُمْ لَهْ ، لَكِنِّیْ اَصُومُ وَاَفْطِرُ ، وَاَصَلِّیْ وَاَرْقُدُ ، وَاَتَزَوَّجُ الْبِیْسَاءِ ، فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِیْ فَلَیْسَ مِنِّیْ ۔

حضرت حمید بن ابوحمید طویل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے سنا : کہ تین حضرات نے امہات المؤمنین ازواج مطہرات کے گھروں پر اسی لئے حاضری دی کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عبادت کے بارے میں دریافت کریں ، جب انکو اس سلسلہ میں معلومات حاصل ہوئی تو گویا انہیں وہ عبادت قلیل نظر آئی ۔ لہذا کہنے لگے : ہم حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرح کہاں سرکار کی شان تو یہ ہے کہ آپ کی اگلی پچھلی لغزشیں معاف کر دی گئی ہیں ۔ ان میں سے ایک صحابی بولے : میں تو آج سے ہمیشہ پوری رات نوافل پڑھا کروں گا ۔ دوسرے کہنے لگے : میں اب ہمیشہ روزہ رکھا کروں گا ۔ کسی دن بھی افطار نہیں کروں گا ۔ تیسرے بولے : میں ہمیشہ عورتوں سے جدا رہوں گا اور کبھی شادی نہیں کروں گا ۔ اتنے میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

۱۵۱۶۔	الجامع الصحیح للبخاری،	باب الترغیب فی النکاح،	۷۵۷/۲
المس الکبری للبیہقی،	۲۳۴/۴	☆ کثر العمال للمنتقی،	۵۳۱۰
نصب الراية للربیع،	۹۳/۴	☆ فتح الباری للعسقلانی،	۱۵۱/۴
التفسیر للمقرطبی،	۲۶۱/۶	☆ الترغیب و الترہیب للبدری،	۴۳/۳
المحکم الکبیر لقطرانی،	۱۱/۹	☆ جمع الحوامع للمبوطی،	۴۲۵۳

تشریف لے آئے اور فرمایا: تم لوگوں نے ایسا ایسا کہا: سنو! خدا کی قسم، بلاشبہ میں تم سب کے مقابل میں اللہ تعالیٰ سے زیادہ ڈرنے والا ہوں، لیکن روزہ رکھتا ہوں تو افطار بھی کرتا ہوں، نماز پڑھتا ہوں تو آرام بھی کرتا ہوں، اور عورتوں سے نکاح بھی کرتا ہوں تو جس نے میری سنت سے اعراض کیا وہ مجھ سے نہیں۔

## (۲) نکاح کی برکت

۱۵۱۷۔ عن أنس بن مالك رضي الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : مَنْ تَزَوَّجَ فَقَدْ اسْتَكْمَلَ نِصْفَ دِينِهِ فَلْيَتَّقِ اللَّهَ فِي النِّصْفِ الْبَاقِي -

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے نکاح کیا اس نے اپنا آدھا دین مکمل کر لیا۔ اب باقی آدھے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرے۔

### (۱) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

نکاح فرض، واجب، سنت، مباح، مکروہ اور حرام سب کچھ ہے صورت احکام کی تفصیل سنئے۔ (یہاں وضاحت عورتوں کے اعتبار سے ہے)

۱۔ جس عورت کو اپنے نفس سے خوف ہو کہ غالباً اس سے شوہر کی اطاعت اور اسکے حقوق واجہ کی ادا نہ ہو سکے گی۔ اسے نکاح ممنوع اور ناجائز ہے۔ اگر کرے گی گنہگار ہوگی۔ یہ صورت کراہت تحریمی ہے۔

۲۔ اگر یہ خوف مرتبہ ظن سے تجاوز کر کے یقین تک پہنچا تو اسے نکاح حرام قطعی ہے ایسی عورت کو نکاح اول خواہ ثانی کی ترغیب ہرگز نہیں دے سکتے۔ بلکہ ترغیب دینا خود خلاف شرع اور معصیت ہے۔ کہ گناہ کا حکم دینا ہوگا۔ یہ عورتیں یا انکے اولیا اگر نکاح کرنے سے انکار کرتے ہیں تو گناہ سے انکار کرتے ہیں۔ انہیں انکار سے پھیرنے والا جاہل و مخالف شرع۔

۳۔ جنہیں اپنے نفس سے ایسا خوف نہ ہوا نہیں اگر نکاح کی حاجت شدید ہے کہ بے نکاح



کئے معاذ اللہ گناہ میں مبتلا ہونے کا ظن غالب ہے تو ایسی عورتوں کو نکاح کرنا واجب ہے۔  
 ۴۔ بلکہ بے نکاح معاذ اللہ وقوع حرام کا یقین کلی ہو تو انہیں فرض قطعی۔ یعنی جبکہ اسکے سوا کثرت روزہ وغیرہ معالجات سے تسکین متوقع نہ ہو۔ ورنہ خاص نکاح فرض واجب نہ ہوگا بلکہ دفع گناہ جس طریقہ سے ہو۔ ایسی عورتوں کو بے شک نکاح پر جبر کیا جائے اگر خود نہ کریں گی وہ گنہگار ہوں گی۔ اور اگر انکے اولیا اپنے حد مقدور تک کوشش میں پہلوچی کریں گے تو وہ بھی گنہگار ہوں گے۔

۵۔ اگر حاجت کی حالت اعتدال پر ہو۔ یعنی نہ نکاح سے بالکل بے پروا ہی نہ اس شدت کا شوق کہ بے نکاح وقوع گناہ کا ظن یا یقین ہو ایسی حالت میں نکاح سنت ہے مگر بشرطیکہ عورت اپنے نفس پر اطمینان کافی رکھتی ہو۔ کہ مجھ سے ترک اطاعت اور حقوق شوہر کی اضاعت اصلاً واقع نہ ہوگی۔

۶۔ اگر ذرا بھی اسکا اندیشہ ہو تو اس کے حق میں نکاح سنت نہ رہے گا صرف مباح ہوگا بشرطیکہ اندیشہ حد ظن تک نہ پہنچے ورنہ باحت جداسرے سے ممنوع و ناجائز ہو جائے گا۔

فتاویٰ رضویہ ۵/۵۸۱

### (۳) تین لوگ دو گئے اجر کے مستحق ہیں

۱۵۱۸۔ عن ابی موسیٰ الأشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ثَلَاثَةٌ يُؤْتَوْنَ أَجْرَهُمْ مَرَّتَيْنِ، عَبْدٌ أَذَى حَقَّ اللَّهُ وَحَقَّ مَوْلَاهُ، فَذَلِكَ يُؤْتَى أَجْرَهُ مَرَّتَيْنِ، وَرَجُلٌ كَانَتْ عِنْدَهُ حَارِبَةٌ وَضَيْئَةٌ فَأَذَبَهَا فَحَسَنَ أَذَبَهَا ثُمَّ أَعْتَقَهَا ثُمَّ تَزَوَّجَهَا يَتَغْنَى بِذَلِكَ وَجْهَ اللَّهِ فَذَلِكَ يُؤْتَى أَجْرَهُ مَرَّتَيْنِ، وَرَجُلٌ آمَنَ بِالْكِتَابِ الْأَوَّلِ ثُمَّ جَاءَهُ الْكِتَابُ الْآخِرُ فَأَمَنَ بِهِ فَذَلِكَ يُؤْتَى أَجْرَهُ مَرَّتَيْنِ۔

باب ما جاء في فصل عتق الأمة وتزويجها۔	۱۳۲/۱	۱۵۱۸۔ الجامع للترمذی،
باب تعلیم الرجل امته و اهلہ	۲۰/۱	الجامع الصحيح لنبخاری،
الصحيح لابی عوانة،	۱۰۳/۱	المسند لاجمہ بن حنبل،
المصنم الصغير للطبرانی،	۴۴/۱	شرح المسند للبخاری،
التفسير للطبرانی،	۱۴۰/۲۷	التفسير لابی کثیر،
الترغيب والترهيب للمسري،	۲۵/۳	التفسير للقرطبي،
کنز العمال للتحقی،	۸۱۸/۱۵۰، ۴۳۲۵۲	الدر المنثور للسيوطی،
☆	۱۳۳/۵	

حضرت موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین اشخاص کو دو گنا ثواب ملتا ہے۔ پہلا وہ بندہ جس نے اللہ تعالیٰ اور اپنے آقا کا حق ادا کیا ہو۔ تو اس کو دو گنا ثواب ملتا ہے۔ دوسرا وہ شخص جس کے پاس حسین و جمیل باندی تھی۔ پھر اس نے اس کو اچھی طرح ادب سکھایا۔ پھر اس نے اس کو محض اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے آزاد کر کے اپنے نکاح میں لے لیا۔ اس کو بھی دو گنا ثواب ملتا ہے۔ تیسرا وہ شخص کہ اہل کتاب تھا۔ پھر اس نے قرآن کریم کو بھی کلام الہی تسلیم کیا اور اس پر ایمان لے آیا۔ تو ایسے شخص کو بھی دو گنا ثواب ملتا ہے۔

فتاویٰ رضویہ ۵/۲۲۷

### (۴) بچوں کی پرورش کی خاطر نکاح ثانی نہ کرنے والی عورت جنتی ہے

۱۵۱۹۔ عن عوف بن مالک الاشجعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اَنَا وَ امْرَاةٌ شَفَعَاءُ الْخَدَّيْنِ كَهَاتَيْنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَاُمْنَى بِيَدِهِ يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ الْوَسْطَى وَالسَّبَابَهُ، امْرَاةٌ مَاتَتْ زَوْجَهَا ذَاتَ مَنْصَبٍ وَجَمَالَ حَبَسَتْ نَفْسَهَا عَلَى يَتَامَاةٍ حَتَّى بَانُوا اَوْ مَاتُوا۔

حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن میں اور سیاہ چہرے والی عورت ان دو انگلیوں کی طرح متصل ہونگے۔ اور سرکار نے اپنے ہاتھ سے یزید بن زریع کی طرف اشارہ کرتے ہوئے انگشت شہادت اور بیچ کی انگلی کو ملایا۔ اس عورت سے مراد وہ عورت ہے جس کا شوہر انتقال کر جائے اور وہ عورت عزت والی و خوبصورت ہو لیکن پھر بھی اس نے اپنے یتیم بچوں کی خاطر شادی نہیں کی یہاں تک کہ وہ یا تو جدا ہو گئے یا مر گئے۔

### (۲) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

چہرہ کی رنگت بدلی ہوئی سیاسی مائل ہونا یہ کہ بے شوہری کے سبب ہناؤ سنگاری کی حاجت

نہیں۔

۱۵۱۹۔	المسند لاحمد بن حنبل،	۲۶/۶	☆	الترغیب و الترهیب لمسنری،	۳۴۸/۳
	المعجم الکبیر لفطیرانی،	۵۷/۱۸	☆	صحیح البیاری للعسقلانی،	۴۳۶/۱۰
	المصنف لمید الرقاق،	۲۰۵۹۱،	☆	اتحاف السادة للزبیدی،	۴۰۷/۵
	کنز العمال للمفتی،	۴۵۳۸۲،	☆	مشکوٰۃ المصابیح للتبریزی،	۴۹۷۸

۱۵۲۰۔ عن أم هانئ بنت أبي طالب رضي الله تعالى عنها قالت : خطبني رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم فقلت : مالي عنك رغبة ، يا رسول الله ! ولكن لا أحب أن أتزوج وبنی صغار ، قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : خَيْرُ نِسَاءٍ رَكِبْنَ الْإِبِلَ نِسَاءُ قُرَيْشٍ ، أَحْنَاهُ عَلَى طِفْلٍ فِي صِغَرِهِ وَأَرْعَاهُ عَلَى بَعْلِ فِي ذَاتِ يَدِهِ ۔

حضرت ام ہانی بنت ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے نکاح کا پیغام دیا۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے آپ سے بے رغبتی نہیں۔ مگر مجھے یہ اچھا نہیں لگتا کہ میں نکاح کر لوں اور میرے یہ چھوٹے چھوٹے بچے ہیں۔ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عرب کی تمام عورتوں میں بہتر قریش کی عورتیں ہیں کہ اپنے بچے پر بچپن میں نہایت مہربان ہوتی ہیں اور شوہر کے مال کی خوب حفاظت کرتی ہیں۔

### (۳) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ابن سعد کی روایت میں اس طرح ہے۔ کہ فرماتی ہیں: مجھے سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نکاح کا پیام دیا تو میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! بیشک حضور مجھے اپنے کانوں اور اپنی آنکھوں سے زیادہ پیارے ہیں۔ اور شوہر کا حق عظیم ہے۔ میں ڈرتی ہوں کہ شوہر کا حق کہیں مجھ سے ادا نہ ہو سکے۔

نیز ابن سعد کی دوسری روایت میں ہے۔ فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے نکاح کا پیغام دیا تو میں نے عرض کیا: میرے یہ دو بچے ہیں۔ ان میں سے ایک کو دو دودھ پلاتی ہوں اور دوسرے کو ساتھ سلانے کی وجہ سے مجبور ہوں۔

ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا واقعہ بھی کچھ اسی طرح ہے۔ فرماتی ہیں: میں جب بیوہ ہوئی تو مجھے سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نکاح کا پیغام دیا میں نے منع کر دیا۔ پھر سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پیغام دیا اس پر بھی انکار کر دیا۔ پھر

حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پیام دیا۔ تو میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں رشک ناک عورت ہوں اور عیال دار ہوں اور میرا کوئی ولی حاضر نہیں۔

آپ کو اس بات کا خیال تھا کہ خدا نخواستہ ازواج مطہرات پر مجھے رشک آئے۔ خلاصہ یہ کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے ان عذروں پر کچھ عتاب نہ فرمایا۔ اور نہ یہ ارشاد ہوا کہ تم سنت سے منکر ہوتی ہو تم پر شرعی الزام ہے۔

بلکہ عذر سکرانکے علاج و جواب ارشاد فرمادیئے کہ تمہارے رشک کے لئے ہم دعا فرمائینگے۔ کہ اللہ تعالیٰ اسے دور کر دے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ کہ ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا باقی ازواج مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن کے ساتھ اس طرح رہتی تھیں گویا یہ ازواج ہی سے نہیں۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہن وعلیٰ آئینہن وبارک وسلم۔

اور فرمایا: تمہارے بچے اللہ ورسول کے سپرد ہیں۔ اور تمہارا کوئی ولی حاضر و غائب میرے ساتھ نکاح کو ناپسند نہ کرے گا۔

ابن عاصم کی روایت میں ہے۔ کہ جملہ عذروں کے یہ بھی عرض کیا: کہ میری عمر زیادہ ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تم سے بڑا ہوں۔

ام المؤمنین نے ۶۰ھ یا ۶۱ھ یا ۶۲ھ میں وفات پائی۔ عمر شریف چوراسی برس ہوئی۔ امام واقدی اور کثیر علماء کا یہ ہی مذہب ہے۔ اور اصحاب میں یہ ہی منقول ہے۔ یہ ہی درست ہے۔ کما فی الزرقانی۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آخر شوال ۶۴ھ میں ان سے نکاح فرمایا۔ هو الصحيح کما فی الزرقانی۔ تو جس وقت ترک نکاح کیلئے عمر زیادہ ہونے کا عذر کیا تیس سال کی نہ تھیں یہ ہی کوئی چھبیس ستائیس برس کی عمر تھی۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔ یہ نکتہ بھی یاد رکھنے کے قابل ہے۔

فتاویٰ رضویہ ۵/۵۸۸

۱۵۲۱۔ عن أنس بن مالك رضي الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : أئِمَّا امْرَأَةٍ قَعَدَتْ عَلَى يَتِيمٍ أَوْ لَدِيهَا فَهِيَ مَعِيَ فِي الْحَنَةِ ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو عورت اپنی اولاد کی وجہ سے گمراہی میں رہے گی وہ جنت میں میرے

ساتھ ہوگی۔

۱۵۲۲۔ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اَنَا أَوَّلُ مَنْ يُفْتَحُ بَابُ الْجَنَّةِ، إِلَّا ابْنِي أَرَى امْرَأَةً تُبَادِرُنِي فَأَقُولُ لَهَا: مَا لَكَ وَمَنْ أَنْتِ ؟ فَتَقُولُ : أَنَا امْرَأَةٌ قَعَدْتُ عَلَى إِيْتَامٍ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں سب سے پہلے جنت کا دروازہ کھولوں گا۔ لیکن سنو! میں ایک عورت کو دیکھوں گا جو جنت میں داخل ہونے کی مجھ سے آگے جلدی کرے گی۔ تو میں اس سے کہوں گا۔ تجھے کیا ہوا، اور تو کون ہے؟ وہ عورت عرض کرے گی: میں ایسی عورت ہوں کہ دنیا میں اپنے یتیم بچوں کی وجہ سے گھر میں بیٹھی رہی تھی۔

### (۴) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا بہشت میں تشریف لیجانا بارہا ہوگا۔ اولیت مطلقہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ خاص ہے۔ دروازہ کھلنا حضور والا کیلئے ہوگا۔ رضوان جنت عرض کریگا: مجھے یہ ہی حکم تھا کہ حضور سے پہلے کسی کیلئے نہ کھولوں۔ حضور پر کوئی نبی مرسل بھی تقدیم نہیں پاسکتا۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہم وسلم اجمعین۔

یہ سب مضامین احادیث صحیحہ سے ثابت ہیں جن کی بعض فقیر نے اپنے رسالہ مبارکہ ”کجلی الیقین بان لبنا سید المرسلین“ میں ذکر کیں۔ حضور کے بعد اور بندگان خدا جائینگے دروازہ کھلا جائیگے۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پہلے فتح باب فرما چکے ہونگے۔

قال تعالیٰ : جَنَّاتُ عَدْنٍ مَّفْتُوحَةٌ لَهُمْ الْأَبْوَابُ ،

یہاں جو اس عورت کا آگے ہونا وارد ہوا یہ اور بار کے تشریف لیجانے میں ہے۔ جب اہتمام کارامت میں آمد و رفت فرماتے ہوئے نہ کہ خاص بار اول میں۔ وباللہ التوفیق۔

فتاویٰ رضویہ ۵/۵۹۰

## (۵) جنت میں دنیوی بیوی ملے گی

۱۵۲۳۔ عَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ : بَلَغَنِي أَنَّهُ لَيْسَ الْمَرْأَةُ بِمَوْتِ زَوْجِهَا وَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْحَنَّةِ وَهِيَ مِنْ أَهْلِ الْحَنَّةِ ، ثُمَّ لَمْ يَتَزَوَّجْ بَعْدَهُ إِلَّا جُمِعَ اللَّهُ بَيْنَهُمَا فِي الْحَنَةِ ۔

ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ مجھے یہ حدیث پہنچی کہ جس عورت کا شوہر مر جائے اور وہ دونوں جنتی ہوں۔ پھر اسکے بعد عورت نکاح نہ کرے تو اللہ تعالیٰ ان دونوں کو جنت میں جمع فرمائے گا۔

## (۵) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اسی بنا پر انہوں نے حضرت ابو سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا تھا کہ آؤ ہم تم عہد کریں جو پہلے مر جائے دوسرا اسکے بعد نکاح نہ کرے۔ مگر یہ علم الہی میں امہات المؤمنین میں داخل ہونے والی تھیں۔ لہذا حضرت ابو سلمہ... نے قبول نہ فرمایا۔

۱۵۲۴۔ عَنْ سَلَمَةَ بِنْتِ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ زَوْجَهَا اسْتَشْهَدَ فَاتَتْ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَقَالَتْ : إِنِّي امْرَأَةٌ اسْتَشْهَدَ زَوْجِي وَقَدْ عَطَسَ الرَّجُلُ فَأَبَيْتُ أَنْ أَتَزَوَّجَ حَتَّى يَقْضَى الْقَاءُ بِفَتْرِ جَوْلِي أَنْ اجْتَمَعْتُ أَنَا وَهُوَ أَنْ أَكُونَ مِنْ أَزْوَاجِهِ ، قَالَ : نَعَمْ ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ : مَا رَأَيْتُكَ نَقَلْتَ هَذَا مِنْ قَاعِ دِمَاكَ ، قَالَ : إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : إِنْ أَسْرَعَ أَمْتِي لِي لِحُوقًا فِي الْحَنَةِ امْرَأَةٌ مِنْ أَحْمَسَ ۔

حضرت سلمہ بنت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ اسکے شوہر شہید ہو گئے تو یہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا: میرے شوہر شہید ہو چکے ہیں۔ اور مجھے بہت سے لوگوں نے نکاح کا پیام دیا ہے۔ لیکن میں نے شادی کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ کہ میری ملاقات ان سے ہوگی۔ تو کیا آپ میرے لئے امید

☆

۱۵۲۳۔ الطبقات الکبریٰ لابن سعد

☆

۴۰۳/۱

۱۵۲۴۔ المسند لاحمد بن حنبل

۲۹۶/۵

مجمع الزوائد للهيثمی

☆

کثر العمال للمثنیٰ، ۳۴۴۱۴، ۱۴۵/۱۲

۶۱۸۲

جمع العوامع للسيوطی

کرتے ہیں کہ اگر ہم دونوں جنت میں جمع ہوئے تو میں انکی بیوی ہوگی؟ آپ نے فرمایا: ہاں، وہاں ایک مرد جو موجود تھے انہوں نے کہا: ہم نے اس طرح کی کوئی بات آپ کی مجلس میں اب تک نہیں سنی جب سے ہم نے آپ کی صحبت اختیار کی ہے۔ آپ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ میری امت میں سے وہ عورت جلد جنت میں پہنچے گی جس کا شوہر میدان جنگ میں شجاعت کے جوہر دیکھا کر شہید ہوا ہوگا۔

### (۶) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

حضرت سید سعید شہید سیدنا امام حسین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت رباب بنت امرئ القیس کہ حضرت علی اصغر و حضرت سیکندر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی والدہ ماجدہ ہیں۔ بعد شہادت امام مظلوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بہت شرفائے قریش نے انہیں پیام نکاح دیا۔ آپ نے فرمایا: میں وہ نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد کسی کو اپنا خسر بناؤں۔ جب تک زندہ رہیں نکاح نہ کیا۔

مرثیہ حضرت امام انام رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں فرماتی ہیں۔

والله لا ابتغى صهر بصهر کم - حتی اغیب بین الرمل والطين

خدا کی قسم! میں تمہارے رشتہ کے بعد کسی سے رشتہ نہ چاہوں گی۔ یہاں تک کہ ریت اور مٹی میں دفن کر دی جاؤں۔ ذکرہ هشام بن الکلبی۔

بلکہ علامہ ابوالقاسم عماد الدین محمود ابن احمد قارابی ایک واقعہ ایک صحابیہ کا نقل کرتے ہیں۔ کہ ایک بی بی رباب نامی رضی اللہ تعالیٰ عنہا ایک شخص عمر و نامی کی زوجہ تھیں۔ انکے آپس میں عہد ہو لیا تھا کہ جو پہلے مرے دوسرا تادم مرگ نکاح نہ کرے۔ عمرو کا انتقال ہوا۔ رباب ایک مدت تک بیوہ رہیں۔ پھر انکے باپ نے نکاح کر دیا۔ اسی رات اپنے پہلے شوہر کو خواب میں دیکھا۔ انہوں نے کچھ شعر اس معاملہ کی شکایت میں پڑھے۔

یہ صبح کو خائف و ترساں انھیں۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے حال عرض کیا: آپ نے حکم دیا کہ مرے دم تک تمہاری سے جی بہلائیں اور اس شوہر کو حکم دیا کہ انہیں چھوڑ دیں۔ انہوں نے چھوڑ دیا۔ الاصابہ فی تعییز الصحابہ۔

## (۶) بالغہ کی شادی میں جلدی کرو

۱۵۲۵۔ عن أمير المؤمنين عمر الفاروق الاعظم رضى الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : مَكْتُوبٌ فِي التَّوْرَةِ مَنْ بَلَغَتْ لَهُ اِمَةٌ اُنْتَى عَشْرَةَ سَنَةٍ فَلَمْ يُرَوْجْهَا فَاَصَابَتْ اِثْمًا فَانْتُمْ ذَلِكُمْ عَلَيْهِ۔

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ تورات شریف میں فرماتا ہے: جس کی بیٹی بارہ برس کی عمر کو پہنچی اور اس نے اس کا نکاح نہ کیا، پھر یہ لڑکی گناہ میں مبتلا ہوئی تو اس کا گناہ اس شخص پر ہے۔

## (۷) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

جب کنواری لڑکیوں کے بارے میں یہ حکم ہے بیاہیوں کا معاملہ تو اور سخت ہے کہ دختران دوشیزہ کو حیا بھی زائد ہوتی ہے گناہ میں صحیح کا خوف بھی زائد۔ اور خود بھی اس لڑت سے آگاہ نہیں۔ صرف ایک طبعی طور پر ناواقفانہ خطرات دل میں گزرتے ہیں۔ اور جب آدمی کسی خواہش کا لطف ایک بار پا چکا تو اب اس کا تقاضہ رنگ دگر پر ہوتا ہے۔ اور ادھر نہ ایسی حیا اور نہ وہ خوف و اندیشہ۔ اللہ عز و جل مسلمانوں کو ہدایت بخشنے۔

فتاویٰ رضویہ ۵۸۰/۵

## (۷) عاقلہ بالغہ کو اپنے نفس کا اختیار ہے

۱۵۲۶۔ عن عبد الله بن عباس رضى الله تعالى عنهما قال : قال رسول الله

۱۵۲۵۔	کثر العمال للمنفی، ۴۵۴/۱۶، ۴۵۶/۱۶	☆	اتحاف السادة للربیع، ۲۷۴
	الجامع الصغير للسيوطی، ۵۰۱/۲	☆	شعب الایمان، للیهقی، ۱۳۵/۱
۱۵۲۶۔	الصحيح لمسلم،		باب استئذان النیب فی النکاح، ۴۵۵/۱
	الجامع للترمذی،		باب ما جاء ان لا یخطب الرجل علی مخطبة امیه، ۱۳۵/۱
	السنن لمسالی،		باب استئذان البکر فی نفسها، ۶۳/۲
	المسند لاحمد بن حنبل،	☆	السنن للدارمی، ۱۳۸/۲
	اتحاف السادة للربیع،	☆	السنن الکبری للیهقی، ۱۱۵/۷
	السنن لسعید بن منصور،	☆	المصنف لعبد الرزاق، ۱۰۲۸۶، ۱۴۳/۶
	شرح السنة للبخاری،	☆	مشکوٰۃ المصابیح للتبریزی، ۳۱۲۷
	مصب الراية للریلعی،	☆	المصنف لابن ابی شیبہ، ۱۳۶/۴



صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: **الْأَيْمُ أَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِيِّهَا وَالْبَكْرُ تُسْتَأْذَنُ فِي نَفْسِهَا وَ إِذْنُهَا صَمَاتُهَا۔**

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عاقلہ بالغہ ولی کے مقابلہ میں اپنے نفس کی زیادہ حق دار ہے۔ اور دوشیزہ سے اسکے نفس کا اذن لیا جائے گا۔ اور اس کا سکوت بھی اذن ہے۔

### (۸) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ظاہر ہے کہ عورت سے اذن بھی لیا جاتا ہے کہ عاقلہ بالغہ ہو۔ اور بے شک عاقلہ بالغہ کا اذن شرعاً معتبر، اور بے شک دوشیزہ کا سکوت بھی اذن ہے۔ مگر یہ اسی وقت ہے جبکہ ولی اقرب اس سے اذن لے ورنہ مجرد خاموشی اذن نہ ٹھہرے گی۔ اور بے شک اکثر لوگ جو وکیل کئے جاتے ہیں اجنبی یا ولی بعید ہوتے ہیں۔ تو ایسی حالت میں اگر انہوں نے اذن لیا اور دوشیزہ نے سکوت کیا تو سرے سے انہیں کے لئے وکالت ثابت نہ ہوگی۔ اور اگر اس نے صاف ہوں کہہ دیا۔ یا ولی اقرب کے اذن لینے پر سکوت کیا تو اس کے لئے وکالت حاصل ہوگئی۔

فتاویٰ رضویہ ۱۰۳/۵

### (۸) کسی کے پیغام نکاح پر پیغام نہ دو

۱۵۲۷۔ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

۱۱۹/۵	☆	شرح معانی الآثار للطحاوی، ۱۱/۳	۱۵۲۶۔ تاریخ بغداد للمعطب،
۱۱۹/۲	☆	المس للندار قطنی، ۲۴۲/۳	جامع مسانید ابی حنیفہ،
۷۷۲/۲	☆	لا یعط بعلی عطیۃ امیہ،	۱۵۲۷۔ الجامع الصحیح للبخاری،
۲۸۴/۱	☆	باب فی کراہیۃ ان یعط الرجل علی عطیۃ امیہ،	المس لابی داؤد، النکاح،
۶۱/۲	☆	باب النہی ان یعط الرجل علی عطیۃ امیہ،	المس للنسائی،
۵۶/۶	☆	اتحاف السادة للریدی،	المسند للاحمد بن حنبل،
۲۶۲/۷	☆	المعجم الكبير للطبرانی،	مسند ابی حنیفہ،
۳۱۴۴	☆	مشکوۃ المصابیح للتبریزی،	کنز العمال للمغنی، ۴۴۶۱۵، ۳۰۵/۱۶
۴/۳	☆	شرح معانی الآثار للطحاوی،	المطالب العالیۃ لابی حجر، ۳۰۴۹
۹۲/۶	☆	الدر المنثور للسيوطی،	فتح الباری للعسقلانی،
۳۲۸/۵	☆	الکامل لابن عدی،	المغنی لمراقی،
	☆		ارواء الغلیل للالیانی، ۲۲۸/۶

علیه وسلم: لَا يَخْطُبُ الرَّجُلُ عَلَى خِطْبَةِ أُخِيهِ حَتَّى يَنْكِحَ أَوْ يَتْرُكَ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی شخص اپنے بھائی کے پیام پر پیام نہ دے جب تک کہ وہ نکاح نہ کرے یا اس رشتہ کو ختم نہ کر دے۔  
فتاویٰ رضویہ ۵/۵۷۷

۱۵۲۸۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَخْطُبُ الرَّجُلُ عَلَى خِطْبَةِ أُخِيهِ وَلَا يَسْمَعُ الرَّجُلُ عَلَى سَمْعِ أُخِيهِ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی شخص اپنے بھائی کے پیغام نکاح پر پیغام نہ دے۔ اور کوئی شخص اپنے بھائی کے بھاد پر بھاؤ نہ لگائے۔

### (۹) متعہ حرام ہے

۱۵۲۹۔ عَنْ سُبْرَةَ بْنِ مَعْبُدٍ الْعُجَيْنِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ! إِنِّي كُنْتُ أَذْنُتُ لَكُمْ فِي الْأَسْتِمَاعِ مِنَ النِّسَاءِ، وَإِنَّ اللَّهَ عَزَّوَجَلَّ قَدْ حَرَّمَ ذَلِكَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ۔

حضرت سبرہ بن معبد عجمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! میں نے تمہیں متعہ کی اس سے پہلے اجازت دی تھی۔ اور اب بیشک اللہ تعالیٰ نے متعہ قیامت تک کیلئے حرام فرمادیا۔

۱۵۲۸۔	الصحيح لمسلم،	باب تحريم المتعة،	۴۵۴/۱
	السنن لابن ماجه،	لا يخطب الرجل،	۱۳۵/۱
	المسند لاحمد بن حنبل،	☆ ۵۰۸/۶	☆ اتحاف السادة للريدي، ۵۶/۶
	كنز العمال للمفتي، ۴۴۶۱۵، ۳۰۵/۱۶	☆	☆ المضي للعراقي، ۳۷/۲
۱۵۲۹۔	الصحيح لمسلم،	باب المتعة، ۴۵۱/۱	☆
	السنن لباري،	☆ ۱۴۰/۲	☆ المسالك الكبرى للبيهقي، ۲۰۳/۷
	شرح السنة للفيوي،	☆ ۱۰۰/۹	☆ الدر المنثور للسيوطي، ۱۴۰/۲
	كنز العمال للمفتي، ۴۴۷۵۳، ۳۲۸/۱۶	☆	☆ نصب الراية للزمالك، ۱۷۷/۳
	تلخيص الحبير لابن حجر،	☆ ۱۵۵/۳	☆ التفسير للفيوي، ۵۰۶/۱
	فتح الباري للعسقلاني،	☆ ۱۷۰/۹	☆ التفسير لابن كثير، ۲۲۶/۲

۱۵۳۰۔ عن أمير المؤمنين علي المرتضى كرم الله تعالى وجهه الكريم قال : ان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم نهى عن نكاح المتعة يوم خيبر وعن لحوم الحمر الاهلية ۔

امير المؤمنين حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے متعہ سے غزوہ خیبر کے دن منع فرمایا اور گدھے کے گوشت سے بھی ۔

۱۵۳۱۔ عن عبد الله بن عباس رضى الله تعالى عنهما قال : انما المتعة في اول الاسلام ، كان الرجل يقدم البلد ليس له بها معرفة ، فيتزوج المرأة بقدر ما يرى أنه يقيم فتحفظ له متعة وتصلح له شيئا حتى اذا نزلت الآية . إِنْ أَرَادْتُمْ أَنْ تُطِيبُوا ثُلُومَكُمْ وَالْأَرْوَاحَ فَلَا تَكُنْ فِي مَرْغَبٍ مِنْهُ ، فَذُكِّرُوا بَيْنَ يَدَيْكُمْ وَأَنْتُمْ سَامِعُونَ ، فَكُلُّ فَرْجٍ سِوَاهُمَا فَهُوَ حَرَامٌ ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ متعہ ابتدائے اسلام میں جائز تھا ۔ مرد کسی شہر میں جاتا جہاں کسی سے جان پہچان نہ ہوتی تو کسی عورت سے اتنے دنوں کیلئے عقد کر لیتا جتنے روز اسکے خیال میں وہاں ٹھہرنا ہوتا ۔ وہ عورت اسکے اسباب کی حفاظت ، اسکے کاموں کی درستگی کرتی ۔ جب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی ”سب سے اپنی شرمگاہیں محفوظ رکھو سوا بیویوں اور کنیزوں کے“ اس دن سے ان دو کے سوا تمام شرمگاہیں حرام ہو گئیں ۔

۱۵۳۲۔ عن جابر بن عبد الله الانصاري رضى الله تعالى عنه قال : تمتعنا نسوة في غزوة تبوك ، فحاء رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم فنظر اليهن وقال : من هؤلاء النسوة ؟ قلنا : يا رسول الله ! نسوة تمتعناهن ، قال : فغضب رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم حتى احمرت وجنتاه وتمعر وجهه وقام فينا خطيبا ، فحمد الله وأثنى عليه ، ثم نهى عن المتعة ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ غزوہ تبوک میں ہم نے کچھ عورتوں سے متعہ کیا ۔ اسی درمیان سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہم میں تشریف

لائے اور ان عورتوں کو دیکھ کر ارشاد فرمایا: یہ عورتیں کون ہیں؟ ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ان سے ہم نے متعہ کیا ہے۔ یہ سن کر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غضب فرمایا یہاں تک کہ دونوں رخسار مبارک سرخ ہو گئے اور چہرہ مبارک کا رنگ بدل گیا۔ اسی وقت ہمارے درمیان کھڑے ہو کر خطبہ شروع کر دیا اور حمد و ثناء کے بعد متعہ کا حرام ہونا بیان فرمایا۔

فتاویٰ رضویہ ۵/۳۳۳

## (۱۰) حضرت سیدہ فاطمہ کا نکاح

۱۵۳۳۔ عن أنس بن مالك رضي الله تعالى عنه قال : جاء أبو بكر ثم عمر رضي الله تعالى عنهما بخطبان فاطمة الى النبي صلى الله تعالى عليه وسلم فسكت ولم يرجع اليهما شيئا ، فانطلقا الى علي رضي الله تعالى عنه بامر انه يطلب ذلك ، قال علي كرم الله تعالى وجهه الكريم فنبهاني لأمر كنت عنه غافلا ، فقامت اجر ردائي حتى أتيت النبي صلى الله تعالى عليه وسلم فقلت : تزوجني فاطمة ، قال : عندك شيء ؟ فقلت : فرسي وبدني ، قال : أما فَرَسُكَ فَلَا بُدَّ لَكَ مِنْهَا ، وَأَمَّا بُدُّنُكَ فَبِعُتْهَا ، فَبِعْتُهَا بِأَرْبَعِ مِائَةٍ وَثَمَانِينَ دِرْهَمًا ، فَبَحْتَهُ بِهَا فَوَضَعْتُهَا فِي حَجَرِهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقبَضَ مِنْهَا قَبْضَةً فَقَالَ : أَيُّ بِلَالٍ ! اتَّبِعْ بِهَا لَنَا جَلِيئًا ، وَأَمْرَهُمْ أَنْ يَحْزَوْهَا ، فَجَعَلَ لَهَا سَرِيرَ مَشْرُوطٍ وَوَسَادَةً مِنْ أَدَمٍ حَشَوْهَا لَيْفٌ ، وَقَالَ لَعَلِي : إِذَا أَتَيْتُكَ فَلَا تُحَدِّثْ شَيْئًا حَتَّى آتِيكَ ، فَجَاءَتْ مَعَ أُمِّ أَيْمَنَ حَتَّى قَعَدَتْ فِي جَانِبِ الْبَيْتِ وَأَنَا فِي جَانِبِ ، وَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَدِيثَ -

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صدیق اکبر اور حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما یکے بعد دیگرے سرکار کی خدمت میں حضرت فاطمہ کے بارے میں پیغام نکاح لیکر حاضر ہوئے۔ لیکن سرکار نے دونوں حضرات کو کوئی جواب نہیں دیا بلکہ دونوں مواقع پر سکوت فرمایا: تو یہ دونوں حضرات حضرت علی کے پاس تشریف لائے اور اسی بابت ان سے کہا: حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم فرماتے ہیں: ان دونوں حضرات نے مجھے ایسی چیز سے باخبر کیا جسکی طرف میری کوئی توجہ ہی نہیں تھی۔ لیکن ان دونوں حضرات

کے کہنے پر میں بے ساختہ اٹھ کھڑا ہوا اور جذبات سے مغلوب بارگاہ رسالت میں اس طرح حاضر ہوا کہ میری چادر زمین پر گھسٹ رہی تھی۔ میں نے عرض کیا: فاطمہ کی شادی مجھ سے فرمادیں۔ سرکار نے فرمایا: تمہارے پاس کچھ ہے؟ میں نے کہا: میرے پاس ایک گھوڑا اور ایک اونٹ ہے۔ سرکار نے فرمایا: گھوڑا تو تمہارے لئے ضروری ہے۔ لیکن اونٹ کو فروخت کر دو۔ چنانچہ چار سو اسی درہم میں اس کو میں نے فروخت کر دیا اور ان درہم کو لیکر سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہو گیا۔ حضور نے ان میں سے کچھ درہم لئے اور حضرت بلال کو دیتے ہوئے فرمایا: کہ اس سے خوشبو پڑھاؤ۔ اور صحابہ کرام کو حکم دو کہ فاطمہ کیلئے جھنڈ تیار کریں۔ تو سرکار کی صاحبزادی کا جھنڈا ایک بنی ہوئی چار پائی اور نکلیہ جس میں کھجور کی چھال بھری تھی تیار کیا گیا پھر حضرت علی سے سرکار نے فرمایا: اس وقت تک کوئی نئی بات پیش نہ آئے جب تک میں تمہارے پاس نہ پہنچ جاؤں۔ پھر حضرت فاطمہ رخصت ہو کر حضرت ام ایمن کے ساتھ آئیں اور گھر کے ایک کنارے تشریف فرما ہوئیں۔ اور میں دوسری جانب میں مقیم ہوا کہ اتنے میں سرکار تشریف لے آئے۔

فتاویٰ رضویہ ۴۹۴/۵

### (۱۱) ام المؤمنین حضرت عائشہ کا نکاح

۱۵۳۴۔ عن أم المؤمنين عائشة الصديقة رضي الله تعالى عنها ، ان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم تزوجها وهي بنت سبع سنين و زفت اليه وهي بنت تسع سنين و لعبها معها ، و مات عنها وهي بنت ثمانى عشرة۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آپ سے نکاح فرمایا تو آپ کی عمر سات سال تھی اور جب رخصت ہوئیں تو عمر نو سال تھی یہاں تک کہ آپ کے کھلونے ساتھ میں گئے تھے۔ اور جب سرکار کا وصال اقدس ہوا تو عمر اٹھارہ سال کی تھی۔

فتاویٰ رضویہ ۵۹۱/۵

### (۱۲) لڑکا بالغ ہو جائے تو نکاح کر دو

۱۵۳۵۔ عن عبد الله بن عباس رضي الله تعالى عنهما قال : قال رسول الله صلى

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: مَنْ وَلِدَ لَهُ وَلَدٌ فَلْيُحْسِنْ إِسْمَهُ وَ أَدَبَهُ ، فَإِذَا بَلَغَ فَلْيَزَوِّجْهُ ، فَإِنْ بَلَغَ وَلَمْ يُزَوِّجْهُ فَأَصَابَ إِيْمًا فَإِنَّمَا إِيْمَةٌ عَلَى أَبِيهِ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کے کوئی بچہ پیدا ہوا وہ اسکا اچھا نام رکھے اور اسے اچھا ادب دے، پھر جب بالغ ہو اس کا نکاح کر دے۔ اور اگر وہ بالغ ہوا اور یہ اسکا نکاح نہ کرے اور اس سے کوئی گناہ صادر ہو تو بات یونہی ہے کہ اسکا گناہ اس کے باپ پر ہے۔

### (۹) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اور باپ پر گناہ ہونے سے یہ لازم نہیں آتا کہ اولاد پر نہ ہو جبکہ وہ مکلف ہو۔ خود حدیث میں بیان فرمایا: فاصابت ائمتا ، اور فاصاب ائمتا۔ کہ گناہ کی نسبت لڑکی اور لڑکے کی طرف بھی ہے۔

فتاویٰ رضویہ ۵/

### (۱۳) حضرت سلیمان علیہ السلام کی نوے یا سو بیویاں تھیں

۱۵۳۶۔ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : قَالَ سَلِمَانٌ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ لَا طُوفَنَ اللَّيْلَةَ عَلَى تِسْعِينَ امْرَأَةً (وفی رواية ) بِمِائَةِ امْرَأَةٍ كُلُّهُنَّ تَأْتِي بِفَارِسٍ يُحَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ، فَطَافَ عَلَيْهِنَّ جَمِيعًا فَلَمْ تَحْمِلْ مِنْهُنَّ إِلَّا امْرَأَةٌ وَاحِدَةٌ جَاءَتْ بِبَشَقٍ رَجُلٍ ، وَأَتَمَّ اللَّهُ الَّذِي نَفْسِي مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَوْ قَالَ: إِنْ شَاءَ اللَّهُ لَحَاهَدُنَّوَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَجْمَعُونَ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سلیمان علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: قسم ہے آج کی رات میں نوے اور ایک روایت میں سو عورتوں پر طواف کرونگا کہ ہر ایک سے ایک سوار پیدا ہوگا جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرے۔ پھر آپ نے ان پر طواف کیا تو صرف ایک بیوی حاملہ ہوئیں اور ان سے بھی کامل اعضاء والا بچہ نہ پیدا ہوا۔ حضور نے فرمایا: قسم بخدا، اگر آپ انشاء اللہ کہہ لیتے تو بیویوں سے مجاہدین ہی پیدا ہوتے۔

فتاویٰ رضویہ حصہ دوم ۸۰/۹

## ۲۔ مہر

### (۱) مہر کا بیان

۱۵۳۷۔ عن أمير المؤمنين عمر الفاروق الاعظم رضى الله تعالى عنه قال: ما علمت رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم نكح شيئا من نسائه، ولا انكح شيئا من بناته على أكثر من اثنتي عشرة أوقية۔

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نہیں جانتا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ازواج مطہرات میں سے کسی سے بارہ اوقیہ (تقریباً پانچ سو درہم) سے زیادہ پر نکاح کیا۔ اور نہ اپنی بیٹاں طہیبات میں سے کسی کا اس سے زیادہ پر نکاح کیا۔

### (۱) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

لیکن ام المؤمنین حضرت ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت ابی سفیان خواہر حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہ انکا مہر ایک روایت پر چار ہزار درہم تھا۔ جیسا کہ سنن ابی داؤد میں ہے۔

۱۵۳۸۔ عن عروہ رضى الله تعالى عنه عن ام حبيبہ رضى الله تعالى عنها انها كانت تحت عبید الله بن جحش فمات بارض الحبشة فزوجها السجاشي النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وامہرہا عنہ اربعۃ آلاف، وبعث بها الی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مع شرحبیل بن حسنۃ، قال ابو داؤد: وحسنۃ ہی امہ۔ حضرت عروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت ام المؤمنین ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ آپ پہلے حضرت عبید اللہ بن جحش کے نکاح میں تھیں۔ انکا وصال حبشہ میں ہو گیا۔ تو وہاں کے بادشاہ حضرت اسمعہ نجاشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپکو حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نکاح میں چار ہزار درہم کے عوض دیدیا۔ اور حضرت شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ آپکی خدمت میں بھیج دیا۔ ابو داؤد کہتے ہیں: حسنہ حضرت شرحبیل کی

والدہ کا نام ہے۔

دوسری روایت میں چار ہزار دینار تھا۔ جیسا کہ حاکم نے مستدرک میں روایت کر کے اسکو صحیح قرار دیا۔ اور امام ذہبی نے اسکو باقی رکھا۔

لیکن یہ سب کچھ ہماری پیش کردہ حدیث کے خلاف نہیں جو ہم نے حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی۔ کیونکہ یہ چار ہزار کا مہر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جانب سے نہیں تھا۔ بلکہ شاہ حبشہ حضرت نجاشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف سے تھا۔

اور حضرت بتول زہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا مہر اقدس چار سو مثقال چاندی تھا۔ جیسا کہ مرقات، مواہب لدنیہ اور روضۃ الاحباب میں منقول ہے۔ درہم شرعی کا وزن ۳/۵۱ شہ ۱-۱ سرخ چاندی ہے۔ اور دینار ایک مثقال یعنی چار ماشہ سونا۔ یہ ہی وزن سبھہ ہے۔ یعنی سات مثقال وزن میں برابر دس درہم کے۔ اور ہا اعتبار قیمت ایک دینار شرعی دس درہم کا تھا۔

فتاویٰ رضویہ ۵/۲۸۶

۱۵۳۹۔ عن ابی سلمۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : سألت أم المؤمنین عائشة الصديقة رضی اللہ تعالیٰ عنہا کم کان صداق النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ؟ قالت : کان صداقه لأرواحہ ثنتی عشرة أوقیہ و ش ، قالت أندر ی ، ما النش ؟ قلت : لا ، قالت : نصف أوقیہ ، فتلک بحمسن مائة دراهم ۔

حضرت ابوسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مہر کے بارے میں دریافت کیا تو فرمایا: سرکار کا مہر ساڑھے بارہ اوقیہ چاندی (پانچ سو درہم) تھا۔ ام المؤمنین نے فرمایا: نش جانتے ہو کسے کہتے ہیں؟ میں نے کہا: نہیں۔ فرمایا: نصف اوقیہ کو کہتے ہیں۔ تو یہ پانچ سو درہم ہوئے۔

فتاویٰ رضویہ ۵/۲۸۶



## (۲) مہر سیدہ فاطمہ

۱۵۴۰۔ عن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: لما تزوج علی فاطمة رضی اللہ تعالیٰ عنہا قال له رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اعطها شیئا، قال: ما عندي شیء، قال: آتین درعک الحطیمۃ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کا نکاح حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے علی! تم فاطمہ کو بطور مہر کچھ ادا کرو۔ حضرت علی نے عرض کیا: یا رسول اللہ میرے پاس کچھ نہیں جو میں پیش کروں۔ سرکار نے فرمایا: تمہاری وہ زرہ کیا ہوگی جو حطیمہ کی بنی ہوئی ہے۔

۱۵۴۱۔ عن رجل من أصحاب النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان علیا کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم لما تزوج فاطمة بنت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم أراد ان یدخل بها فصنع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حتی یعطیها شیئا، فقال: یا رسول اللہ! لیس لی شیء، فقال له النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اَعْطِهَا دِرْعَكَ اَفَاعَطَها درعه ثم دخل بها۔

ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے جب حضرت فاطمہ زہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نکاح کیا اور دخول کا ارادہ کیا تو سرکار نے منع فرمایا۔ کہ پہلے بطور مہر کچھ ادا کرو۔ آپ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے پاس کچھ نہیں ہے۔ اس پر حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اپنی زرہ دیدو تو حضرت علی نے زرہ دی پھر دخول واقع ہوا۔

۲۸۹/۱	باب الرجل یدخل امراته،	۱۵۴۰۔ السنن لابی داؤد،
۷۶/۲	باب تحلة الخلوۃ،	السنن لیسالی،
۲۸۳/۴	تاریخ بغداد للمعطب،	السنن الکبریٰ للبیہقی،
۲۸۳/۴	مجمع الزوائد للہیثمی،	دلائل البیۃ للبیہقی،
۶۰۰	السنن لسمیع بن منصور،	کنز العمال للمضی، ۲۶۳۷۹، ۱۱۷/۱۳
۲۸۹/۱	باب الرجل یدخل امراته،	۱۵۴۱۔ السنن لابی داؤد،
۳۵۵/۱۱	المعجم الکبیر للطبرانی،	السنن الکبریٰ للبیہقی،
		المصنف لابن ابی شیبہ،

۱۵۴۲۔ عَنْ نَجِيعِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ رَجُلٍ سَمِعَ عَلِيًّا كَرَّمَ اللَّهُ تَعَالَى وَجْهَهُ الْكَرِيمَ يَقُولُ : أَرَدْتُ أَنْ أُخَاطِبَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْتَهَ فَقُلْتُ : وَاللَّهِ مَا لِي مِنْ شَيْءٍ ثُمَّ ذَكَرْتُ صَلَاتَهُ وَعَائِدَتَهُ بِفَخْطَبَتِهَا إِلَيْهِ ، فَقَالَ : وَهَلْ عِنْدَكَ شَيْءٌ ، قُلْتُ : لَا ، قَالَ : وَآيِنَ دِرْعُكَ الْحَاطِيَةِ الَّتِي أُعْطَيْتَكَ يَوْمَ كَذَا وَكَذَا ، قُلْتُ : هُوَ عِنْدِي ، قَالَ : أُعْطِيهَا إِيَّاهَا ۔

حضرت نجیح رضی اللہ تعالیٰ عنہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین میں سے ایک صاحب سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کو فرماتے سنا: کہ میں نے ارادہ کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صاحبزادی کے بارے میں پیغام دوں۔ لیکن خدا کی قسم! میرے پاس کچھ نہیں تھا۔ پھر مجھے حضور کی صلہ رحمی اور نوازشات یاد آئیں اور میں نے پیغام دیا تو سرکار نے فرمایا: تمہارے پاس کچھ ہے۔ میں نے کہا نہیں۔ سرکار نے ارشاد فرمایا: تمہاری وہ زرہ کہاں ہے جو میں نے تم کو فلاں دن دی تھی؟ میں نے عرض کیا: وہ میرے پاس ہے۔ فرمایا: وہی مہر میں ادا کر دو۔

۱۵۴۳۔ عَنْ عَلِيٍّ الْمُرْتَضَى كَرَّمَ اللَّهُ تَعَالَى وَجْهَهُ الْكَرِيمَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّهُ عَاطَبَ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : هَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ ، قُلْتُ : لَا ، قَالَ : فَمَا فَعَلْتَ الدِّرْعَ الَّتِي سَلَحْتُكَهَا ، تَعْنِي مِنْ مَغَانِمٍ بَدَرٍ ۔

حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت فاطمہ زہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بارے میں پیغام دیا تو حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تمہارے پاس کچھ ہے؟ میں نے کہا: نہیں۔ تو سرکار نے فرمایا: تم نے اس زرہ کا کیا کیا جو میں نے تم کو غزوہ بدر کے مالِ فقیمت سے دی تھی۔

۱۵۴۴۔ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ

وسلم : إِنَّ اللَّهَ عَزَّوَجَلَّ أَمَرَنِي أَنْ أُزَوِّجَ فَاطِمَةَ مِنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ، رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ ، فَأَشْهَلُونَا إِنِّي قَدْ زَوَّجْتُهُ عَلَى أَرْبَعِ مِائَةِ مِثْقَالٍ فِضَّةً ، إِنْ رَضِيتَ بِذَلِكَ عَلِيُّ ، ثُمَّ دَعَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِطَبِيقٍ مِنْ بَسْرٍ ، ثُمَّ قَالَ : ائْتَهُبُوهَا ! فَانْتَهَبَهَا ، وَدَخَلَ عَلَى فَتَبَحَّمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي وَجْهِهِ ، ثُمَّ قَالَ : إِنَّ اللَّهَ عَزَّوَجَلَّ أَمَرَنِي أَنْ أُزَوِّجَكَ فَاطِمَةَ عَلَى أَرْبَعِ مِائَةِ مِثْقَالٍ فِضَّةً ، أَرْضِيتَ بِذَلِكَ ؟ فَقَالَ : قَدْ رَضِيتَ بِذَلِكَ ، يَا رَسُولَ اللَّهِ ! فَقَالَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : جَمَعَ اللَّهُ شَمْلَكُمَا وَأَعَزَّ جَدَّكُمَا وَبَارَكَ عَلَيْكُمَا وَأَخْرَجَ مِنْكُمَا كَثِيرًا طَيِّبًا ، قَالَ أَنَسٌ : فَوَاللَّهِ ! لَقَدْ أَخْرَجَ مِنْهُمَا الْكَثِيرَ الطَّيِّبَ ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا کہ میں فاطمہ کی شادی علی ابن طالب سے کر دوں۔ لہذا تم سب حضرات گواہ رہو کہ میں نے فاطمہ کو علی کے نکاح میں چار سو مثقال چاندی کے عوض دیا اگر علی اس سے راضی ہوں۔ پھر حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک طبق کھجوریں منگائیں اور فرمایا: لوٹ لو۔ لہذا ہم سب نے وہ کھجوریں لوٹ لیں۔ اسکے بعد حضرت علی داخل ہوئے تو سرکار مسکرائے اور فرمایا: اے علی! مجھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ حکم ملا ہے کہ میں فاطمہ کو تمہارے نکاح میں چار سو مثقال چاندی کے عوض دیدوں، تو کیا تم اس سے راضی ہو؟ حضرت علی نے عرض کیا میں راضی ہوں یا رسول اللہ! پھر سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ تم دونوں کی چادر کو جمع فرمائے، تمہارے خاندان کو عزت دے، تم میں برکت رکھے، اور تم سے خیر کثیر کو عالم میں پھیلانے۔ حضرت انس فرماتے ہیں: قسم خدا کی! سرکار کی یہ دعا ایسی دعا قبول ہوئی کہ دونوں پاک ہستیوں سے اللہ تعالیٰ نے خیر کثیر کو عالم میں خوب خوب عام فرمایا۔

## (۲) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

مہر اقدس سیدۃ النساء بتول زہراء صلی اللہ تعالیٰ علیہا والہما وسلم میں روایات بظاہر مختلف ہیں۔ مگر جو فیق اللہ تعالیٰ ان سب میں تطبیق بروجہ نفیس و دقیق حاصل ہے۔

مندرجہ بالا تفصیل سے معلوم ہوا کہ اس بارے میں روایات مستندہ معتد بہا تین ہیں۔  
 (۱) یہ کہ مہر مبارک درم و دینار نہ تھے بلکہ ایک زرہ کہ حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت امیر المؤمنین مولیٰ المسلمین کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کو عطا فرمائی تھی۔ وہی مہر میں دی گئی۔

(۲) یہ کہ چار سو اسی درہم تھے۔

(۳) یہ کہ چار سو مثقال چاندی۔

انکے علاوہ جو اقوال مجہولہ ہیں کہ پانسو درم مہر تھا۔ یا چالیس مثقال سونا۔ سب بے اصل ہیں۔

اب بتوفیقہ تعالیٰ توفیق سنئے!

پہلی دو روایتوں میں وجہ تطبیق ظاہر ہے کہ مہر میں زرہ دی کہ چار سو اسی کو بکی۔ اب چاہے زرہ کپڑے خواہ اتنے درم۔ حافظ محبت الدین احمد بن عبد اللہ طبری نے دونوں روایات میں اسی طرح توفیق کی۔ اور روایت ثالثہ سے انکی توفیق یوں ہے کہ حدیث زرہ کو ہمارے علمائے کرام نے مہر معجل پر محمول فرمایا جو وقت زفاف اقدس ادا کیا۔ ملا علی قاری اور محقق علی الاطلاق نے اسی کو بیان فرمایا۔ کہ اہل عرب کی عادت یہ ہی تھی کہ دخول سے قبل، کچھ مہر ضرور ادا کیا کرتے تھے۔ یہاں تک کہ ایسی ہی روایت کی بنیاد پر بعض ائمہ کرام کا مسلک یہی ہے کہ مہر معجل ہونا ضروری ہے۔

فتاویٰ رضویہ ۴۹۴/۵

## ۳۔ حسن معاشرت

### (۱) عورتوں سے حسن سلوک

۱۵۴۵۔ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اَتَمَلُّ الْمُؤْمِنِينَ إِيمَانًا أَحْسَنَهُمْ خُلُقًا ، وَخَيْرًاكُمْ خَيْرًاكُمْ لِيَسَائِلِهِمْ ۔  
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مومن کامل وہ ہے جس کا اخلاق اچھا ہو، اور تم میں بہتر شخص وہ ہے جو اپنی عورتوں سے اچھے طریقے پر پیش آئے۔

۱۵۴۶۔ عن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِأَهْلِيهِ وَأَنَا خَيْرُكُمْ لِأَهْلِي ۔

۱۳۸/۱	باب من المرأة على الزوج	۱۵۴۵۔ الجامع للترمذی،
۳۲۳/۲	السنن للدارمی،	المستند لاحمد بن حنبل،
۲۱۸/۱	المعجم الصغير لطبرانی،	المستدرک للحاکم
۳۰۳/۵	مجمع الروايد للهيمى،	موارد الظمان للهيمى،
۴۱۱/۳	الترغيب والترهيب لسندري،	المطالب العالية لابن حجر،
۲۵۸/۱۰	فتح الباري لمصطفى،	حلية الاولياء لابی نعم،
۳۵۵/۵	اتحاف السادة للريدي،	مشكوة المصابيح للتبريري،
۲۰۰/۱	كشف العماء للمحلو،	المعنى لمراقى،
۱۳۰/۲	التاريخ الكبير للبخاري،	السلسلة الصحيحة للالباني،
۷۴/۲	الدر المنثور للسيوطي،	عمل اليوم واليلة لابن السی،
۵۱۲۰	كنز العمال للمفتي،	التمهيد لابن عبد البر،
۸۸/۱	الجامع الصغير للسيوطي،	تاريخ اصفهان لابی نعم،
۱۴۳/۱	باب حسن معاشرت النساء	۱۵۴۶۔ السنن لابی ماجه،
۴۶۸/۷	السنن الكبرى للبيهقي،	السنن للدارمی،
۳۰۳/۴	مجمع الزوائد للهيمى،	موارد الظمان للهيمى،
۲۱۱/۳	مشكل الآثار لمطحاوي،	المعجم الكبير لطبرانی،
۳۵۵/۵	اتحاف السادة للريدي،	السلسلة الصحيحة للالباني،
۳۷۱/۱۶، ۴۴۹، ۴۵۱	كنز العمال للمفتي،	الطبقات الكبرى لابن سعد،
۲۳۵۲	مشكوة المصابيح للتبريري،	الطبقات الكبرى لابن سعد،
۲۵۰/۱	الجامع الصغير للسيوطي،	حلية الاولياء لابی نعم،

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں بہتر وہ ہے جو اپنے اہل و عیال کیلئے بہتر سلوک کرے۔ اور میں اپنے اہل پر تم میں بہتر ہوں۔

## (۱) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ہر چند کہ اللہ تعالیٰ نے مردوں کو عورتوں پر فضیلت دی۔

الرجال قوامون على النساء بما فضل بعضهم على بعض وبما انفقوا من اموالهم، یہاں تک کہ حدیث میں آیا۔ کہ اگر کسی کیلئے سجدہ کا حکم دیتا تو عورت کو حکم دیتا کہ مرد کو سجدہ کرے۔ مگر عورتوں کو بے وجہ شرعی ایذا دینا ہرگز جائز نہیں۔ بلکہ انکے ساتھ نرمی اور خوش خلقی اور انکی بد خوئی پر صبر اور انکی دلجوئی اور جن چیزوں میں مخالفت شرع نہیں انکی مراعات شارع کو پسند ہے۔ اور جس طرح اللہ تعالیٰ نے مردوں کے حق ان پر مقرر فرمائے انکے حق بھی مردوں پر مقرر فرمائے۔ ولہن مثل الذی علیہن بالعرف، از آنجملہ کھلانے پہنانے وغیرہ امور اختیار یہ میں چند بیویوں کو برابر رکھنا واجب ہے۔ یہاں تک کہ اگر فرق کریگا قیامت کے دن ایک طرف جھکا اٹھیکا۔

فتاویٰ رضویہ ۵/۵۷۱

## (۲) عورت کو حسن تدبیر سے سیدھا رکھو

۱۵۴۷۔ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اِنَّ الْمَرْأَةَ خُلِقَتْ مِنْ ضِلَعٍ بَيْنَ تَسْتَقِيمَ لَكَ عَلَى طَرِيقَةٍ، فَإِنْ اسْتَمْتَعْتَ اسْتَمْتَعْتَ بِهَا، وَإِنْ دَخَلْتَ دَخَلْتَ بِهَا، وَإِنْ كَسَرْتَهَا كَسَرْتَهَا، وَإِنْ طَلَقَهَا طَلَقَهَا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عورت ٹیڑھی پسلی سے پیدا کی گئی ہے۔ ہرگز کسی طرح تیرے لئے سیدھی نہ ہوگی، اگر تو اس سے نفع حاصل کرنا چاہتا ہے تو نفع حاصل کر لے۔ اور اگر سیدھی کرنے کی کوشش کی تو تو اسکو (سیدھا نہیں کر سکے گا بلکہ) توڑ دیگا۔ اور اسکو توڑنا طلاق دینا ہے۔

## (۳) عورتوں کو نہ ستاؤ

۱۵۴۸۔ عن أبياس بن عبد الله رضي الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : لَقَدْ طَافَ بِأَلِ مُحَمَّدٍ نِسَاءً كَثِيرٌ يَشْكُونَ أَرْوَاحَهُنَّ ، لَيْسَ أَوْلَافُكَ بِخَيْرٍ لَّكُمْ ۔

حضرت ابیاس بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آج کی رات بہت سی عورتوں نے ہماری ہارگاہ اقدس کا طواف کیا۔ وہ اپنے شوہروں کی شکایت کرتی تھیں۔ وہ تم میں کے بہتر لوگ نہیں جو عورتوں کو ایذا دیتے ہیں۔  
فتاویٰ رضویہ حصہ دوم ۷۹/۹

## (۴) میاں بیوی کی محبت بے مثال چیز ہے

۱۵۴۹۔ عن محمد بن عبد الله حمش رضي الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : إِنْ يَارُوحَ مِنَ الْمَرْأَةِ لَشُعْبَةٌ مَا هِيَ لِشَيْءٍ ۔

حضرت محمد بن عبد اللہ حمش رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میاں بیوی کے درمیان اتنی محبت ہوتی ہے جو دوسرے کسی سے نہیں ہوتی۔  
فتاویٰ رضویہ ۲۶۵/۵

## (۵) عورت کو شوہر سے جدا کرنا حرام ہے

۱۵۵۰۔ عن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : لَيْسَ مِنَّا مَنْ حَبَّبَ امْرَأَةً عَلَى رَوْحِهَا أَوْ عَبْدًا عَلَى سَيِّدِهِ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ شخص ہماری جماعت سے نہیں جس نے کسی عورت کو اسکے شوہر سے بگاڑا۔ اور

۱۵۴۹۔ السنن الكبرى للبيهقي،	☆	۶۶/۴	المستدرک للحاكم	۶۱/۴
البدایة و النہایة لابن کثیر،	☆	۴۷/۴	کبر العمال للحنفی،	۲۷۸/۱۶، ۴۴۴۵۳
۱۵۵۰۔ السنن لابی داؤد،			باب من حبيب امرأة،	۲۹۶/۱
المستدرک للحاکم	☆	۲۰۶/۲	الترغیب والترہیب للہندی،	۸۱/۳
مجمع الروايد للہیثمی،	☆	۳۳۲/۴	الحامع الصغیر للسيوطی،	۴۷/۲
المصنف لعبد الرزاق،	☆	۴۵۶/۱۱، ۲۰۹۹۴		

جس نے کسی غلام کو اسکے آقا سے بگاڑا۔

## (۶) دو بیویوں کے درمیان انصاف ضروری ہے

۱۵۵۱۔ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مَنْ كَانَتْ لَهُ امْرَأَتَانِ فَعَالَ إِلَىٰ إِحْدَاهُمَا حَآءَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَشِقَّةٌ مَا بَلَ - حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کی دو بیویاں ہوں اور پھر وہ ایک طرف جھکا رہے تو قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ ایک طرف جھکا ہوگا۔

فتاویٰ رضویہ ۵/۵۷۱

## (۷) ازواج کے درمیان باری مقرر کرنا

۱۵۵۲۔ عن أم المؤمنين أم سلمة رضي الله تعالى عنها قالت : ان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم قال لها : ابی لا اتقننکین شیئاً مینا أعطوت فلانة ، رَحِیْن وَحَرَّتِیْن وَمِرْفَقَةً حَشَوَهَا لَیْفَ ، اِنْ سَبَعْتُ لَكَ سَبْعَتْ لَیْسَالِی -

ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: میں نے ازواج مطہرات میں سے فلاں کو جو چیزیں عطا کی ہیں ان میں سے تمہارے لئے کوئی چیز کم نہیں کروں گا۔ دو چکیاں، دو مکے، ایک گدا جس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی۔ اگر سات دن تمہارے یہاں قیام کروں گا تو سات دن باقی ازواج کیلئے۔

جد المآثر ۲/۳۵۰

۲۹۰/۱

باب القسم بین النساء

۱۵۵۱۔ المس لابی داؤد،

۳۸۲/۲

التصیر لابی کثیر،

☆ ۲۳۳/۲

الدر المنثور للسیوطی،

۳۴۱/۱۶، ۴۴۸/۱۹،

☆ ۲۵۳/۵

التفسیر للطبری،

۱۷۹/۲

المستدرک للحاکم

☆ ۲۹۲/۶

۱۵۵۲۔ المسد لاحمد بن حنبل،

۱۲۸۲

موارد الظمآن للہیثمی،

☆ ۱۸۸/۳

النہید لابی عبد البر،

☆ ۸۳/۷

ارواء الغلیل للالبانی،



## ۴۔ شوہر کے حقوق

### (۱) بیوی پر شوہر کا حق

۱۵۵۳۔ عن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه قال : جاءت امرأة الى رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم فقالت : يا رسول الله اخبرني ما حق الزوج على الزوجة؟ قال: لو كان ينبغي لبشر أن يسجد لبشر لأمرت المرأة أن تسجد لزوجها إذا دُعِلَ عليها لِمَا فَضَّلَهُ اللهُ عَلَيْهَا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر ایک عورت نے عرض کیا: یا رسول اللہ! شوہر کا عورت پر کیا حق ہے؟ فرمایا: اگر کسی بشر کو لائق ہوتا کہ دوسرے بشر کو سجدہ کرے تو میں عورت کو حکم فرماتا کہ جب شوہر گھر میں آئے اسے سجدہ کرے، اس فضیلت کے سبب جو اللہ تعالیٰ نے اس پر رکھی ہے۔

۱۵۵۴۔ عن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: لو كنتُ أمرُ أحدًا أن يسجدَ لأحدٍ لأمرتُ المرأةَ أن تسجدَ لزوجها۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر میں کسی کو حکم دیتا کہ وہ غیر خدا کو سجدہ کرے تو پہلے عورت کو حکم دیتا کہ وہ

۱۵۲/۲	☆	الدر المنثور للسيوطي،	۱۸۹/۲	☆	المستدرک للحاكم،	۵۵۳۔
۱۳۵	☆	دلائل النبوة لابی نعیم،	۵۴/۳	☆	الترغيب والترهيب للمعنري،	
۱۳۸/۱		باب ما جاء في حق الزوج على المرأة			الجامع للترمذی،	۱۵۵۴۔
۲۹۱/۱		باب حق الزوج على المرأة،			السبب لابی داؤد،	
۱۸۷/۲	☆	المستدرک للحاكم،	۳۸۱/۴	☆	المسند لاحمد بن حنبل،	
۲۹۱/۷	☆	السبب الكبير للبيهقي،	۳۳۲/۱۶	☆	کثر العمال للمفتي، ۴۴۷۷۳،	
۲۳۷/۵	☆	المعجم الكبير للطبرانی،	۵۴/۷	☆	ارواء العلیل للالبانی،	
۵۵/۳	☆	الترغيب والترهيب للمعنري،	۱۵۴/۲	☆	الدر المنثور للسيوطي،	
۳۰۶/۴	☆	المعجم لابی ابی شیبہ،	۱۳۶	☆	دلائل النبوة لابی نعیم،	
۵۹/۲	☆	المعجم للعراقي،	۲۵۷/۲	☆	التفسير لابی كثير،	
۵۹/۲	☆	المعجم للعراقي،	۱۵۷/۶	☆	البدایة و النہایة لابی كثير،	
۲۲۸/۲	☆	كشف الغطاء للعجلوني،	۲۲۵۰	☆	علل الحديث لابی حاتم،	

امام ترمذی نے فرمایا یہ حدیث حسن غریب ہے ☆

اپنے شوہر کو سجدہ کرے۔ ۱۲م

۱۵۵۵۔ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : دخل البی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حائطا ، فحاء بعیر فسجدلہ ، فقالوا : ہذہ بہیمۃ لا تعقل سجدت لک ونحن نعقل ، فنحن أحق أن نسجدلک ، فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لَا یُصَلِّحُ لِشَیْءٍ أَنْ تُسْجُدَ لِشَیْءٍ ، لَوْ صَلَّحَ لَأَمَرْتُ الْمَرْأَةَ أَنْ تُسْجُدَ لِزَوْجِهَا لِعَالَمٍ مِنَ الْحَقِّ عَلَیْهَا ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک باغ میں تشریف لے گئے۔ ایک اونٹ نے حاضر ہو کر حضور کو سجدہ کیا۔ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے عرض کیا: یہ بے عقل چوپایہ ہے۔ اس نے حضور کو سجدہ کیا، ہم تو عقل رکھتے ہیں تو ہمیں زیادہ لائق ہے کہ حضور کو سجدہ کریں۔ فرمایا: آدمی کو لائق نہیں کہ آدمی کو سجدہ کرے، ایسا مناسب ہوتا تو میں عورت کو فرماتا: کہ شوہر کو سجدہ کرے اس حق کے سبب جو اس کا اس پر ہے۔

۱۵۵۶۔ عن أنس بن مالک رضى الله تعالى عنه قال : كان اهل بيت من الانصار لهم حمل يسنون عليه ، وان الحمل استصعب عليهم فمنعهم ظهره ، وان الانصار جاءوا الى رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم فقالوا : انه كان لنا حمل نسني عليه وانه استصعب علينا ومنعنا ظهره ، وقد عطش الزرع والنخل فقال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : لأصحابه ، قوموا : فقاموا فدخل الحائط والحمل في ناحية ، فحنى البني صلى الله تعالى عليه وسلم نحوه فقالت الانصار : يا نبي الله ا انه قد صار مثل الكلب الكلب ، وانا نخاف عليك صولته ، فقال : ليس على منه بأس ، فلما نظر الحمل الى رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم اقبل نحوه حتى خر ساجدا بين يديه ، فآخذ رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم بها صيته اذل

۱۵۵۵۔ کتر العمال للمنفی، ۴۴۷۷۷، ۳۳۳/۱۶ ☆ مجمع الروائد للہبشمی، ۴/۹

الدر المشور للسیوطی، ۱۵۴/۲ ☆ اتحاف السادة للرییدی، ۲۰۶/۲

امام سیوطی نے منال الصفا میں اس حدیث کی سند کو حسن فرمایا۔

۱۵۵۶۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۱۵۹/۳ ☆ الترغیب والترہیب للمعذری، ۵۵/۳

امام متذری نے اس حدیث کی سند کو چید کہا۔ اور اسکے راوی مشاہیر تھے ہیں

مَا كَانَتْ قَطُّ حَتَّى أَدْخُلَهُ فِي الْعَمَلِ بِمَا قَالَ لَهُ أَصْحَابُهُ : يَا رَسُولَ اللَّهِ أَهَذِهِ بَهِيمَةٌ لَا تَعْقِلُ تَسْجُدُ لَكَ وَنَحْنُ نَعْقِلُ فَنَحْنُ أَحَقُّ أَنْ تَسْجُدَ لَكَ ؟ فَقَالَ : لَا يَصْلَحُ لِيَشِيرَ أَنْ يَسْجُدَ لِيَشِيرَ بَلَوْ صَاحِبَ الْأَمْرِتِ الْمَرْأَةُ أَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا مِنْ عَظَمِ حَقِّهِ عَلَيْهَا، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ كَانَ مِنْ قَلْبِهِ إِلَى مَفْرَقِ رَأْسِهِ قُرْحَةٌ تَنْبَحِحُ بِالْقَيْحِ وَالصَّدِيدِ لَمْ أَسْتَقْبَلْتُهُ لِحَسْبِهِ مَا أَدَّتْ حَقَّهُ ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک انصاری گھرانے کا اونٹ تھا جس پر وہ لوگ کھیتی کیلئے پانی لا کر لاتے تھے۔ ایک دن وہ اونٹ قابو سے باہر ہو گیا اور پیٹھ پر بوجھ نہیں لا دے دیا۔ انصاری قبیلہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا: ہمارا ایک اونٹ تھا جس پر ہم پانی لا کر لاتے تھے لیکن اب وہ ہمارے قابو سے باہر ہے۔ اور ہماری کھیتیاں اور کھجور کی فصلیں قحط کا شکار ہیں۔ حضور نے صحابہ کرام سے فرمایا: چلو چل کر دیکھیں حضور باغ میں تشریف لے گئے تو دیکھا کہ اونٹ ایک طرف کھڑا ہے۔ حضور اسکی طرف تشریف لے گئے۔ انصاری بولے: یا رسول اللہ! یہ پورائے ہوئے کتے کی طرح ہو رہا ہے۔ ہمیں خوف ہے کہ کہیں حضور پر حملہ کر دے۔ فرمایا: مجھے اس سے کوئی خطرہ نہیں۔ جب اونٹ نے حضور کو دیکھا تو حضور کی خدمت میں حاضر ہو کر سجدہ میں گر پڑا حضور سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کی پیشانی پکڑی تو وہ ایسا تالچ ہو گیا کبھی نہیں تھا یہاں تک کہ حضور نے اسکو کام پر لگا دیا۔ صحابہ کرام نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ بے عقل جانور آجکو سجدہ کرتا ہے ہم تو ذی عقل ہیں۔ لہذا ہم اس بات کے زیادہ حق دار ہیں کہ حضور کو سجدہ کریں۔ فرمایا: کسی انسا ن کو یہ جائز نہیں کہ وہ کسی انسان کو سجدہ کرے۔ اگر کسی انسان کو سجدہ جائز ہوتا تو میں عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے کہ شوہر کا بیوی پر نہایت حق عظیم ہے۔ قسم اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے! اگر شوہر کے قدم سے سر تک زخم ہو جس سے خون اور پیپ بہتا ہو۔ پھر وہ اسکو چاٹ کر صاف کرے جب بھی شوہر کے حق سے سبکدوش نہ ہو۔ ۱۲م

فتاویٰ رضویہ حصہ دوم ۹/۲۱۸

## (۲) شوہر کا حق بیوی پر

۱۵۵۷۔ عن أنس بن مالك رضي الله تعالى عنه قال: دخل النبي صلى الله تعالى عليه وسلم حائطا للأنصار ومعه أبو بكر وعمر رضي الله تعالى عنهما في رجال من الأنصار، وفي الحائط غنم فسجدن له فقال أبو بكر: يا رسول الله! كنا نحن احق بالسجود لك من هذه الغنم، قال: إِنَّهُ لَا يَنْبَغِي فِي أُمَّتِي أَنْ يُسْحَدَ أَحَدٌ لِأَحَدٍ، وَلَوْ كَانَ يَنْبَغِي أَنْ يُسْحَدَ أَحَدٌ لِأَحَدٍ لَأَمَرْتُ الْمَرْأَةَ أَنْ تَسْحَدَ لِزَوْجِهَا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انصار کے ایک باغ میں تشریف فرما ہوئے۔ صدیق وقاروق اور کچھ انصار رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہمراہ رکاب تھے۔ باغ میں بکریاں تھیں۔ انہوں نے حضور کو سجدہ کیا۔ صدیق نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ان بکریوں سے ہم زیادہ حقدار ہیں اس کے کہ حضور کو سجدہ کریں۔ فرمایا: بیشک میری امت میں نہ چاہئے کہ کوئی کسی کو سجدہ کرے۔ اور ایسا مناسب ہوتا تو میں عورت کو شوہر کے سجدہ کا حکم فرماتا۔

۱۵۵۸۔ عن عبد الله بن أبي أوفى رضي الله تعالى عنه قال: بينما نحن قعود مع رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم اذ أتاه آت فقال: يا رسول الله! ناضح آل فلان قد ابق عليهم، فنهض رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم (وذكر القصة وفيه سجود البعير له صلى الله تعالى عليه وسلم) فقال اصحابه: يا رسول الله! بهيمة من البهائم تسجد لك لتعظيم حقتك، فنحن احق ان نسجد لك، قال: لا، لَوْ كُنْتُ أَمْرًا أَحَدًا مِنْ أُمَّتِي أَنْ يُسْحَدَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ لَأَمَرْتُ النِّسَاءَ أَنْ يُسْحَدْنَ لِأَزْوَاجِهِنَّ۔

حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم خدمت اقدس حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر تھے، کسی نے آکر عرض کی: فلاں گھڑ کا شتر آبکش بے قابو ہو گیا۔ حضور اٹھے اور ہم ہمراہ رکاب اٹھے ہم نے عرض کی حضور اس کے پاس نہ جائیں،

☆ ۱۳۶

۱۵۵۷۔ دلائل النبوة للبيهقي،

ماہی قاری اور علامہ خفاجی نے شرح شفا میں اس کی سند کو صحیح کہا

☆ ۲۹/۶

۱۵۵۸۔ دلائل النبوة للبيهقي،

دلائل النبوة لابی نعیم، ۱۳۷

حضور تشریف لے گئے۔ اونٹ کی نظر جمال انور پر پڑنا اور اسکا سجدہ میں گرنا ہم نے دیکھا۔ تو صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ایک چوپایہ تو حضور کی تعظیم حق کیلئے حضور کو سجدہ کرے، ہم زیادہ اس کے لائق ہیں کہ حضور کو سجدہ کریں۔ فرمایا: نہیں، اگر میں اپنی امت میں ایک دوسرے کو سجدہ کا حکم دیتا تو عورتوں کو فرماتا کہ شوہروں کو سجدہ کریں۔

۱۵۵۹۔ عن یعلیٰ بن مرة الثقفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : خرج النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یوما فحاء بعیر یرغو حتی مسجد له ، فقال المسلمون : نحن احق ان نسجد للنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال : لَوْ کُنْتُ اَمْرًا اَحَدًا اَنْ یَسْجُدَ لِغَیْرِ اللّٰهِ تَعَالٰی لَا مَرْتُ الْمَرْءَةَ اَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا۔

حضرت یعلیٰ بن مرہ ثقفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک روز حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باہر تشریف لئے جاتے تھے۔ ایک اونٹ بولتا ہوا آیا اور قریب آ کر سجدہ کیا۔ مسلمانوں نے کہا: ہمیں تو زیادہ لائق ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سجدہ کریں۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میں کسی کو غیر خدا کے سجدہ کا حکم دیتا تو عورت کو فرماتا کہ شوہر کو سجدہ کرے۔

۱۵۶۰۔ عن أم المؤمنین عائشة الصديقة رضي الله تعالى عنها قالت : ان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم كان في نفر من المهاجرين والانصار فحاء بعير فسجد له ، فقال اصحابه : يا رسول الله ! تسجد لك البهاثم والشجر فنحن احق ان نسجد لك ، فقال : اُعْبُدُوا رَبَّكُمْ وَاسْكُرُوا اَخَاكُمْ ، وَلَوْ كُنْتُ اَمْرًا اَحَدًا اَنْ يَسْجُدَ لِاَحَدٍ لَا مَرْتُ الْمَرْءَةَ اَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک جماعت مهاجرین و انصار میں تشریف فرما تھے۔ ایک اونٹ نے آ کر سجدہ کیا۔ صحابہ نے عرض کی: یا رسول اللہ! چوپائے اور درخت حضور کو سجدہ کرتے ہیں۔ تو ہم تو زیادہ

۱۵۵۹۔ السنن لابن ماجہ ، باب حق الزوج علی المرأة ، ۱۳۳/۱

الترغیب والترہیب للمسنن ، ۵۶/۳ ☆ دلائل النبوة لابن نعیم ، ۲۷۳

مطالع المسرات میں کہا: اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

۱۵۶۰۔ المسند لاحمد بن حنبل ، ۷۶/۶ ☆ مجمع الروائد للہیثمی ، ۳۱۰/۴

مشکوۃ المصابیح للتبریزی ، ۳۲۷۰ ☆ البدایہ و النہایہ لابن کثیر ، ۱۵۷/۶

مستحق ہیں کہ حضور کو سجدہ کریں۔ فرمایا: اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور ہماری تعظیم۔ اگر میں کسی کو کسی کے سجدہ کرنے کا حکم کرتا تو عورت کو حکم دیتا کہ شوہر کو سجدہ کرے۔

۱۵۶۱۔ عن ثعلبة بن أبي مالك رضي الله تعالى عنه قال: اشترى انسان من بنى سلمة حملا ينضج عليه فادخله في مريد، فحاء لما يحمل فلم يقدر احد ان يدخل عليه الا تحبطه، فحاء رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم فذكر له ذلك، فقال: افتحوا عنه! فقالوا: انا نخشى عليك يا رسول الله! قال: افتحوا عنه! ففتحوا، فلما رآه الحمل خر ساجدا، فسبح القوم وقالوا: يا رسول الله! كنا احق بالسجود من هذه البهيمة، قال: لو يبغى لشيء من الخلق ان يسجد لشيء دون الله يبغى للمرأة ان تسجد لزوجها۔

حضرت ثعلبہ ابن ابی مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بنو سلمہ میں سے کسی نے ایک اونٹ آب کشی کو خرید اور سار میں کر دیا۔ جب اسے لادنا چاہا جو پاس جاتا اس پر حملہ کرتا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جلوہ افروز ہوئے سرکار میں حال معروض ہوا اور شاد ہوا: دروازہ کھولو عرض کی: حضور اندیش ہے، فرمایا: کھولو، کھول دیا گیا۔ اونٹ کی نگاہ جمال النور پر پڑنی تھی کہ حضور کیلئے سجدہ میں گرا۔ حاضرین میں سبحان اللہ سبحان اللہ کا شور مچ گیا۔ پھر عرض کی: یا رسول اللہ! ہم تو اس چوپائے سے زیادہ سجدہ کرنے کے سزاوار ہیں۔ فرمایا: اگر مخلوق میں کسی کو کسی غیر خدا کیلئے سجدہ مناسب ہوتا تو عورت کو چاہئے تھا کہ شوہر کو سجدہ کرے۔

۱۵۶۲۔ عن غيلان بن سلمة الثقفي رضي الله تعالى عنه قال: خرجنا مع رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم في بعض اسفاره فرأينا عجبا من ذلك، ثم مضينا فنزلنا منزلا، فحاء رجل فقال: يا رسول الله! انه كان لي حائط فيه عيشي وعيش عيالي، وولى فيه ناضحان، فاغتلما علي فمعا نى انفسهما، و حائطى و ما فيه، لا يقدر أحد أن يدنو منهما، فنهض نبي الله صلى الله تعالى عليه وسلم باصحابه حتى أتى الحائط فقال: لصاحبه: افتح! فقال: يا نبي الله! امرها اعظم من ذلك، قال: افتح! فلما حرك الباب أقبلا، لهما حلبة كخفيف الريح، فلما انفرج

۱۵۶۱۔ دلائل النبوة لابی نعیم، ☆ ۲۷۲

۱۵۶۲۔ دلائل النبوة لابی نعیم، ☆ ۳۴۶ کنز العمال للمفتی، ۳۵۳۹۰، ۱۲/۳۷۴

الباب و نظرا الى نبی اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم برکاء ، ثم سجد افاخذہ نبی اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم برأسهما ثم دفعهما الى صاحبهما فقال : استعملهما و احسن علفهما ، فقال القوم : يا نبی اللہ! تسجد لك البهائم فما لله عندما بك احسن من هذا حين هدانا الله من الضلالة و استنقذنا بك من المهالك ، افلا تاذن لنا فی السجود لك ؟ فقال النبى صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ان السُّجُودَ لَيْسَ بِاللَّحَى الَّذِي لَا يَمُوتُ ، وَ لَوْ اَتَى اَمْرٌ اَحَدًا مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ بِالسُّجُودِ لَأَمَرْتُ الْمَرْأَةَ أَنْ تَسْجُدَ لِرَوْحِهَا۔

حضرت غیلان بن سلمہ ثقفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم ایک سفر میں حضورا قدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رکاب انور میں تھے۔ ہم نے ایک عجب دیکھا۔ ایک منزل میں اترے۔ وہاں ایک شخص نے حاضر ہو کر عرض کی: یا نبی اللہ! میرا ایک باغ ہے کہ میری اور میرے عیال کی وہی وجہ معاش ہے اس میں میرے دو شرابکش تھے۔ دونوں مست ہو گئے ہیں۔ نہ اپنے پاس آنے دیں، نہ باغ میں قدم رکھنے دیں۔ کسی کی طاقت نہیں کہ قریب جائے۔ حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مع صحابہ کرام انکسر اس باغ کو گئے۔ فرمایا: کھول دے عرض کی: یا نبی اللہ! ان کا معاملہ اس سے سخت تر ہے۔ فرمایا: کھول! دروازے کو جنبش ہونی تھی کہ دونوں شور کرتے ہوئے ہوا کی طرح جھپٹے دروازہ کھلا اور انہوں نے جب حضورا قدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا۔ فوراً سجدہ میں گر پڑے۔ حضور نے ان کے سر پکڑ کر مالک کے سپرد کر دئے۔ اور فرمایا: ان سے کام لے اور چارہ بخوبی دے، حاضرین نے عرض کی: یا نبی اللہ! چھپائے حضور کو سجدہ کرتے ہیں۔ تو حضور کے سبب ہم پر اللہ کی نعمت تو بہتر ہے۔ اللہ نے گمراہی سے ہم کو راہ دکھائی اور حضور کے ہاتھوں پر ہمیں دنیا و آخرت کے مہلکوں سے نجات دی کیا حضور ہم کو اجازت نہ دیں گے کہ ہم حضور کو سجدہ کریں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک سجدہ میرے لئے نہیں۔ وہ تو اسی زندہ کیلئے ہے جو کبھی نہ مرے گا۔ میں امت میں کسی کو سجدہ کا حکم دیتا تو عورت کو سجدہ شوہر کا حکم دیتا۔

۱۵۶۳۔ عن عبد الله بن عباس رضي الله تعالى عنهما ان رجلا من الانصار كان

۱۵۶۳۔ المعجم الكبير لطبراني، ۲۸۲/۱۱ ☆ مجمع الروايات للهيتمي، ۵/۹

البدابة و النهاية لابن كثير، ۱۵۶/۶ ☆ كثر العمال للعقبي، ۴۴۷۹۵، ۳۳۶/۱۶

مجمع بحرين میں کہا: اس حدیث کہ جملہ جال ثقہ ہیں۔

لہ فحلان ، فَاغْتَلَمَا فَاَدْخَلَهُمَا حَائِطًا فَسَدَ عَلَيْهِمَا الْبَابُ ، ثُمَّ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَأَرَادَ أَنْ يَدْعُو لَهُ ، وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدٌ وَمَعَهُ نَفَرٌ مِنَ الْأَنْصَارِ ، فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ! إِنِّي حِثْتُ فِي حَاجَةٍ ، وَإِنْ فَحْلَيْنِ لِي اغْتَلَمَا ، وَإِنِّي أَدْخَلْتُهُمَا حَائِطًا وَسَدَدْتَ الْبَابَ عَلَيْهِمَا ، فَأُحِبُّ أَنْ تَدْعُو لِي أَنْ يَسْخَرَهُمَا اللَّهُ لِي ، فَقَالَ لِأَصْحَابِهِ: قُومُوا مَعَنَا! فَذَهَبَ حَتَّى أَتَى الْبَابَ فَقَالَ: افْتَحْ! فَاشْفَقَ الرَّجُلُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ: افْتَحْ ، فَفَتَحَ الْبَابَ ، فَاذًا أَحَدَ الْفَحْلَيْنِ قَرِيبٌ مِنَ الْبَابِ ، فَلَمَّا رَأَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجْدَهُ ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ائْتِنِي بِشَيْءٍ أَشَدَّ بِهِ رَأْسَهُ وَأَمْكَنَكَ مِنْهُ ، فَجَاءَ بِحِطَامٍ فَشَدَّ بِهِ رَأْسَهُ وَأَمْكَنَهُ مِنْهُ ، ثُمَّ مَشَى إِلَى أَقْصَى الْحَائِطِ إِلَى الْفَحْلِ الْآخَرِ ، فَلَمَّا رَأَى وَقَعَ لَهُ مَسَاجِدًا ، فَقَالَ لِرَجُلٍ: ائْتِنِي بِشَيْءٍ أَشَدَّ بِهِ رَأْسَهُ ، فَشَدَّ رَأْسَهُ وَأَمْكَنَهُ مِنْهُ ، فَقَالَ: اذْهَبْ فَانْهَمَا لَا يَعْصِيَا نَكَ ، فَلَمَّا رَأَى أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَلِكَ ، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! هَذَيْنِ فَحْلَيْنِ لَا يَعْقلَانِ سَجْدًا لَكَ ، أَوْ لَا نَسْجُدُ لَكَ؟ قَالَ: لَا أَمْرُ أَحَدًا أَنْ يُسْجُدَ لِأَحَدٍ ، وَلَوْ أَمَرْتُ أَحَدًا يَسْجُدُ لِأَحَدٍ لَأَمَرْتُ الْمَرْأَةَ أَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک انصاری شخص کے دواؤنٹ مست ہو گئے ، انہوں نے دونوں کو باغ میں بند کر دیا اور حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں دعا کیلئے حاضر آئے۔ حضور اس وقت چند انصار کرام کے ساتھ تشریف فرما تھے۔ عرض کیا: یا نبی اللہ! میں ایک ضرورت کے تحت حاضر آیا ہوں۔ میرے دواؤنٹ مست ہو گئے ہیں۔ میں نے دونوں کو باغ میں بند کر دیا ہے۔ میری خواہش ہے کہ حضور دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ انکو میرے تابع بنادے۔ حضور نے صحابہ کرام سے فرمایا: ہمارے ساتھ چلو! حضور دروازے کے پاس تشریف لائے۔ اور فرمایا: دروازہ کھولو! وہ صاحب حضور کے بارے میں ڈرے کہ کہیں کوئی تکلیف پہنچائیں۔ فرمایا: کھولو! دروازہ کھول دیا گیا۔ دیکھا کہ ایک اونٹ تو دروازہ کے قریب ہی موجود ہے۔ جب اس نے حضور کو دیکھا تو فوراً سجدہ کیا۔ حضور نے فرمایا: کوئی چیز لاؤ جس سے میں اس کا سر باندھوں اور تمہارے قبضہ میں دیدوں۔ لہذا ایک مہار لائی گئی ، حضور نے اس کا سر باندھا اور حوالہ کر دیا۔ پھر باغ کے دوسرے کنارے پر دوسرا ملا اس نے بھی ایسا کیا۔ حضور نے اس کے لئے بھی ایسا ہی کیا اور مالک کے حوالہ کر دیا۔ پھر ان سے



فرمایا تمہاری تابعداری میں رہیں گے اور بے قابو نہیں ہونگے۔ صحابہ کرام نے جب یہ دیکھا تو عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ دونوں بے عقل اونٹ آچکے سجدہ کرتے ہیں۔ تو کیا ہمیں اجازت نہیں کہ ہم حضور کو سجدہ کریں؟ فرمایا: میں کسی کو کسی کے سجدہ کی اجازت نہیں دیتا۔ اگر کسی مخلوق کے سجدہ کا حکم دیتا تو عورت کو حکم دیتا کہ وہ شوہر کو سجدہ کرے۔ ۱۲م

### ﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس حدیث میں پہلی حدیث کی طرح دو اونٹوں کا مست ہونا ہے۔ وہ سفر کا واقعہ تھا۔ اور یہاں انکے مالک انصاری خود دعا کرانے آئے۔ تغایر سیاق دلیل ہے کہ جدا واقعہ ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ فتاویٰ رضویہ حصہ دوم ۲۱۹/۹

۱۵۶۴۔ عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: خرجت مع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی سفر وکان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا اراد البراز تباعد حتی لا یراہ أحد، فترلنا منزلاً بفلات من الأرض لیس فیہا علم ولا شجر، فقال لی: یا جابر! حد الأداة واطلق بنا! فملأت الأداة ماء، فانطلقنا فمشینا حتی لانکاد نری، فاذا شحرتان یسهما أربعة أذرع، فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: یا جابر! انطلق، فقل لهذه الشجرة! یقول لك رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ألحقی بصاحبک حتی اجلس خلفکما، ففعلت، فرجعت حتی لحقت بصاحبتها، فجلس خلفهما حتی قضی حاجته ثم رجعنا فرکبنا رواحلنا فسرنا کاسما علینا الطیر یظلنا، فاذا نحن بامرأة قد عرضت لرسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم معها صبی تحمله، فقالت: یا رسول اللہ! إن ابنتی هذا یاخذ الشیطان کل یوم ثلاث مرات لا یدعه، فوقف رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، فتناوله، فجعله بینہ و بین مقدمة الرجل، فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: احسأعلو اللہ! انا رسول اللہ، فاعاد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ذلك ثلاث مرات، ثم ناولها ایاه، فلما رجعنا فکنا بذلك الماء عرضت لنا المرأة معها کبشان تقودهما و الصبی تحمله، فقالت: یا

۱۵۶۴۔	دلائل البیوة للبیہقی،	☆	۱۸/۶	☆	المصنف لابن ابی شیبہ،	۵۵۳/۳
	المسنن للدارمی،	☆	۱۱/۱	☆	مجمع الروائد للہیثمی،	۷/۹
	التبہید لابن عبد البر،	☆	۲۲۴/۱			

رسول اللہ ! اقبل منی ہدیتی ! فوالذی بعثک بالحق ان عاد الیہ ، فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : خفوا ! أحدهما معها وردوا الآخر - ثم سرنا و رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیننا فحاء حمل ناداً ، فلما کان بین السماء طین خمر ساجداً ، فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ایہا الناس ! من صاحب هذا الحمل فقال فتیة من الأنصار : هو لنا یا رسول اللہ ! قال : فما شأنہ ؟ قال : ما مسونا علیہ منذ عشرین سنة ، فلما کبرت سنة وکان علیہ شحمة و اردنا نحرہ لنقسمہ بیننا غلماً فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : تبیعونہ ؟ قالوا : یا رسول اللہ ! هو لك ، قال فأحسنوا الیہ حتی باتیہ اجلہ ، قالوا یا رسول اللہ ! نحن احق ان نسجد لك من البهائم ، فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لَا تَبْغِي لِیَشْرِی اَنْ تُسْحَدَ لِیَشْرِی ، وَلَوْ كَانَ ذَلِكْ كَانَتْ النِّسَاءُ لِأَزْوَاجِهِنَّ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں ایک سفر میں ہمراہ رکاب والا تھا۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عادت شریفہ تھی کہ رفع حاجت کیلئے دور لوگوں کی نگاہوں سے غائب تشریف فرما ہوتے۔ ہم نے ایک میدان میں قیام کیا۔ جہاں نہ کوئی ٹیلہ تھا اور نہ درخت، مجھ سے فرمایا: اے جابر! مشکیزہ لیکر ہمارے ساتھ چلو۔ میں نے مشکیزہ پانی سے بھرا۔ پھر لوگوں کی نگاہوں سے دور چلے گئے۔ وہاں دو بیڑ چار گز کے فاصلہ پر تھے۔ مجھ سے فرمایا: اے جابر! اس بیڑ سے کہدے کہ دوسرے سے مل جا۔ فوراً مل گئے۔ بعد فراغ اپنی اپنی جگہ چلے گئے۔ پھر سوار ہوئے۔ گویا ہمارے سروں پر پرندہ سایہ کئے ہیں۔ راہ میں ایک عورت ایک اپنا بچہ لئے ہوئے ملی عرض کی: یا رسول اللہ! اسے ہر روز تین دفعہ شیطان دہاتا ہے۔ بچہ اس سے لیکر تین بار فرمایا: دور ہواے خدا کے دشمن! میں اللہ کا رسول ہوں۔ پھر بچہ اسکی ماں کو دیدیا۔ جب ہم پلٹتے ہوئے اس منزل میں پہونچے۔ وہی بی بی اپنا بچہ اور دو دہنے لئے حاضر ہوئی۔ عرض کی: یا رسول اللہ! میرا یہ بچہ یہ قبول فرمائیں۔ قسم اسکی جس نے حضور کو حق کے ساتھ بھیجا کہ جب سے بچہ کو خلل نہ ہوا۔ حضور نے فرمایا: ایک دنبہ لے لو اور ایک پھیر دو۔ پھر ہم چلے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے بیچ میں تھے۔ ناگاہ ایک اونٹ چھوٹا ہوا آیا۔ جب دونوں قطاروں کے بیچ میں ہوا سجدہ کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اسکا مالک حاضر ہو۔ کچھ انصاری جوان حاضر ہوئے۔ بولے یا رسول اللہ! یہ ہمارا ہے۔ فرمایا: اس کا کیا

قصہ ہے۔؟ عرض کی: میں برس سے اس پر ہم نے آپکشی نہ کی۔ یہ فریبہ چربی دار ہے۔ اب چاہا کہ اسے حلال کر کے ہانٹ لیں۔ یہ ہم سے چھوٹ آیا۔ فرمایا: یہ ہمارے ہاتھ فروخت کر دو۔ عرض کی: بلکہ یا رسول اللہ وہ حضور کی نذر ہے۔ فرمایا: میرا ہے تو مرتے دم تک اسکے ساتھ اچھا سلوک کرو۔ یہ دیکھ کر مسلمانوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! چوپایوں سے زیادہ ہمیں لائق ہے کہ حضور کو سجدہ کریں۔ فرمایا: کسی کو کسی کا سجدہ مناسب نہیں۔ ورنہ عورتیں شوہروں کو کرتیں۔

۱۵۶۵۔ عن برید بن حصیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: جاء اعرابی الى النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال: یا رسول اللہ! قد اسلمت فارسی شئیا از دادہ یقینا، فقال: مالذی ترید قال ادع تلك الشجرة ان تاتیک قال: اذهب فادعها فاتاها الاعرابی فقال: احيی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فمالت علی جانب من جوانبها فقطعت عروقها، ثم مالت علی الجانب الآخر فقطعت عروقها حتی اتت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقالت: السلام علیک یا رسول اللہ! فقال الاعرابی: حسی حسبی فقال لها النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ارجعی فرجعت فجلست علی عروقها او فروعها، فقال الاعرابی: ائذن لی یا رسول اللہ ان اقبل رأسک ورجلیک، ففعل ثم قال ائذن لی ان أسجد لک! قال لا تسجد أحدًا لا أحد، ولو أمرت أحدًا أن يسجد لأحد لا أمرت المرأة أن تسجد لزوجها لعظم حقہ علیہا۔

حضرت بریدہ بن حصیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی نے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی: یا رسول اللہ! میں اسلام لایا ہوں۔ مجھے کوئی ایسی چیز دکھائیے کہ میرا یقین بڑھے۔ فرمایا: کیا چاہتا ہے؟ عرض کی: حضور اس درخت کو بلائیں کہ حضور میں حاضر ہو۔ فرمایا: جا بلا، وہ اعرابی درخت کے پاس گئے اور کہا: تجھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یاد فرماتے ہیں وہ فوراً ایک طرف کواتنا جھکا کہ ادھر کے ریشے ٹوٹ گئے۔ پھر ادھر اتنا جھکا کہ ادھر کے ریشے ٹوٹ گئے۔ پھر چلا۔ اور حضور میں حاضر ہو کر صاف زبان سے کہا: سلام حضور پر اے اللہ کے رسول! اعرابی نے کہا: مجھے کافی ہے، مجھے کافی

ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے درخت سے فرمایا: پلٹ جا، فوراً واپس ہوا اور انہیں ریشوں پر مع شاخوں کے بدستور جم گیا۔ اعرابی نے عرض کی: یا رسول اللہ! مجھے اجازت عطا ہو کہ سر اقدس اور دونوں پاؤں مبارک کو بوسہ دوں۔ حضور نے اجازت دی۔ پھر عرض کی: اجازت عطا ہو کہ حضور کو سجدہ کروں۔ فرمایا: مجھے سجدہ نہ کرنا۔ مخلوق میں کوئی کسی کو سجدہ نہ کرے۔ میں کسی کیلئے اس کا حکم کرتا تو عورت کو حکم فرماتا کہ حق شوہر کی تعظیم کیلئے اسے سجدہ کرے۔

۱۵۶۶۔ عن عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: لما قدم معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ من الشام سجد للنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، قال: مَا هَذَا يَا مُعَاذُ؟ قال: أتيت الشام موافقتهم بسجدون لاسافقتهم و بطارقتهم فوددت فی نفسی ان نفعل ذلك بک، فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: فَلَا تَفْعَلُوا، فَإِنِّي لَوِ كُنْتُ أَمْرًا أَحَدًا أَنْ يُسْحَدَ لِغَيْرِ اللَّهِ لَا مَرُثَ الْمَرْأَةُ أَنْ تَسْحَدَ لِزَوْجِهَا، وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَا تُؤَدِّي الْمَرْأَةُ حَقَّ رَبِّهَا حَتَّى تُؤَدِّيَ حَقَّ زَوْجِهَا، وَ لَوْ سَأَلَهَا نَفْسُهَا وَ هِيَ عَلَى قَتَبٍ لَمْ تَمْنَعَهُ۔

حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب ملک شام سے آئے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سجدہ کیا۔ حضور نے فرمایا: معاذ! یہ کیا؟ عرض کی: میں ملک شام کو گیا تو وہاں نصاریٰ کو دیکھا کہ اپنے پادریوں سرداروں کو سجدہ کرتے ہیں۔ تو میرا دل چاہا کہ ہم حضور کو سجدہ کریں۔ فرمایا: نہ کرو۔ میں اگر سجدہ غیر خدا کا حکم دیتا تو عورت کو سجدہ شوہر کا حکم دیتا۔ قسم اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ عورت اپنے رب کے حق سے سبکدوش اس وقت تک نہیں ہو سکتی جب تک شوہر کا حق ادا نہ کرے۔ اگر شوہر عورت کو بلائے اور وہ کجاوے پر ہو تب بھی منع نہ کرے۔

## (۲) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ حدیث حسن ہے اسکی سند میں کوئی ضعف نہیں۔ ابن حبان نے اسے اپنی صحیح میں روایت کیا۔ اور امام منذری نے اس کے صالح ہونے کا اشارہ کیا۔ فتاویٰ رضویہ دوم ۲۲۰/۹

۱۵۶۷۔ عَنْ مَعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ : اِنَّهُ اَتَى الشَّامَ فَرَأَى النَّصَارَى يَسْجُدُونَ لِاسَاقِفَتِهِمْ وَ قَسِيسِهِمْ وَ بَطَارِقَتِهِمْ ، وَ رَأَى الْيَهُودَ يَسْجُدُونَ لِأَحْبَارِهِمْ وَ رَهْبَانِهِمْ وَ رَبَانِيَهُمْ وَ عُلَمَائِهِمْ وَ فَقَهَائِهِمْ ، فَقَالَ : لَأَيَّ شَيْءٍ تَفْعَلُونَ هَذَا ؟ قَالُوا : هَذِهِ تَحِيَّةُ الْأَنْبِيَاءِ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَ السَّلَامُ ، قُلْتُ ، فَنَحْنُ أَحَقُّ أَنْ نَصْنَعَ بِنِيْنَا ، فَقَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّهُمْ كَذَبُوا عَلَيَّ أَنْبِيَائِهِمْ كَمَا خَرَفُوا كِتَابَهُمْ ، لَوْ أَمَرْتُ أَحَدًا أَنْ يَسْجُدَ لِأَحَدٍ لَأَمَرْتُ الْمَرْأَةَ أَنْ تَسْجُدَ لِرَوْحِهَا مِنْ عَظَمِ حَقِّهِ عَلَيْهَا ، وَ لَا تَحْدُ امْرَأَةٌ حَلَاوَةَ الْإِيمَانِ حَتَّى تُؤَدِيَ حَقَّ رَوْحِهَا وَلَوْ سَأَلَهَا نَفْسَهَا وَهِيَ عَلَى ظَهْرِ قَتَبٍ -

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ شام کو گئے تو دیکھا نصاریٰ اپنے پادریوں، فقیروں، کوسجدہ کرتے ہیں۔ اور یہود اپنے عالموں اور عابدوں کو، ان سے پوچھا یہ کیوں کرتے ہو؟ بولے یہ انبیاء کی تحیت ہے۔ حضرت معاذ فرماتے ہیں میں نے کہا: تو ہمیں زیادہ سزاوار ہے کہ ہم اپنے نبی کو کریں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ اپنے انبیاء پر بہتان کرتے ہیں۔ جیسے انہوں نے اپنی کتاب بدل دی ہے میں کسی کو کسی کے سجدہ کا حکم فرماتا تو شوہر کے عظیم حق کے سبب عورت کو حکم دیتا۔ کوئی عورت ایمان کی حلاوت اس وقت تک نہیں پاسکتی جب تک اپنے شوہر کا حکم نہ بجالائے خواہ شوہر اسکو پالان پر ہی کیوں نہ بلائے۔ ۱۱۲م

۱۵۶۸۔ عَنْ مَعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ اِنَّهُ لَمَّا رَجَعَ مِنَ الْيَمَنِ قَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ! رَأَيْتُ رَجُلًا بِالْيَمَنِ يَسْجُدُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضِهِمْ ، أَفَلَا نَسْجُدُ لَكَ ؟ قَالَ : لَوْ كُنْتُ أَمْرًا بَشَرًا يَسْجُدُ لِيَشْرَ لَأَمَرْتُ الْمَرْأَةَ أَنْ تَسْجُدَ لِرَوْحِهَا -

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ جب یمن سے واپس

۱۵۶۷۔	المستدرک للحاکم،	☆	۱۷۲/۴	☆	الترغیب والترہیب لمعدنی،	۵۶/۳
	الدر المنثور للمسویطی،	☆	۱۵۴/۲	☆	مجمع الروائد للہیثمی،	۳۱۰/۴
	شرح المسند للبقوی،	☆	۱۵۸/۹	☆	التصویر للقرطبی،	۱۲۵/۳
	تاریخ اصمغان لابی نعیم،	☆	۱۰۳/۱	☆	المعجم الکبیر للطبرانی،	۵۳/۲
	حاکم نے کہا: یہ حدیث صحیح ہے۔					
۱۵۶۸۔	المستدرک لاحمد بن حنبل،	☆	۲۲۸/۵	☆	المعجم الکبیر للطبرانی،	۱۷۵/۲

آئے۔ عرض کی: یا رسول اللہ! میں نے یمن میں لوگوں کو دیکھا کہ ایک دوسرے کو سجدہ کرتے ہیں۔ تو کیا ہم حضور کو سجدہ نہ کریں۔ فرمایا: اگر میں کسی بشر کے سجدہ کا حکم دیتا تو عورت کو سجدہ شوہر کا۔

### (۳) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ حدیث صحیح ہے۔ اسکے سب راوی رجال بخاری و مسلم ہیں۔ اور جب دونوں حدیثیں صحیح ہیں لا جرم دو واقعے ہیں۔ اول بار شام میں یہود و نصاریٰ کو دیکھ کر آئے۔ اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سجدہ کیا۔ جس پر ممانعت فرمائی دو بارہ اہل یمن کو دیکھ کر آئے۔ اب اپنے مولیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سجدہ کے کمال شوق میں یا تو پہلا واقعہ ذہن سے اتر گیا۔ یا اس میں بوجہ مخالفت یہود و نصاریٰ کہ آخر میں عمل نبوی اس پر تھا۔ نبی ارشاد کو محتمل سمجھا اور سب احتمال فی حتمی اس بار پہلے کی طرح سجدہ کیا نہیں۔ صرف اذن چاہا اور ممانعت فرمادی گئی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔  
فتاویٰ رضویہ دوم ۹/۲۲۱

۱۵۶۹۔ عن قیس بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: اتیت الحبیرة فرأیتهم یسجدون لمرزبان لهم، فقلت: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم احق ان یسجد له، قال: فاتیت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقلت: انی اتیت الحبیرة فرأیتهم یسجدون لمرزبان لهم، فانت یا رسول اللہ! احق ان نسجد لك، قال: ارأیت لو مررت بقبری اکت تسجد له، قال: قلت: لا، قال: فلا تفعلوا، لو کُنْتُ أَمْرُ أَخَدًا أَنْ یُسْجَدَ لِأَخَدٍ لَأَمَرْتُ النِّسَاءَ أَنْ یَسْجُدْنَ لِأَزْوَاجِهِنَّ لِمَا جَعَلَ اللَّهُ لَهُمْ عَلَیْهِنَّ مِنَ الْحَقِّ۔

حضرت قیس بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں شہر حیرہ میں (کہ قریب کوفہ ہے) گیا۔ وہاں کے لوگوں کو دیکھا کہ اپنے شہر یار کو سجدہ کرتے ہیں۔ میں نے کہا: حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم زیادہ مستحق ہیں۔ خدمت اقدس میں حاضر ہو کر یہ حال و خیال عرض کیا: فرمایا: بھلا تم ہمارے مزار کریم پر گزرو تو کیا سجدہ کرو گے۔ میں نے عرض کی: نہ، فرمایا: تو نہ کرو۔ میں کسی کو کسی کے سجدہ کا حکم دیتا تو عورتوں کو شوہروں کے سجدہ کا حکم فرماتا۔ اس حق کے

سبب جو اللہ تعالیٰ نے انکا ان پر رکھا ہے۔

(۴) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ابوداؤد نے سکوتا اس حدیث کو حسن بتایا۔ حاکم نے تصریحاً کہا: یہ حدیث صحیح ہے۔

اور ذہبی نے تلخیص میں اسے مقرر رکھا۔ کما فی الاتحاف۔

فتاویٰ رضویہ حصہ دوم ۲۲۱/۹

۱۵۷۰۔ عن سراقہ بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ تعالیٰ

علیہ وسلم: لَوْ كُنْتُ أَمْرًا أَحَدًا أَنْ يَسْجُدَ لِأَحَدٍ لَأَمَرْتُ الْمَرْأَةَ أَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا

حضرت سراقہ بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر مجھے کسی کو کسی کیلئے سجدہ کا حکم دینا ہوتا تو عورت کو فرماتا کہ شوہر کو سجدہ

کرے۔

۱۵۷۱۔ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وسلم: لَوْ كُنْتُ أَمْرًا أَحَدًا أَنْ يَسْجُدَ لِأَحَدٍ لَأَمَرْتُ الْمَرْأَةَ أَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ تعالیٰ

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر میں کسی کو کسی کے سجدہ کا حکم دیتا تو عورت کو شوہر کے سجدہ کا حکم

فرماتا۔ ۱۴

فتاویٰ رضویہ حصہ دوم ۲۲۱/۹

۱۵۷۲۔ عن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: إِنَّ حَقَّ الزَّوْجِ عَلَى الزَّوْجَةِ أَنْ سَأَلَهَا نَفْسَهَا وَهِيَ عَلَى طَهْرٍ

قَتَبَ أَنْ لَا تَمْسَعَ نَفْسَهَا، وَمِنْ حَقِّ الزَّوْجِ عَلَى الزَّوْجَةِ أَنْ لَا تَصُومَ تَطَوُّعًا إِلَّا بِإِذْنِهِ،

فَإِنْ فَعَلَتْ جَاعَتْ وَعَطِشَتْ وَلَا يُقْبَلُ مِنْهَا، وَلَا تَخْرُجَ مِنْ بَيْتِهَا إِلَّا بِإِذْنِهِ، فَإِنْ

فَعَلَتْ لَعَنَتْهَا مَلَائِكَةُ السَّمَاءِ وَمَلَائِكَةُ الْأَرْضِ وَمَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ وَمَلَائِكَةُ الْعَذَابِ

۱۵۷۰۔ المعجم الکبیر لطبرانی، ۱۲۹/۷ ☆ المسند لآحمد بن حنبل، ۳۸۱/۴

معجم الروائد للہیثمی، ۳۱۰/۴ ☆ کنز العمال للمصنف، ۴۴۷۷۶، ۳۳۳/۱۶

السین الکبریٰ للبیہقی، ۲۹۱/۷ ☆ ارواء الغلیل للالبانی، ۵۴/۷

الدر المنثور للسيوطی، ۱۵۴/۲ ☆ الترغیب والترہیب للمندری، ۵۵/۳

۱۵۷۱۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی حق الزوج علی المرأة، ۱۳۸/۱

۱۵۷۲۔ الترغیب والترہیب للمندری، ۵۷/۳ ☆ الدر المنثور للسيوطی، ۱۵۲/۲

المطالب العالیۃ لابن حجر، ۱۶۱۲ ☆ کنز العمال للمصنف، ۴۴۸۰۸، ۳۳۹/۱۶

حَتَّى تَرْجِعَ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شوہر کا حق بیوی پر یہ ہے کہ عورت کجاوہ پر بیٹھی ہو اور مرد اسی سواری پر اس سے قربت چاہے تو یہ منع نہ کرے۔ اور شوہر کا حق بیوی پر یہ بھی ہے کہ نفلی روزہ شوہر کی اجازت کے بغیر نہ رکھے۔ اگر روزہ رکھا تو بھوک اور پیاسی رہنے کے سوا کچھ حاصل نہ ہوگا۔ اسکا روزہ قبول نہ ہوگا۔ اور شوہر کی اجازت کے بغیر گھر سے قدم نہ نکالے کہ اگر ایسا کیا تو اس پر آسمان وزمین کے فرشتے اور رحمت و عذاب کے فرشتے اس وقت تک لعنت کرتے رہیں گے جب تک وہ واپس نہ لوٹ آئے۔

### (۵) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ایک زن خیمہ نے خدمت اقدس حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہو کر عرض کیا: یا رسول اللہ! حضور مجھے سنائیں کہ شوہر کا حق عورت پر کیا ہے۔ میں زن بے شوہر ہوں اسکی ادا کی اپنے میں طاقت دیکھوں تو نکاح کروں ورنہ بیٹھی رہوں۔ یہ سکر سرکار نے مندرجہ بالا فرمان ذی شان سنایا۔ یہ سکران بی بی نے کہا: بلا شہاد میں کبھی شادی کا نام نہ لوں گی۔  
فتاویٰ رضویہ ۵۸۳/۵

۱۵۷۳۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: جَاءَتْ امْرَأَةً إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَا فُلَانَةُ بِنْتُ فُلَانٍ، قَالَ: قَدْ عَرَفْتُكَ فَمَا حَاجَتُكَ، قَالَتْ: حَاجَتِي إِلَى ابْنِ عَمِّي فُلَانِ الْعَابِدِ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَدْ عَرَفْتَهُ، قَالَتْ: يَمْنَعُنِي فَأَخْبِرْنِي مَا حَقُّ الزَّوْجِ عَلَى الزَّوْجَةِ؟ فَنَافَنَ كَانَ شَيْئًا أَطْلِقُهُ تَزْوِجَتَهُ وَإِنْ لَمْ أَطْلُقْ لَا أَتَزَوَّجُ۔ قَالَ: مِنْ حَقِّهِ لَوْ سَأَلَ مَنَعَرَاهُ دَمًا أَوْ قَبِيحًا فَلَجَسَّتْهُ بِلِسَانِهَا مَا أَذَتْ حَقَّهُ، لَوْ كَانَ يَبْغِي لِيَبْشُرَ أَنْ يَسُحَّدَ لِيَبْشُرَ لَا مَرَّتْ الْمَرْأَةُ أَنْ تَسُحَّدَ لِرَوْجِهَا إِذَا دَخَلَ عَلَيْهَا لِمَا فَصَّلَهُ اللَّهُ عَلَيْهَا۔

اذا سمعت هذا فقالت: والذي بعثك بالحق لا أتزوج ما بقيت الدنيا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک بی بی نے حضور اکرم صلی



اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کیا: یا رسول اللہ! میں فلاں بنت فلاں ہوں۔ سرکار نے فرمایا: میں نے تم کو پہچان لیا۔ انہوں نے عرض کیا: مجھے اپنے چچا زاد بھائی سے کام ہے۔ فرمایا: میں نے اسے بھی پہچان لیا۔ انہوں نے عرض کیا: اس نے مجھے نکاح کا پیام دیا ہے، تو آپ مجھے شوہر کے حقوق سے باخبر فرمائیں۔ اگر وہ میرے قابو کی چیز ہیں تو میں اس سے شادی کر لوں گی۔ سرکار نے ارشاد فرمایا: شوہر کے حقوق میں سے ایک حق یہ ہے کہ اگر اسکے دلوں نتھنے خون اور پیپ سے بہ رہے ہوں اور بیوی اسے اپنی زبان سے چالے تو بھی شوہر کا حق ادا نہیں کر سکتی۔ اگر کسی انسان کا کسی انسان کو سجدہ کرنا جائز ہوتا تو میں عورتوں کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہروں کو سجدہ کریں۔ کہ مرد جب بھی باہر سے اسکے سامنے آئے تو یہ اسے سجدہ کرے۔ کیونکہ خداوند قدوس نے مرد کو فضیلت ہی اس طرح کی دی ہے۔ یہ ارشاد سن کر ان بی بی نے عرض کیا: قسم اس ذات کی جس نے آپ کو مبعوث فرمایا۔ رہتی دنیا تک میں نکاح کا نام نہ لوں گی۔

۱۵۷۴۔ عن ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: جاء رجل الى رسول الله صلى الله عليه وسلم با بنت له فقال: يا رسول الله! هذه ابنتي قد ابت ان تزوج فقال لها السبي صلى الله عليه وسلم: أطيعي أباك - فقالت: والذي بعثك بالحق لا أتزوج حتى تخبرني ما حق الزوج على الزوجة؟ قال: حق الزوج على زوجة لو كانت به قرحة فليحسنها، أو انتثر منخراه صديها أو دمائم ابتلعته ما أدت حقه، قالت: و الذي بعثك بالحق لا أتزوج ابدًا، قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: لا تنكحوهن إلا بإذنهن۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک صحابی اپنی صاحبزادی کو لیکر بارگاہ عالم پناہ حضور سید العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: میری یہ بیٹی نکاح کرنے سے انکار کرتی ہے۔ حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے والد محترم کا حکم مان، اس لڑکی نے عرض کیا: قسم اس پروردگار عالم کی جس نے حضور کو حق کے ساتھ بھیجا۔ میں اس وقت تک نکاح نہ کروں گی جب تک حضور یہ نہ بیان فرمادیں۔ کہ شوہر کا

حق عورت پر کیا ہے۔ فرمایا: شوہر کا حق عورت پر یہ ہے کہ اس کے کوئی پھوڑا ہو اور عورت اسکو چاٹ کر صاف کر لے، یا اسکے تھنوں سے خون یا پیپ نکلے اور عورت اس کو نگل لے۔ تو مرد کے حق سے ادا نہ ہوئی اس لڑکی نے عرض کیا: قسم اس ذات کی جس نے حضور کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا میں کبھی شادی نہ کروں گی۔ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: عورتوں کا نکاح انکی مرضی کے بغیر نہ کرو۔

### (۶) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام حافظ ذکی الملت والدین کا قول ہے: اس حدیث کی سند جیدہ اور اسکے سب راوی ثقات مشہورین ہیں۔ سبحان اللہ، اس حدیث جلیلہ کو دیکھئے دختر ناکتھرا کو نکاح سے انکار، باپ کو اصرار، باپ حضور کی بارگاہ میں شکایت کرتے ہیں، صاحبزادی عین دربار قدس میں قسم کھاتی ہیں کبھی نکاح نہ کروں گی، اس پر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نہ اس انکار کرنے والی پر ناراض ہوتے ہیں اور نہ اعتراض کرتے ہیں، بلکہ اولیاء کو ہدایت کرتے ہیں، جب تک انکی مرضی نہ ہو انکا نکاح نہ کرو۔  
فتاویٰ رضویہ ۵/۵۸۶

۱۵۷۵۔ عن أم المؤمنين عائشة الصديقة رضي الله تعالى عنها قالت : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : أعظم الناس حقاً على المرأة زواجها .  
ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عورت پر سب سے بڑا حکم حق شوہر کا ہے۔  
فتاویٰ رضویہ ۵/۲۶۷

### (۳) شوہر کی غیرت کا خیال بیوی پر لازم ہے

۱۵۷۶۔ عن أسماء بنت أبي بكر الصديق رضي الله تعالى عنهما قالت: تزوجني الزبير وماله في الارض من مال ولا مملوك ولا شيء غيرنا ضح وغير فرسه،

۱۵۷۵۔ كنز العمال للمتنبي، ۴۴۷۷۱، ۲۳۱/۶

۱۵۷۶۔ الجامع الصحيح لنبخاري، باب الغيرة، ۷۸۶/۲

الصحيح لمسلم، باب جواز ارداد المرأة لا حبه، ۲۱۸/۲

فتح الباري للعسقلاني، ۳۵۶/۱، اتحاف السادة للزبيدي، ۴۱۱/۵

الطبقات الكبرى لابن سعد، ۱۸۱/۸، المستند لاحمد بن حنبل، ۳۴۷/۶

فكنت أعلف فرسه وأستقي الماء وأحرز غربه وأعجن ، ولم أكن أحسن أخبز ، وكان يخبز جارات لي من الأ نصار وكن نسوة صدق ، وكنت أنقل النوى من أرض الزبير التي أقطعه رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم على رأسي وهي مني على ثلثي فرسخ ، فحقت يوما والنوى على رأسي ، فلقبت رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم ومعه نفر من النصار فدعاني ، ثم قال: أخ، أخ ليحملني خلفه ، فاستحييت أن أسير مع الرجال ، وذكرت الزبير فقلت : لقيني رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم وعلى رأسي النوى ومعه نفر من أصحابه ، فأناخ لا ركب فاستحييت منه وعرفت غيرتك ، فقال: والله ، لحملك النوى كان أشد على من ركوبك معه ، فقالت: حتى أرسل إلى أبو بكر بعد ذلك به خادم يكفيني سياسة الفرس فكانما اعتقني۔

حضرت اسماء بنت ابی بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ مجھ سے حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جس وقت شادی کی اس وقت نہ انکے پاس مال تھا اور نہ کوئی غلام اور نہ کوئی اور دوسری چیز، صرف ایک کھجور کا باغ اور ایک انکا گھوڑا تھا۔ میں اس گھوڑے کیلئے چارہ لاتی، پانی پلاتی، اور کنویں سے پانی لا کر آتا گوئہ حتی۔ چونکہ مجھ سے روٹی پکانا اچھی طرح نہیں آتی تھی اس لئے میری پڑوسن انصاری عورتیں روٹی پکا دیتی تھیں۔ وہ دیانت دار اور سچی عورتیں تھیں۔ میں حضرت زبیر کے اسی باغ سے جو سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انکو عطا کیا تھا کھجور کے دانے جمع کر کے دو میل دور سے لاتی تھی۔ ایک دن میں سر پر گٹھری رکھ کر لا رہی تھی کہ راستہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ملاقات ہو گئی۔ سرکار کے ساتھ انصار کی ایک جماعت بھی تھی۔

سرکار نے مجھے دیکھ کر بلایا تاکہ مجھے پیچھے اونٹ پر بٹھالیں۔ لیکن مجھے مردوں کے ساتھ سفر کرتے ہوئے شرم محسوس ہوئی۔ اس لئے میں نے منع کر دیا مجھے حضرت زبیر کی غیرت کا خیال بھی مانع ہوا۔ کیونکہ حضرت زبیر صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین میں نہایت غیرت مند صحابی تھے۔ سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انکی شرمندگی کو سمجھ گئے اور آگے بڑھ گئے۔ پھر جب میں گھر آئی اور میں نے پورا واقعہ حضرت زبیر کو سنایا تو حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا: تمہارا گٹھلیاں سر پر لٹکر چلنا مجھ پر زیادہ سخت تھا اس سے کہ تم حضور کے

ساتھ سوار ہو لیتیں۔ پھر حضرت امیر المؤمنین سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کے بعد میرے لئے غلام بھیج دیا کہ گھوڑے کی خدمت کیا کرتا تھا۔ تو گویا آپ نے مجھے آزاد کر دیا۔

فتاویٰ رضویہ ۵/۵۹۳

### (۴) اکثر عورتیں شوہر کی نافرمانی کی وجہ سے جہنمی ہیں

۱۵۷۷۔ عن عبد الله بن عباس رضي الله تعالى عنهما قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: رَأَيْتُ النَّارَ قَلَمَ أَرَكَا الْيَوْمَ مَنظَرًا قَطُ، وَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا النِّسَاءَ قَالُوا: لِمَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: بِكُفْرِهِنَّ، قِيلَ: يَكْفُرْنَ بِاللَّهِ، قَالَ: يَكْفُرْنَ الْعَشِيرَ، وَيَكْفُرْنَ الْإِحْسَانَ، لَوْ أَحْسَنْتَ إِلَى إِحْدَثُنَّ لَدَّخَرْتُ لَمْ رَأَتْ مِنْكَ شَيْئًا، قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ مِنْكَ شَيْئًا قَطُ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے آج دوزخ کو ملاحظہ کیا تو آج جیسا منظر کبھی نہیں دیکھا۔ اور دوزخ میں میں نے اکثر عورتوں کو دیکھا۔ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے عرض کیا: یا رسول اللہ اس کی وجہ کیا ہے؟ سرکار نے فرمایا: ان کے کفر کی وجہ سے، عرض کیا گیا: کیا اللہ تعالیٰ کا کفر کرتی ہیں؟ فرمایا: اپنے شوہروں کی ناشکری کرتی ہیں۔ اور احسان نہیں مانتیں۔ اگر تم ان میں سے کسی کے ساتھ ایک طویل زمانے تک بھلائی کرتے رہے پھر تمہاری طرف سے تھوڑی سی کوئی بات خلاف مزاج دیکھے تو کہے گی میں نے تمہارے کبھی بھلائی نہیں دیکھی۔

فتاویٰ رضویہ ۵/۵۸۳

### (۵) شوہروں کی اطاعت پر عظیم اجر

۱۵۷۸۔ عن عبد الله بن عباس رضي الله تعالى عنهما قال: جاءت امرأة الى رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم فقالت: انى رسالة النساء اليك، والله ما

۷۸۳/۲

۱۵۷۷۔ الجامع الصحيح للبخاری، باب كتمان العشير،

۲۹۸/۱

الصحيح لمسلم، باب الكسوف،

۳۰۳/۳

التحفة لابن عبد البر،

☆ ۲۹۸/۹

فتح الباری للسفلاتی،

۳۰۶/۴

مجمع الروايات للهيثمی،

☆ ۸۶۲/۵، ۱۴۵۶۹

۱۵۷۸۔ کثر العمال للمضی،

۱۵۲/۹

اتحاف السادة للريدي،

☆ ۴۶۳/۸، ۱۵۹۱۴

المصنف لعبد الرزاق،

منهن امرأة علمت اولم تعلم الا وهي تهوى مخرجي اليك ، الله رب الرجال والنساء والتهن ، وانت رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم الى الرجال والنساء ، كتب الله تعالى الجهاد على الرجال ، فان اصابوا احروا، وان امشهدوا كانوا احياء عند ربهم يرزقون ، فما يعدل ذلك من النساء ؟ قال: طَاعَتُهُنَّ لِأَزْوَاجِهِنَّ ، وَالْمَعْرِفَةُ بِحَقُوقِهِمْ وَقَلِيلٌ مِّمَّنْ يَفْعَلُوهُ.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر ایک بی بی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں عورتوں کی بھیجی ہوئی عورت ہوں۔ جن عورتوں کو میری اس حاضری کی خبر ہے وہ، اور جنہیں خبر نہیں ہے وہ سب اس بات کی خواہش مند ہیں کہ میں ایک بات آپ سے دریافت کروں۔ وہ بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ مردوں اور عورتوں سب کا پروردگار ہے۔ اور حضور سب کیلئے رسول بن کر مبعوث ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے مردوں پر جہاد فرض کیا ہے کہ فتح پائیں تو دولت مند ہو جائیں۔ اور شہید ہوں تو اپنے رب تبارک و تعالیٰ کے پاس زندہ رہیں اور رزق پائیں۔ اور ہم عورتیں انکے کاموں کا انتظام کرتی ہیں۔ تو ہمارے لئے وہ کوئی اطاعت ہے جو ثواب میں جہاد کے برابر ہو؟ سرکار نے ارشاد فرمایا: شوہروں کی اطاعت اور انکے حق پہچاننا۔ لیکن وہ عورتیں بہت کم ہیں جو اپنے شوہروں کے ان حقوق کی کامل طور پر ادائیگی کرتی ہیں۔

قادی رضویہ ۵۸۴/۵

## (۶) شوہروں کی فرمانبردار عورتیں جنتی ہیں

۱۵۷۹۔ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: اتت ابْنِي صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْرَأَةٌ مَعَهَا صَبِيَاءٌ لَهَا، قَدْ حَمَلَتْ أَحَدَهُمَا وَهِيَ تَقُودُ الْآخَرَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: حَامِلَاتٌ وَالْإِدَاثُ مُرْضِعَاتٌ رَجِيْمَاتٌ بِأَوْلَادِهِنَّ لَوْلَا مَا يَأْتِيَنَّ إِلَيَّ أَزْوَاجُهُنَّ دَخَلَ مُصَلِّيَاتُهُنَّ النَّحَّةَ.

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ

۱۵۷۹۔	السس لاہن ماجہ ،	باب المرأة قادی حق زوجها ،	۱۴۶/۱
المسد لاحمد بن حنبل ،	۲۵۲/۵ ☆	المستدرک للحاکم ،	۱۷۲/۴
المعجم الکبیر لطبرانی ،	۳۰۲/۸ ☆	الدر المشور للسیوطی ،	۱۵۴/۲
المصنف لعبدالرزاق ، ۲۰۶۰۶ ، ۳۰۳/۱۱ ☆	المعجم الصغیر لطبرانی ،	۴۷/۲	

علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں ایک عورت حاضر آئیں۔ انکے ساتھ دو بچے تھے۔ ان میں سے ایک حمل میں تھا، اور دوسرا گود میں۔ سرکار نے ارشاد فرمایا: حمل کی سختیاں اٹھانے والیاں، ولادت کی تکلیف برداشت کرنے والیاں، دودھ پلانے والیاں، اور اولاد سے محبت و شفقت سے پیش آنے والیاں اگر اپنے شوہروں کی نافرمانیاں نہ کریں تو سیدھی جنت میں جائیں۔

(۷) شوہر کی نافرمانی سے بیوی نکاح سے خارج نہیں ہوتی

۱۵۸۰۔ عن عبد الله بن عباس رضي الله تعالى عنهما قال: جاء رجل الى رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم فقال: ان امرأتى لاتمنع بد لامس ، قال: غَرَبَتْهَا ، قال: اخاف ان تتبعها نفسى ، قال: فَاسْتَمْتَعْ بِهَا۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک مرد حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: میری بیوی ہر کس و نا کس سے خلوت گزیر ہو جاتی ہے۔ حضور نے فرمایا: طلاق دے ڈال۔ بولے: مجھے خوف ہے کہ میری خواہش اس سے کہیں وابستہ نہ رہے۔ فرمایا: تو تم اس سے فائدہ حاصل کرتے رہو۔ ۱۲ م

## ۵۔ نسب و رضاعت

### (۱) اچھے نسب والوں میں نکاح کرو

۱۵۸۱۔ عَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةَ الصَّدِيقَةِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : تَخَيَّرُوا لِنُطْفِئِكُمْ ، فَإِنْ كُنْتُمْ لَا كُفَاءَ ، وَأَنْتُمْ كُنْتُمْ إِلَيْهِمْ ۔  
ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے نطفہ کیلئے اچھی جگہ تلاش کرو۔ کفو میں بیاہو اور کفو سے بیاہ کر لاؤ۔

۱۵۸۲۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : تَخَيَّرُوا لِنُطْفِئِكُمْ وَاجْتَبَيُْوا هَذَا السَّوَادَ فَإِنَّهُ لَوْثٌ مَشْوَةٌ ۔  
حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے نطفہ کیلئے اچھی جگہ تلاش کرو کہ اور اس سیاہی سے بچو کہ یہ بد صورت رنگ ہے۔

۱۵۸۳۔ عَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةَ الصَّدِيقَةِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : تَخَيَّرُوا لِنُطْفِئِكُمْ فَإِنَّ النِّسَاءَ يَلِدْنَ أَشْبَاءَ إِخْوَانِهِنَّ وَأَخَوَاتِهِنَّ ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی

۱۵۸۱۔	السنن لابن ماجہ،	باب الاكفاء،	۱۴۲/۱
السنن الکبریٰ للبیہقی،	۱۳۳/۷	☆	نصب الراية للریلمی،
فتح الباری للعسقلانی،	۱۲۵/۹	☆	اتحاف السادة للرییدی،
کنز العمال للمفتی، ۴۵۵۹۳،	۳۰۱/۱۶	☆	تاریخ دمشق لابن عساکر،
المفتی لنعرفی،	۱۲۰/۴	☆	الجامع الصغير للسيوطی،
المستدرک للحاکم،	۱۷۷/۲	☆	
۱۵۸۲۔	کنز العمال للمفتی، ۴۴۵۵۷،	☆	۲۹۵/۱۶
۱۵۸۳۔	کنز العمال للمفتی، ۴۴۵۵۶،	☆	۲۹۵/۱۶
الجامع الصغير للسيوطی،	۱۹۶/۱	☆	۲۴۲/۵
		☆	الکامل لابن عدی،

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے نطفہ کے لئے اچھی جگہ تلاش کرو، کہ عورتیں اپنے ہی کنبہ کے مشابہ بنتی ہیں۔

۱۵۸۴۔ عن أنس بن مالك رضي الله تعالى عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: تَزَوَّجُوا فِي الْجَحْرِ الصَّالِحِ، فَإِنَّ الْعُرُقَ دَسَّاسٌ۔  
حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اچھی نسل میں شادی کرو، کہ عورتیں اپنے ہی کنبہ کے مشابہ بنتی ہیں۔

۱۵۸۵۔ عن أبي سعيد الخدري رضي الله تعالى عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: إِبْهَاتُكُمْ وَخَضِرَاءُ الدَّمَنِ، الْمَرْأَةُ الْحَسَنَاءُ فِي الْمَنْبِيتِ السُّوِّ۔  
حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گھوڑے کی ہریالی سے بچو۔ بری نسل میں خوبصورت عورت۔

اراءة الادب ۳۳

## (۲) شریف ورذیل کا ثبوت

۱۵۸۶۔ عن عبدالله بن عباس رضي الله تعالى عنهما قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: النَّاسُ مَعَادِنٌ كَمَعَادِنِ الدُّخْبِ وَالْفِضَّةِ، وَالْعِرْقُ دَسَّاسٌ، وَأَدَبُ السُّوِّ كَعِرْقِ السُّوِّ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جیسے سونے چاندی کی مختلف کانیں ہوتی ہیں یونہی آدمیوں کی ہیں، اور رگ خفیہ اپنا کام کرتی ہے، اور برادب بری رگ کی طرح ہے۔

اراءة الادب ۳۲

۱۵۸۴۔ اتحاف لاسادة للزبيدي،	☆	۳۴/۱	کثر العمال للمتنقي، ۴۴۵۵۹، ۱۶/۱۶، ۲۹۶/۱۶
الکامل لابن عدي،	☆	۷۳/۷	الحامع الصغير للسيوطي، ۱۹۷/۱
۱۵۸۵۔ کثر العمال للمتنقي، ۴۴۵۸۷، ۱۶/۳۰۰	☆		اتحاف السادة للزبيدي، ۳۴۸/۵
۱۵۸۶۔ المسند لاحمد بن حبل،	☆	۵۳۹/۲	اتحاف السادة للزبيدي، ۷۴/۱





وسلم، قال: يُبْلَغُ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ۔

حضرت ابو نضرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ سے یہ حدیث ان صحابی نے روایت کی جنہوں نے ایام تشریق میں حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے حجۃ الوداع کے موقعہ پر خطبہ سنا تھا۔ حضور نے فرمایا: اے لوگو! سنتے ہو، بیشک تمہارا رب ایک ہے۔ اور بیشک تمہارے باپ ایک ہیں۔ خبردار کسی عربی کو عجمی پر فضیلت نہیں، نہ عجمی کو عربی پر، اور نہ گورے کو کالے پر، اور نہ کالے کو گورے پر مگر تقویٰ کی بنا پر، کیا میں نے اللہ تعالیٰ کا پیغام تم تک پہنچا دیا؟ سب نے عرض کیا: اللہ کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہم تک پیغام خداوندی پہنچا دیا۔ پھر فرمایا: یہ کونسا دن ہے؟ سب نے عرض کیا: حرمت والا دن، پھر فرمایا: یہ کونسا مہینہ ہے؟ سب نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا: حرمت والا مہینہ، فرمایا: یہ کونسا شہر ہے؟ عرض کیا: حرمت والا شہر، فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ نے تمہارے درمیان تمہارے جان و مال اسی طرح حرام فرمادئے ہیں جس طرح یہ حرمت والا دن تمہارے اس مہینہ اور شہر میں۔ فرمایا: کیا میں نے پیغام خداوند قدوس کو تم تک پہنچا دیا؟ عرض کیا: اللہ کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہم تک پہنچا دیا۔ فرمایا: تو چاہئے کہ حاضرین عائین تک میرا یہ پیغام پہنچا دیں۔ ۱۲

۱۵۸۹۔ عن ابی ذر العماری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لی: اَنْظُرْ اِذَا قَانَتْ لُسْتُ بِخَيْرٍ مِنْ اَحْمَرَ وَلَا اَسْوَدَ، اِلَّا اَنْ تَقْضِلَهُ بِتَقْوٰی۔

حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دیکھو! تم کسی گورے اور کالے سے بہتر نہیں ہو سکتے۔

ہاں فضیلت تقویٰ کی بنا پر ہوتی ہے۔ ۱۲م

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ان دونوں احادیث میں آیت کریمہ اِنْ اُكْرِمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ کی طرح سلب فضل کلی ہے نہ سلب کلی فضل۔

اراءة الادب ۵۳

## (۴) نسب بدلنا حرام ہے

۱۵۹۰۔ عن ابی بکرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: مَنْ ادَّعى إِلَى غَیْرِ اَبِیْهِ وَهُوَ یَعْلَمُ اَنَّهُ غَیْرُ اَبِیْهِ فَالْحَنَّةُ عَلَیْهِ حَرَامٌ۔  
حضرت ابو بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو اپنے باپ کے سوا دوسرے کو دانستہ اپنا باپ بتائے اس پر جنت حرام ہے۔

ارادة الادب ۶۳

۱۵۹۱۔ عن أمير المؤمنين علي المرتضى كرم الله تعالى وجهه الكريم قال: قال رسول الله صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: مَنْ ادَّعى إِلَى غَیْرِ اَبِیْهِ اَوْ اَنْتَمَى إِلَى غَیْرِ مَوَالِیْهِ فَعَلِیْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ، لَا یَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ

۱۰۰۱/۲	كتاب العرائض،	۱۵۹۰۔ الجامع الصحيح للبخاری،
۴۴۲/۱	كتاب الحج،	الصحيح لمسلم،
۱۹۷/۶	باب فی الارجل یتسمى الى غیر موالیه	السنن لابی داؤد، ادب، ۱۲۰،
۱۹۱/۲	باب من ادعى الى غیر ابيه	السنن لابن ماجه،
۱۷۴/۱	المسند لاحمد بن حنبل،	السنن الکبری للبیہقی،
۵۳۷/۸	المصنف لابن ابی شیبہ،	السنن للدارمی،
۲۳۱۴	مشکوۃ المصابیح للثریری،	الترغیب و الترہیب للمنذری،
۵۴/۱۲	فتح الباری لعسقلانی،	الصحيح لابی حواء،
	☆ ۲۷۲/۹	شرح السنة للبغوی،
۴۹۵	باب تحریم تولی المعتق الى غیر موالیه،	۱۵۹۱۔ الصحيح لمسلم،
۳۳/۲	باب الوصۃ الوارث،	الجامع للترمذی، ۲۱۲۰،
۱۹۹/۲	باب الوصۃ الوارث،	السنن لابن ماجه،
۲۴۴/۲	السنن للطریمی،	المسند لاحمد بن حنبل،
۵۳۷/۸	المصنف لابن ابی شیبہ،	السنن للدار قطنی،
۹۸/۱	مجمع الزوائد للہیثمی،	الترغیب و الترہیب للمنذری،
۲۵۲۳	المطالب العالی لابن حجر،	نصب الرایۃ للریلعی،
۳۴/۱۷	المصمم الکبیر للطبرانی،	کنز العمال للمتقی، ۱۲۹۱۶، ۲۹۲/۵
۱۶۶/۷	التاریخ الکبیر للبخاری،	البداية و النہایۃ لابن کثیر، ۲۴۸/۴
۵۸/۲	جامع مسانید ابی حنیفہ،	تاریخ بغداد للمعطوب، ۲۴۷/۲
۴۳۳	الادب المفرد للبخاری،	الاسرار العرفیۃ لعلی القاری، ۲۷۱

صَرَفًا وَلَا عَدْلًا۔

فتاویٰ رضویہ حصہ دوم ۹/۱۰۷

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے اپنے باپ کے علاوہ کسی دوسرے کی طرف نسبت کی، یا اپنے آزاد کرنے والے آقا کے علاوہ کسی دوسرے مولیٰ کی طرف خود کو منسوب کیا تو اس پر اللہ تعالیٰ کی، فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی لعنت، قیامت کے دن اللہ تعالیٰ نہ اس کا فرض قبول فرمائے اور نہ نفل۔ ۱۲

### (۳) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

شرع مطہر میں نسب باپ سے لیا جاتا ہے۔ جس کے باپ دادا پٹھان یا مغل یا شیخ ہوں وہ انہیں قوموں سے ہوگا۔ اگرچہ اسکی ماں اور دادی سب سیدانیاں ہوں۔ ہاں اللہ تعالیٰ نے یہ فضیلت خاص امام حسن اور امام حسین اور انکے حقیقی بھائی بہنوں کو عطا فرمائی۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔ کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بیٹے ٹھہرے پھر انکی جو خاص اولاد ہے، ان میں بھی وہی قاعدہ عام جاری ہوا۔ کہ اپنے باپ کی طرف منسوب ہوں۔ اسی لئے سبطین کریمین کی اولاد سید ہیں۔ نہ بنات فاطمہ زہراء کی اولاد کہ وہ اپنے والدوں ہی کی طرف نسبت کی جائیگی۔

فتاویٰ رضویہ ۵/۸۶۵

### (۵) ولد الزنا پر کوئی گناہ نہیں

۱۵۹۲۔ عَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةَ الصَّدِيقَةِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْسَ عَلَى وَلَدِ الزَّانَا مِنْ وَزْرِ آبَائِهِ شَيْءٌ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: والدین کا گناہ ولد الزنا پر کچھ نہیں۔

فتاویٰ رضویہ ۵/۴۵۷

## (۶) حرامی بچہ عمو مابہ خصلت ہوتا ہے

۱۵۹۳۔ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: وَلَدُ الزَّانَا شَرُّ الثَّلَاثَةِ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: زنا کا بچہ ماں باپ سے بھی بدتر ہوتا ہے۔

۱۵۹۴۔ عن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: وَلَدُ الزَّانَا شَرُّ الثَّلَاثَةِ إِذَا عَمِلَ بِعَمَلِ آبَائِهِ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: زنا کا بچہ ماں باپ سے بھی بدتر ہوتا ہے اگر ان جیسے کام کرے۔ ۱۲م

۱۵۹۵۔ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: فَرَحُ الزَّانَا لَأَنَّا نُولُ الْهَوَا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: زنا کا بچہ جنت میں داخل نہیں ہوگا۔

۱۵۹۶۔ عن ابی موسیٰ الأشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: لَا يَتَّبِعِي عَلَى النَّاسِ إِلَّا وَلَدُ بَغْيٍ وَالْإِنُّ فِيهِ عِرْقِي مِنْهُ۔

فتاویٰ رضویہ ۱۲۳/۳

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: زنا کا بچہ جنت میں داخل نہیں ہوگا۔

۱۵۹۳۔ المستدرک للحاکم	☆	۱۰۰/۴	☆	المس الکبریٰ للبیہقی،	۹۱/۳
مجمع الرواۃ للہیثمی،	☆	۲۵۷/۶	☆	العلل المتناہیۃ،	۲۸۳/۲
المسند للاحمد بن حبل،	☆	۲۱۱/۲	☆	السلسلۃ الصحیحۃ للالبانی،	۶۷۲
الکامل لابن عدی،	☆	۹۱/۳	☆		
۱۵۹۴۔ المعجم الکبریٰ للطبرانی،	☆	۳۴۶/۱۰	☆	المس الکبریٰ للبیہقی،	۵۸/۱۰
۱۵۹۵۔ کنز العمال للمصنف،	☆	۱۳۰۸۹، ۳۳۲/۵	☆		
۱۵۹۶۔ مجمع الرواۃ للہیثمی،	☆	۲۳۲/۵	☆	الدر المشور للمصطفیٰ،	۳۰۴/۳
کنز العمال للمصنف،	☆	۱۳۰۹۳، ۲۳۲/۵	☆	التاریخ الکبیر للبخاری،	۱۰۶/۴
کشف المعانی للمصنف،	☆	۵۱۶/۲	☆		

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگوں پر ظلم نہ کرے مگر زنا کی اولاد، اور وہ جس میں اسکی کوئی رگ ہو۔

۱۵۹۷۔ عن عبد الله بن عمر و رضى الله تعالى عنهما قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ وَلَدُ زَيْنَةٍ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: زنا کا بچہ جنت میں داخل نہیں ہوگا۔ ۱۲م

(۴) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ان احادیث کا مطلب یہ ہے کہ جب حرامی بچہ بھی وہی حرکات اختیار کرے۔ یا یہ مطلب ہے کہ یہ عادتوں اور خصلتوں میں غالباً ان سے بھی بدتر ہوتا ہے جبکہ علم و عمل اسکی اصلاح نہ کریں۔ کہ برے عزم سے بری ہی کھیتی ہی غلط پیدا ہوتی ہے۔  
ع شمشیر نیک زآہن بد چوں کند کسے۔

یہ مطلب ہے کہ غالباً اس سے وہ افعال صادر ہونگے جو سابقین کے ساتھ دخول جنت سے روکیں گے۔ فتاویٰ رضویہ ۵/۲۵۸

(۷) بچہ بستر والے کا اور زانی کے لئے پتھر

۱۵۹۸۔ عن أم المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالى عنها قالت: احتصم سعد بن أبي وقاص وعبد بن زمعة في غلام، فقال سعد: هذا يا رسول الله ابن أختي عتبة بن أبي وقاص، عهد إلى أمه ابنه، انظر إلى شبهه، وقال عبد بن زمعة: هذا أختي يا رسول الله! ولد علي فراش أبي من ولیدته، فنظر رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم إلى شبهه فرأى شبهاً يسيراً بعتبة، فقال: هو لك يا عبد! الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَكَمُ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت سعد بن ابی وقاص اور عبد بن زمعہ کے درمیان ایک بچے کے بارے میں اختلاف ہو گیا۔ حضرت

۱۵۹۷۔ کثر العمال للمتقی، ۱۳۰۹۶، ۳۳۳/۵ ☆ حلیۃ الاولیاء لابی نعیم، ۳۰۷/۳

مشکل الآثار للطحاوی، ۹۳/۱ ☆ کشف العماء للعجلونی، ۴۷۰/۲

۱۵۹۸۔ الصحيح لمسلم، باب الولد للفراش، ۴۷۰/۱

سعد نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ میرا بھتیجا عتبہ بن ابی وقاص کا لڑکا ہے۔ انہوں نے مجھ سے یہ عہد لیا تھا کہ وہ میرا بیٹا ہے (تم اسکی پرورش کرنا) سرکار دیکھئے! یہ بچہ میرے بھائی سے کتنا مشابہ ہے۔ عبد بن زمعہ نے کہا یا رسول اللہ! یہ میرا بھائی ہے۔ میرے والد کے بستر پر انکی ہانڈی سے پیدا ہوا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب بچے کو دیکھا تو کامل طور پر عتبہ بن ابی وقاص سے مشابہ تھا۔ لیکن پھر بھی وہ بچہ عبد بن زمعہ کو دیتے ہوئے فرمایا: بچہ اسکا ہے جسکے بستر پر پیدا ہوا اور زانی کیلئے پتھر ہیں۔

### (۵) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

جو عورتیں شوہر والی ہیں انکا حمل شوہر ہی کا قرار پائے گا۔ خواہ اس عورت کا حمل زنا سے

فتاویٰ رضویہ ۱۹۹/۵

ہو۔

### (۸) رشتہ و نسب کی طرح ہے

۱۵۹۹۔ عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: أَلْوَلَاءُ لِحِمَّةٍ كَلَحْمَةِ النَّسَبِ لَا يُبَاعُ وَلَا يُؤْتَىٰ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

وسلم نے ارشاد فرمایا: دلاء ایک رشتہ ہے جو نسب کے رشتہ کی طرح ہوتا ہے۔ نہ اسکو بیچا جاسکتا

ہے۔ نہ ہیہ کیا جاسکتا ہے۔

۶۔ (امام) احمد رضا قدس سرہ فرماتے ہیں

ہمارے امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اساتذہ امام عطاء بن رباح رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مذہب یہ تھا

کہ جو شخص جس کے ہاتھ پر مسلمان ہوا اسکی دلاء اسی کیلئے ہے۔

۳۷۹/۴	المستدرک للحاکم	☆	۲۴۰/۶	السنن الکبریٰ للبیہقی	☆
۶۹/۳	التہذیب لابن عبد البر	☆	۵/۹، ۱۶۱۴۹	المصنف لعبد الرزاق	☆
۳۲۴/۱۰	کثر العمال للمفتی	☆	۲۳۱/۵	مجمع الزوائد للہیثمی	☆
۳۵۰/۵	الکامل لابن عدی	☆	۱۰۹/۶	ارواء الغلیل للالبانی	☆
۴۸۱/۲	کشف الکفاء للعجلونی	☆	۱۶۴۵	علل الحدیث لابن ابی حاتم	☆
۱۷۳/۲	جامع مسانید ابی حنیفہ	☆	۲۱۳/۴	تلخیص الحیبر لابن حجر	☆

۱۶۰۰۔ عن أنس بن مالك رضي الله تعالى عنهما قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: مَوْلَى الْقَوْمِ مِنْ أَنْفُسِهِمْ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کی ولایت جس قوم کیلئے ہو وہ اسی میں گنا جاتا ہے۔

۱۶۰۱۔ عن أبي أُمَامَةَ الْبَاهِلِي رضي الله تعالى عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: مَنْ أَسْلَمَ عَلَى يَدَي رَجُلٍ فَلَهُ وَلَاةٌ۔

حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کے ہاتھ پر کوئی شخص ایمان لائے تو اس کا رشتہ ولایت اسی سے قرار پائیگا۔

۱۶۰۲۔ عن عبد الله بن عمر رضي الله تعالى عنهما قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: مَنْ أَسْلَمَ مِنْ أَهْلِ فَارِسٍ فَهُوَ قَرَشِيٌّ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اہل فارس کا جو شخص بھی ایمان لائے وہ قرشی ہے۔

فتاویٰ رضویہ ۵/۳۵۷

## (۹) رضاعت سے حرمت ثابت ہو جاتی ہے

۱۶۰۳۔ عن أم المؤمنين عائشة الصديقة رضي الله تعالى عنها قالت : قال

۱۰۰۰/۲	باب مولى القوم من انفسهم	۱۶۰۰۔	الجامع الصحيح للبخارى،
۲۳۳/۱	باب الصدقة على بن هاشم		المس لابن داود،
۳۵۲/۸	☆ شرح السنة للبغوی،	۱۵۱/۲	المس الکبری للبیہقی،
۴۰۴/۲	☆ نصب الرایة للزیلعی،	۳۰۴۴	مشکوۃ المصابیح للنبیسی،
۱۳۶/۴	☆ اتحاف السادة للریدی،	۴۸/۱۲	فتح الباری للعسقلانی،
۳۳۸/۱	☆ الکامل لابن عدی،	۴۵۶/۶، ۱۶۵۱۷	کنز العمال للمفتی،
۳۲۴/۱۰، ۲۹۶۲۶	☆ کنز العمال للمفتی،	۱۳۵/۲	۱۶۰۱۔ الکامل لابن عدی،
	☆	۱۸۱/۴	السنن للدارقطنی،
	☆	۳۸۳/۴، ۱۱۰۲۱	۱۶۰۲۔ کنز العمال للمفتی،
۱۳۷/۱	باب ما جاء يحرم من الرضاغة الخ،		۱۶۰۳۔ الجامع للترمذی،
۴۵۲/۷	☆ المس الکبری للبیہقی،	۳۷۱/۶، ۱۵۶۶۱	کنز العمال للمفتی،
۳۳۶/۵	☆ اتحاف السادة للریدی،	۴۷۹۵	جمع الحوامع للسيوطی،



رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ مِنَ الرِّضَاعَةِ مَا حَرَّمَ مِنَ الْوِلَادَةِ  
 ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی  
 اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ نے رضاعت کے رشتہ سے ان عورتوں کو حرام  
 فرمادیا جن کو نسب سے حرام فرمایا۔

فتاویٰ رضویہ ۵/۳۴۲

۶/۳	الطیقات الکبریٰ لابن سعد،	☆	۲۸۵/۶	۱۵۰۳۔ ارواء الغلیل للالبانی،
۳۵۳/۱۰	المعجم الکبیر للطبرانی،	☆	۱۳۲/۱	المسند للاحمد بن حنبل،
۳۵۳/۱۰	المعجم الکبیر للطبرانی،	☆	۹۴۸	السنن لسعید بن منصور،

## ۶۔ اعلان نکاح

### (۱) اعلان نکاح اور مساجد میں انعقاد مسنون ہے

۱۶۰۴۔ عن أم المؤمنين عائشة الصديقة رضي الله تعالى عنها قالت : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: **أَعْلِنُوا هَذَا النِّكَاحَ ، وَاجْعَلُوهُ فِي الْمَسَاجِدِ ، وَاضْرِبُوا عَلَيْهِ بِالْخُفُوفِ**۔  
فتاویٰ رضویہ ۱۹۱/۱۰

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نکاح کا اعلان کرو، اور انعقاد مسجدوں میں کیا کرو، اور اعلان کیلئے دف بجاؤ۔ ۱۲م

### (۲) نکاح میں لوگوں کو اطلاع ضروری ہے

۱۶۰۵۔ عن محمد بن حاطب الحمصي رضي الله تعالى عنه قال: قال رسول الله

۱۲۹/۱	باب ما جاء في اعلان النكاح	۱۵۰۴۔ الجامع للترمذی
۵۶/۱	باب اعلان النكاح	السنن لابن ماجه
۲۸۹/۴	☆ مجمع الروائد للبهشي	الجامع الصغير للسيوطي
۲۳۲/۵	☆ اتحاف السادة للريدي	حلية الاولياء لابی نعم
۲۲۶/۹	☆ فتح الباري للعقلائي	الس الكبير للبيهقي
۲۹۱/۱۶، ۱۴۵۳۴	☆ كنز العمال للمفتي	كشف الغطاء للمجلوبي
۵/۴	☆ المسند لاحمد بن حنبل	ميران الاعتدال
۴۷/۹	☆ شرح السنة للبعوي	المستدرک للحاکم
۱۷۴/۱	☆ تاريخ اصمهان لابی نعم	المعنى للعراقي
۱۲۹/۱	باب ما جاء في اعلاناتك النكاح	۱۶۰۵۔ الجامع للترمذی
۷۵/۲	اعلان النكاح بالصوت و ضرب الدف	الس لیساني، کتاب النکاح
۱۳۸/۱	باب اعلان النكاح	السنن لابن ماجه
۲۸۹/۷	☆ الس الكبير للبيهقي	المسند لاحمد بن حنبل
۲۴۲/۱۹	☆ المعجم الكبير للطبراني	المستدرک للحاکم
۳۱۲۳	☆ مشکوة المصابيح للتبريزي	الس لسعيد بن منصور
۲۶۳/۴	☆ شرح السنة للبعوي	كنز العمال للمفتي، ۴۴۵۵۲، ۲۹۵/۱۶
۵۰/۷	☆ ارواء الغليل للالباني	فتح الباري للعقلائي
۴۳/۲	☆ المعنى للعراقي	آداب الرفاع للالباني
۵۳۰	☆ تذكرة الموضوعات لابی القيسراني	اتحاف السادة للريدي

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: فَصُلِّ مَا بَيْنَ الْحَلَالِ وَالْحَرَامِ الذَّفِّ وَالصَّوْتُ فِي النِّكَاحِ -  
 حاوی الناس ۹

حضرت محمد بن حاطب رحمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حلال و حرام (نکاح و زنا) کے درمیان فرق اعلان و دف کے ذریعہ ہے۔ ۱۲

### (۳) شادی میں گانے کی محفل کا حکم

۱۶۰۶۔ عَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةَ الصَّدِيقَةِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ : كَانَتْ عِنْدِي جَارِيَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ زَوْجَتُهَا ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَلَا تُعْنِينَ ، فَإِنَّ هَذَا الْحَيَّ مِنَ الْأَنْصَارِ يُجْبُونَ الْغِنَاءَ .

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میرے پاس ایک انصاری لڑکی تھی جسکی میں نے شادی کی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا عورتوں نے گانا نہیں گایا۔ کیونکہ اس قبیلہ انصار کے لوگ تو گانا پسند کرتے ہیں۔

### (۱) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ گانے باجے کہ ان بلاد میں معمول و رائج ہیں بلاشبہ ممنوع و ناجائز ہیں۔ خصوصاً وہ ناپاک ملعون رسم کہ بہت خزاں بے تمیز احمق جاہلوں نے شیاطین عنود ملائین بے بہود سے نیکی، یعنی فحش گالیوں کے گیت گوانا، مجلس کے حاضرین و حضرات کو لچھے دار سنانا، سدھیانہ کی عقیف پاک دامن عورتوں کو الفاظ زنا سے تعبیر کرنا کرانا، خصوصاً اس ملعون رسم کا مجمع زناں میں ہونا، ان کا اس ناپاک فاحشہ حرکت پر ہنسا، قہقہہ اڑانا، اپنی کنواری لڑکیوں کو یہ سب کچھ سنا کر بد لحاظ بنانا، بے حیا بے غیرت خبیث بے حمیت مردوں کا اس شہدین کو جائز رکھنا، کبھی برائے نام لوگوں کے دکھاوے کو جھوٹ سچا ایک آدھ بار جھڑک دینا، مگر بندوبست قطعی نہ کرنا، یہ شنیع گندی مرد و رسم ہے جس پر صد ہا لعنتیں اللہ عز و جل کی اترتی ہیں۔ اسکے کرنے والے، اس پر راضی ہونے والے، اپنے یہاں اسکا کافی انسداد نہ کرنے والے سب فاسق و فاجر مرتکب کبار مستحق غضب جبار و عذاب نار ہیں۔ والعیاذ باللہ جبارک و تعالیٰ، اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو ہدایت

بخشے۔ آمین۔

جس شادی میں یہ حرکتیں ہوں مسلمانوں پر لازم ہے کہ اس میں ہرگز شریک نہ ہوں۔ اگر نادانستہ شریک ہو گئے تو جس وقت اس قسم کی باتیں شروع ہوں فوراً فوراً اسی وقت اٹھ جائیں اور اپنی جو رو، بیٹی، ماں، بہن کو گالیاں نہ دلوائیں، فحش نہ سنوائیں، ورنہ یہ بھی ان ناپاکیوں میں شریک ہو گئے اور غضب الہی سے حصہ لیں گے۔ والعباذ باللہ رب العالمین۔

زنہار زنہار اس معاملہ میں حقیقی بہن بھائی بلکہ ماں باپ کی بھی رعایت و مروت روانہ رکھیں، کہ لا طاعة لاحد فی معصیۃ اللہ،

ہاں شرع مطہر نے شادی میں بغرض اعلان نکاح صرف دف کی اجازت دی ہے۔ جبکہ مقصود سے تجاوز کر کے لہو مکروہ و تحصیل لذت شیطانی کی حدود تک نہ پہنچے۔ ولہذا اعطاء شرط لگاتے ہیں کہ قواعد موسیقی پر نہ بجایا جائے، تال و سم کی رعایت نہ ہو، نہ اس میں جھانجھ ہوں، کہ وہ خواہی نخواستی مطرب و نا جائز ہیں، پھر اسکا بجانا بھی مردوں کو ہر طرح مکروہ ہے، نہ شرف والی بیبیوں کے مناسب، بلکہ نا بالذہ بھوٹی بھوٹی بچیاں یا لونڈیاں بھانجیں اور اسکے ساتھ کچھ سیدھے سادھے اشعار، یا سہرے سہاگ ہوں جن میں اصلاً نہ فحش ہو، نہ کوئی بے حیائی کا ذکر، نہ فسق و فجور کی باتیں، نہ مجمع زناں یا فاسقاں میں عشقیات کے چہرے، نہ نامحرم مردوں کو نفخہ عورات کی آواز پہنچے۔ غرض ہر طرح منکرات شرعیہ و مظان فتنہ سے پاک ہوں تو اس میں بھی مضائقہ نہیں۔ جیسے انصار کرام کی شادیوں میں سدھیانے جا کر یہ شعر پڑھا جاتا تھا۔

الیناکم الیناکم ☆ طحیانا و حیاکم

ہم تمہارے پاس آئے۔ ہم تمہارے پاس آئے۔ اللہ ہمیں بھی زندہ رکھے تمہیں بھی جلائے۔ بس اس قسم کے پاک صاف مضمون ہوں تو اصل حکم میں اس قدر کی رخصت ہے مگر حال زمانہ کے مناسب یہ ہے کہ مطلق بندش کی جائے۔ کہ جہاں حال خصوصاً زنان زماں سے کسی طرح امید نہیں کہ انہیں جو حد باندھ کر اجازت دی جائیگی۔ اسکے پابند رہیں گی۔ او ر حد مکروہ تک تجاوز نہ کریں گے۔ لہذا سرے سے فتنہ کا دروازہ ہی بند کیا جائے۔ نہ انگلی نکلنے کی جگہ پائیں گے نہ آگے پاؤں پھیلائیں گے۔ خصوصاً بازاری فاجرہ قاحشہ عورتیں رنڈیوں

ڈومنیوں کو ہرگز ہرگز قدم نہ رکھنے دیں، کہ ان سے حد شرعی کی پابندیاں محال عادی ہے، وہ بے حیائیوں فحش سراپائیوں کی خوگر ہیں۔ منع کرتے کرتے اپنا کام کر گزریں گی۔ بلکہ شریف زادوں کا ان آوارہ بد وضعوں کے سامنے آنا ہی سخت بے ہودہ و بیجا ہے۔ محبت بدزہر قاتل ہے اور عورتیں نازک شیشیاں جکے ٹوٹنے کی ادنیٰ ٹھیس بہت ہوتی ہے۔

### فتاویٰ رضویہ ۷/۸۷

۱۶۰۷۔ عن الربیع بنت معوذ بن عفراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت: جاء النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فدخل حین بنی علی، فجلس علی فراشی کمجلسک منی، ففعلت جویریات لنا یضربن بالدف، ویسدين من قتل من آبائی یوم بدر۔

حضرت ربیع بنت معوذ بن عفراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ جب میری رخصتی ہوئی تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے۔ اور اس طرح میرے بستر پر آکر جلوہ افروز ہوئے۔ جیسے آپ (خالد بن ذکوان راوی حدیث) بیٹھے ہیں پس کچھ لڑکیاں دف بجا کر اپنے ان بزرگوں کے کارنامے بیان کر رہی تھیں جو غزوہ بدر میں جام شہادت نوش فرما گئے تھے۔

۱۶۰۸۔ عن أم المؤمنین عائشة الصديقة رضی اللہ تعالیٰ عنہا انہا زفت امرأة الى رجل من الانصار، فقال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: يَا عَائِشَةُ! مَا كَانَ مَعَكُمْ لَهُوٌ، فَإِنَّ الْأَنْصَارَ يُحِبُّهُمْ اللَّهُوُ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ایک عورت کا نکاح کسی انصاری مرد کے ساتھ کر دیا: حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عائشہ! تمہارے پاس بچوں کیلئے کوئی گانے بجانے کی چیز نہیں کہ انصار کو یہ پسند ہے۔

۷۷۳/۲	باب ضرب الدف فی النکاح،	۱۶۰۷۔	الجامع الصحیح للبخاری،
۶۷۴/۲	باب فی العناء،		السنن لابی داؤد، الادب،
۵۵۸/۶	☆ اتعاف السادة للزبيدي،	۲۸۹/۷	السنن الکبریٰ لیبھی،
۴۷/۹	☆ شرح السنة للبغوی،	۲۰۲/۹	فتح الباری للعسقلانی،
	☆	۳۱۴۰	مشکوٰۃ المصابیح للبرزلی،
۷۷۵/۲	باب النسوة اللاتی یهدین الخ،	۱۶۰۸۔	الجامع الصحیح للبخاری،
۲۳۱	☆ تلیس ابیس لابی المحوری،	۹۴	آداب الزفاف للالبانی،

۱۶۰۹۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ: انكِحْتَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا ذَاتَ قَرَابَةٍ لَهَا مِنَ الْأَنْصَارِ، فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: أَهْدَيْتُمُ الْفَتَاةَ؟ قَالُوا: نَعَمْ، قَالَ: أَرْسَلْتُمْ مَعَهَا مَنْ تُغْنِي؟ قَالَتْ: لَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ الْأَنْصَارَ قَوْمٌ فِيهِمْ غَرْلٌ، فَلَوْ بَعَثْتُمْ مَعَهَا مَنْ يَقُولُ: أَتَيْنَاكُمْ أَتَيْنَاكُمْ، فَحَيَّانَا وَحَيَّاكُمْ۔  
 عادی الناس ۹

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنی کسی رشتہ دار لڑکی کا نکاح ایک انصاری سے کر دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم نے لڑکی کو رخصت کر دیا؟ صحابہ کرام نے عرض کیا: ہاں، فرمایا: کیا تم نے اسکے ساتھ کوئی گانے والی بھی بھیجی ہے۔ ام المؤمنین نے عرض کیا: نہیں، اس پر حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تم اسکے ساتھ کسی کو بھیج دیتے تو اچھا تھا جو یہ کہتی جاتیں۔ ہم تمہارے پاس آئے، ہم تمہارے پاس آئے۔ اللہ ہمیں بھی زندہ رکھے تمہیں بھی جلانے۔ ۱۱۳

۱۶۱۰۔ عَنْ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: لَقِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَوَارِيَّ يَتَغَيَّبُونَ بَقْلًا: تَحْيُونَا نَحْيِيكُمْ: فَوَقَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ دَعَاهُمْ فَقَالَ: لَا تَقُولُوا هَكَذَا، وَلَكِنْ قُولُوا: حَيَّانَا وَإِيَّاكُمْ، فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! اترخص للناس في هذا؟ قال: نَعَمْ، إِنَّهُ نِكَاحٌ لَا مَفْخَاحَ، أَشِيدُوا بِالنِّكَاحِ۔

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ملاقات چند بچیوں سے ہوئی جو گاری تھیں۔ تم ہمیں سلام کرو، ہم تمہیں سلام کریں۔ حضور سید عالم یہ سکر تشریف فرما ہوئے۔ اور انکو بلا کر فرمایا: اس طرح نہ کہو! بلکہ یوں کہو! اللہ تعالیٰ ہمیں اور تمہیں زندہ سلامت رکھے۔ ایک مرد بولے یا رسول اللہ! کیا لوگوں کو اس طرح کے گانے کی اجازت ہے؟ فرمایا: ہاں، یہ نکاح پے زنا نہیں، نکاح کا خوب چہ چا اور اعلان کرو۔

۱۶۱۱۔ عن عامر بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: دخلت علی قرظہ بن کعب وأبی مسعود الأنصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما فی عرس واذا جوارى یغنین فقلت: أی صاحبی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم واهل بدر! یفعل هذا عندکم فقال: اجلس إن شئت، فاسمع معنا، وإن شئت فاذهب، فانه قد رخص لنا فی اللہو عند العرس۔  
فتاویٰ رضویہ حصہ اول ۲۳۳/۹

حضرت عامر بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضرت قرظہ بن کعب اور حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس ایک شادی میں پہنچا، تو وہاں کچھ بچیاں گارہی تھیں۔ میں نے کہا: اے رسول اللہ کے بدری صحابہ! یہ تمہارے سامنے کیا ہو رہا ہے؟ بولے: بیٹھ جاؤ! چاہو تو سنو ورنہ چلے جاؤ کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شادیوں کے موقع پر اس طرح کی خوشی و مسرت والی چیزوں کی اجازت عطا فرمائی ہے۔ ۱۲م  
(۲) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام مینی عمدۃ القاری میں فرماتے ہیں وندہ نکاح میں دف بجانے اور اس جیسے کھیل کرنے کے جواز پر علماء کا اتفاق ہے۔  
مرقات میں ہے۔ کہا گیا ہے کہ وہ لڑکیاں نہ حد شہوت کو پہنچی تھیں اور نہ انکے دف میں جھانجھ تھے۔

اکمل الدین بابر تہی نے کہا: اس حدیث میں بغرض اعلان نکاح اور زفاف کے وقت دف بجانے کی دلیل ہے۔ بعض لوگوں نے ختنہ، عیدین، سفر سے آمد اور احباب کے اجتماع مسرت کو بھی اسی سے لاحق کیا ہے۔ نیز اس سے مراد وہ دف ہے جو انگلوں کے زمانے میں ہوتا تھا۔ لیکن اب ایسا دف جس میں جھانجھ ہوں وہ تو بالاتفاق مکروہ ہونا چاہئے۔

علامہ جامی نے فتاویٰ سراجیہ سے نقل کی کہ شادی میں دف بجانے کا جواز اسی وقت ہے کہ اس میں گفتگو نہ ہوں۔ اور طرب کے طور پر نہ بجایا جائے۔ زمانہ حدیث اور عہد رسالت میں دف کے اندر گفتگو ہونے کا ثبوت نہیں۔ یہ تو ایک نیا تماشا ہے جسے بعد کے لوگوں میں بیکاروں اور تماشاخیوں نے ایجاد کیا۔

خیال رہے کہ ہر بوجہ حرام ہے چھوٹا ہو یا بڑا۔ رہا وہ جو شادی وغیرہ میں جائز اور مباح فرمایا گیا۔ یعنی دف بجانا اور شعر پڑھنا مباح اور مندوب ارادے سے، نہ کہ تماشا اور معیوب کھیل کے طور پر۔ تو اسے صورت لہو کہا گیا ہے۔ جیسے تینوں سنتوں کو، یعنی گھوڑے، عورت اور تیر اندازی سے کھیل کرنے کو اسی بنا پر لہو کہا گیا ہے۔

رہا اعلان نکاح کیلئے بندوق کی گولی چھوڑنا تو اس میں شک نہیں کہ نکاح میں اعلان مطلوب و مندوب ہے تاکہ نکاح اور سفاح میں فرق ہو جائے۔ حدیث میں دف کے ساتھ یہ بھی فرمایا کہ نکاح اور سفاح میں آواز و اعلان کے ذریعہ فرق کرو۔ اور بندوق بھی ایک آواز ہی ہے جس سے اعلان ہوتا ہے بلکہ اس مقصد میں اسے زیادہ دخل ہے۔

مختصر یہ کہ نبی مفسود ہے اور یہ عمل مفید مقصود ہے۔ تو اسکا جواز بلاشبہ حاصل و موجود ہے۔ اور ممانعت کی بات مردود ہے۔ کیا کسی کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ اس چیز سے روکے جس سے اللہ و رسول نے نہیں روکا۔ جل جلالہ، وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ لیکن بعض جہال وہابیہ نے اسکو اسراف کہا اور اس بنیاد پر حرام کہہ دیا حالانکہ یہ اسراف کے معنی سے جہالت پر مبنی ہے۔ اسراف کا معنی ہے۔ نامحود غرض میں خرچ کرنا۔ ممانہ روی سے آگے بڑھنا۔ حد سے تجاوز کرنا۔ اور بس۔

حدادی الناس ۱۹ تا ۵۳ ملخصاً۔

## (۴) شادی سے قبل عورت کو دیکھ لینا جائز ہے

۱۶۱۲۔ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: کنت عند النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فاتاہ رجل فاعبرہ انہ تزوج امرأة من الانصار، فقال له رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اَنْظَرْتُ اِلَیْهَا؟ قال: لا، قال: فَاذْهَبْ، فَاَنْظُرْ اِلَیْهَا فَاِنَّ فِیْ اَعْيُنِ الْاَنْصَارِ شَيْئًا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر تھا۔ ایک شخص حاضر ہوئے۔ اور عرض کیا: میں ایک انصاری عورت سے نکاح کرنا چاہتا ہوں۔ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم نے اس عورت کو دیکھ لیا ہے؟ عرض کیا: نہیں، آپ نے فرمایا: جاؤ دیکھ لو! کیونکہ انصار کی آنکھ میں کچھ



ہے۔

### ﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

کسی کے عیب کو دوسروں پر خالص خیر خواہی کی نیت سے بیان کرنا جائز ہے۔ جیسا کہ اس حدیث سے ثابت ہے۔ کہ اسمیں مصلحت دیکھ ہے اور معاذ اللہ اعتراض کے پہلو سے پاک ہے۔ جیسے کچھ لوگ کسی طرف عازم سفر ہیں انکو بتانا کہ فلاں راستہ بہت خراب ہے۔ اس راستہ سے نہ جاؤ۔  
فتاویٰ رضویہ جدید ۱/۷۶۱

## ۷۔ مباشرت

### (۱) بغیر غسل چند بیبیوں کے پاس جاسکتا ہے

۱۶۱۳۔ عن أنس بن مالك رضي الله تعالى عنه قال: كان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم يطوف على النساء بغسل واحد۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک ہی غسل سے اپنی ازواج مطہرات پر طواف فرماتے۔

فتاویٰ رضویہ حصہ دوم ۸۰/۹

### (۲) وقت جماع برہنگی صحیح نہیں

۱۶۱۴۔ عن عتبة بن عبد السلمي رضي الله تعالى عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: إذا أتى أحدكم أهله على ستر، ولا يَحَرُّدُ تَحَرُّدَ الْبُعْرَيْنِ۔

حضرت عتبہ بن عبد سلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی اپنی بیوی کے پاس آئے تو پردہ کرے۔ اور جنگلی گدھوں کی طرح برہنہ نہ ہو۔ ۱۴م

۷۸۵/۲	باب من طاف على نسائه يغسل واحد،	۱۶۱۳۔ الجامع الصحيح للبخاري،
۱۴۴/۱	باب المحض،	الصحيح لمسلم،
۲۰/۱	باب ما جاء في الرجل يطوف على نسائه، الخ،	الجامع للترمذي،
۳۰/۱	باب اتيان النساء قبل احداث الفسل،	المسنن للنسائي،
۴۴/۱	باب ما جاء عمن يغسل من جميع نسائه،	المسنن لابن ماجه،
۲۲۵/۳	☆ المسند لاهماد بن حنبل،	المسنن لبارقي،
۲۸۰/۱	☆ الصحيح لابی عوانة،	الجامع الصغير للسيوطي،
۳۷/۲	☆ شرح السنة للبخاري،	اتحاف السادة للريدي،
	☆ ۱۰۰/۷	حلية الاولياء لابی نعیم،
۱۳۸/۱	باب التستر عند الجماع،	۱۶۱۴۔ المسنن لابن ماجه،

## ۸۔ نکاح پر قدرت نہ ہو تو کیا کرے

(۱) صاحب استطاعت نکاح کرے ورنہ روزہ رکھے

۱۶۱۵۔ عن عبد الله بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ! مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ، وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ، فَإِنَّهُ لَهُ وَجَاءٌ۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اے جوانوں کے گروہ تم میں سے جو بھی نکاح کی قدرت رکھتا ہے تو وہ نکاح کرے، اور جس کو یہ قدرت نہیں اس کو روزہ رکھنا چاہئے کہ روزہ خواہشات نفسانی کو توڑتا ہے۔

فتاویٰ رضویہ ۶/۳۱۵

۱۶۱۶۔ عن أم المؤمنين عائشة الصديقة رضي الله تعالى عنها قالت: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: النِّكَاحُ مِنْ سُنَّتِي فَمَنْ لَمْ يَفْعَلْ يَسْتَتِي فَلَيْسَ مِنِّي وَتَزَوَّجُوا فَإِنِّي مُكَاثِّرٌ بِكُمْ الْأَمَمَ، وَمَنْ كَانَ دَا طُولٍ فَلْيُنْكِحْ وَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَعَلَيْهِ بِالصِّيَامِ، فَإِنَّ الصَّوْمَ لَهُ وَجَاءٌ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نکاح میری سنت ہے تو جس شخص نے میری سنت پر عمل نہیں کیا وہ مجھ سے نہیں۔ اور تم لوگ شادیاں کرو کہ میں تمہارے سبب باقی امتوں پر کثرت کا اظہار کروں گا۔ اور جو شادی کی طاقت رکھتا ہے وہ شادی کرے۔ اور جس میں اتنی وسعت نہیں وہ روزہ رکھے۔ کہ اس سے شہوت ختم ہوتی ہے۔

۱۶۱۵۔	الجامع الصحيح للبخاری	باب من استطاع امكم الباءة	۷۵۸/۲
کثر العمال للمتنبي، ۴۴۴۰۸، ۲۷۲/۱۶	☆	اتحاد السادة للريدي،	۲۸۶/۵
المعنى للعراقي،	☆	المسئلة الصحيحة للآلاني،	۱۸۳۰
تاريخ اصفهان لابی نعیم	☆	مجمع الروائد للهشمي،	۲۵۲/۴
۱۶۱۶۔ السنن لابن ماجه،	☆	باب ما جاء في فصل النكاح،	۱۳۴/۱
المعنى للعراقي،	☆	۴۱/۳	

۱۶۱۷۔ عن عبد الله بن مسعود رضي الله تعالى عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ! مَنْ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ، فَإِنَّهُ أَعَصَّ الْبَصِيرَ وَأَحْصَنَ الْفَرْجَ وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ، فَإِنَّهُ لَهُ وَجَاءٌ۔  
حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اے گروہ جواناں تم میں سے جسے نکاح کی طاقت ہو وہ نکاح کرے، کہ نکاح پریشان نظری و بدکاری سے روکنے کا سب سے بہتر طریقہ ہے، اور جسے ناممکن ہو اس پر روزے لازم ہیں۔ کہ کسر شہوت نفسانی کر دیں گے۔

۴۴۹/۱	کتاب النکاح،	۱۵۱۷۔ الصحيح لمسلم،
۳۸۷/۱	المستند لاحمد بن حنبل،	المسالك الكبرى للبيهقي،
۳/۹	شرح المسألة لبغوي،	الترغيب والترهيب للمسدي،
۱۴۹/۱۰	المعجم الكبير للطبراني،	فتح الباري للعسقلاني،
	☆ ۲۹۶/۴	☆ ۴۰/۳
	☆ ۱۰۶/۹	

۳۸۱

# کتاب الطلاق



# ۱۔ طلاق کی شرعی حیثیت

## (۱) مباح چیزوں میں مبغوض تر طلاق ہے

۱۶۱۸۔ عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: أَبْغَضُ الْحَلَالِ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى الطَّلَاقُ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے نزدیک حلال چیزوں میں زیادہ ناپسند طلاق ہے۔

## (۱) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

بلا وجہ شرعی طلاق دینا اللہ تعالیٰ کو سخت ناپسند و مبغوض و مکروہ ہے۔ مگر شوہر اس کا اختیار ضرور رکھتا ہے۔ اگر دیکا تو ہو جائیگی۔ پھر اگر زوجہ سے ابھی خلوت یعنی بغیر کسی مانع کے تھا یکجائی نہ کی۔ یا زوجہ کہ دس سال ہے قابلیت جماع اصالاً نہ رکھتی ہو جب تو نصف مہر دینا ہوگا اگر بندھا ہو۔ اور اگر کچھ نہ بندھا تھا تو ایک پورا جوڑا جس میں دو پٹہ پا جامہ اور عورتوں کے چھوٹے کپڑے اور جو تاسب کچھ ہو۔ اور مرد و عورت دونوں کے لحاظ سے عمدہ نفیس یا کم درجہ، یا متوسط ہو، دینا آویگا۔ جسکی قیمت نہ پانچ درہم سے کم ہو نہ عورت کے نصف مہر سے زیادہ ہو۔ اگر مرد و عورت دونوں غنی ہیں تو نفیس۔

اور دونوں فقیر تو ادنیٰ۔ اور ایک فقیر دوسرا غنی تو متوسط اور اگر دس سالہ لڑکی قابل جماع ہے اور خلوت ہو چکی تو پورا مہر لازم ہوگا۔

فتاویٰ رضویہ ۶۰۲/۵

فتاویٰ رضویہ ۷/۵

۲۹۶/۱	باب کراهية الطلاق،	۱۶۱۸۔ السنن لابی داؤد،
۱۴۶/۱	باب الطلاق،	السنن لابن ماجہ،
۶۵/۲	التفسير للبغوی،	الجامع الصغير للسيوطی،
۳۹۱/۵	اتحاف السادة للريدي،	شرح السنة للبغوی،
۲۸۸/۱	الدر المنثور للسيوطی،	الکامل لابن عدی،
۷۲/۲	تاریخ دمشق لابن عساکر،	التفسير لابن کثیر،
		علل الحديث لابن ابی حاتم، ۹۷۱۲،

## (۲) کثرت نکاح و طلاق ممنوع ہے

۱۶۱۹۔ عن ابی موسیٰ الأشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: تَزَوَّجُوا وَلَا تُطَلِّقُوا ۚ فَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى لَا يُحِبُّ النُّوَاقِيتَ وَالنُّوَاقَاتِ ۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نکاح کرو، اور جب تک عورت کی طرف سے کوئی شک پیدا نہ ہو طلاق نہ دو! کہ اللہ تعالیٰ بہت چمکنے والے مردوں اور بہت چمکنے والی عورتوں کو دوست نہیں رکھتا۔

جد الممتار ۲/۴۶۴

## (۳) طلاق کی قسم کھانا اور کھلانا صفت نفاق ہے

۱۶۲۰۔ عن أنس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: مَا خَلَفَ بِالطَّلَاقِ مُؤْمِنٌ، وَمَا اسْتَخْلَفَ بِهِ إِلَّا مُنَافِقٌ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مومن طلاق کی قسم نہ کھاتا ہے اور نہ کھلانا ہے، ہاں جو منافق صفت انسان ہو وہ ایسا کرتا ہے۔

فتاویٰ رضویہ ۵/۷۸۶

## (۴) زمانہ جاہلیت میں ایک مجلس کی چند طلاقوں کی حیثیت نہ تھی

۱۶۲۱۔ عن أم المؤمنين عائشة الصديقة رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت: كان الناس أو الرجل يطلق امرأته ما شاء أن يطلقها وهي امرأته إذا ارتجعها وهي في العدة أن يطلقها مرة أو أكثر حتى قال رجل لامرأته: والله لا اطلقك فتبينت مني ولا أو

۱۶۱۹۔	کنز العمال للمتقی، ۲۷۸۷۳، ۹/۶۶۱	☆	الحامع الصغیر للسيوطی، ۲/۱۹۷
	تاریخ بغداد للمعطب، ۱۲/۱۹۱	☆	ترویج الشریعة للابن عراق، ۲/۲۰۲
	کشف الخفاء للمعطلوی، ۱/۳۶۱	☆	الکامل لابن عدی،
۱۶۲۰۔	الحامع الصغیر للسيوطی، ۲/۴۸۲	☆	کشف الخفاء للمعطلوی، ۲/۵۲
	المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۸/۲۴۹	☆	
۱۶۲۱۔	الحامع للترمذی،		ابواب الطلاق و النعان،
	السنن الکبریٰ للبیہقی، ۷/۳۳۳	☆	



دیکھ اُبدًا قالت: و کیف ذاک؟ قال: أطلقک فکلما همت عدتک ان تنقضی راجعتک فذهبت المرأة حتی دخلت علی عائشة فأخبرتها ، فسکت عائشة حتی جاء النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فأخبرته فسکت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حتی نزل القرآن ، الطَّلَاقُ مَرَّتَانِ فَإِمْسَاكَ بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَسْرِیحٍ بِإِحْسَانٍ ، قالت عائشة رضى الله تعالى عنها : فاستأنف الناس الطلاق من كان طلق ومن لم یکن طلق۔  
فتاویٰ رضویہ ۵/۷۸۲

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ زمانہ جاہلیت میں لوگ اپنی بیویوں کو جتنی چاہتے طلاق دیتے لیکن وہ انکی بیوی بدستور رہتی، اس طرح کے عدت میں اس سے رجعت کر لیتے۔ خواہ انہوں نے ایک سویا اس سے بھی زائد طلاقیں دی ہوں۔ یہاں تک کہ ایک مرتبہ زمانہ اسلام میں ایک شخص نے اپنی بیوی سے کہا: خدا کی قسم نہ تو میں تجھے طلاق دوں گا کہ تو مجھ سے جدا ہو جائے، اور نہ ہی تجھے کبھی پناہ دوں گا۔ عورت نے پوچھا وہ کیسے؟ اس نے کہا: تجھے طلاق دوں گا اور جب عدت پوری ہونے لگے گی تو رجعت کر لوں گا۔ وہ عورت ام المؤمنین حضرت عائشہ کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ اور واقعہ سنایا، ام المؤمنین خاموش رہیں۔ پھر حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے۔ تو آپ سے واقعہ عرض کیا گیا: آپ نے بھی سکوت فرمایا: یہاں تک کہ قرآن کریم کی یہ آیات نازل ہوئیں۔ طلاق دو مرتبہ ہے، اسکے بعد یا تو اچھے طریقے سے روک لینا ہے یا احسان کے ساتھ چھوڑ دینا ہے۔ ام المؤمنین فرماتی ہیں: تو لوگوں نے اس طریقے سے طلاق دینا شروع کی جس نے پہلے طلاق دے دی تھی اور جس نے نہیں دی تھی اس نے بھی یہی طریقہ اختیار کیا۔ ۱۲م

۱۶۲۲۔ عن أم المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالى عنها قالت: لم یکن للطلاق وقت یطلق امرأته ثم یراجعها مالم تنقضی العدة ، وکان بین رجل و بین اہله بعض ما یكون بین الناس بمقال: واللہ لا تریک لا ایما ولا ذات زوج ، فحعل یطلقها حتی اذا کادت العدة ان تنقضی لرجعها ، ففعل ذالک مرارا ، فانزل اللہ فیہ ، الطَّلَاقُ مَرَّتَانِ فَإِمْسَاكَ بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَسْرِیحٍ بِإِحْسَانٍ، فوقت لهم الطلاق ثلاثا ، یراجعها فی الواحدة والثنتین، ولیس فی الثلاثة رجعة حتی تمکح

فتاویٰ رضویہ ۵/۸۲

زوجا غیرہ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ پہلے طلاق کی کوئی تعداد یا اسکا کوئی وقت مقرر نہیں تھا۔ کوئی شخص اپنی بیوی کو طلاق دیتا پھر اس سے جب تک عدت نہ گزری ہوتی رجعت کر لیتا ایک شخص اور اسکی بیوی کے درمیان کوئی نہ خوش گوار واقعہ رونما ہوا شوہر نے قسم کھا کر کہا: میں تجھے ضرور چھوڑ دوں گا۔ لیکن اس طرح کہ نہ تو مطلقہ ہوگی اور نہ شوہر والی، پھر اس شخص نے اسکو طلاق دیدی اور جب عدت گزرنے کے قریب ہوئی تو رجعت کر لی اور اس طرح بارہا کرتا رہا چنانچہ اس بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی، الطلاق مرتان الآية، لہذا تین طلاقیں متعین ہو گئیں۔ ایک یا دو تک رجعت کا اختیار ہے لیکن تیسری کے بعد نہیں جب تک دوسرے شوہر سے نکاح، محبت اور طلاق کے بعد عدت نہ گزر جائے۔ ۱۲م

### (۵) طلاق مغلطہ اور حلالہ کا حکم

۱۶۲۳۔ عن أم المؤمنين عائشة الصديقة رضي الله تعالى عنها قالت: جاءت امرأة رفاعه القرظي الى رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: فقالت: اني كنت عند رفاعه فطلقني فبنت طلاقى، فتزوج بعده عبد الرحمن بن الربير ومامعه الامثل هدية الثوب، فقال: أتريدین أن ترجعی إلى رفاعه؟ قالت: نعم، قال: لا، حتى تلدونی غسيلةً ولدونی غسيلةً۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت رفاعہ قرظی کی بیوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میں رفاعہ کی بیوی تھی تو انہوں نے مجھے تین طلاقیں دیدیں میں نے انکے بعد عبد الرحمن بن زہیر سے

۷۹۲/۲	۱۶۲۳۔ الجامع الصحيح لنبھاری، باب من قال لامرأته انت علی،	۷۹۲/۲
۱۴۰/۱	السنن لابن ماجه	باب الرجل يطلق لامرأته ثلثا
۳۱۶/۱	باب البیومة لا يرجع اليها زوجها حتى تنكح الخ	۳۱۶/۱
۲۸۴/۱	☆ الدر المنثور للسيوطی،	۲۸۴/۱
۵۰۳/۱۰	☆ فتح الباری للعسقلانی،	۵۰۳/۱۰
۲۷۴/۴	☆ المحصف لابن ابی شیبہ،	۲۷۴/۴
۱۱۴/۷	☆ اتحاف السادة للربیع،	۱۱۴/۷
۳۳۳/۷	☆ السنن الکبریٰ للبیہقی،	۳۳۳/۷
۲۱۴/۱	☆ المسند لاجمہ بن حبل،	۲۱۴/۱

شادی کر لی۔ لیکن وہ نامرد ہیں۔ سرکار نے فرمایا: تو کیا تم رقاہ کی طرف پھر واپس پلٹنا چاہتی ہو؟ انہوں نے کہا: ہاں، سرکار نے ارشاد فرمایا: نہیں، جب تک کہ تم ان سے اور وہ تم سے نہ چکھ لیں۔ یعنی جب تک جماع نہ ہو جائے۔

فتاویٰ رضویہ ۶۴۰/۵

## (۶) حلالہ کرنے والا ملعون ہے

۱۶۲۴۔ عن أمير المؤمنين علي المرتضى كرم الله تعالى وجهه الكريم قال: لعن رسول الله صلى الله تعالى عليه سلم: المحلل والمحلل له۔

امیر المؤمنین علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حلالہ کرنے والے، اور جسکے لئے حلالہ کیا جائے ان دونوں پر لعنت فرمائی۔

## (۳) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

شرائط قصد میں فرق ہے۔ شرط تو یہ ہے کہ عقد نکاح میں لگائی جائے کہ اس صورت میں نکاح ہو رہا ہے۔ ایسا حلالہ کرنے والے پر لعنت آئی۔ اور قصد یہ کہ دل میں ارادہ تو ہو مگر شرط نہ کی جائے تو جائز بلکہ اس پر اجر کی امید ہے۔

فتاویٰ رضویہ ۶۴۵/۵

## (۷) طلاق مغلطہ کا حکم

۱۶۲۵۔ عن محاهد رضى الله تعالى عنه قال: كنت عند ابن عباس رضى الله تعالى عنهما فحاء رجل فقال: انه طلق امرأته ثلاثا، قال: فسكت حتى طست انه رادها اليه، ثم قال: ا يطلق احدكم فيركب الحموقه، ثم يقول: يا ابن عباس! يا ابن عباس! وان الله قال: ومن يتق الله يجعل له مخرجا، وانك لم تتق الله فلا اجد لك مخرجا، عصيت ربك و بانت منك امرأتك، وان الله تعالى قال: يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا طَلَقْتُمُ النِّسَاءَ فَطَلِّقُوهُنَّ فِي قَبْلِ عِدَّتِهِنَّ۔

حضرت مجاہد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی

اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں حاضر تھا۔ ایک شخص آیا اور اس نے کہا: میں نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دیدی ہیں۔ حضرت مجاہد کہتے ہیں: میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خاموشی سے یہ سمجھا کہ آپ بیوی سے رجعت کا حکم دیدیں گے۔ پھر آپ نے فرمایا: کیا تم میں سے کوئی شخص طلاق دیکر پھر بیوی کو رکھ سکتا ہے۔ پھر اپنے آپ کو مخاطب کر کے فرمانے لگے۔ اے ابن عباس! اے ابن عباس! بیشک جو اللہ تعالیٰ سے خوف رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اسکے لئے راہ متعین فرماتا ہے۔ اور تو اللہ تعالیٰ سے نہیں ڈرا۔ میرے نزدیک تیرے لئے کوئی راستہ نہیں۔ تو نے اپنے رب کی نافرمانی کی اور تیری بیوی جدا ہو گئی۔ اور اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔ اے نبی، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، جب تم عورتوں کو طلاق دو تو حیض سے قبل حالت طہر میں طلاق دو۔

فتاویٰ رضویہ ۵/۴۴۶

## (۸) ایک وقت میں تین طلاق دینے سے تین ہی ہونگی

۱۶۲۶۔ عن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بلغه ان رجلا قال لعبد الله بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما: ایمی طلقت امرأتی مائة تطليقة ، فما ذا ترى علی؟ فقال: ابن عباس : طلقت منك بثلاث، وسبع وتسعون اتعذت بها آیات الله هزوا۔  
حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انکو یہ روایت پہونچی کہ ایک مرد نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا: کہ میں نے اپنی بیوی کو ایک سو طلاقیں دی ہیں۔ تو میرے بارے میں آپ کا کیا فیصلہ ہے؟ حضرت ابن عباس نے فرمایا: تین طلاقوں کے ذریعہ تمہاری بیوی نکاح سے خارج ہو گئی۔ اور باقی ستانوے کے ذریعہ تم نے اللہ تعالیٰ کی آیات سے مذاق کیا۔

۱۶۲۷۔ عن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ انه بلغه ان رجلا جاء الى عبد الله بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فقال: انی طلقت امرأتی بمائتی تطليقات فقال: ما قيل لك؟ فقال: قيل لی: بانك منك ، قال: صدقوا هو مثل ما يقولون۔

حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انکو روایت پہونچی کہ ایک

فخص حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور کہا: میں نے اپنی بیوی کو دو سوطلاقیں دی ہیں۔ آپ نے فرمایا: پھر تم کو کیا فتویٰ ملا؟ بولے مجھے یہ حکم سنایا گیا کہ تمہاری بیوی تم سے جدا ہوگئی۔ آپ نے فرمایا: اس کو بچ جانو اور یہ ایسا ہی ہے جیسے کہ تم نے سنا۔

۱۶۲۸۔ عن محمد بن ایاس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: ان ابن عباس و ابا ہریرۃ و عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہم سئلوا عن البکر یطلقہا زوجہا ثلاثا، فکلہم قال: لا تحل لہ حتی تنکح زوجا غیرہ۔

حضرت محمد بن ایاس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس، حضرت ابو ہریرہ اور حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے اس عورت کے بارے میں پوچھا گیا جس سے ابھی اسکے شوہر نے خلوت یا جماع نہیں کیا ہے اور اسکو تین طلاقیں دے دیں تو ان سب حضرات نے فرمایا: اب وہ عورت اسکے لئے حلال نہیں جب تک دوسرے شوہر سے نکاح ہو کر سببت نہ ہو جائے۔ اور عدت نہ گزر جائے۔

۱۶۲۹۔ عن علقمۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: جاء رجل الی عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فقال: انی طلقت امرأتی تسعا وتسعین فقال لہ ابن مسعود: ثلاث، تنہا و سائرہن عدوان۔

حضرت علقمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں ایک شخص حاضر آئے۔ اور کہا: میں نے اپنی بیوی کو ننانوے طلاقیں دی ہیں۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: تین طلاقوں کے ذریعہ تمہاری بیوی بائند ہوگئی۔ اور باقی سب ظلم اور حد سے تجاوز ہے۔

۱۶۳۰۔ عن حبيب بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: جاء رجل الی علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فقال: انی طلقت امرأتی الفا فقال لہ علی: بانت منك ثلاث، و قسم سائرہن علی نساءك۔

حضرت حبیب بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کی خدمت میں حاضر ہو کر کہا: میں نے اپنی بیوی کو ایک ہزار طلاقیں دی ہیں۔ اس پر حضرت امیر المؤمنین نے ارشاد فرمایا: تین طلاقیں کے ذریعہ ہی بیوی نکاح سے نکل گئی باقی کو اپنی دوسری بیویوں پر اگر ہیں تو تقسیم کر دے۔

۱۶۳۱۔ عن معاوية بن ابي يحيى رضي الله تعالى عنه قال: جاء رجل الى عثمان بن عفان رضي الله تعالى عنه فقال: طلقت امرأتي الفاق قال: بانت منك بثلاث۔ حضرت معاویہ ابن ابی یحییٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص امیر المؤمنین حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا: میں نے اپنی بیوی کو ایک ہزار طلاقیں دی ہیں۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا: تمہاری بیوی تین طلاقیں کے ذریعہ ہی نکاح سے نکل گئی۔

۱۶۳۲۔ عن عبادة بن الصامت رضي الله تعالى عنه ان اياه طلق امرأته الف تطليقة، فانطلق عبادة فسأله صلى الله تعالى عليه وسلم فقال: بانت بثلاث في معصية الله تعالى، وبقي تسعمائة وسبع وتسعون عدوا وانا وظلما ان شاء عذبه الله ان شاء غفر له۔ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان اياه طلق امرأته الف تطليقة، فانطلق عبادة فسأله صلى الله تعالى عليه وسلم فقال: بانت بثلاث في معصية الله تعالى، وبقي تسعمائة وسبع وتسعون عدوا وانا وظلما ان شاء عذبه الله ان شاء غفر له۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انکے والد حضرت صامت نے اپنی بیوی کو ایک ہزار طلاقیں دیں۔ حضرت عبادہ نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس بارے میں دریافت کیا: سرکار نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کے باوجود تین طلاقیں سے باندھ ہو گئی۔ باقی نو سو ستانوے ظلم اور حد سے تجاوز ہے۔ اللہ تعالیٰ چاہے گا تو عذاب فرمائے گا اور چاہے گا تو مغفرت فرمادے گا۔

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ایک بار تین طلاقیں دینے سے نہ صرف نزدختیہ بلکہ باجماع مذاہب اربعہ تین طلاقیں

مغلطہ ہو جاتی ہیں۔ امام مالک، امام شافعی اور امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہم ائمہ متبوعین میں سے کوئی امام اس بات میں اصلاً مخالف نہیں، لیکن ایک ساتھ تین طلاقیں دینا گناہ ہے۔ ہاں دیں تو عورت اسکے نکاح سے ایسی نکل گئی کہ اب بے حلالہ ہرگز اسکے نکاح میں نہیں آسکتی۔ اگر یونہی کر لیا۔ یا بلا حلالہ نکاح جدید کر لیا تو دونوں جملائے حرام کاری ہو گئے۔ اور عمر بھر حرام کاری کریں گے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا، اس نے تقویٰ نہ کیا بلکہ خلاف حکم خدا اور رسول تین طلاقیں لگاتا رہے گا مرکب ہوا۔ اللہ عزوجل نے اسکے لئے مخرج نہ رکھا۔ اب حلالہ کے سخت تازیانہ سے اسے ہرگز مفر نہیں۔ یہاں تک کہ ائمہ دین نے فرمایا: اگر قاضی شرع حاکم اسلام ایسے مسئلہ میں ایک طلاق پڑنے کا حکم دے تو وہ حکم باطل و مردود ہے۔ وہابیہ غیر مقلدین کہ اب اس مسئلہ میں خلاف اٹھا رہے ہیں گمراہ بددین ہیں۔ انکی تقلید حلال نہیں۔

فتاویٰ رضویہ ۶۳۶/۵

### (۹) تین طلاقوں کے بعد رجعت منسوخ ہوگئی

۱۶۳۳۔ عن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: ان الرجل كان اذا طلق امرأته فهو احق برجعته، وان طلقها ثلاثا فنسخ ذلك، فقال: الطلاق مرتان الآية۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آدمی جب اپنی بیوی کو طلاق دیتا تو اسے رجعت کا حق حاصل رہتا تھا۔ خواہ اس نے تین طلاقیں ہی دی ہوں۔ لیکن بعد میں یہ حکم منسوخ ہو گیا اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: طلاق دو مرتبہ ہے، اسکے بعد یا تو بھلائی سے روک لو۔ یا پھر احسان کرتے ہوئے چھوڑ دو۔

۱۶۳۴۔ عن عروة بن الزبير رضي الله تعالى عنهما قال: كان الرجل اذا طلق امرأته ثم ارتجعها قبل أن تنقصر عدتها كان ذلك له وان طلقها الف مرة، فعمد رجل الى امرأته فطلقها حتى اذا جاء وقت انقضاء عدتها ارتجعها ثم طلقها ثم قال: والله! لا اوبك لي ولا تحلين أبدا، فانزل الله تعالى: الطَّلَاقُ مَرَّتَانٍ، فَاِمْسَاكِ بِمَعْرُوفٍ اَوْ تَسْرِيحٍ بِإِحْسَانٍ۔

حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ مرد جب اپنی بیوی کو طلاق دیتا تھا تو عدت گزرنے سے قبل رجعت کر لیتا تھا۔ یہ اختیار اسکو حاصل تھا خواہ ایک ہزار مرتبہ اس نے طلاق دی ہو۔ چنانچہ ایک شخص نے اپنی بیوی کو طلاق دینا چاہی اور دیدی۔ یہاں تک کہ جب عدت کے پورا ہونے کا وقت آیا تو رجعت کر لی۔ پھر اسکو طلاق دیدی اور کہا: قسم خدا کی! میں تجھے اپنے پاس ٹھکانا نہیں دوں گا اور تو کبھی میرے لئے حلال بھی نہ ہوگی۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت کریمہ نازل فرمائی۔ طلاق دو مرتبہ ہے۔ اسکے بعد یا تو بھلائی سے روک لو، یا پھر احسان کرتے ہوئے چھوڑ دو۔ ۱۲م

فتاویٰ رضویہ ۵/۸۳

### (۱۰) حالت حیض میں طلاق واقع ہو جاتی ہے

۱۶۳۵۔ عن أنس بن مالك رضي الله تعالى عنه قال: سمعت عبد الله بن عمر رضي الله تعالى عنهما قال: طلق ابن عمر امرأته وهي حائض، فذكر عمر رضي الله تعالى عنه للنبي صلى الله تعالى عليه وسلم فقال: ليراجعها! قلت: أيجب، قال: فَمَهْ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ ابن عمر نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دے دی حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں یہ واقعہ بیان کیا۔ حضور نے ارشاد فرمایا: چاہئے کہ وہ رجعت کر لے! فاروق اعظم فرماتے ہیں: میں نے عرض کیا: کیا یہ طلاق شمار ہوگی؟ فرمایا: کیوں نہیں۔ ۱۲م

۱۶۳۶۔ عن عبد الله بن عمر رضي الله تعالى عنهما قال: قال رسول الله تعالى عليه وسلم: مَرْءٌ قَلْبَرًا جَعَلَهَا، قَلْتُ: تَحْتَسِبُ؟ قَالَ: أَرَأَيْتَهُ إِنْ عَمَزَ وَاسْتَحَمَقَ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم دیا: انہیں حکم دو کہ رجعت کریں! حضرت فاروق اعظم فرماتے ہیں: میں نے



عرض کیا: کیا یہ طلاق شمار ہوگی؟ فرمایا: بھلا بتاؤ تو کہ اگر وہ عاجز ہو گئے۔ اور حماقت کر بیٹھے تو کیا طلاق ساقط ہو جائیگی۔ ۱۲م

۱۶۳۷۔ عن عبد الله بن عمر رضي الله تعالى عنهما قال: حسبت على تطليقة۔  
حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ وہ طلاق میرے حق میں شمار کی گئی۔ ۱۲م

۱۶۳۸۔ عن عبد الله بن عمر رضي الله تعالى عنهما قال: طلقت امرأتی علی عهد رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم وهي حائض فذكر ذلك عمر لرسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم فقال: مُرَّةٌ فَلْيَرَا جُعْهَا ، ثُمَّ لِيَدْعُهَا حَتَّى تَطْهُرَ ، ثُمَّ تَحِيضُ حَيْضَةً أُخْرَى ، فَإِذَا طَهَّرَتْ فَلْيَطْلِقْهَا قَبْلَ أَنْ يُحَامِعَهَا أَوْ يُمَسِّكَهَا ، فَإِنَّهَا الْبَيْدَةُ الَّتِي أَمَرَ اللَّهُ أَنْ يُطْلَقَ بِهَا النِّسَاءُ ، قَالَ عبيد الله: قلت: لنافع، ما صنعت التطليقة؟ قال: واحدة اعتد بها۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دی۔ حضور کی خدمت میں یہ واقعہ حضرت عمر نے عرض کیا: حضور نے فرمایا: انکو حکم دو کہ رجعت کریں۔ پھر اس سے طلعہ نہ رہیں یہاں تک کہ پاک ہو جائے۔ پھر دوبارہ حیض آکر جب پاک ہو جائے تو مجامعت سے پہلے یا تو طلاق دے دیں یا بیوی بنا کر رکھیں۔ یہی وہ عدت ہے جسکا حکم اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ حضرت عبید اللہ بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم فرماتے ہیں۔ میں نے حضرت نافع سے پوچھا کہ اس طلاق کا کیا حکم رہا جو حالت حیض میں دی گئی تھی۔ فرمایا: اسکو ایک طلاق شمار کیا گیا۔ ۱۲م

۱۶۳۹۔ عن سالم بن عبد الله رضي الله تعالى عنهما ان عبد الله بن عمر رضي الله تعالى عنهما قال: طلقت امرأتی وهي حائض ، فذكر ذلك عمر للسبي صلى

۱۶۳۷۔ الجامع الصحيح لبيخاري، باب اذا طلق الحائض بعد، ۷۹۰/۲  
المسند لآحمد بن حنبل، ۲۶/۲ ☆ المعجم الكبير للطبراني، ۳۴۶/۱۲  
۱۶۳۸۔ الصحيح لمسلم، باب تحريم طلاق الحائض، ۴۷۶/۱  
۱۶۳۹۔ الصحيح لمسلم، باب تحريم طلاق الحائض، ۴۷۶/۱

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فتغیظ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ثم قال: مَرَّةٌ فَلْيَرَا جُعْهَا حَتَّى تَحِيضَ حَيْضَةً مُسْتَقْلَةً سِوَى حَيْضَتِهَا الَّتِي طَلَّقَهَا فِيهَا، فَإِنْ هَذَا أَنْ يُطَلِّقَهَا فَلْيُطَلِّقْهَا طَاهِرًا مِنْ حَيْضَتِهَا قَبْلَ أَنْ يُمْسَهَا، قَالَ: فَذَلِكَ الطَّلَاقُ لِلْعِدَّةِ كَمَا أَمَرَ اللَّهُ، وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ طَلَّقَهَا تَطْلِيقَةً فَحَسِبْتُ مِنْ طَلَاقِهَا، وَرَاجَعَهَا عَبْدُ اللَّهِ كَمَا أَمَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت سالم بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: میں نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دیدی۔ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے واقعہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا: حضور یہ منکر غضبناک ہو گئے اور فرمایا: انہیں حکم دو کہ رجعت کر لیں۔ پھر اسکے بعد ایک حیض اور آجائے اور پھر طہر آئے تو بیوی کے پاس جانے سے پہلے طلاق دے سکتے ہیں۔ پھر فرمایا: یہ ہی تو وہ طلاق ہے جو عدت شمار کرنے کیلئے موزوں ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا: چنانچہ حضرت عبد اللہ بن عمر نے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حکم پر عمل کرتے ہوئے رجعت کر لی اور حالت حیض کی طلاق بھی شمار کی گئی۔ فتاویٰ رضویہ ۵/۸۳

۱۶۴۰۔ عَنْ الزَّهْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا: فَرَا جَعْتَهَا وَحَسِبْتُ لَهَا التَّطْلِيقَ الَّتِي طَلَّقْتُهَا۔

حضرت امام زہری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: میں نے رجعت کر لی اور وہ طلاق شمار کی گئی جو حالت حیض میں دی تھی۔ ۱۲م ۱۶۴۱۔ عَنْ ابْنِ سِيرِينَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: مَكَّنْتُ عَشْرِينَ سَنَةً بِحَدَّثِي مَنْ لَا اتِّهَمُ أَنْ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا وَهِيَ حَائِضٌ، فَأَمَرَ أَنْ يَرَا جُعَهَا، فَجَعَلْتُ لَا اتِّهَمُهُمْ وَلَا أَعْرِفُ الْحَدِيثَ حَتَّى لَقِيتُ أَبَا خُلَابٍ يُونُسَ بْنِ جَبْرِ الْبَاهِلِيَّ وَكَانَ ذَاتِ بَيِّنَةٍ، فَحَدَّثَنِي أَنَّهُ سَأَلَ ابْنَ عُمَرَ فَحَدَّثَهُ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ تَطْلِيقَةً وَهِيَ حَائِضٌ، فَأَمَرَ أَنْ يَرَا جُعَهَا، قَالَ: قُلْتُ: أَفَحَسِبَ عَلَيْهِ؟ قَالَ: فَمَهْ، أَوْ أَنْ عَمَزَ وَاسْتَحْمَقَ۔

حضرت انس بن سیرین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں بیس سال تک ٹھہرا، مجھ سے ایسے محدث نے حدیث بیان فرمائی جسکو میں جھوٹ سے متہم نہیں جانتا۔ کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں تین طلاقیں دے ڈالیں۔ حضور کی طرف سے حکم ملا کہ وہ رجعت کریں۔ اب میں اس حال میں تھا کہ نہ تو انکو جھوٹ سے متہم جانتا تھا اور نہ ہی کسی دوسرے محدث سے اس کا سراغ پاتا تھا۔ یہاں تک کہ میری ملاقات ابو خطاب یونس بن جبیر باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہو گئی جو نہایت ثقہ راوی تھے۔ چنانچہ انہوں نے مجھ سے یہ حدیث بیان کی کہ انہوں نے خود حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے یہ واقعہ معلوم کیا تو انہوں نے بتایا: میں نے اپنی بیوی کو صرف ایک طلاق دی تھی جبکہ وہ حالت حیض میں تھیں۔ حضور نے حکم فرمایا کہ رجعت کریں۔ ابن سیرین کہتے ہیں کہ میں نے کہا: کیا حضرت ابن عمر کے حق میں وہ طلاق شمار کی گئی؟ بولے: حضور نے یہ سکر فرمایا تھا: کیوں نہیں۔ کیا وہ عاجز ہو گئے اور حماقت کر بیٹھے تو معذور سمجھے جائیں گے۔ ۱۲م

۱۶۴۲۔ عن أنس بن سيرين رضي الله تعالى عنه قال: سألت ابن عمر رضي الله تعالى عنهما عن امرأته التي طلق، قال: طلقها وهي حائض، فذكرت ذلك لعمر، فذكر للنبي صلى الله تعالى عليه وسلم فقال: مره فليراجعها، فإذا طهرت فليطلقها ليطهرها، قال: فراجعها ثم طلقها ليطهرها، قلت: فاعتددت بذلك التطليقة التي طلقك وهي حائض، قال: مالي لأعتدها وإن كنت عجزت واستحقت.

حضرت انس بن سیرین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے انکی بیوی کے بارے میں پوچھا جن کو انہوں نے حالت حیض میں طلاق دے دی تھی۔ تو فرمایا: میں نے حالت حیض میں طلاق دی تھی۔ میں نے یہ واقعہ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کیا انہوں نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں یہ واقعہ عرض کیا: حضور نے فرمایا: حکم دو کہ رجعت کریں۔ پھر جب وہ پاک ہو جائیں تو حالت طہر میں طلاق دیں۔ بولے میں نے رجعت کر لی۔ پھر حالت طہر میں طلاق

دیدہ میں نے کہا: کیا وہ طلاق شمار کی گئی؟ فرمایا: کیوں نہیں شمار کی جاتی اگرچہ میں نے حماقت کی۔ اور جلد بازی میں حکم الہی بجالانے سے عاجز ہو گیا۔ ۱۲م

۱۶۴۳۔ عن عبد الله بن عمر رضي الله تعالى عنهما انه طلق امرأته وهي حائض، فأتى عمر رضي الله تعالى عنه النبي صلى الله تعالى عليه وسلم فذكر ذلك له فجعلها واحدة۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دیدہ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں یہ واقعہ ذکر کیا تو حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس طلاق کو آئندہ طلاقوں میں شمار کرایا۔ ۱۲م

فتاویٰ رضویہ ۵/۸۴

### (۱۱) بیوی کو بہن کہنے کا حکم

۱۶۴۴۔ عن أبي نعيم الهعمي رضي الله تعالى عنه قال: ان رجلا قال لامرأته يا اخية! فقال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: أُخْتُكَ هِيَ، فكَرِهَ ذَلِكَ وَنَهَى عَنْهُ۔

حضرت ابو نعیمہ عجمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرد نے اپنی بیوی کو بہن کہہ دیا سرکار نے ارشاد فرمایا: تیری یہ بہن ہے پھر سرکار نے اسکو ناپسند فرمایا: اور ممانعت فرمائی۔

### (۱۲) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ یہ ظہار نہیں کہ صرف ناپسندیدگی و ممانعت فرمادی۔ اور ظہار کے قبیل سے کوئی بات نہ فرمائی ہاں صرف اتنی قباحت ہوگی کہ اسے بے کسی مصلحت و ضرورت کے ایک جائز و حلال فی کو حرام نام سے تعبیر کیا۔ پھر اگر مصلحت ہو تو قباحت بھی نہیں۔ جیسے حضرت سیدنا ابراہیم علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے سیدتنا حضرت سارہ

کو اپنی بہن فرمایا۔

فتاویٰ رضویہ ۷/۸۷

## (۱۲) مفقود الخیر شوہر کا حکم

۱۶۴۵۔ عن مغيرة بن شعبه رضى الله تعالى عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: إِمْرَأَةُ الْمَفْقُودِ إِمْرَأَتُهُ حَتَّى يَأْتِيَهَا الْخَبَرُ۔

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مفقود الخیر کی عورت اسکی عورت ہے یہاں تک کہ اس کی موت کا حال ظاہر ہو۔

## (۵) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

زوجہ مفقود کیلئے چار برس کی مہلت کہ حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مذہب ہے جمہور ائمہ کرام اسکے خلاف پر ہیں اور قرآن عظیم صاف صاف ارشاد فرما رہا ہے: وَالْمَحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ تَمَّ بِحُرَامٍ هِيَ وَهِيَ عَوْرَتُهُنَّ جُودُوسُورُوكَ تَكَاحُ فِي هُنَّ۔ اس عورت کا نکاح مفقود میں ہونا تو یقیناً معلوم ہے اور چار برس کے بعد اسکی موت مشکوک و مہوم۔ کیا آدمی اتنی مدت میں خواہ مخواہ مر ہی جاتا ہے یا اسکی مرگ پر ظن غلبہ کرتا ہے۔ یہاں تک کہ خود طوائف مالکیہ رحمہم اللہ تعالیٰ اقرار فرماتے ہیں اس چار سال کی تقدیر پر سوائے تقلید امیر المؤمنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہمارے پاس کوئی دلیل نہیں نہ ہرگز نظر فقہی اسکی مساعد۔ کما نقل العلامة الزرقانی فی شرح الموطا عن الکافی انہا مسئلة قلدنا فیہا عمر لیست مسئلة النظر۔ تمام ائمہ کا اجماع کہ شک سے یقین زائل نہیں ہوتا تو نص قطعی و قضیہ یقینی کے خلاف ایک مہوم بات پر کیوں کر زن زید نکاح عمر میں آسکتی ہے امیر المؤمنین مولیٰ المسلمین حضرت سیدنا علی مرتضیٰ ہو کنیف العلم سید الفقہاء سند الائمہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہ پہلے قائل چار سال کے تھے۔ بلکہ وہی پہلے قائل چار سال کے ہوئے۔ بعدہ قول حضرت مولیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کی طرف رجوع فرمایا۔ کما فی الفتح۔ تو وہ دلیل کہ مالکیہ کو اس قول پر حاصل تھی یعنی تقلید فاروقی وہ بھی نہ رہی۔ اسی طرح امام شافعی رضی

اللہ تعالیٰ عنہ کہ ارشد تلامذہ امام مالک ہیں پہلے قول امام مالک کے قائل تھے پھر ہمارے ہی قول کی طرف رجوع لائے۔ اور وہی انکے مذہب میں رائج قرار پایا۔

بلکہ جمہور ائمہ شافعیہ رحمہم اللہ تعالیٰ تو یہاں تک اس سے اختلاف رکھتے ہیں کہ قاضی مہلت چار سالہ کے بعد تفریق کر دے تو اسکی قضا توڑ دی جائے۔ کہ اس نے دلیل صریح کے خلاف حکم کیا۔ پھر معاملہ بھی کونسا معاملہ فروج۔ جسمیں شریعت مطہرہ کو سخت احتیاط ملحوظ۔ یہاں تک کہ اصل اشیاء میں اباحت وحلت ہے۔ فروج میں اصل حرمت ٹھہری۔ تو ایسے امر میں ایسے قول کی طرف اپنا ایسا قوی و مدلل مذہب چھوڑ کر جانا کیسی کھلی بے احتیاطی ہے۔

فتاویٰ رضویہ ۶/۳۱۵

# کتاب البیوع

---



# ۱۔ کسب حلال و حرام

## (۱) کسب حلال کی فضیلت

۱۶۴۶۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: طَلَبُ الْحَلَالِ قَرِيبَةٌ بَعْدَ الْفَرِيضَةِ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدمی پر فرض کے بعد دوسرا فرض یہ ہے کہ کسب حلال کی تلاش کرے۔

۱۶۴۷۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: طَلَبُ الْحَلَالِ وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: طلب حلال ہر مسلمان پر واجب ہے۔

۱۶۴۸۔ عَنْ الْمُقَدَّادِ بْنِ مَعْدِي كَرِبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا أَكَلْتُ أَحَدًا طَعَامًا قَطُّ خَيْرًا مِنْ أَنْ يَأْكُلَ مِنْ عَمَلِ يَدِهِ، وَإِنَّ نَبِيَّ اللَّهِ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ يَأْكُلُ مِنْ عَمَلِ يَدِهِ۔

حضرت مقداد بن معدی کرِب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کبھی کسی شخص نے کوئی کھانا اپنے ہاتھ کی کمائی سے بہتر نہ کھایا۔ اور بیشک نبی اللہ حضرت داؤد علیہ السلام اپنی دستکاری کی اجرت سے کھاتے۔

۹/۴	کثر العمال للمفتی، ۹۲۳۱	☆	۹۰/۱۰	المعجم الکبر للطبرانی،	۱۶۴۶۔
۳۲۵/۲	الجامع الصغير للسيوطی،	☆	۱۳۸/۴	اتحاف السادة للزبيدي،	
۵۴۶/۲	الترغيب والترهيب للسفري،	☆	۲۹۱/۱۰	معجم الروايد للهشبي،	۱۶۴۷۔
۲۶۳/۶	الكامل لابن عدي،	☆	۱۶۴/۲	كشف الخفاء للمحلوي،	
		☆	۳۲۵/۲	الجامع الصغير للسيوطی،	
۵۹۲/۱	الترغيب والترهيب للسفري،	☆	۱۳۱/۴	المستند لاحمد بن حنبل،	۱۶۴۸۔
۴۲۹/۷	التاريخ الكبير للبخاري،	☆	۳۰۳/۴	فتح الباري للصقلائي،	
۶/۸	شرح السنة للبخوي،	☆	۸/۴	کثر العمال للمفتی، ۹۲۲۳	
		☆	۲۸۸/۳	التفسير للبخوي،	

۱۶۴۹۔ عن أم المؤمنين عائشة الصديقة رضي الله تعالى عنها قالت: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: إِنْ أُطِيبَ مَا أَكَلْتُمْ مِنْ كَسْبِكُمْ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سب سے زیادہ پاکیزہ کھانا وہ ہے جو اپنی کمائی سے کھاؤ۔  
فتاویٰ رضویہ ۱۱/۱۷۹

۱۶۵۰۔ عن عبد الله بن عمر رضي الله تعالى عنهما قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: الدُّنْيَا حُلُوةٌ خُضْرَةٌ، مَنْ أَكْتَسَبَ مِنْهَا مَالًا فِي حِلِّهِ وَأَنْفَقَهُ فِي حَقِّهِ أَنَابَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَأُورِدَهُ جَنَّتَهُ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دنیا دیکھنے میں ہری، چمکنے میں میٹھی، جو اسے حلال وجہ سے کمائے اور حق جگہ پر اٹھائے اللہ تعالیٰ اسے ثواب دے اور اپنی جنت میں لیجائے۔

۱۶۵۱۔ عن بحولة بنت قيس امرأة سيدنا حمزة بن عبدالمطلب رضي الله تعالى عنهم قالت: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: إِنْ هَذَا الْمَالُ خُضْرَةٌ حُلُوةٌ، فَمَنْ أَصَابَهُ بِحَقِّهِ بُورِكَ لَهُ فِيهِ۔

۱۵۵/۱	باب الحث على المكاسب ،	۱۶۴۹۔ السنن لابن ماجه ،
۴۰۷/۱	التاريخ الكبير للطبراني ،	المسند لاحمد بن حبل ،
۸/۴	كثر العمال للمتنبي ، ۹۲۲۵ ،	اتحاف السادة للريدي ،
۳۴۷/۱	الدر المنثور للسيوطي ،	السنن الكبرى للبيهقي ،
۶۲۰/۹	جمع الحوامع للسيوطي ،	الجامع الصغير للسيوطي ،
۱۹۰/۱	التاريخ الكبير للبخاري ،	۱۶۵۰۔ الترهيب و الترهيب للحندي ،
۲۴۶/۱۱	فتح الباري لمصنفاتي ،	الدر المنثور للسيوطي ،
۶۹۶۲	المصنف لعبد الرزاق ،	كثر اعمال للمتنبي ، ۶۰۷۶ ،
۲۶۰/۲	الجامع الصغير للسيوطي ،	اتحاف السادة للريدي ،
۹۵۱/۲	باب ما يحذر من وهرة الدنيا ،	۱۶۵۱۔ الجامع الصحيح للبخاري ،
۳۳۶/۳	باب التحذير من الاغترار بزينه الدنيا ،	الصحيح لمسلم ،
۶۰/۲	باب ما جاء في ائخذ المال ،	الجامع للترمذي ،
۲۱/۳	المسند لاحمد بن حبل ،	الجامع الصغير للسيوطي ،
☆	۷۳۷۸	جمع الحوامع للسيوطي ،

حضرت خولہ بنت قیس زوجہ حضرت سیدنا حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک یہ دنیوی مال و متاع ہر ابھرا اور بیٹھا ہے۔ تو جس نے اسکو جائز طور پر حاصل کیا اسکے لئے اس میں برکت ہے۔ ۱۲م

## (۲) طلب معاش میں اچھا طریقہ اپناؤ

۱۶۵۲۔ عن ابی حمید الساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اَجْمَلُوا فِي طَلَبِ الدُّنْيَا، فَإِنَّ كُلَّ مُسِيرٍ لِمَا كُتِبَ لَهُ مِنْهَا۔  
حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دنیا کی طلب میں اچھی روش سے عدول نہ کرو کہ جسکے مقدر میں جنتی لکھی ہے ضرور اسکے سامان مہیا پائیگا۔

۱۶۵۳۔ عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: يَا أَيُّهَا النَّاسُ! اتَّقُوا اللَّهَ وَاجْمَلُوا فِي الطَّلَبِ، فَإِنَّ نَفْسًا لَنْ تَمُوتَ حَتَّى تَسْتَوْفِيَ رِزْقَهَا، فَإِنَّ أَهْلًا مِنْهَا فَاتَّقُوا اللَّهَ، وَاجْمَلُوا فِي الطَّلَبِ، جُمَلُوا مَا حَلَّ وَدَعُوا مَا حَرَّمَ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور طلب رزق نیک طور پر کرو۔ کہ کوئی جان دنیا سے نہ جائیگی جب تک اپنا رزق پورا نہ کر لے۔ تو اگر روزی میں دیر دیکھو تو خدا سے ڈرو اور روش محمود پر تلاش کرو حلال کو لو اور حرام کو چھوڑ دو۔

۱۶۵۴۔ عن ابی أمامة الباہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی

۱۶۵۲۔ السنن لابن ماجہ،	باب الاقتصاد فی طلب المعیشتہ،	۱۵۶/۱
المستدرک للحاکم	☆	۳/۲
السنن الکبریٰ للبیہقی،	☆	۲۶۴/۵
کنز العمال للمتقی، ۹۲۹۱،	☆	۲۰/۴
۱۶۵۳۔ السنن لابن ماجہ،	باب الاقتصاد فی طلب المعیشتہ،	۲۵۶/۱
المصنف لعبد الرزاق،	☆	۲۰۱۰۰
۱۶۵۴۔ الجامع الصغیر للسيوطی،	☆	۱۳۸/۱
المتبہد لابن عبد البر،	☆	۲۸۴/۱
	☆	۱۱۵۱

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اِنَّ رُوْحَ الْقُدُسِ نَفَسٌ فِي رَوْعِي ، اِنْ نَفَسًا لَنْ تَمُوْتَ حَتَّى تَسْتَكْمِلَ اَجَلَهَا وَتَسْتَوْعِبَ رِزْقَهَا ، فَاتَّقُوا اللَّهَ وَاجْمَلُوا فِي الطَّلَبِ ، وَلَا يَحْمِلَنَّ اَحَدُكُمْ اِسْتِبْطَاءَ الرِّزْقِ اَنْ يَطْلُبَ بِمَعْصِيَةِ اللَّهِ فَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى لَا يَنْالُ مَا عِنْدَهُ إِلَّا بِطَاعَتِهِ۔

حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک روح القدس حضرت جبریل علیہ السلام نے میرے دل میں ڈالا کہ کوئی جان نہ مرے گی جب تک کہ اپنی عمر اور اپنا رزق پورا نہ کر لے۔ تو خدا سے ڈرو اور نیک طریقے سے تلاش کرو۔ اور خبردار رزق کی درگئی تم میں کسی کو اس پر نہ لائے کہ تا فرمائی خدا سے اسے طلب کرے۔ کہ اللہ تعالیٰ کا فضل تو اسکی طاعت ہی سے ملتا ہے۔

فتاویٰ رضویہ ۱۸۴/۱۱

### (۳) تلاش معاش کی فضیلت

۱۶۵۵۔ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اِنْ مِنَ الذُّنُوبِ ذُنُوبًا لَا يُكْفِرُهَا الصَّلَاةُ وَلَا الصِّيَامُ وَلَا الْحَجُّ وَلَا الْعُمْرَةُ يُكْفِرُهَا اَلْهُمُومُ فِي طَلَبِ الْمَعِيشَةِ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کچھ گناہ ایسے ہوتے ہیں جنکا کفارہ نہ نماز ہو، نہ روزہ ہو، نہ حج ہو، اور نہ عمرہ ہو، ان کا کفارہ وہ پریشانیاں ہوتی ہیں۔ جو آدمی کو تلاش معاش حلال میں پہنچتی ہیں۔

۱۶۵۶۔ عن کعب بن عجرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: مر علی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رجل فرأی اصحاب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من

۱۶۵۵۔	مجمع الروايد للهيتمي،	☆	۶۳/۴	☆	اتحاد السادة للزبيدي،	۳۱۵/۵
	کثر العمال للمعنی، ۱۶۶۰، ۴۷۱/۶	☆		☆	كشف الحفاء للمحلوني،	۲۹۷/۱
	تاریخ اصفهان لابی نعیم،	☆	۱۸۷/۱	☆	الجامع الصغير للسيوطي،	۱۴۸/۱
	السلسلة الصغیرة للابلبانی	☆	۹۲۴			
۱۶۵۶۔	المعجم الكبير لتطيراتي،	☆	۱۲۹/۱۹	☆	اتحاد السادة للزبيدي،	۴۱۵
	مجمع الزوائد لهيتمي،	☆	۳۲۵/۴	☆	الدر الثمور للسيوطي،	۳۳۷/۱
	الترغيب والترهيب لمندري،	☆	۵۲۴/۲	☆		

جلده ونشطه ، فقالوا: يا رسول الله ! لو كان هذا في سبيل الله ، فقال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: إِنْ كَانَ خَرَجَ يَسْطَى عَلَى نَفْسِهِ يَعْفُهَا فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَإِنْ كَانَ خَرَجَ يَسْطَى عَلَى أَبَوَيْنِ شَيْخَيْنِ كَبِيرَيْنِ فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَإِنْ كَانَ خَرَجَ يَسْطَى رِبَاءً وَمَقَابِرَةً فَهُوَ فِي سَبِيلِ الشَّيْطَانِ۔

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس سے ایک شخص کا گزر ہوا تو صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے دیکھا کہ تیز و چست کسی کام کو جا رہا۔ عرض کی: یا رسول اللہ! کیا خوب ہوتا کہ اگر اسکی یہ تیزی و چستی خدا کی راہ میں ہوتی۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر یہ شخص اپنے لئے کمائی کو نکلا ہے کہ سوال وغیرہ کی ذلت سے بچے تو اسکی یہ کوشش اللہ کی راہ میں ہی ہے۔ اور اگر اپنے بوڑھے ماں باپ کیلئے نکلا ہے جب بھی خدا کی راہ میں ہے۔ ہاں اگر ریافتاخر کیلئے نکلا ہے تو شیطان کی راہ میں ہے۔

فتاویٰ رضویہ ۱۸۱/۱۱

(۴) تلاش معاش میں دنیا و آخرت دونوں کو پیش نظر رکھے

۱۶۵۷۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْسَ بِخَيْرٍ كُمْ مَنْ تَرَكَ دُنْيَاهُ لَا آخِرَتَهُ وَلَا آخِرَتَهُ لِذُنْيَاهُ حَتَّى يُصِيبَ مِنْهُمَا جَمِيعًا، فَإِنَّ الدُّنْيَا بَلَاغٌ إِلَى الْآخِرَةِ، وَلَا تَكُونُوا كَثَلًا عَلَى النَّاسِ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارا بہتر وہ نہیں جو اپنی دنیا آخرت کیلئے چھوڑ دے۔ اور نہ جو اپنی آخرت دنیا کیلئے چھوڑ دے، بہتر وہ ہے جو دونوں سے حصہ لے، کہ دنیا آخرت کا وسیلہ ہے۔ اپنا بوجھ دوسروں پر ڈال کر نہ بیٹھے رہو۔

(۱) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ان احادیث سے ثابت ہوا تلاش حلال اور فکر معاش اور تعاطی اسباب ہرگز منافی توکل نہیں بلکہ عین مرضی الہی ہے کہ آدمی تدبیر کرے اور بھروسہ تقدیر پر رکھے۔

فتاویٰ رضویہ ۱۸۱/۱۱

## (۵) قوت بازو کی کمائی افضل ہے

۱۶۵۸۔ عن عبد الله بن عمر رضي الله تعالى عنهما قال: قال رجل من اصحابه: يا رسول الله! اى الكسب افضل؟ فقال: عَمَلُ الرَّجُلِ بِيَدِهِ وَكُلُّ بَيْعٍ مَبْرُورٍ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین میں سے ایک مرد نے عرض کیا: یا رسول اللہ! علیک الصلوٰۃ والسلام، سب سے بہتر کسب کونسا ہے؟ فرمایا: اپنے ہاتھ کی مزدوری اور ہر مقبول تجارت کہ مفاسد شرعیہ سے خالی ہو۔

۱۶۵۹۔ عن عبد الله بن عمر رضي الله تعالى عنهما قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يُحِبُّ الْعَبْدَ الْمُؤْمِنَ الْمُحْتَرِفَ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ مسلمان پیشہ ور کو دوست رکھتا ہے۔

۱۶۶۰۔ عن أم المؤمنين عائشة رضي الله تعالى عنها قالت: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: مَنْ أَمْسَى كَالَا مِنْ عَمَلٍ يَدِهِ أَمْسَى مَغْفُورًا لَهُ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جسے مزدوری سے تھک کر شام ہو جائے۔ اسکی وہ شام مغفرت

۱۶۵۸۔	المجمع الكبير للطبراني،	۲۳۰/۴	☆	مجمع الروائد للهيثمی،	۶۰/۴
	المسند لآحمد بن حنبل،	۱۴۱/۴	☆	تلخيص الحبير لابن حجر،	۳/۳
	اتحاف السادة للريدي،	۴۱۵/۵	☆	الترغيب والترهيب للمسندري،	۵۲۳/۲
	تاريخ دمشق لابن عساكر،	۲۰/۲	☆	المعنى للعراقي،	۶۲/۲
	الدر المستور للسيوطي،	۳۴۷/۱	☆	كفر العمال للنعقي، ۹۲۵۳،	۱۳/۴
	علل الحديث لابن أبي حاتم،	۱۱۷۲	☆	الحامع الصغير للسيوطي،	۸۱/۱
۱۶۵۹۔	مجمع الروائد للهيثمی،	۲۰۰/۱۰	☆	مجمع الحوامع للسيوطي،	۵۲۱۶
	الدر المستور للسيوطي،	۲۴۹/۶	☆	اتحاف السادة للريدي،	۵۰۶/۸
	كشف الخفاء للمجلوسي،	۲۹۱/۱	☆	الحامع الصغير للسيوطي،	۱۱۶/۱
	علل الحديث لابن أبي حاتم،	۱۸۷۲			
۱۶۶۰۔	الترغيب والترهيب للمسندري،	۵۲۴/۲	☆	مجمع الروائد للهيثمی،	۶۲/۴
	اتحاف السادة للريدي،	۹/۶	☆	كفر العمال للنعقي، ۹۲۱۴،	۷/۴
	المعنى للعراقي،	۹۱/۲	☆	الحامع الصغير للسيوطي،	۵۱۹/۲

۱۶۶۱۔ عن ركب المصرى رضى الله تعالى عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: طَوْبِي لِمَنْ طَابَ كَسْبُهُ۔

حضرت ركب مصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پاک کمائی والے کیلئے جنت ہے۔

فتاویٰ رضویہ ۱۸۰/۱۱

## (۸) کسب حلال ضروری ہے

۱۶۶۲۔ عن صفوان بن امية رضى الله تعالى عنه قال: كنا عند رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم ف جاءه عمرو بن قرة فقال: يا رسول الله ! ان الله قد كتب على الشقوة ، وما ارانى ارزق الا من دفى يلقى ، فأذن لى فى الغناء من غير فاحشة ! فقال: لَا إِذْنَ لَكَ وَلَا كَرَامَةَ وَلَا بَعْمَةَ، ابْتَغِ عَلَى نَفْسِكَ وَعَمَّا لِكَ حَلَالًا ، فَإِنَّ ذَلِكَ جِهَادٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ، وَاعْلَمْ أَنَّ عَوْنَ اللَّهِ تَعَالَى مَعَ صَالِحِي التِّجَارَةِ۔

حضرت صفوان بن امیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے۔ کہ عمرو بن قرہ آئے۔ اور عرض کیا: یا رسول اللہ! بیشک اللہ تعالیٰ نے مجھ پر بے روزگاری مسلط کر دی ہے۔ تو میں اب یہ سمجھتا ہوں کہ بغیر وف بجائے کوئی دوسری چیز میرا ذریعہ معاش نہیں بن سکتی۔ لہذا مجھے مکروہ گانوں کے علاوہ دوسرے گانوں کی اجازت عطا فرمادیں۔ فرمایا: میں تمہیں گانے کی اجازت نہیں دیتا۔ یہ تمہارے لئے نہ تو اچھا ہے اور نہ بزرگی کا کام۔ تم اپنے لئے اور اپنے گھروالوں کیلئے حلال روزی حاصل کرو کہ یہ اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد ہے۔ جان لو۔ کہ اللہ تعالیٰ کی مدد نیک تاجروں کے ساتھ ہے۔ ۱۲م

۱۶۶۳۔ عن أبي هريرة رضى الله تعالى عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالى

علیه وسلم: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَأَنْ يَأْخُذَ أَحَدُكُمْ حَبْلَهُ فَيَذْهَبَ بِهِ إِلَى الْحَبَلِ فَيُحْتَطَبَ ثُمَّ يَأْتِيَ بِهِ فَيُحْمِلَهُ عَلَى ظَهْرِهِ فَيَأْكُلَهُ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَسْأَلَ النَّاسَ ، وَلَأَنْ يَأْخُذَ قُرَابًا فَيُحْمِلَهُ فِي فِيهِ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَتَحَلَّلَ فِي فِيهِ مَا حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خدا کی قسم! آدمی رسی لیکر پہاڑ کو جائے لکڑیاں پٹنے، انکا گٹھا اپنی پیٹھ پر لا کر لائے۔ اسے بیچ کر کھائے۔ تو یہ اس سے بہتر ہے کہ لوگوں سے سوال کرے۔ اور منہ میں خاک بھر لینا حرام نوالہ سے بہتر ہے۔

فتاویٰ رضویہ ۷۳/۱۰

## (۷) ناجائز کمائی

۱۶۶۴۔ عن رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: ثَمَنُ الْكَلْبِ خَبِيثٌ ، وَمَهْرُ الْبَيْتِ خَبِيثٌ ، وَكَسَبُ الْحِمَامِ خَبِيثٌ۔

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کتے کی قیمت لینا ناجائز، زنا کی شرچی حرام اور بچہ لگانے والے کی کمائی ناجائز ہے۔

فتاویٰ رضویہ ۲۵/۱۰

فتاویٰ رضویہ حصہ دوم ۱۷۷/۹

۲۷۸/۱	الاستحفاف عن المسئلة ،	۱۶۶۳۔ السنن للنسائي ، زكاة ،
۲۹۳/۱۰	☆ مجمع الروائد للبيهقي ،	المسند لاحمد بن حنبل ،
۴۹۷/۶	☆ كثر العمال للتمقي ، ۱۶۷۰۰ ،	شرح السنة للبعري ،
۹۹۸	☆ الموطن للمالك ،	اتحاف السادة للريدي ،
۱۹/۲	باب تحريم ثمن الكلب ،	۱۶۶۴۔ الصحيح لمسلم ، مساقاة ، ۹ ،
۴۸۶/۲	باب في كسب الحمام ،	السنن لابي داود ، البيوع ،
۱۵۳/۱	باب ما جاء في ثمن الكلب ،	الحامع للترمذي ،
۱۵۷/۱	باب النهي عن ثمن الكلب ،	السنن لابن ماجه ،
۳۳۷/۹	☆ السنن الكبرى للبيهقي ،	شرح معاني الآثار للطحاوي ،
۲۱۷/۱	☆ الحامع الصغير للسيوطي ،	المسند لاحمد بن حنبل ،
۳۷۵/۴	☆ المصنف لابن ابي شيبة ،	تلخيص المحبر لابن حجر ،
۶۲/۶	☆ اتحاف السادة للريدي ،	التحفيد لابن عبد البر ،
	☆	التفسير لابن كثير ،



## (۸) جس کسب سے رزق ملے اسی کو اختیار کرے

۱۶۶۵۔ عن أنس بن مالك رضي الله تعالى عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: مَنْ رَزَقَ فِي شَيْءٍ فَلْيَكْزَمْهُ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کسب سے روزی ملے اسے اختیار کرے۔

فتاویٰ رضویہ حصہ دوم ۱۱۱/۹

## ۲۔ خرید و فروخت

### (۱) مسلمان کے عقد پر عقد نہ کرو

۱۶۶۶۔ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نہی أن یمتار الرجل علی سوم أخیه۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کسی مرد کو اسکے بھائی کے بھاد پر بھاد کرنے سے منع فرمایا۔ ۱۲م  
(۲) معدوم کی بیع جائز نہیں

۱۶۶۷۔ عن حکیم بن حرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: ان البی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نہی عن بیع ما لیس عدہ۔

حضرت حکیم بن حرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس چیز کی بیع سے منع فرمایا جو تمہارے پاس نہیں۔ ۱۲م  
(۳) آدمی اپنی کمائی برباد نہ کرے

۱۶۶۸۔ عن عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: کفّی بالمرء إثمًا أن یضیع من یقوت۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدمی کیلئے یہ ہی گناہ کافی ہے کہ وہ اپنا رزق برباد کر دے۔ ۱۲م  
فتاویٰ رضویہ ۱/۶

۱۶۶۶۔	الصحيح لمسلم،	باب تحريم بيع الرجل على بيع أخيه	۳/۲
۱۶۶۷۔	المسند لاهمدين بن حنبل،	☆ ۲۵۲/۵ الجامع الصغير للسيوطي،	۵۶۴/۲
۱۶۶۸۔	السنن لابی داؤد،	باب في صلة الرحم،	۲۳۸/۱
	المستدرک للحاکم	☆ ۴۱۵/۱ المسند لاهمدين بن حنبل،	۱۶۰/۲
	السنن الکبریٰ للبيهقي،	☆ ۴۶۷/۷ مجمع الزوائد للهيثمی،	۳۲۵/۴
	المعجم الکبير لنظيراني،	☆ ۳۸۲/۱۲ الدر المختار للسيوطي،	۲۵۴/۱
	شرح المسئلة للبغوی،	☆ ۳۴۲/۹ ارواء الغلیل للالبانی،	۱۶۷/۴
	التفسير للمقرطبي،	☆ ۱۴۹/۴ كشف الخفاء للعجلوني،	۱۶۵/۲

## (۴) بلا ضرورت جائداد نہ بیچو

۱۶۶۹۔ عن عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: مَا مِنْ عَبْدٍ يَبِيعُ تَالِدًا إِلَّا سَلَطَ اللَّهُ عَلَيْهِ تَالِفًا۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: موروثی جائداد کو بیچ کر حاصل شدہ رقم تلف ہو کر ہی رہتی ہے۔ ۱۲م

۱۶۷۰۔ عن معقل بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: مَنْ بَاعَ عَقْرَدَارٍ مِنْ غَيْرِ ضَرُورَةٍ سَلَطَ اللَّهُ تَعَالَىٰ عَلَىٰ ثَمَنِهَا تَالِفًا يَتَلَفُهُ۔  
فتاویٰ رضویہ ۵۰۵/۴

حضرت معقل بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے گھر کا ساز و سامان بے ضرورت فروخت کیا اس کا روپیہ پیسہ ضائع ہی ہو جاتا ہے۔ ۱۲م

## (۵) بیع کو قرض کی شرط سے مشروط نہ کرو

۱۶۷۱۔ عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: لَا يَجْعَلُ سَلْفٌ وَيَبِيعُ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قرض کی شرط پر کسی چیز کی بیع حلال نہیں۔ ۱۲م

## (۱) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

قرض لینے والا بضرورت قرض، قرض کے ساتھ کم مالیت کی مٹی زیادہ قیمت کو اگر اس طرح خریدے کہ وہ بیع اس قرض پر مشروط ہو تو بالاتفاق حرام ہے۔ اور اگر عقد قرض پہلے ہو اور یہ بیع اس میں نص یا دلالت مشروط نہ ہو تو اس میں اختلاف ہے۔ بعض علماء اجازت دیتے ہیں

۱۶۶۹۔ المعجم الكبير للطبرانی، ۲۲۲/۱۸ ☆ مجمع الروائد للہبشی، ۱۱۰/۴

کثر العمال للمنفی، ۵۴۴۳ ۵۳/۳ ☆ الجامع الصغير للسيوطی، ۴۹۳/۲

۱۶۷۰۔ کثر العمال للمنفی، ۵۴۴۲ ۵۱/۲ ☆ الجامع الصغير للسيوطی، ۵۲۰/۲

کشف المعاء للعطلوتی، ۳۲۷/۲ ☆

۱۶۷۱۔ المس لابن داؤد، باب فی الرجل یبع ما لیس عنہ، ۴۹۵/۲

کہ یہ بیع بشرط قرض نہیں۔ بلکہ قرض بشرط بیع ہے۔ اور قرض شرط فاسدہ سے فاسد نہیں ہوتا۔ اور رائج یہ ہے کہ یہ بھی ممنوع ہے کہ اگرچہ شرط مفسد قرض نہیں مگر یہ وہ قرض ہے جس کے ذریعہ سے ایک منفعت قرض دینے والے نے حاصل کی اور یہ ناجائز ہے۔ لہذا ان صورتوں کو ترک کیا جائے۔ اور قرض کا نام ہی نہ لیا جائے۔ بلکہ خالص بیع ایک وعدہ معینہ پر ہو۔ اب لوٹ کی بیع روپے کے عوض جائز ہوگی اگرچہ دس کانوٹ سو کو بیچے۔ اور دونوں صورتوں میں فرق وہی ہے جو قرآن عظیم نے فرمایا: **وَأَحِلَّ اللَّهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبَا** مگر چاندی سونے کی بیع اب بھی جائز نہ ہوگی اور لوٹ کی جائز ہوگی۔ **قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم اِذَا اخْتَلَفَ النَّوْعَانِ فَبِيعُوا** کیف شقتم۔ اور یہ زیادہ قیمت دینا اگرچہ بحالت قرض ہے لیکن بوجہ بیع جائز ہے۔ اگرچہ اولی نہیں۔ درمختار میں ہے **شَرَاءُ شَيْءٍ بِشَيْءٍ غَالٍ لِحَاجَةِ الْقَرْضِ**، محوز و مکروہ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فتاویٰ رضویہ ۷/۳۷

## (۶) روپے کی بیع تفاضل کے ساتھ جائز ہے

۱۶۷۲۔ **عَنْ أَبِي هِن كَعْبِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم: إِذَا اخْتَلَفَ النَّوْعَانِ فَبِيعُوا كَيْفَ شِقْتُمْ بَعْدَ أَنْ يَكُونَنَّ يَدًا بِيَدٍ۔** حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب دو چیزیں اپنی نوع کے اعتبار سے مختلف ہوں تو جس طرح چاہو بیچو اس کے بعد کہ وہ دست بدست ہوں۔ ۱۲م

## (۲) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

روپے کا نوٹ پندرہ آنے کو بیچنا، خریدنا مطلقاً جائز ہے جبکہ ہا ہم رضا مندی سے ہو اور کوئی مانع شرعی عارض نہ ہو۔ اسے سود سے کوئی علاقہ نہیں۔

فتاویٰ رضویہ ۹/۱۸۹

(قرض میں ایک صورت جواز کی یہ بھی ہے کہ) قرض دینے والا لینے والے کے ہاتھ کوئی متاع ادھار بیچے اور متاع اسکے قبضہ میں دیدے، پھر قرض لینے والا اس متاع کو کسی اور کے ہاتھ اتنے سے کم کو بیچے جتنے کو خود خریدی تاکہ وہ متاع بھیہا اسے پہنچ جائے اور اس سے

قیمت لیکر قرض لینے والے کو دیدے تو قرض لینے والے کو قرض مل جائیگا اور دینے والے کو نفع حاصل ہو جائیگا۔

امام قاضی خاں نے فرمایا: اس حیلہ کا نام بیع عینہ ہے جسکو امام محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ذکر فرمایا اور مشائخ کبیر نے فرمایا: بیع عینہ ان بیعوں میں سے ہے۔ کہ ہمارے بازاروں میں آج کل رائج ہیں۔ امام ابو یوسف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: عینہ جائز ہے اور اس پر ثواب ملیگا۔ اور فرمایا: کہ ثواب کی وجہ یہ ہے کہ اس میں حرام یعنی سود سے بھاگنا ہے۔

فتح القدیر میں فرمایا کہ عینہ میں کوئی کراہت نہیں سوا خلاف اولیٰ کے۔ اس لئے کہ اسمیں قرض دینے کے اچھے سلوک سے روگردانی ہے اچھی، اور اسے بحر الرائق اور نہر الفائق اور درعیار و شریلائیہ وغیرہا نے برقرار رکھا۔ نیز فتح القدیر میں امام ابو یوسف نے فرمایا: یہ بیع مکروہ نہیں۔ اس لئے کہ بہت سے صحابہ کرام نے اسے کیا۔ اسکی تعریف کی اور اسے سود نہ ٹھہرایا۔

تو جب بکثرت صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین سے اسکا کرنا اور اسکی تعریف ثابت ہوئی تو اس سے عدول نہ ہوگا۔ اس لئے کہ ہمارے امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مذہب صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کی تقلید ہے۔ اور بیشک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں اسکی تقلید و پیروی کا حکم دیا۔

فتاویٰ رضویہ ۷/۱۷۴

## ۳۔ غبن و غصب و عاریت

### (۱) غبن مذموم ہے

۱۶۷۳۔ عن الحسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: الْغَبْنُ لَا مَحْمُودَ وَلَا مَأْخُوزَ۔  
حضرت امام حسین بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: غبن کھانے میں نہ ناموری ہے اور نہ ثواب۔  
فتاویٰ رضویہ ۷/۱۷۶

### (۲) غصب کا وبال

۱۶۷۴۔ عن یعلیٰ بن مرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اَيُّمَا رَجُلٍ ظَلَمَ شَيْئًا مِنَ الْاَرْضِ كَلَفَهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اَنْ يَّخْفِرَهُ حَتَّى يَبْلُغَ اَخِرَ سَبْعِ اَرْضَيْنِ ثُمَّ يُطَوَّقَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّى يَقْضَىٰ بَيْنَ النَّاسِ۔  
حضرت یعلیٰ بن مرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص ایک بالشت زمین ناحق لے لے اللہ تعالیٰ اسے تکلیف دے کہ اس زمین کو کھودے یہاں تک کہ ساتویں طبقے کے ختم تک پہنچے۔ پھر قیامت کے دن اس کا طوق بنا کر اسکے گلے میں ڈالے یہاں تک کہ تمام مخلوق کا حساب ختم ہو کر فیصلہ فرما دیا جائے۔  
۱۶۷۵۔ عن سعد بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: مَنْ أَخَذَ شَيْئًا مِنَ الْاَرْضِ بِغَيْرِ حِلٍّ طَوَّقَهُ اللّٰهُ مِنْ سَبْعِ اَرْضَيْنِ، لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ صَرْقًا وَلَا عَدْلًا۔

حضرت سعد بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص زمین کا شے بغیر حیل لے لے اللہ تعالیٰ اسے سب سے زیادہ عذاب دے گا، نہ صرقت اور نہ عدل۔

۱۶۷۳۔	مجمع الروايد للهيمى،	۷۵/۴	☆	کثر العمال للمتنقى،	۹۲۸۷،	۱۹/۴
	الحامع الصغير للسيوطى،	۵۵۲/۲	☆	المعنى للعراقى،		۸۲/۲
۱۶۷۴۔	المسند لاحمد بن حبل،	۱۷۲/۴	☆	فتح البارى للعسقلانى،		۱۰۴/۵
	الترغيب والترهيب للمندى،	۱۵/۳	☆	جمع الحوامع للسيوطى،		۹۵۳۳
	موارد الظمعان للهيمى،	۱۱۶۷	☆	السلسلة الصحيحة للالبانى،		۲۴۰

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کسی قدر زمین ناجائز طور پر لے اللہ تعالیٰ ساتوں زمینوں سے اسکے گلے میں طوق ڈالے، نہ اس کا فرض قبول ہو نہ لفل۔  
فتاویٰ رضویہ ۱۴۰/۸

### (۳) عاریت کا مال واپس کرے

۱۶۷۶۔ عن سمرة بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: عَلَى الْيَدِ مَا أَخَذْتُ حَتَّى تُؤَدِّيَهُ۔

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس ہاتھ سے مال لیا اسی ہاتھ سے واپس کر دے۔

فتاویٰ رضویہ ۱۳/۴

۱۶۷۵۔	الجامع الصحيح للبخاری،	باب ما جاء في بيع ارضين،	۱/۴۵۴
المسند لاجمدين حبل،	۱/۱۸۷	☆ المس الكبير للبيهقي،	۶/۹۸
مجمع الروايد للهيتمي،	۴/۱۷۶	☆ المعجم الصغير للطبراني،	۱/۹۹
حلية الاولياء لابن عديم،	۲/۱۸۱	☆ كثر العمال للمتنقي،	۱۰۰، ۳۰۲، ۴۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۰
تاريخ بغداد للعطيب،	۱/۲۷۱	☆ الترغيب والترهيب لندري،	۳/۱۶
المصنف لابن ابی شيبة،	۶/۵۶۵	☆ البداية و النهاية لابن كثير،	۱/۱۹
۱۶۷۶۔	السنن لابن ماجه، العارية،	☆	۱۷۵/۲
المسند لاجمدين حبل،	۵/۸	☆ الجامع الصغير للسيوطي،	۲/۳۳۸
المس الكبير للبيهقي،	۶/۹۰	☆ فتح الباري للعسقلاني،	۵/۲۴۱
شرح المس للبقوي،	۸/۲۲۶	☆ تلخيص الحبير لابن حجر،	۳/۵۳
المعجم الكبير للطبراني،	۷/۲۵۲	☆ نصب الراية للزيلعي،	۲/۳۷۶
المصنف لابن ابی شيبة،	۶/۱۴۶	☆ التفسير لابن كثير،	۱/۵۰۰
كشف المعاني للعجلوني،	۲/۹۰	☆	





وسلم: اِنَّ اَحَقَّ مَا اَخَذْتُمْ عَلَيْهِ اجْرًا كِتَابُ اللّٰهِ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی ایک جماعت کا گزر چشمے والوں کے پاس سے ہوا جن میں سے ایک آدمی کو سانپ یا بچھو نے کاٹ لیا تھا۔ ان میں سے ایک آدمی صحابہ کرام کے پاس آیا اور کہا: کیا آپ حضرات میں کوئی سانپ یا بچھو کے کاٹے کا دم جانتا ہے؟ کیونکہ چشمے والوں میں سے ایک شخص کو سانپ یا بچھو نے کاٹ لیا ہے۔ ان میں ایک صاحب گئے اور کچھ بکریوں کے بدلے سورہ فاتحہ پڑھ کر دم کر دیا۔ وہ ٹھیک ہو گیا۔ اور یہ بکریاں لیکر اپنے ساتھیوں کے پاس آ گئے۔ ساتھیوں نے اس بات کو ناپسند کیا اور کہا آپ نے اللہ کی کتاب پر اجرت لی ہے۔ چنانچہ یہ تمام حضرات مدینہ شریف پہنچے تو بارگاہ رسالت میں واقعہ عرض کیا: حضور نے ارشاد فرمایا: جن باتوں کی تم مزدوری لیتے ہو ان میں اللہ تعالیٰ کی کتاب سب سے زیادہ اجرت کی مستحق ہے۔ ۱۲م

۱۶۷۹۔ عن أبي سعيد الخدري رضي الله تعالى عنه قال: ان ناسا من اصحاب النبي صلى الله تعالى عليه وسلم اتوا على حي من احياء العرب فلم يقروهم ، فبينما هم كذلك اد لدغ سيد اولئك فقالوا: هل معكم من دواء اوراق؟ فقالوا انكم لم تقرونا ولا نفعل حتى تجعلوا لنا جملا، فعملوا لهم قطيعا من الشاة ، فجعل يقرء بأمر القرآن ويجمع براقه وتيفل فبرا، فأتوا بالشاة فقالوا: لا نأخذہ حتى نسأل النبي صلى الله تعالى عليه وسلم فساله فضحك وقال: وَمَا اِدْرَاكَ اَنْهَا رُقِيَّةٌ ، خُذُوها وَاضْرِبُوا لِي بِسَهْمٍ ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین میں سے کچھ حضرات عرب کے ایک قبیلہ

۱۶۷۸۔	اتحاد السادة للريدي،	۷۷/۳	☆	مشكوة المصابيح للشيخ زبي،	۷۹۸۵
	السنن للدار قطنی،	۹۵/۳	☆	لسان الميران لابن حجر،	۳۱۸/۲
	تنبيه الشريعة لابن عراق،	۲۶۱/۱	☆	تذكرة الموصوعات للفتنی،	۸۱
	موارد الظمقان للهيثمی،	۱۱۳۱	☆	الدر المصور للسيوطی،	۴۸
۱۶۷۹۔	الجامع الصحيح للبخاری،			باب الرقي بالقرآن و المعوذات ،	۸۵۴/۲
	الصحيح لمسلم ،			باب جواز الاجرة على الرقية ،	۲۲۴/۲
	المسند لاحمد بن حنبل ،	۴۴/۳	☆	فتح الباری للعسقلانی،	۱۹۸/۱۰
	التفسير للقرطبي،	۱۱۳/۱	☆		

کے پاس گئے تو انہوں نے انکی مہمان نوازی نہ کی۔ اسی اثنا میں انکے سردار کو بچھونے کاٹ لیا۔ تو انہوں نے کہا: کیا آپ لوگوں کے درمیان کوئی دوا یا دم کرنے والا ہے؟ صحابہ کرام نے فرمایا: چونکہ تم نے ہماری خیافت نہ کی لہذا ہم بغیر اجرت تمہارے ساتھ کچھ نہیں کریں گے۔ انہوں نے بکریاں دینا منظور کیا۔ چنانچہ ایک صحابی نے سورۃ فاتحہ پڑھی اور لعاب جمع کر کے اس جگہ پر تھوک دیا۔ اسکی تکلیف دور ہو گئی۔ وہ بکریاں لیکر آئے تو صحابہ کرام نے فرمایا: ہم جب تک اس سلسلہ میں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مطوعات نہیں حاصل کر لیں گے بکریاں نہیں لیں گے۔ حضور نے یہ سکر تبسم فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا: خیر بکریاں لے لو اور ان میں میرا حصہ بھی ہے۔

فتاویٰ رضویہ ۱۸۲/۸

### (۱) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس حدیث سے محض تعویذ اور دم کرنے کیلئے قرآن پڑھنے پر اجرت لینے کا جواز معلوم ہوا مطلق تلاوت اور تعلیم قرآن پر اجرت کا جواز ثابت نہیں ہوتا۔ لہذا یہ حدیث امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مسلک کے خلاف ہرگز نہیں کہ امام اعظم تلاوت و تعلیم قرآن پر اجرت کو ناجائز قرار دیتے ہیں جیسا کہ حدیث میں وارد ہے۔

تعلمو القرآن ولا تاكلوا به، یعنی تعلیم قرآن کی کمائی نہ کھاؤ۔ عمدۃ القاری۔

### (۳) کام ختم ہوتے ہی مزدور کی اجرت ادا کرو

۱۶۸۰۔ عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: أَلَمْ تَرَوْا إِلَى الْعُمَّالِ يَعْمَلُونَ فَإِذَا هَرَّغُوا مِنْ أَعْمَالِهِمْ وَفَوَّا أَجُورَهُمْ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تو نے نہ دیکھا کہ مزدور کام کرتے ہیں جب اپنے عمل سے فارغ ہوتے ہیں۔ اس وقت پوری مزدوری پاتے ہیں۔

۱۶۸۱۔ عن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالى

علیه وسلم: الْعَامِلُ إِنَّمَا يُؤْتَى أَجْرُهُ إِذَا قُضِيَ عَمَلُهُ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عامل کو اسی وقت اجر کامل دیا جاتا ہے جب عمل تمام کر لیتا ہے۔

فتاویٰ رضویہ ۲/۷۷۸

### (۴) تعلیم قرآن پر اجرت کا حکم

۱۶۸۲۔ عَنْ عِبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: عَلِمْتُ فَاسًا مِنْ أَهْلِ الصِّفَةِ الْقُرْآنَ وَالْكِتَابَةَ فَاهْدَى إِلَى رَجُلٍ مِنْهُمْ قَوْسًا، فَقُلْتُ: لَيْسَتْ بِعَالٍ وَارْمِي عَنْهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ، فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهَا فَقَالَ: إِنَّ سَرَّكَ أَنْ تُطَوِّقَ بِهَا طَوْقًا مِنْ نَارٍ فَأَقْبِلْهَا۔  
فتاویٰ رضویہ ۸/۲۱۲

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے اصحاب صفہ میں سے چند حضرات کو قرآن کی تعلیم دی اور لکھنا سکھایا۔ تو ان میں سے ایک صاحب میرے پاس بطور ہدیہ ایک کمان لائے۔ میں نے سوچا یہ کوئی مال نہیں اور مجھے جہاد میں کام آئیگی۔ پھر میں نے حضور سے اس کے بارے میں پوچھا تو فرمایا: اگر تم جہنم کا طوق گلے میں ڈالنا چاہتے ہو تو قبول کر لو۔ ۱۲م

### (۵) بیٹائی پر زراعت کا حکم

۱۶۸۳۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ لَمْ يَذْرِ الْمُخَابِرَةَ فَلْيُؤَذَّنْ بِحَرْبٍ مِنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جو بیٹائی نہ چھوڑے وہ اللہ و رسول سے لڑائی کا اعلان کرے۔

(۲) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

لہذا ہمارے امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ باتباع جماعت صحابہ و تابعین محرمین مانعین

حرام و فاسد جانتے ہیں۔ بایں ہمہ صاحبین نے بوجہ تعامل اجازت دی اور اسی پر فتویٰ قرار پایا۔  
فتاویٰ رضویہ ۸/۲۱۳

## ۵۔ قرض و سود

### (۱) ہر قرض جس سے منفعت مقصود ہو سود ہے

۱۶۸۴۔ عن أمير المؤمنين علي المرتضى كرم الله تعالى وجهه الكريم قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: كُلُّ قَرْضٍ جَرَّ مَنَفَعَةً فَهُوَ رِبَا۔  
حضرت امیر المؤمنین علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر قرض جو منفعت کمائے سود ہے۔

فتاویٰ رضویہ ۵/۷

### (۲) سود کی لعنت

۱۶۸۵۔ عن عبد الله بن مسعود رضى الله تعالى عنه قال: لعن رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم آكل الربوا ومأكله وشاهد به و كاتبه۔  
حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سود کھانے والے، کھلانے والے، اور اسکے گواہ و کاتب پر لعنت فرمائی۔

فتاویٰ رضویہ ۷/۷۵

۱۶۸۶۔ عن جابر بن عبد الله رضى الله تعالى عنهما قال: لعن رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم آكل الربوا ومؤكله و كاتبه وشاهد به وقال: هم سواء۔  
حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی: لعن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آكل الربوا ومؤكله و كاتبه وشاهد به وقال: هم سواء۔

۱۶۸۴۔ الدر المختور للسيوطی،	☆	۳۵۰/۵	کثر العمال لمعتی، ۱۵۵۱۶، ۲۳۸/۶
ارواء الغلیل للالبانی،	☆	۲۳۵/۵	المطالب العالیۃ لابن حجر، ۱۳۷۳
۱۶۸۵۔ الجامع للترمذی،			باب ما جاء فی اکل الربوا ۱۴۵/۱
السنن لابن ماجه،			باب التغلیظ فی الربا، ۱۶۵/۱
الجامع الصغير للسيوطی،		۴۴۶/۲	
السنن لابی داؤد،			باب فی اکل الربوا، ۴۷۳/۲
۱۶۸۶۔ الصحيح لمسلم،			باب الربوا، ۲۷/۲
معجم الروائد للهيثمی،	☆	۱۱۸/۴	اتحاف السادة للريدي، ۴۴۶/۵
الترغيب والترهيب للمنرى،	☆	۵۳۹/۱	الدر المختور للسيوطی، ۳۶۷/۱

علیہ وسلم نے سود کھانے والے، کھلانے والے، اور اسکے کاتب و گواہ سب پر لعنت فرمائی۔ اور فرمایا: وہ سب برابر گنہگار ہیں۔  
فتاویٰ رضویہ ۷/۷۵

### (۳) سود کی مذمت

۱۶۸۷۔ عن کعب الأحبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: لان اذنی ثلث وثلثین زنیۃ احب الی من ان اکل درهما رہا یعلم اللہ انی اکلته من رہا۔

حضرت کعب احبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک مجھے اپنا تینتیس ہار زنا کرنا اس سے زیادہ پسند ہے کہ سود کا ایک درم کھاؤں۔ جسے اللہ عز و جل جانے کہ میں نے سود کھایا ہے۔

### (۱) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

سود جس طرح لینا حرام ہے دینا بھی حرام ہے۔ مگر شریعت مطہرہ کا قاعدہ مقرر ہے کہ الضرورة تبیح المحظورات، اسی لئے علماء فرماتے ہیں کہ محتاج کو سودی قرض لینا جائز ہے۔ محتاج کے یہ معنی جو واقعی حقیقی ضرورت قابل قبول شرع رکھتا ہو کہ اسکے بغیر چارہ ہو، نہ کسی طرح بے سودی روپیہ ملنے کا یارا۔ ورنہ ہرگز جائز نہ ہوگا۔ جیسے لوگوں میں رائج ہے کہ اولاد کی شادی کرنی چاہی۔ سو روپے پاس ہیں ہزار روپے لگانے کو جی چاہا تو سودی نکلوائے، یا مکان رہنے کو موجود ہے دل کے محل کو ہوا۔ سودی قرض لیکر بنایا یا دوسو کی تجارت کرتے ہیں۔ قوت اہل و عیال بقدر کفایت ملتا ہے۔ نفس نے بڑا سودا کر بننا چاہا۔ پانچ چھ سو سودی نکلوا کر لگوادے یا گھر میں زیور وغیرہ موجود ہے جسے بیچ کر روپیہ حاصل کر سکتے ہیں۔ نہ بیچا بلکہ سودی قرض لیا و علیٰ هذا القیاس۔ صد ہا صورتیں ہیں کہ یہ ضرورت نہیں۔ تو ان میں حکم جواز نہیں ہو سکتا اگرچہ لوگ اپنے زعم میں ضرورت سمجھیں۔ ولہذا قوت اہل و عیال کیلئے سودی قرض لینے کی اجازت اسی وقت ہو سکتی ہے جب اسکے بغیر کوئی طریقہ بسر اوقات کا نہ ہو، نہ کوئی پیشہ جانتا ہو، نہ نوکری ملی ہے جس کے ذریعہ سے دال روٹی اور موٹا کپڑا محتاج آدمی کی بسر اوقات کے لائق مل سکے۔ ورنہ اس قدر پاسکتا ہے تو سودی روپے سے تجارت پھرو ہی تو نگری کی ہوس ہوگی نہ ضرورت قوت۔ رہا اداائے قرض کی نیت سے سودی قرض لینا اگر جانتا ہے کہ اب ادا

نہ ہوا تو قرض خواہ قید کرائے گا۔ جس کے باعث بال بچوں کو نفقہ نہ پہنچ سکے گا۔ اور ذلت و خواری علاوہ اور فی الحال اسکے سوا کوئی شکل ادا کی نہیں تو رخصت دی جائیگی کہ ضرورت تحقیق ہوگی۔ حفظ اور تحصیل قوت کی ضرورت ہو تو خود ظاہر۔ اور ذلت و مظلونی سے بچنا بھی ایسا امر ہے کہ جسے شرع نے بہت مہم سمجھا اور اسکے لئے بعض محظورات کو جائز فرمایا۔

مثلاً شریر شاعر جو امراء کے پاس قصائد مدح لکھ کر لے جاتے ہیں کہ خاطر خواہ انعام نہ پائیں تو بھوسنا نہیں۔ انہیں اگرچہ وہ انعام لینا حرام ہے اور جس چیز کا لینا جائز نہیں دینا بھی روا نہیں۔ پھر یہ لوگ کہ اپنی آبرو بچانے کو دیتے ہیں خاص رشوت دیتے ہیں اور رشوت دینا صریح حرام ہے۔ بایں ہمہ شرع نے حفظ آبرو کیلئے انہیں دینا دینے والے کے حق میں روا فرمایا اگرچہ لینے والے کو بدستور حرام محض ہے۔

فتاویٰ رضویہ ۷/۸۳

### (۴) سود کھانا زنا سے بدتر کام ہے

۱۶۸۸۔ عن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: مَنْ أَكَلَ دِرْهَمًا مِنْ رِبَا فَهُوَ مِثْلُ ثَلَاثٍ وَثَلَاثِينَ زَنْبَةً، وَمَنْ نَبَتَ لَحْمًا مِنْ سُحْبٍ فَالنَّارُ أُولَىٰ بِهِ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک درہم سود کھانا تینتیس بار زنا کے برابر ہے، اور جس کا گوشت حرام سے بڑھے تو نار جہنم اسکی زیادہ مستحق ہے۔

۱۶۸۹۔ عن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: لِدِرْهَمٍ يُصَيِّئُهُ الرَّجُلُ مِنَ الرِّبَا أُعْطِيَ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ ثَلَاثٍ وَثَلَاثِينَ زَنْبَةً تَزِينُهَا فِي الْإِسْلَامِ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک ایک درہم کہ آدمی سود سے پائے اللہ عزوجل کے نزدیک سخت تر ہے تینتیس بار زنا سے کہ آدمی اسلام میں کرے۔

۱۶۸۸۔ المعجم الاوسط للطبرانی، ۲/۲۱۱ ☆ تذکرة الموضوعات لابن القيسراني، ۷۲۴

۱۶۸۹۔ الدر المنثور للسيوطي، ۱/۳۶۶ ☆ الترهيب والترهيب للمدري، ۶۳

۱۶۹۰۔ عن عبد الله بن حنظلة غسيل الملائكة رضى الله تعالى عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: دِرْهَمٌ رِبَاً يَأْكُلُهُ الرَّجُلُ وَهُوَ يَعْلَمُ أَشَدُّ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ سِتٍّ وَثَلَاثِينَ زَنِيَةً۔

حضرت عبد اللہ بن حنظلہ غسیل الملائکہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سود کا ایک درہم کہ آدمی دانستہ کھائے اللہ تعالیٰ کے نزدیک چھتیس زنا سے سخت تر ہے۔

۱۶۹۱۔ عن أنس بن مالك رضى الله تعالى عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: إِنَّ الدِّرْهَمَ يُصِيبُهُ الرَّجُلُ مِنَ الرِّبَا أُعْظَمَ عِنْدَ اللَّهِ فِي الْخَطِيئَةِ مِنْ سِتٍّ وَثَلَاثِينَ زَنِيَةً يَزْنِيهَا الرَّجُلُ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک درہم کہ آدمی سود سے پائے اللہ تعالیٰ کے نزدیک مرد کے چھتیس بار زنا کرنے سے گناہ میں زیادہ ہے۔

۱۶۹۲۔ عن أم المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالى عنها قالت: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: لِدِرْهَمٍ رِبَاً أَشَدُّ حُرْمًا عِنْدَ اللَّهِ مِنْ سَبْعٍ وَثَلَاثِينَ زَنِيَةً۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی

۱۶۹۰۔	الترغيب والترهيب للمندري،	۷/۳	☆	اتحاف السادة للزبيدي،	۴۴۶/۵
	کنز العمال للمفتی،	۹۷۶۱،	☆	مجمع الزوائد للهيثمی،	۱۱۷/۴
	مشکوة المصابيح للتبریزی،	۲۸۲۵	☆	الدر المنثور للسيوطی،	۳۶۷/۱
	المجامع الصغير للسيوطی،	۲۵۶/۱	☆	السلسلة الصحيحة للالبانی،	۱۰۳۳
	المسند لاحمد بن حنبل،	۲۲۵/۵	☆	المسنن للدارقطني،	۱۶/۳
	تاريخ دمشق لابن عساكر،	۳۷۳/۷	☆	المغنی للعراقي،	۹۱/۲
۱۶۹۱۔	اتحاف السادة للزبيدي،	۷۳۵/۷	☆	جمع الجوامع للسيوطی،	۵۴۷۵
	الترغيب والترهيب للمندري،	۷/۳	☆	الدر المنثور للسيوطی،	۳۶۴/۱
	المغنی للعراقي،	۱۳۹/۳	☆	الکامل لابن عدي،	
	اللائی المصنوعة للسيوطی،	۸۳/۲	☆		
۱۶۹۲۔	کنز العمال للمفتی،	۹۷۸۰،	☆		



اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک سود کا ایک درہم اللہ عزوجل کے یہاں سستیس زنا سے بڑھ کر ہے۔

۱۶۹۳۔ عن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: الربا سبعةٌ حُوبًا آمَسْرُهَا كَالَّذِي يَنْفَجُحُ أُمُّهُ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سود کا گناہ ستر درجے ہے۔ جس میں سب سے آسان تر اس شخص کی طرح ہے جو اپنی ماں پر پڑے۔

۱۶۹۴۔ عن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: الربا سبعةٌ بَابًا أَدْنَاهَا كَالَّذِي يَقَعُ عَلَى أُمِّهِ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سود کا گناہ ستر درجہ ہے۔ جس میں سب سے آسان تر اس شخص کی طرح ہے جو اپنی ماں پر پڑے۔

۱۶۹۵۔ عن الأسود بن وهب بن عبد مناف بن زهرة الزهري القرشي بحال النبي صلى الله تعالى عليه وسلم ورضي الله تعالى عنهما قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: إن الربا أبوابٌ، أَلْبَابٌ مِنْهُ عَذَلٌ بِسَبْعِينَ حُوبًا، أَدْنَاهَا فَحْرَةٌ كَاضْطِحَاحِ الرَّجُلِ مَعَ أُمِّهِ۔

حضرت اسود بن وہب رضی اللہ تعالیٰ عنہما حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ماموں سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک سود کے کئی دروازے ہیں، ان میں سے ایک دروازہ برابر ستر گناہ کے ہے جن میں سب سے ہلکا گناہ ایسا

۱۶۹۳۔ المس لابن ماجه ، باب التعليظ في الربا ، ۱۶۵/۲

الجامع الصغير للسيوطي ، ۲۷۶/۲ ☆ اتحاف السادة للريدي ، ۵۳۷/۷

الترغيب والترهيب للمصري ، ۸/۳ ☆ كشف الغطاء للععلوني ، ۵۰۸/۱

كنز العمال للمفتي ، ۹۷۵۵ ، ۱۰۵/۴ ☆ المحض للعراقي ، ۳۲۳/۳

۱۶۹۴۔ المس لابن ماجه ، باب التعليظ في الربا ، ۱۶۵/۲

الترغيب والترهيب للمصري ، ۶/۳ ☆

۱۶۹۵۔ الجامع الكبير للطبراني ، ۲۵۴/۲ ☆

ہے جیسے اپنی ماں کے ساتھ ہم بستر ہوتا۔

۱۶۹۶۔ عَنْ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «الرِّبَا أَحَدٌ وَسَبْعُونَ بَابًا، أَوْ قَالَ: ثَلَاثَةٌ وَسَبْعُونَ حُوبًا، أَهْوَنُهَا مِثْلُ إِيْتَانِ الرَّجُلِ أُمَّةً»۔

ایک انصاری صحابی رسول رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سود اکہتر دروازے ہیں۔ یا فرمایا: بہتر گناہ جن میں سب سے ہلکا ایسا جیسے آدمی کا اپنی ماں سے جماع کرنا۔

۱۶۹۷۔ عَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «الرِّبَا إِيْتَانٌ وَسَبْعُونَ بَابًا، أَوْ قَالَ: ثَلَاثَةٌ وَسَبْعُونَ حُوبًا، أَهْوَنُهَا مِثْلُ إِيْتَانِ الرَّجُلِ أُمَّةً»۔  
حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سود کے بہتر دروازے ہیں۔ ان میں سب سے کم ایسا ہے جیسے اپنی ماں سے محبت کرنا۔

۱۶۹۸۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنَّ أَبْوَابَ الرِّبَا إِيْتَانٌ وَسَبْعُونَ حُوبًا، أَوْ قَالَ: ثَلَاثَةٌ وَسَبْعُونَ حُوبًا، أَهْوَنُهَا مِثْلُ إِيْتَانِ الرَّجُلِ أُمَّةً فِي الْإِسْلَامِ»۔

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک سود کے دروازے بہتر گناہ ہیں۔ سب میں کمتر ایسا ہے جیسے اسلام میں اپنی ماں سے زنا کرنا۔

۳۲۷/۸	☆	اتحاف السادة للزبيدي	۳۱۴/۸	☆	المصنف لعبد الرزاق
۱۸۷۱	☆	السلسلة الصحيحة للالباني	۱۱۷/۴	☆	مجمع الزوائد للهيتمي
۲۶۷/۱	☆	الحامع الصغير للسيوطي	۳۹۱/۶	☆	الكامل لابن عدي
۳۶۷/۱	☆	الدر المنثور للسيوطي	۱۱۳۶	☆	علل الحديث لابن أبي حاتم
۸۴/۲	☆	اللاقي المصنوعة للسيوطي	۸/۳	☆	الترغيب والترهيب للمنذري
۲۷۰۵	☆	المطالب العالية لابن حجر	۱۰۵/۴	☆	كنز العمال للمفتي، ۹۷۵۹
۱۰۵/۴	☆	كنز العمال للمفتي، ۹۷۵۶	۶۰۷۶	☆	جمع الجوامع للسيوطي

۱۶۹۹۔ عن عبد الله بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: الرِّبَا ثَلَاثَةٌ وَسَبْعُونَ بَابًا، أَيْسَرُهَا مِثْلُ أَنْ يَسْكَحَ الرَّجُلُ أُمَّةً۔  
حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سود کے تہتر دروازے ہیں، سب میں ہلکا اپنی ماں سے زنا کے مثل ہے۔

۱۷۰۰۔ عن عبد الله بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: إِنَّ الرِّبَا يَنْفُ وَ سَبْعُونَ بَابًا، أَهْوَنُهُنَّ مِثْلُ مَنْ أَتَى أُمَّةً فِي الْإِسْلَامِ، وَدِرْهَمٌ مِنْ رِبَا أَشَدُّ مِنْ خُمْسِهِ وَثَلَاثِينَ زِينَةً۔  
حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سود کے کچھ اوپر ستر دروازے ہیں۔ ان میں سب سے ہلکا ایسا ہے کہ مسلمان ہو کر اپنی ماں سے زنا کرے۔ اور سود کا درہم پینتیس زنا سے سخت تر ہے۔

۱۷۰۱۔ عن امير المؤمنين عثمان غنى ذى السورين رضی اللہ تعالیٰ عنہم قال: الربا سبعون بابا۔ أهونها مثل نكاح الرجل أمه۔

امیر المؤمنین حضرت عثمان غنی ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: سود کے ستر دروازے ہیں، ان میں آسان تر اپنی ماں سے زنا کے مثل ہے۔

۱۷۰۲۔ عن عبد الله بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: الربا اثنان وسبعون نحوها، أصغرها كمن أتى أمه في الإسلام ودرهم من الربا أشد من بضع وثلاثين زينة۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: سود بہتر گناہ ہے، سب میں چھوٹا بحالت اسلام اپنی ماں سے زنا کی طرح ہے۔ اور سود کا ایک درہم کئی

۱۶۹۹۔ المستدرک للحاکم،	۳۷/۲	☆	الحامع الصغير للسيوطی،	۲۶۶/۱
الحاف السادة للزبيدي،	۳۲۷/۸	☆	الحامع الصغير للسيوطی،	۲۷۶/۱
۱۷۰۰۔ الترغيب والترهيب للمسرى،	۸/۳	☆	الدر المشور للسيوطی،	۹۶/۶
۱۷۰۱۔ كنز العمال للمصنف،	۱۰۱۰۳			۱۹۰/۴
۱۷۰۲۔ كنز العمال للمصنف،	۹۷۵۹			۱۰۵/۴

اور تمیں زنا سے سخت تر ہے۔

۱۷۰۳۔ عن عبد الله بن سلام رضي الله تعالى عنه قال : الربا ثلثة وسبعون

حوبا، ادناها كمن اتى امه في الاسلام يودرهم من الربا كبضع وثلثين رنية۔

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سود میں تہتر گناہ ہیں،

سب میں کم ایسا ہے جیسے اسلام میں اپنی ماں سے جماع کرنا، اور سود کا ایک درم چند اور تمیں زنا

کے مانند ہے۔

### (۵) سود اور اس سے بچنے کی صورت

۱۷۰۴۔ عن أبي سعيد الخدري رضي الله تعالى عنه قال : جاء بلال بنمر برني

فقال له رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : مِنْ أَيْنَ هَذَا ؟ فقال بلال : تمر كان

عندنا ردئ فبعت منه صاعين، بصاع لمطعم النبي صلى الله تعالى عليه وسلم ،

فقال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم عند ذلك : أَوَّهَ عَيْنُ الرَّبَّاءِ ، لَا تَفْعَلْ ،

وَلَكِنْ إِذَا أَرَدْتَ أَنْ تُشْتَرِيَ السَّمَرَةَ بِبَيْعٍ تَشْتَرِيهِ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ

عنہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں فرمائے برنی لیکر حاضر ہوئے۔ رسول اللہ صلی

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: یہ تم کہاں سے لائے؟ حضرت بلال نے عرض کیا: ہمارے

پاس ثراب چھوارے تھے ہم نے انکے دو صاع کے بدلے ان کا ایک صاع خریدنا کہ حضور کی

خدمت میں پیش کروں۔ حضور نے یہ سکرارشاد فرمایا: اف یہ تو خاص رہا ہے۔ ایسا نہ کر مگر جب

انکو خریدنا چاہو تو اپنے چھواروں کو کسی اور چیز سے بیچ کر اس فی کے بدلے انکو خریدو۔

۱۷۰۵۔ عن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه قال : ان رسول الله صلى الله تعالى

۱۷۰۳۔ كثر العمال للمتنى،

۱۰۱۱۴

۱۹۳/۴

۱۷۰۴۔ الصحيح لمسلم،

باب الربوا،

۲۶/۲

الجامع الصحيح للبخاري،

باب اذا اراد يبيع تمر الخ،

۲۹۳/۱

۱۷۰۵۔ الصحيح لمسلم باب الربوا،

۲۶/۲

☆ الموطا لمالك،

۲۲۳

الجامع الصحيح للبخاري،

باب اذا اراد البيع تمر الخ، ۲۹۳/۱

السك الكبرى لبهقي،

۲۹۱/۵

☆ مشكل الآثار للطحاوي،

۱۲۲/۲

فتح الباري للعسقلاني،

۳۹۹/۴

☆ التمهيد لابن عبد البر،

۱۲۶/۵

علیہ وسلم استعمل رجلاً علی خبیر فحاء ۵ بتمر حنیب فقال له رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اکل تمر خبیر هكذا؟ قال: لا، واللہ! یا رسول اللہ انا لاناخذ الصاع من هذا بالصاعین والصاعین بالثلث، فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: فَلَا تَفْعَلْ! بَعِ الْحَمْعَ بِالذَّرَاهِمِ ثُمَّ ابْتَغِ بِالذَّرَاهِمِ حَنِيئًا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک صاحب کو خبیر پر صوبہ دار بنا کر بھیجا۔ وہ خدمت اقدس میں خرمائے حنیب لیکر حاضر ہوئے۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: خبیر کے سب چھوڑے ایسے ہی ہیں؟ عرض کی: نہیں، خدا کی قسم یا رسول اللہ! ہم اس میں کا ایک صاع دو صاع کو اور دو صاع تین صاع کو لیتے ہیں۔ فرمایا: ایسا نہ کرو۔ اپنے چھوڑے روپیوں سے بیچ کر ان روپیوں سے یہ چھوڑے خرید لو۔  
تلاوی رضویہ ۷/۱۹۵

## (۶) قرض ادا کی نیت سے لو تا کہ اللہ کی مدد شامل حال رہے

۱۷۰۶۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ أَخَذَ أَمْوَالَ النَّاسِ يُرِيدُ أَدَاءَهُمَا أَدَّى اللَّهُ عَنْهُ، وَمَنْ أَخَذَ يُرِيدُ إِتْلَافَهَا أَتْلَفَهُ اللَّهُ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو لوگوں کے مال بہ نیت ادا لے اللہ تعالیٰ اس کی طرف سے ادا فرما دیتا ہے۔ اور جو تلف کر دینے کے ارادے سے لے اللہ تعالیٰ اسے ہلاک کر دیتا ہے۔

۳۲۱/۱	باب من اخذ اموال الناس	۱۷۰۶۔ الجامع الصحيح للبخاری
۱۷۵/۲	باب من اخذ ديناً	السنن لابن ماجه
۳۵۴/۵	☆ المشرك الكبري للبيهقي	المستند لاحمد بن حنبل
۵۴/۵	☆ فتح الباري للنسقلاني	كثر العمال للمفتي، ۱۵۴۲۹، ۲۲۱/۶
۲۹۲/۸	☆ شرح السنة للبغوي	اتحاف السادة للريدي، ۵۰۲/۵
۲۹۱۰	☆ مشكوة المصابيح للتبريزي	الترغيب والترهيب للمصري، ۵۹۷/۲
۳۸۳/۱	☆ التاريخ الكبير للبخاري	التفسير المقرطبي، ۴۱۶/۳
	☆	الجامع الصغير للسيوطي، ۵۰۹/۲

۱۷۰۷۔ عَنْ مِیْمُونِ الْکُرَوِی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم: مَنْ اَدَانَ ذَنْبًا یَنْوِی قَضَاءً اَدَّاهُ اللہُ عَنْہُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ۔

حضرت میمون کروی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کوئی دین لیکر ادا کی نیت رکھتا ہو اللہ تعالیٰ روز قیامت اس کی طرف سے ادا فرما دیگا۔

۱۷۰۸۔ عَنْ اُمِّ الْمُؤْمِنِیْنَ عَائِشَةَ الصَّدِیْقَةِ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم: مَنْ حَمَلَ مِنْ اُمَّتِیْ ذَنْبًا ثُمَّ جَہَدَ فِیْ قَضَائِہِ ثُمَّ مَاتَ قَبْلَ اَنْ یَّقْضِیَہُ فَاَنَا وَلِیُّہُ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو میرا امتی دین کا بار اٹھائے پھر اسکے ادا میں کوشش کرے پھر بے ادا کئے مر جائے تو میں اس کا ولی و کفیل ہوں۔

۱۷۰۹۔ عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ الْبَاهِلِی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم: مَنْ تَدَانَعَ بِذَنْبِیْنِ وَفِیْ نَفْسِیْہِمْ وَقَاءٌ ثُمَّ مَاتَ تَحَاوَزَ اللہُ عَنْہُ وَارْضٰی غَرِیْمَہُ بِمَا شَاءَ۔

حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کسی دین کا معاملہ کرے اور دل میں اسکے ادا کا ارادہ رکھے پھر مر جائے تو اللہ تعالیٰ اس سے درگزر فرمائے گا اور اسکے قرض خواہ کو جیسے چاہے گا راضی کر دیگا۔

فتاویٰ رضویہ ۸۳/۷

۱۷۰۷۔	السَّنَنِ الْکُبْرٰی لِلْبِیْهَقِی،	۳۵۴/۵	☆	اتحاف السادة للربیدی،	۵۰۶/۵
	کنز العمال للمتقی،	۲۲۱/۶، ۱۵۴۲۷	☆	المضی للعراقی،	۸۳/۶
	الجامع الصغیر للسيوطی،	۵۱۰/۶	☆		
۱۷۰۸۔	المسند لاحمد بن حنبل،	۷۴/۶	☆	السَّنَنِ الْکُبْرٰی لِلْبِیْهَقِی،	۲۲/۷
	الترغیب و الترہیب للمسنری،	۵۹۸/۲	☆	مجمع الرواٰل للہیثمی،	۱۳۲/۴
۱۷۰۹۔	المستدرک للحاکم	۲۳/۲	☆	الترغیب و الترہیب للمسنری،	۵۹۷/۲
	کنز العمال للمتقی،	۲۲۵/۶، ۱۵۴۴۵	☆		

## (۷) قرض ادا کرتے وقت زیادہ دینا جائز ہے

۱۷۱۰۔ عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: أتیت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وهو فی المسجد ، قال مسعر اراء قال: ضحی ، فقال: صل رکعتین ، وکان لی علیہ دین فقضانی وزادنی۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا جبکہ آپ مسجد نبوی شریف میں تشریف فرما تھے۔ حضرت مسعر بن کدام رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے یاد پڑتا ہے کہ حضرت جابر نے یہ بھی کہا کہ چاشت کا وقت تھا سرکار نے فرمایا: دو رکعت نماز پڑھو۔ حضرت جابر کہتے ہیں کہ میرا سرکار کی طرف کچھ قرض تھا تو آپ نے ادا فرمایا اور کچھ زیادہ بھی عطا فرمایا۔ ۱۲م

۱۷۱۱۔ عن أبی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: کان لرجل علی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من من الابل فجاءہ یتقاضاہ فقال: اعطوہ فطلبوا سنہ فلم یحدوا لہ الا سنا فوقھا فقال: اعطوہ فقال: او فیتنی او فی اللہ لک ، قال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: انّ خیارکم احسنکم قضاءً۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جانب ایک شخص کا اونٹ قرض میں آ رہا تھا۔ تو وہ تقاضا کرنے آ گیا۔ سرکار نے فرمایا: ادا کر دو۔ صحابہ کرام نے تلاش کیا لیکن اس عمر کا اونٹ نہیں ملا بلکہ اس سے زیادہ عمر والا ملا۔ سرکار نے فرمایا: وہی دیدو۔ وہ قرض خواہ کہنے لگا۔ آپ اگر مجھے پورا عطا فرمائیں گے تو اللہ تعالیٰ آپ کو بھی ایسا ہی کامل عطا فرمائے گا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک تم میں بہتر وہ ہے جو قرض کی ادائیگی اچھے طور پر کرتا ہے۔

۱۷۱۰۔	الجامع الصحيح للبخاری،	باب حسن القضاء،	۳۲۲/۱
	الصحيح لمسلم،	باب جوار اقتراض الحيوان،	۳۰/۲
۱۷۱۱۔	الجامع الصحيح للبخاری،	باب حسن القضاء،	۳۲۲/۱
	الصحيح لمسلم،	باب جوار اقتراض الحيوان،	۳۰/۲
	السنن للنسائي،	الترغيب في حسن القضاء،	۲۰۳/۲
	التفسير للبيهقي،	☆ المسند لاجماد بن حنبل،	۳۹۳/۲
	فتح الباري للعسقلاني،	☆ تاريخ اصمهان لابي بصير،	۱۸۸/۱
		☆ ۴۸۲/۴	

۱۷۱۲۔ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: ان رجلاً تقاضا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فأغلظ له فہم بہ أصحابہ فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: دَعُوهُ فَإِنَّ لِصَاحِبِ الْحَقِّ مَقَالًا، وَقَالَ: اشْتَرُوا لَهُ بَعِيرًا فَأَعْطُوهُ إِيَّاهُ، فَطَلَبُوهُ فَلَمْ يَجِدُوهُ إِلَّا سِنًا أَفْضَلَ مِنْ سِنِّهِ فَقَالَ: اشْتَرُوهُ فَأَعْطُوهُ إِيَّاهُ، فَإِنَّ خَيْرَكُمْ أَحْسَنُكُمْ قَضَاءً۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ایک شخص نے اپنے قرض کا تقاضا کیا جس میں وہ سختی سے پیش آیا۔ تو صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے اسکی اس سخت گفتگو کا جواب دینا چاہا جس سے سرکار نے روک دیا اور فرمایا: حقدار کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ کچھ کہے۔ پھر سرکار نے ارشاد فرمایا: اسکے لئے اونٹ خریدو اور اس کو دیدو۔ صحابہ کرام نے تلاش کیا لیکن اس عمر کا نہ ملا بلکہ اس سے عمر و قیمت میں زیادہ مل رہا تھا۔ فرمایا: اسی کو خرید کر اسے دیدو۔ پھر فرمایا: تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو قرض کی ادائیگی بہتر طریقے پر کرے۔

## (۲) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

جبکہ قرض پر زیادہ دینا لفظاً موجود، نہ عادتاً معبود، تو معنی رہا یقیناً مفقود خصوصاً جبکہ خود لفظوں میں نفی رہا کا ذکر موجود، بلکہ یہ صرف ایک نوع احسان و کرم و مروت ہے۔ اور بیشک مستحب و ثابت بہ سنت، کما فی الاحادیث المدکورہ۔

مگر محل اسکا وہاں ہے کہ یا تو وہ زیادت قابل تقسیم نہ ہو۔ مثلاً ساڑھے نو روپے آتے تھے دس پورے دئے کہ اب بقدر نصف روپے کی زیادتی ہے اور ایک روپیہ دو پارہ کرنے کے

۱۵۸/۱	باب ما جاء فی استقرار البعیر	۱۷۱۲۔ الجامع للترمذی
۱۷۶/۲	باب حسن القضاء	السنن لابن ماجہ
۳۵۱/۵	السنن الکبری للبیہقی	المستند لاحمد بن حنبل
۶۸/۴	التعہید لابن عبد البر	مجمع الرواۃ للہیثمی
۳۴/۳	تلخیص الحیبر لابن حجر	مشکوۃ المصابیح للہیثمی
۱۹۴/۸	شرح السنۃ للبخاری	اتحاف السادة للزبیدی
۱۰۵/۶	کنز العمال للمفتی، ۱۵۰۴۷	المعنی للعراقی
۱۳۸۴	المطالب العالیۃ لابن حجر	فتح الباری للصفحاتی



لائق نہیں۔ یا قابل تقسیم ہو تو جدا کر کے دے۔ مثلاً دس آتے تھے وہ دیکر ایک روپیہ احساناً الگ دیا۔ تو ان صورتوں میں یہ زیادتی حلال ہو جائیگی۔ اور اگر قابل تقسیم تھی اور پونہی مخلوط و مشاع دی۔ مثلاً دس آتے تھے گیارہ یکمشت دے۔ دس آتے ہیں اور ایک احساناً۔ تو نہ ہرجہ صحیح ہوگا اور نہ لینے والا اس زیادت کا مالک۔  
فتاویٰ رضویہ ۷/۹۰

### (۸) قرضدار کو مہلت دینے پر اجر

۱۷۱۳۔ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: مَنْ نَفَسَ عَنْ غَرِيْبِهِ أَوْ مَعَى عَنْهُ كَانَ فِي ظِلِّ الْعَرْشِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔  
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو اپنے قرض دار کو مہلت دے یا قرض معاف کر دے وہ قیامت کے دن عرش کے سایہ کے نیچے ہوگا۔

### (۹) قرض معاف کرنے والا اجر عظیم کا مستحق

۱۷۱۴۔ عن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: كَانَ فِي الْأَمَمِ السَّابِقَةِ رَجُلٌ عَاصٍ يَمْحُو عَنْ الْمُسْتَقْرِضِينَ إِذَا مَاتَ عَفَا اللَّهُ عَنْهُ وَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: إِذَا كَانَ يَمْحُو قَانَا أَحَقُّ بِذَلِكَ مِنْهُ۔  
حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگلی امتوں میں ایک گنہگار شخص تھا جو لوگوں کے قرض معاف کر دیا کرتا تھا۔ جب اس کا انتقال ہوا تو اللہ تعالیٰ نے اس کو بخش دیا۔ اور پروردگار عالم نے فرمایا: جب وہ معاف کر دیا کرتا تھا تو میں اس سے زیادہ حقدار ہوں۔

۱۸/۲	۱۷۱۳۔ الصحيح لمسلم، باب انظار المعسر والتجاوز الخ،
۲۶۲/۲	المسند لاحمد بن حنبل،
۲۱۱/۶، ۱۵۳۲۹	۳۰۰/۵ ☆ السنن للدارمی،
۴۹۱/۱	۲۶۹/۱ ☆ کنز العمال للمفتی،
۱۸/۲	۱۹۹/۸ ☆ التفسیر لابن کثیر،
۳۲۲/۱	۱۷۱۴۔ الصحيح لمسلم، باب فصل انظار المعسر والتجاوز الخ،
	الحامع الصحيح للبخاری، باب حسن التقاضی،

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

عورت اپنا مہر معاف کر دے تو بیشک یہ نیک کام ہے اور اس پر بڑے ثواب کی امید

فتاویٰ رضویہ ۵/۲۸۸

۴-

# کتاب الایمان والندور

---

# ۱۔ قسم و کفارہ

## (۱) اچھی چیز کی قسم کھالے تو اسکو توڑنا ضروری ہے

۱۷۱۵۔ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: مَنْ حَلَفَ عَلَىٰ بَیِّنٍ فَرَأَىٰ غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَلْيَاثِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَ لِيُكَفِّرَ عَنْ بَیِّنِهِ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی شخص نے قسم کھائی پھر خیال آیا کہ اسکا خلاف بہتر ہے تو اس بہتر پر ہی عمل کرے اور قسم کا کفارہ ادا کر دے۔

۱۷۱۶۔ عن ابی موسیٰ الأشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: إِنِّي وَاللَّهِ! إِنْ شَاءَ اللَّهُ لَا أَحْلِفُ عَلَىٰ بَیِّنٍ فَأَرَىٰ غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا إِلَّا كَفَرْتُ عَنْ بَیِّنِي وَأَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خدا کی قسم! ان شاء اللہ میں کسی چیز پر قسم نہیں کھاؤں گا کہ اسکے غیر میں بھلائی نظر آئی تو قسم کا کفارہ دیکر اس اچھے کام پر عمل کروں گا۔

فتاویٰ رضویہ ۵/۹۵۰

۱۷۱۵۔	الصحیح لمسلم،	کتاب الایمان و النور،	۴۸/۲
المعجم الکبیر لطبرانی،	۹۷/۱۷	☆ المسند لابی داؤد الطہالسی،	۱۳۸/۴
تنبیہ الصبیح لابن حجر،	۱۷۰/۴	☆ الجامع الصغیر للسیوطی،	۵۲۴/۲
۱۷۱۶۔	الجامع الصحیح لبخاری،	کتاب الایمان و النور،	۹۸۰/۲
السنن لابن ماجہ،		باب من حلف علی بَیِّنٍ،	۱۵۳/۱
السین الکبریٰ للبیہقی،	۲۲/۱۰	☆ التفسیر لابن کثیر،	۵۱۷/۴
فتح الباری للعسقلانی،،	۶۴۵/۹	☆ الدر العثور للسیوطی،	۲۶۸/۱
مشکوۃ المصابیح للتبریزی،	۳۴۱۱	☆ کنز العمال للمعنی،	۶۹۹/۱۶، ۴۶۴۰، ۱
البلائے و النہایۃ لابن کثیر،	۶/۵	☆	

## (۲) قسم صرف خدا کے نام کی کھاؤ

۱۷۱۷۔ عن عبد الله بن عمر رضي الله تعالى عنهما قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: مَنْ كَانَ حَالِفًا فَلَا يَحْلِفُ إِلَّا بِاللَّهِ ، كَانَتْ قُرَيْشٌ تَحْلِفُ بِآبَائِهَا فَقَالَ: لَا تَحْلِفُوا بِآبَائِكُمْ۔  
حاشیہ ہدایہ ۱۲۲

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو قسم کھانا چاہے وہ اللہ عزوجل کے نام کی ہی قسم کھائے۔ قریش کا طریقہ تھا کہ وہ اپنے آباء و اجداد کی قسمیں کھاتے۔ لہذا فرمایا: تم اپنے آباء کی قسمیں نہ کھاؤ۔ ۱۲۲ م  
(۳) ماں باپ کی قسم نہ کھاؤ

۱۷۱۸۔ عن عبد الله بن عمر رضي الله تعالى عنهما قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: إِنْ اللَّهُ بِمَهَاتِكُمْ أَنْ تَحْلِفُوا بِآبَائِكُمْ۔  
حاشیہ ہدایہ ۱۲۲

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ تمکو آباء و اجداد کی قسمیں کھانے سے منع فرماتا ہے۔ ۱۲۲ م

۹۸۳/۲	باب لا تحلفوا بآبائكم	۱۷۱۷۔ الجامع الصحيح لنبخاری،
۴۶/۲	كتاب الايمان،	الصحيح لمسلم،
۱۲۳/۲	التشديد في الحلف بغير الله تعالى،	المسند لاحمد بن حنبل،
۳۰/۱۰	☆ المسن الكبرى للبيهقي،	المسند لاحمد بن حنبل،
۳۵۹/۳	☆ نصب الراية للزيلعي،	مجمع الروايد لمهشمي،
۴۶۳۳۱	☆ كثر العمال للحنفي،	تلخيص الحبير لابن حجر،
۹۸۳/۲	باب لا تحلفوا بآبائكم،	۱۷۱۸۔ الجامع الصحيح لنبخاری،
۴۶/۲	كتاب الايمان،	الصحيح لمسلم،
۱۸۵/۱	باب في كراهية الحلف بغير الله،	الجامع للترمذي،
۱۲۴/۲	التشديد في الحلف بغير الله،	السنن للنسائي،
۴۶۳/۲	الايمان والنذور، باب كراهية الحلف بالآباء،	المسن لابی داؤد،
۱۵۲/۱	باب النهي ان يحلف بغير الله،	المسن لابن ماجه،
۲۸/۱۰	☆ المسن الكبرى، لمهشمي،	المسند لاحمد بن حنبل،
۱۸۵/۲	☆ المسن للدارمي،	المستدرک للحاکم،
۱۲۱۰	☆ منحة المعبود للساعاتي،	فتح الباری، للعسقلانی،
۵۳۵۰	☆ جمع العوامع للسيوطي،	مناقب الشافعي، لمهشمي،
	☆ ۴۰۳/۱	

## (۴) نذر اطاعت، صبح اور نذر معصیت، گناہ

۱۷۱۹۔ عن أم المؤمنين عائشة الصديقة رضي الله تعالى عنها قالت: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: مَنْ نَذَرَ أَنْ يُطِيعَ اللَّهَ فَلْيُطِعهُ ، وَمَنْ نَذَرَ أَنْ يُعْصِيَهُ فَلَا يُعْصِيَهُ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کسی طاعت الہی (مثلاً نماز و روزہ وغیرہما) کی منت مانے وہ بجالائے۔ اور جو کسی گناہ کی منت مانے وہ باز رہے۔

تلاوی رضویہ ۹۶۶/۵

۱۷۲۰۔ عن أم المؤمنين عائشة الصديقة رضي الله تعالى عنها قالت: قال

۱۷۱۸۔ مشکوٰۃ المصابیح للبرہذی، ۳۴۰/۷	☆	کنز العمال، ۴۶۳۳۳، ۶۷۸/۱۶
تاریخ دمشق لا بن عساکر، ۳۷۱/۷	☆	المعجم الکبیر للطبرانی، ۲۶/۱
اتحاف السادة للبرہذی، ۵۷۵/۷	☆	شرح المسئلة للہیوی، ۳/۱۰
المغنی للعراقی، ۱۵۸/۳	☆	حلیۃ الاولیاء لا بن نعیم، ۱۶۰/۹
البداية والنهاية لا بن کثیر، ۱۳۹/۶	☆	مشکل الآثار للطحاوی، ۳۵۱/۱
نصب الراية للریلمی، ۲۹۵/۳	☆	الموطا لمالك، ۴۸۰
۱۷۱۹۔ الجامع الصحیح لبخاری، باب النذر فی الطاعة، ۹۹۱/۲		
السنن للنسائی، ۱۲۷/۲		النذر فی المعصية، ۱۲۷/۲
الموطا لمالك، ۷۴۶	☆	کنز العمال للمفتی، ۴۶۴۶۲، ۷۱۰/۱۶
التفسیر لا بن کثیر، ۳۱۳/۸	☆	المسند لعقيلي، ۱۴۰/۴
حلیۃ الاولیاء لا بن نعیم، ۳۴۶/۶	☆	تلخیص الحییر لا بن حجر، ۱۷۵/۴
مشکل الآثار للطحاوی، ۴۷۰/۱	☆	شرح معانی الآثار للطحاوی، ۱۳۳/۳
فتح الباری للعسقلانی، ۵۷۹/۱۱	☆	الجامع الصغير للسيوطی، ۵۴۴/۲
۱۷۲۰۔ الجامع الصحیح لمسلم، کتاب النذر		۴۵/۲
الجامع للترمذی، باب ما جاء ان لا نذر فی معصية، ۱۸۴/۱		
السنن لا بن داود، ۴۶۷/۲		ایمان باب من رای علیہ کفارہ اذا کان فی لعقیہ، ۴۶۷/۲
السنن لا بن ماجه، باب النذر المعصية، ۱۵۵/۱		
مشکوٰۃ المصابیح للبرہذی، ۳۴۳۵	☆	تلخیص الحییر لا بن حجر، ۱۷۵/۴
المسند لا حمد بن حنبل، ۱۲۹/۱	☆	مجمع الروائد للہیثمی، ۱۸۷/۴
المطالب العالیۃ لا بن حجر، ۷۴۵	☆	التشہید لا بن عبد البر، ۲۶۷/۱۰
الدر المختار للسيوطی، ۲۸۸/۱	☆	کنز العمال للمفتی، ۴۶۷۹، ۷۱۳/۱۶

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: لَا تَنْزَرُ فِي مَعْصِيَةٍ، وَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ يَمِينٍ۔  
 ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی  
 اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: معصیت کی نذر جائز نہیں۔ اور اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے۔  
 فتاویٰ رضویہ حصہ دوم ۳۶/۹

### (۵) نذر سے تقدیر کا لکھا نہیں ملتا

۱۷۲۱۔ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ  
 علیہ وسلم: لَا تَنْذِرُوا، فَإِنَّ النَّذْرَ لَا يُغْنِي مِنَ الْقَدْرِ شَيْئًا، وَإِنَّمَا يُسْتَخْرَجُ بِهِ مِنَ  
 الْبَخِيلِ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
 نے ارشاد فرمایا: نذر مت مانو کہ نذر تقدیر الہی کو نہیں مالتی۔ ہاں البتہ اسکے ذریعہ فقط اتنا ہوتا ہے  
 کہ بخیل سے مال نکال لیا جاتا ہے

### (۱) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

مسلمانوں پر لازم کہ اپنی نذریں پوری کریں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے  
 نذر ماننے سے منع نہیں فرمایا بلکہ اسکی وفا کا حکم دیا۔ ہاں یہ سمجھنا کہ نذر ماننے سے تقدیر الہی بدل  
 جائیگی۔ جو نعمت نصیب میں نہیں مل جائیگی۔ جو بلا مقدر میں ہے وہ نکل جائیگی۔ یہ اعتقاد قاسد  
 ہے۔ ایسی ہی نذر سے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے۔

فتاویٰ رضویہ ۹۶۶/۵ ☆ جد الممتار ۲/۲۱۵

### (۶) احباب کو ایذا دینے کی قسم نہ کھاؤ

۱۷۲۲۔ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

۱۷۲۱۔ الصحيح لمسلم،	كتاب النذر والایمان،	۴۴/۲
الدر المنثور، للسيوطی،	☆ حلیۃ الاولیاء لابن نعیم،	۳۴/۹
شرح السنۃ للبخاری،	☆ مشکوٰۃ المصابیح للتبریزی،	۳۴۲۶
۱۷۲۲۔ الجامع الصحيح للبخاری،	كتاب الایمان النذر،	۹۸۰/۲
الصحيح لمسلم،	باب النهی عن الاصرار علی الیمین،	۵۰/۲
المسند لاحمد بن حنبل،	☆ شرح السنۃ، للبخاری،	۱۶/۱۰
فتح الباری، للعسقلانی،	☆ کثر العمال للمفتی،	۷۰۵/۱۶، ۴۶۴۳۶
	☆ ۵۱۷/۱۱	



علیہ وسلم: لَا يُلْجَأُ أَحَدُكُمْ يَمِينِهِ فِي أَهْلِهِ أَنْتُمْ لَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ أَنْ يُعْطِيَ كَفَّارَتَهُ  
الَّتِي افْتَرَضَ اللَّهُ عَلَيْهِ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
نے ارشاد فرمایا: قسم خدا کی! اگر کوئی شخص اپنے اہل کو ایذا اور نقصان پہونچانے کیلئے قسم کھائیگا  
تو اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس قسم پر اصرار کفارہ کے مقابلہ میں جو اللہ تعالیٰ نے فرض فرمایا ہے  
زیادہ گناہ کا باعث ہوگا۔

فتاویٰ رضویہ ۵/۹۵۰

\_\_\_\_\_

# کتاب الحمد والدیات

---

# ۱۔ شراب

## (۱) شراب کی حرمت

۱۷۲۳۔ عن عبد الله بن عمر رضي الله تعالى عنهما قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: لعن الله الخمر وشاربها وساقيتها وبائعها ومبتاعها وعاصرها ومعتصرتها وحاملها والمحمولة إليه وأكل ثمنها۔

فتاویٰ رضویہ حصہ دوم ۹/۱۲۸

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے شراب پر، پینے والے اور پلانے والے پر، بیچنے والے اور خریدنے والے پر، نچوڑنے والے پر، اور بنوانے والے پر، اور اسکو لیجانے والے اور جسکے لئے لیجائی جائے اس پر، اور اسکی قیمت استعمال کرنے والے پر۔ ۱۲م

## (۲) شراب اور شرابی کی مذمت

۱۷۲۴۔ عن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: لا يشرب الخمر جين يشربها وهو مؤمن۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شراب پیتے وقت شرابی کا ایمان ٹھیک نہیں رہتا۔

۱۷۲۳۔ السنن لا ہی داؤد	باب العصر للصحر	۵۱۷/۲
المستدرک للحاکم	☆ ۱۵۴/۴	المسند لا حمد بن حنبل
السنن الکبریٰ، للبیہقی	☆ ۳۲۷/۵	مجمع الزوائد، للہیثمی
اتحاف السادة لمبریدی	☆ ۱۵۰/۶	المصنف الصغير للطبرانی
کثر العمال للمفتی، ۱۳۱۷۷/۵، ۳۴۸/۵	☆	تلخیص الحییر لا بن حجر، ۷۳/۴
الترغیب والترہیب للمدری، ۲۳۹/۳	☆	مشکوۃ المصابیح للتبریزی، ۲۷۷۷
الحامع الصغير للسيوطی	☆ ۴۴۵/۲	
۱۷۲۴۔ الحامع الصحيح للبخاری	كتاب الاشرية	۸۳۶/۲
المسند لا حمد بن حنبل	☆ ۳۸۶/۲	السنن الکبریٰ للبیہقی
المصنف لا بن ابی شیبہ	☆ ۹۶/۵	مجمع الزوائد للہیثمی
المصنف لعبد الرزاق	☆ ۱۳۶۸۲	التمهید لا بن عبد البر

۱۷۲۵۔ عن أنس بن مالك رضي الله تعالى عنه قال: لعن رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم في الخمر عشرة، عاصرها ومعتصرها وشاربها وحاملها والمحمولة اليه وساقبها وبائعها واكل ثمنها والمشتري والمشتري له۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی ان دس اشخاص پر، جو شراب کیلئے شیرہ نکالے، اور جو لٹکوائے، جو پیئے، اور جو اٹھا کر لائے، جس کے پاس لائی جائے اور جو پلائے، جو بیچے اور جو اسکے دام کھائے، جو خریدے اور جس کیلئے خریدی جائے۔

۱۷۲۶۔ عن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: مَنْ زَنَىٰ أَوْ شَرِبَ الْخَمْرَ نَزَعَ اللَّهُ مِنْهُ الْإِيمَانَ كَمَا يَنْزَعُ الْإِنْسَانُ الْقَبِيضَ مِنْ رَأْسِهِ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو زنا کرے یا شراب پئے اللہ تعالیٰ اس سے ایمان کھینچ لیتا ہے جیسے آدمی اپنے سر سے کرتا کھینچ لے۔

فتاویٰ رضویہ ۱۰/۴۷

۱۷۲۷۔ عن أبي موسى الأشعري رضي الله تعالى عنه قال: قال رسول الله

۱۷۲۵۔ الجامع للترمذی۔	باب ما جاء بيع الخمر والنهي عن ذلك،	۱۵۵/۱
السنن لابن ماجه،	باب لعنة الخمر على عشرة اوجه،	۲۵۰/۲
الجامع الصغير للسيوطی،	☆ ۴۴۵/۲	
۱۷۲۶۔ الترغيب والترهيب للمعمری،	☆ ۲۵۲/۳	کثر العمال للمعمری، ۱۲۹۹۳، ۵/۳۱۴
فتح الباری، للمصنفات،	☆ ۶۱/۱۲	المسئلة الصحیة للالبانی، ۵۰۹
الجامع الصغير للسيوطی،	☆ ۵۲۸/۲	
۱۷۲۷۔ المسند لاحمد بن حنبل،	☆ ۲۷۲/۱	السنن للنسائی، ۲۸۲/۲
السنن الکبری، للنسائی،	☆ ۲۳۶/۱۰	الترغيب والترهيب للمعمری، ۱۰۶/۳
کثر العمال للمعمری، ۴۳۸۰۶، ۱۶/۳۱	☆ ۳۱/۱۶	التصدير لابن کثير، ۹/۶
التفسير لقرطبی،	☆ ۳۰۸/۳	المستدرک للحاکم، ۷۲/۱
مجمع الروايد للهيثمی،	☆ ۳۲۷/۴	الدر المنثور، للسيوطی، ۳۳۹/۱
الجامع الصغير للسيوطی،	☆ ۲۱۴/۱	المسند لابن يعقوب، ۳۸۹/۶

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ثَلَاثَةٌ لَا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ، مُذْمِئُ الْخَمْرِ، وَقَاطِعُ الرَّحِمِ، وَمُصَدِّقُ بِالسَّحْرِ، وَمَنْ مَاتَ مُذْمِئُ الْخَمْرِ سَقَاهُ اللَّهُ حَلًّا وَعَلَا مِنْ نَهْرِ الْغَوْطَةِ، قِيلَ: وَمَا نَهْرُ الْغَوْطَةِ؟ قَالَ: نَهْرٌ يُحْرِى مِنْ قُرُوحِ الْمُؤْمِنَاتِ تُؤْذِي أَهْلَ النَّارِ رِيحُ قُرُوحِهِنَّ۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین شخص جنت میں نہ جائیں گے، شرابی اور اپنے قریبی رشتہ داروں سے بدسلوکی کرنے والا۔ اور جادو کی تصدیق کرنے والا۔ اور جو شرابی بے توبہ مر جائے اللہ اسے وہ خون اور پیپ پلائیگا جو دوزخ میں قاحشہ عورتوں کی بری جگہ سے اس قدر بھیگا کہ ایک نہر ہو جائیگی۔ دوزخیوں کو انکی فرج کی بدبو عذاب پر عذاب ہوگی۔ وہ سخت بدبو گندی پیپ جو بدکار عورتوں کی فرج سے بھیگی اس شرابی کو پینی پڑیگی۔

## (۲) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

مسلمان ذرا آنکھ بند کر کے غور کرے کہ شراب چہرہ تا قبول ہے یا اس پیپ کے گھونٹ

فتاویٰ رضویہ ۱۰/۴۷

لکھنا۔

## (۳) شرابی کے سوئے خاتمہ کا اندیشہ ہے

۱۷۲۸۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مُذْمِئُ الْخَمْرِ إِنْ مَاتَ لَقِيَ اللَّهَ كَعَابِدٍ وَثَنٍ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شرابی اگر بے توبہ مرے تو اللہ تعالیٰ کے حضور اس طرح حاضر ہوگا جیسے کوئی بت پوجتے والا۔

## (۴) شرابی کی نماز چالیس دن تک قبول نہیں

۱۷۲۹۔ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

۱۷۲۸۔ المسند لاحمد بن حنبل،	☆	۲۷۲/۱	☆	الترغيب والترهيب للمعمری، ۲/۲۵۵
۱۷۲۹۔ المسند لاحمد بن حنبل،	☆	۱۲۷/۲	☆	الترغيب والترهيب للمعمری، ۳/۲۵۸
المستدرک للحاکم،	☆	۱۴۷/۴	☆	مجمع الزوائد للمہتمی، ۵/۶۸

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: مَا مِنْ أَحَدٍ يَشْرَبُ بِهَا فَتَقْبَلُ لَهُ صَلَوةٌ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً، وَلَا يَمُوتُ وَفِي مَنَاتِهِ مِنْهُ شَيْءٌ إِلَّا حُرِمَتْ بِهَا عَلَيْهِ الْحَنَّةُ، فَإِنْ مَاتَ فِي أَرْبَعِينَ لَيْلَةً مَاتَ مَيِّتَةً جَاهِلِيَّةً۔

حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص شراب کی ایک بوند پئے چالیس روز تک اسکی نماز قبول نہ ہو۔ اور جو مر جائے اور اسکے پیٹ میں شراب کا ایک ذرہ بھی ہو تو جنت اس پر حرام کر دی جائیگی۔ اور جو شراب پینے سے چالیس دن کے اندر مرے گا وہ زمانہ کفر کی موت مرے گا۔

### (۵) شرابی کو جہنم کا کھولتا پانی ملیگا

۱۷۲۰۔ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَقْسَمُ رَبِّي بِعِزَّتِهِ! لَا يَشْرَبُ عَبْدٌ مِنْ عِبِيدِي جُرْعَةً مِنَ الْخَمْرِ إِلَّا سَقَيْتُهُ مَكَانَهَا مِنْ حَمِيمٍ جَهَنَّمَ مُعَذِّبًا أَوْ مَغْفُورًا لَهُ، وَلَا يَسْقِيهَا صَبِيًا صَغِيرًا إِلَّا سَقَيْتُهُ مَكَانَهَا مِنْ حَمِيمٍ جَهَنَّمَ مُعَذِّبًا أَوْ مَغْفُورًا لَهُ، وَلَا يَدْعُهَا عَبْدٌ مِنْ عِبِيدِي مِنْ مَخَافَتِي إِلَّا سَقَيْتُهُ إِيَّاهُ مِنْ حَظِيرَةِ الْقُدُسِ۔

حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے رب نے اپنی عزت کی قسم یاد فرمائی ہے! کہ میرا جو بندہ شراب کا ایک گھونٹ پیئے گا میں اسے اسکے حوض جہنم کا کھولتا ہوا پانی پلاؤں گا اگرچہ وہ بچہ بچہ ہی گیا ہو۔ اور جو کسی چھوٹے کو پلائے گا جب بھی اسکی سزا میں وہ پانی پلاؤں گا اگرچہ وہ بچہ بچہ ہی گیا ہو۔ اور میرا جو بندہ میرے خوف سے شراب چھوڑے گا میں اسے اپنے پاک دربار میں پلاؤں گا۔

### (۶) شرابی دخول جنت سے محروم رہیگا

۱۷۳۱۔ عَنْ عَمَارِ بْنِ يَاسِرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ثَلَاثَةٌ لَا يَدْخُلُونَ الْحَنَّةَ أَبَدًا، الذُّيُوتُ وَالرُّجُلَةُ مِنَ النِّسَاءِ وَتَذْمِينُ الْخَمْرِ۔

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین چیزیں ایسی ہیں جن سے انسان جنت میں داخل نہیں ہو سکتا۔



وسلم نے ارشاد فرمایا: تین شخص کبھی جنت میں نہیں جائیں گے دیوث، مردانی وضع بنانے والی عورت، اور شرابی۔  
فتاویٰ رضویہ ۸۱۱/۵

### (۷) شراب و جوا حرام ہے

۱۷۳۲۔ عن عبد الله بن عمرو بن العاص رضي الله تعالى عنهما قال: ان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم نهى عن الخمر والميسر والكوبة والغبراء وقال: كل مسكر حرام۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شراب، جوا، شطرنج اور چینا کی شراب سے منع فرمایا۔ نیز فرمایا: ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔  
حاشیہ ہدایہ، ۱۲۷

## ۲۔ نشر آ وراشیاء

### (۱) ہر نشر والی رقیق چیز حرام

۱۷۳۳۔ عن جابر بن عبد الله رضى الله تعالى عنهما قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: مَا أُسْكِرَ كَثِيرَةٌ فَقَلِيلُهُ حَرَامٌ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر وہ چیز جسکی کثرت نشر لائے اسکی قلیل بھی حرام ہے۔ ۱۲م

۱۷۳۴۔ عن أم المؤمنين أم سلمة رضى الله تعالى عنها قالت: نهى رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم عن كل مسكر ومفتر۔

ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی

۵۱۸/۲	۱۷۳۳۔ السنن لابن داؤد، کتاب الاشربة،	
۹/۲	الحامع للترمذی،	باب ما جاء اسکر کثیرة فضيلة حرام،
۲۷۷/۲	السنن لمسلم،	تحريم كل شرب اسکر کثیرة،
۲۴۲/۱	السنن لابن ماجه،	باب ما اسکر کثیرة فقليلة حرام،
۲۹۶/۸	المستدرک لا احمد بن حنبل،	☆ ۹۲/۲ السنن الکبری للبيهقي،
۲۴۴/۴	المستدرک للمحاكم	☆ ۴۱۳/۳ المعجم الکبير، للطبرانی،
۳۰۱/۴	مجمع الروايد للبيهقي،	☆ ۵۷/۵ نصب الراية، للزيلعي،
۳۵۱/۱۱	اتحاف السادة للزبيدي،	☆ ۱۶/۶ شرح السنة للنفوي،
۲۵۲/۱	کنز العمال للمصنف، ۱۳۱۵۴،	☆ ۳۴۴/۵ التمهيد لابن عبد البر،
۲۱۷/۴	فتح الباری للعسقلانی،	☆ ۴۳/۱۰ شرح معانی الآثار،
۳۶۴۵	ارواء الغلیل للالبانی،	☆ ۴۲/۸ مشکوة المصابيح للقرطبي،
۳۲۷	تاریخ بغداد للمعطب،	☆ ۹۴/۹ تاریخ جرحان للبيهقي،
۲۳۳/۲	المحروحين لابن حبان،	☆ ۳۵۸/۱ المسند للعقيلي،
۱۹۷/۲	میران الاعتدال للذهبي،	☆ ۲۶۳۹ لسان المیران لابن حجر،
۳۹۷/۱	الاشربة لابن حمد بن حنبل،	☆ ۱۸/۶ الکامل لابن عدي،
۶۷۷	تذكرة الموضوعات لابن قيسراني،	☆
۵۱۹/۲	۱۷۳۴۔ السنن لابن داؤد،	الاشربة باب ما جاء في السكر،
۶۶/۵	المستدرک لا احمد بن حنبل،	☆ ۲۷۳/۴ المصنف لابن ابی شيبه،
۵۶۵/۲	السنن الکبری للبيهقي،	☆ ۲۹۶/۸ المعجم الصغير للسيوطي،

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہر شئی چیز اور حواس میں خلل پیدا کرنے والی چیز سے منع فرمایا۔

فتاویٰ رضویہ ۴/۶۵۱

## (۲) طلا، تاڑی سیندھی اور نبیذ کے احکام

۱۷۳۵۔ عن محمود بن لیث الأنصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: ان عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ حين قدم الشام شكى اليه اهل الشام وباء الارض او ثقلها وقالوا: لا يصلح لنا الا هذا الشراب، قال: اشربوا العسل! قالوا: لا يصلحنا العسل، قال له رجل من اهل الأرض: هل لك ان اجعل لك من هذا الشراب شيئاً لا يسكر، قال: نعم، فطبخوه حتى ذهب ثلثاه وبقي ثلثه، فأتوا به الى عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فادخل اصبعه فيه ثم رفع يده تبعه يتمطط فقال: هذا الطلاء مثل طلاء الابل فامرهم ان يشربوه، فقال عبادة بن الصامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ: احللتها والله! قال: كلا والله! ما حللتها، اللهم اني لا أحل لهم شيئاً حرمته عليهم، ولا أحرم عليهم شيئاً حللته لهم، قال محمد: وبهذا نأخذ لا بأس بشرب الطلاء الذي قد ذهب ثلثاه وبقي ثلثه وهو لا يسكر، فاما كل معتق ليسكر فلا خير فيه۔

فتاویٰ رضویہ ۱۰/۵۷

حضرت محمود بن لیث انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین سیدنا حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب ملک شام تشریف لائے تو شام کے باشندوں نے وہاں کی وباؤں اور ناموافق آب و ہوا کی شکایت کی اور کہا: اس شراب سے ہی ہماری اصلاح ہو سکتی ہے۔ فرمایا: شہد پیا کرو! بولے شہد ہمیں موافق نہیں آتا۔ پھر ایک صاحب ملک شام کے باشندہ ہی بولے: کیا میں تمہارے لئے ایسی شراب نہ بنا دوں جو نشہ نہ لائے۔ بولے: ہاں، تو انہوں نے خوب پکایا یہاں تک کہ دو تہائی ختم ہو گیا اور اک تہائی باقی رہا۔ پھر سیدنا حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں لیکر حاضر ہوئے۔ آپ نے اس میں انگلی ڈال کر نکالی تو اس میں چپک محسوس کی۔ فرمایا: یہ تو ایسی لیسہ دار چیز ہے جو اونٹوں کے لیپ کی جاتی ہے۔ پھر حکم دیا کہ بیو! حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ بولے: قسم بخدا! آپ نے اسکو حلال کر دیا۔ فرمایا: ہرگز نہیں خدا کی قسم، میں نے حلال نہیں کیا، اے اللہ! میں کسی ایسی چیز کو

حلال نہیں کر رہا ہوں جسکو تو نے حرام کیا۔ اور نہ میں کسی ایسی چیز کو حرام کر رہا ہوں جسکو تو نے حلال کیا۔ امام محمد علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: اس حدیث کے مطابق ہمارا فتویٰ ہے کہ انگور کا وہ رس پینا جائز ہے جسکو پکا کر دو تہائی ختم کر دیا گیا ہو اور ایک تہائی باقی ہو اور وہ نشہ پیدا نہ کرتا ہو۔ اور رکھا ہوا شیرہ انگور جس سے نشہ ہو اس میں بھلائی نہیں۔

۱۷۳۶۔ عن زید بن علی بن الحسین رضی اللہ تعالیٰ عنہم انہ شربہ و أصحابہ نبیذا شہیدا فی ولیمۃ، فقیل لہ: یا ایہ رسول اللہ! حدثنا بحديث سمعته من آبائک عن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی النبذ فقال: حدثنی أبی عن جدی علی بن أبی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہم عن البنی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انہ قال: ینزل امتی علی منازل بنی اسرائیل حذو القذۃ بالقذۃ والنعل بالنعل، ان اللہ تعالیٰ ابتلی بنی اسرائیل بنهر طالوت وأحل لہم منہ الغرفۃ وحرم منہ الری، وان اللہ ابتلاکم بہدہ النبذ وأحل منہ الری و حرم منہ السکر۔  
فتاویٰ رضویہ ۵۵/۱۰

حضرت زید بن علی امام زین العابدین بن الحسین امام عالی مقام بن امیر المومنین علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے اور انکے ساتھیوں نے ایک ولیمہ میں تیز و شدید نبیذ استعمال فرمایا۔ ان سے عرض کیا گیا: اے ابن رسول! اپنے آباء کرام کی سند سے کوئی حدیث رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نبیذ کے سلسلہ میں بیان فرمائیں۔ فرمایا: مجھ سے میرے والد گرامی حضرت امام زین العابدین نے اور انہوں نے اپنے جد مکرم حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت کی کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت بالکل بنی اسرائیل کے طریقے پر گامزن ہوگی جیسے بنکائے کے مشابہ ہوتا ہے اور جوتا جوتے کی ہم شکل۔ بیشک اللہ تعالیٰ نے بنو اسرائیل کو نہر طالوت سے آزاد فرمایا تھا تو انکے لئے ایک چلو حلال و جائز فرمایا۔ اور کھل طور پر چشمہ سے سیرابی کو حرام کیا۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ تمکو اس نبیذ سے آزاد فرمایگا کہ تمہارے لئے پینا پلانا تو جائز ہوگا لیکن زیادہ پنی کر نشہ کرنا حرام۔ ۱۲ام

۱۷۳۷۔ عن عبد الله بن زياد رضى الله تعالى عنه انه افطر عند عبد الله ابن عمر رضى الله تعالى عنهما فسقاه شرابا له ، فكانه اخذه فيه ، فلما اصبح قال: ماهذا الشراب؟ ماكدت احدى الى منزل ، فقال عبد الله: ما زدناك على عجوّة وزبيب ، قال محمد: وبه نأخذو هو قول ابى حنيفة رضى الله تعالى عنهما۔

فتاویٰ رضویہ ۵۸/۱۰

حضرت عبد اللہ بن زیاد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے یہاں افطار کیا۔ آپ نے انکو نبیذ پلایا۔ انہوں نے پیا تو غمار سا معلوم ہوا۔ جب حواس درست ہوئے تو بولے: یہ کیسی نبیذ تھی کہ مجھے صحیح طریقہ سے اپنا راستہ معلوم نہیں ہو پا رہا تھا۔ حضرت عبد اللہ بن عمر نے فرمایا: میں نے تو اسکو صرف عجوہ کھجور اور کشمش ہی سے بنایا تھا۔ امام محمد فرماتے ہیں: یہ ہی ہمارا مسلک اور امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا فرمان ہے۔ ۱۲م

۱۷۳۸۔ عن حماد رضى الله تعالى عنه قال: كنت اتقى النبيذ فدخلت على ابراهيم النخعي رضى الله تعالى عنه وهو يطعم، فطعمت معه، فاوتى قدحا من نبیذ، فلما رأى ابطای عنه قال: حدثني علقمة عن عبد الله بن مسعود رضى الله تعالى عنه انه كان ربما طعم عنده ثم دعا نبیذا له نبذته سير بن ام ولد عبد الله فشرب وسقانی۔

فتاویٰ رضویہ ۵۸/۱۰

حضرت حماد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبیذ سے پرہیز رکھتا تھا۔ ایک مرتبہ میں حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے یہاں گیا تو وہ کھانا کھا رہے تھے۔ میں نے بھی آپ کے ساتھ کھایا۔ آخر میں انکے لئے ایک پیالہ نبیذ لایا گیا۔ جب انہوں نے دیکھا کہ میں اس کی طرف راغب نہیں ہوں تو فرمایا: مجھ سے حضرت علقمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت بیان کی کہ بسا اوقات مجھے انکے یہاں کھانے کا اتفاق ہوا۔ انہوں نے اپنی ام ولد سیر بن کا بنایا ہوا نبیذ منگا کر پیا اور مجھے بھی پلایا۔ ۱۲م

۱۷۳۹۔ عن أمير المؤمنين عمر بن الخطاب رضي الله تعالى عنه قال: ان المسلمين جزور الطعامهم وان العتق لال عمر، وانه لا يقطع هذه الابل في بطوننا الا النبيذ الشديد۔

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بیشک مسلمانوں کا کھانا اونٹ کا گوشت ہے۔ اور بیشک میری اولاد کیلئے قدیم دستور چلا آرہا ہے کہ تیز نبیذ کے ذریعہ ہی اونٹ کے گوشت کے معراثرات کو ختم کیا جاتا ہے۔ ۱۲م

۱۷۴۰۔ عن ابراهيم النخعي رضي الله تعالى عنه ان عمر بن الخطاب رضي الله تعالى عنه اتى باعرابي قد سكر، فطلب له عذرا، فلما اعياه (الا ذهاب عقل) قال: احبسوه، فاذا صبح جلدوه، ودعا فضلة فضلت في ادواته فذاقها فاذا نبذ شديد محتنع بماء فكسره، وكان عمر رضي الله تعالى عنه يحب الشراب الشديد فشرب وسقا جلسائه ثم قال: هكدا اكسروه بالماء اذا غلبكم شيطانہ۔

حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں ایک اعرابی لایا گیا۔ جسکو نشہ تھا۔ اسکے اس نشہ کی وجہ دریافت فرمائی، جب وہ عقل میں فتور کی وجہ سے نہ بتا سکا تو فرمایا: اس کو قید کر دو! جب نشہ اتر جائے تو کوڑے لگاؤ۔ پھر اسکے مشکیزہ میں جو بقیہ نبیذ تھی اسکو منگا کر چکھا تو معلوم ہوا کہ وہ نہایت تیز ہے۔ آپ نے پانی منگا کر اسکی تیزی کو ختم کیا۔ آپ تیز نبیذ کو پسند فرماتے تھے خود بھی پی اور ساتھیوں کو بھی پلائی۔ پھر فرمایا: اس طرح پانی سے اسکی تیزی کو زائل کر لیا کرو جب تم پر شیطان کا حصہ غالب آجایا کرے۔ ۱۲م

۱۷۴۱۔ عن ابراهيم النخعي رضي الله تعالى عنه انه كان يشرب الطلاء قد ذهب ثلثاه وبقي ثلثه، ويجعل له نبیذ فيتركه حتى اذا اشتد شربه، ولم ير بذلك بأسا، قال محمد وهو قول ابی حنیفة رضي الله تعالى عنهما۔

فتاویٰ رضویہ ۵۸/۱۰

حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ انگور کا ایسا رس استعمال فرماتے جسکو پکا کر دو حصہ ختم کر دیا جاتا اور ایک تہائی باقی رہ جاتا۔ اور آپ کے لئے عید بنائی جاتی تو وہ اسکو رکھا چھوڑ دیتے یہاں تک کہ جب تیزی آ جاتی تو پی لیتے اور اس میں کچھ حرج نہیں سمجھتے۔ امام محمد فرماتے ہیں: امام اعظم ابو حنیفہ کا یہی فرمان ہے۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ ۱۲

۱۷۴۲۔ عن أنس بن مالك رضي الله تعالى عنه أنه كان يشرب الطلاء على النصف ، قال محمد ولسنا ناعد بهذا ، ولا ينبغي له أن يشرب من الطلاء الا ماذهب ثلثاه وبقي ثلثه وهو قول أبي حنيفة رضي الله تعالى عنه۔

فتاویٰ رضویہ ۵۸/۱۰

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ انگور کا وہ رس استعمال فرماتے جس کو پکا کر آدھا رہ جاتا۔ امام محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ہم حضرت انس کے اس طریقہ پر عامل نہیں۔ انگور کا وہی رس پینا جائز ہے جسکا تہائی حصہ باقی رہ جائے اور دو تہائی جل جائے۔ یہی امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فرمان ہے۔

۱۷۴۳۔ عن إبراهيم النخعي رضي الله تعالى عنه قال: ما اسكر كثيره فقليله حرام عطاء من الناس ، إنما أرادوا السكر حرام من كل شراب ۔

فتاویٰ رضویہ ۵۹/۱۰

حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ لوگوں کا یہ کہنا خطا ہے کہ جس چیز کی کثیر مقدار نشہ لائے اسکی تھوڑی مقدار بھی حرام ہے صحیح یہ ہے کہ ہر چیز کا نشہ حرام ہے۔ ۱۲

۱۷۴۴۔ عن عبد الله بن عباس رضي الله تعالى عنهما قال: حرمت الخمر بعينها، والسكر من كل شراب۔

فتاویٰ رضویہ ۵۹/۱۰

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ خمر تو بالکل حرام ہے

قلیل ہو کثیر۔ ہاں باقی چیزوں کا نشہ حرام ہے۔ ۱۲م

### (۱) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خمر کی حرمت عینہ ہے۔ اور باقی رس شیرہ انگور وغیرہ اگر نشہ لائیں تو حرام۔ لہذا خمر کے علاوہ باقی کو تھوڑا پیتا مباح ہے۔ کہ شراب کی حرمت سے قبل جو اباحت تھی وہ اس پر تاہنوز باقی ہے یہ حرمت تو صرف خمر کے لئے لازم ہے باقی دوسری چیزوں میں علت حرمت نشہ ہے۔ فتاویٰ رضویہ ۵۹/۱۰

۱۷۴۵۔ عن عمرو بن میمون رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ أنا أشرب الشراب الشديد لنقطع به لحوم الابل فی بطوننا ان تؤذینا، فمن راہ من شرابه شیء فلیمزجه بالماء۔ فتاویٰ رضویہ ۶۰/۱۰

حضرت عمرو بن میمون رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہم یہ تیز نبیذ اس لئے پیتے ہیں کہ اونٹ کے گوشت کی اصلاح ہو جائے۔ اور مضر اثرات ختم ہو جائیں۔ تو اگر کوئی چیز اس کے پینے میں خدشہ پیدا کرے تو اس میں پانی ملائے ۱۲م

۱۷۴۶۔ عن عتبة بن فرقد رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قدمت علی عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فدعنا لشربه نبیذا قد کاد أن یصیر محلاً، فقال: إشرِبْ! فأخذته شربه ثم کدت أن أسیغه ثم أخذته فشربه ثم قال: یا عتبة! إنا نشرب هذا النبیذ الشدید لنقطع به لحوم الابل فی بطوننا أن تؤذینا۔ فتاویٰ رضویہ ۶۰/۱۰

حضرت عتبہ بن فرقد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس گیا تو آپ نے پینے کیلئے نبیذ منگائی جو سرکہ ہو جانے کے قریب تھی فرمایا: پیو، میں نے آپ کی بجی ہوئی نبیذ لیکر پینا چاہی لیکن وہ مجھے خوشگوار معلوم نہ ہوئی۔ پھر آپ نے وہ مجھ سے لی اور پی کر فرمایا: اے عتبہ! ہم یہ تیز نبیذ اس لئے پیتے ہیں کہ اونٹ کے گوشت کے مضر اثرات زائل ہو جائیں۔ اور ہمیں نقصان نہ دے۔ ۱۲م



۱۷۴۷۔ عن سعید بن ذی خندان أو سعید بن ذی لعوه رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: جاء رجل قد ظمى الى حازن عمر فاستسقاہ فلم يسقه فأتى بسطیحة لعمر فشرب منها فسکر فأتى به عمر فاعتذر الیه وقال: انما شربت من سطیحتک، فقال عمر: اما أضربک علی السکر، فضربه عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

فتاویٰ رضویہ ۶۰/۱۰

حضرت سعید بن ذی خندان یا سعید بن ذی لعوه رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک پیاسا شخص حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خازن کے پاس آیا اور غیظ مانگا۔ اس نے نہیں دیا لہذا اس نے خود حضرت عمر کے توشہ دان سے پی لیا پیتے ہی نشہ ہو گیا۔ اسکو حضرت عمر کے پاس لایا گیا۔ اس نے عذر بیان کیا کہ میں نے تو آپ ہی کے توشہ دان سے پیا تھا۔ آپ نے فرمایا: میں تجھ پر نشہ کی وجہ سے حد جاری کروں گا۔ لہذا حد جاری فرمائی۔ ۱۲م

۱۷۴۸۔ عن سعید بن ذی لعوه رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: ان اعرابیا شرب من اداوة عمر نبیذا ففسکر به فضربه الحد، فقال الاعرابی: انما شربته من اداوتک، فقال عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ: اما جلدناک بالسکر۔ فتاویٰ رضویہ ۶۰/۱۰

حضرت سعید بن ذی لعوه رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی نے حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مشکیزہ سے غیظ پیا تو اسکو نشہ ہو گیا آپ نے اس پر حد جاری فرمائی۔ اس نے کہا: میں نے تو آپ ہی کے مشکیزہ سے پیا تھا۔ فرمایا: میں نے تجھ پر نشہ کی وجہ سے حد جاری کی۔ ۱۲م

۱۷۴۹۔ عن حسان بن معارق رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال بلغنی ان عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سافر رجلا فی سفر وکان صالما فلما افطر اھوی الی قرۃ لعمر معلقة فیھا بیذ فشربه فسکر، فضربه عمر الحد فقال: انما شربته من قربتک فقال له عمر: اما جلدناک لسکرک۔ فتاویٰ رضویہ ۶۰/۱۰

حضرت حسان بن معارق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے یہ روایت پہنچی

کہ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ ایک شخص سفر میں تھا اور روزہ دار جب افطار کیا تو آپ کے مشکیزہ سے نیزہ بھی پی۔ نیزہ پیتے ہی نشہ طاری ہو گیا۔ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس پر حد جاری فرمائی وہ بولا میں نے تو آپ ہی کے مشکیزہ سے پی تھی۔ آپ نے فرمایا: میں نے نشہ کی بنا پر تجھے حد لگائی۔ ۱۲م

۱۷۵۰۔ عن اسمعيل رضي الله تعالى عنه ان رجلا عب في شراب نبذ لعمر بن الخطاب رضي الله تعالى عنه بطريقة مدينة فسكر فتركه عمر حتى افاق فحده۔

فتاویٰ رضویہ ۶۰/۱۰

حضرت اسماعیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مدینہ کے راستہ میں ایک مرد نے حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نیزہ تمر کو منہ لگا کر پی لیا۔ پیتے ہی نشہ ہو گیا۔ حضرت فاروق اعظم نے اس کو یونہی چھوڑے رکھا جب نشہ جاتا رہا تو حد جاری فرمائی۔ ۱۲م

۱۷۵۱۔ عن عبد الله بن عمر رضي الله تعالى عنهما قال: اتى (يعنى امير المؤمنين) بنبيذ قد احلف واشتد فشرب منه ثم قال: ان هذا لشديد، ثم امر بماء فصب عليه ثم شرب هو واصحابه۔

فتاویٰ رضویہ ۶۱/۱۰

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کیلئے نیزہ لایا گیا۔ جس میں تیزی پیدا ہو گئی تھی۔ آپ نے پیا اور فرمایا: اس میں کچھ تیزی ہے پھر پانی منگا کر اکسیں ملایا اور آپ نے تمام ساتھیوں کے ساتھ پیا۔ ۱۲م

۱۷۵۲۔ عن عبد الله بن عمر رضي الله تعالى عنهما ان عمر بن الخطاب رضي الله تعالى عنه انتبذ له في مزادة فيها خمسة عشر او ستة عشر، فاتاه فذاقه فوجده حلوا، فقال: كألكم أقللتم عكره۔

فتاویٰ رضویہ ۶۱/۱۰

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر فاروق اعظم

رضی اللہ تعالیٰ عنہ کیلئے ایک چھوٹے مشکیزہ میں نبیذ بتایا گیا۔ اس میں چند رہ یا سولہ دن رکھا۔ آپ تشریف لائے۔ تو اسے چکھ کر دیکھا کہ میٹھا ہے فرمایا: شاید تم نے اسکی تیزی کم کر دی۔

۱۷۵۳۔ عن عبد الرحمن بن عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: صحبت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ الی مکة، فاهدی له ركب من ثقیف سطحتین من نبیذ فشرب عمر ا حلاهما ولم يشرب الاخری حتی اشتد مافیہ، فذهب عمر فشرب منه فوجده قد اشتد فقال: اکسروه بالعاء۔ فتاویٰ رضویہ ۶۱/۱۰

حضرت عبد الرحمن بن عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ مکہ مکرمہ گیا۔ بنو ثقیف کے ایک قافلہ نے نبیذ کے دو توشہ دان آپکی خدمت میں حد یہ کے طور پر پیش کئے آپ نے ایک کو نوش فرمایا اور دوسرے کو رکھ چھوڑا حتیٰ کہ اس میں تیزی آگئی، حضرت عمر نے اس میں سے کچھ پیا تو اس میں تیزی پائی، فرمایا: پانی سے اسکی تیزی ختم کر دو۔ ۱۲م

## (۲) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام طحاوی فرماتے ہیں: جب ہماری اس روایت سے ثابت ہو گیا کہ امیر المؤمنین سیدنا حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک نبیذ شدید اگر قلیل ہو تو مباح ہے۔ اور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے آپ نے حدیث بھی سنی تھی کہ کل مسکر حرام، ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔ تو واضح ہو گیا کہ حضور نے نبیذ شدید کے صرف نشہ کو حرام فرمایا: نیز اس سے قطع نظر اگر آپ نے اپنی رائے سے ہی نبیذ شدید کو مباح فرمایا تو وہ بھی ہمارے یہاں حجت ہے اور بالخصوص اس وقت جبکہ انکا یہ فعل محلہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی موجودگی میں تھا لیکن کسی نے انکار نہیں کیا بلکہ انکی متابعت کی۔

دیکھئے ایہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہیں جنہوں نے کل مسکر حرام، کی روایت خود حضور سے کی۔

۱۷۵۴۔ عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: شهدت رسول اللہ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اتی بشراب فدنأہ الی فیہ فقطب فردہ ، فقال رجل : یا رسول اللہ ! أ حرام ہو ؟ فرد الشراب ثم دعا بماء فصبه علیہ ذکر مرتین او ثلاثا ثم قال : اذا اغتسلت هذه الاسقية علیکم فاکسروا متونها بالماء۔

فتاویٰ رضویہ ۶۱/۱۰

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا کہ نبیذ پیش ہوا آپ نے اسکو منہ کے قریب کیا تو ناگواری ظاہر فرمائی اور اسے واپس فرمادیا۔ ایک صاحب بولے یا رسول اللہ! کیا حرام ہے کہ واپس فرمادی؟ حضور نے اسکو واپس منگایا اور اس میں دوبارہ پانی ملایا۔ یہ عمل دو مرتبہ یا تین مرتبہ کیا۔ پھر فرمایا: جب مشکیزوں کی نبیذ میں جوش پیدا ہو تو پانی سے زائل کرلو۔ ۱۲م

۱۷۵۵۔ عن ابی مسعود الأنصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: عطش النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حول الکعبۃ فاستسقی فاتی نبیذ من نبیذ السقایۃ فشمه فقطب فصب علیہ من ماء زمزم ثم شرب فقال رجل: أ حرام ہو ؟ قال: لا۔

فتاویٰ رضویہ ۱۷/۱۰

حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کعبہ مقدسہ کے پاس پیاس محسوس ہوئی تو پانی طلب فرمایا۔ آپ کی خدمت میں نبیذ پیش کی گئی۔ حضور نے اسکو سونگھ کر ناگواری ظاہر فرمائی پھر اس میں زمزم شریف کا پانی ملا کر پیا۔ ایک صاحب نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا خالص نبیذ حرام ہے؟ فرمایا: نہیں۔ ۱۲م

۱۷۵۶۔ عن مجاہد رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرسلًا قال: عمد البنی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الی السقایۃ سقایۃ زمزم فشرب من النبیذ فشده وجهہ ثم امر بہ الثالثۃ فکسر بالماء ثم شرب۔

فتاویٰ رضویہ ۶۲/۱۰

حضرت مجاہد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلہ روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے زمزم کے مشکیزوں سے نبیذ استعمال فرمایا۔ تو آپ کے روئے الور پر گرانی کے آثار ظاہر ہوئے، دوسری مرتبہ نبیذ منگا کر پانی سے اسکی تیزی کم کی۔ اسکے بعد آپ نے تھوڑی سی نوش

فرمائی جب بھی آپ کے روئے انور سے ناگواری ظاہر ہوئی، پھر تیسری مرتبہ اسکو منگا کر آپ نے اسکی تیزی کو ختم کیا اور نوش فرمایا۔ ۱۲م

۱۷۵۷۔ عن ابی موسیٰ الأشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: بعثنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انا ومعاذنا الی الیمن فقلنا: یا رسول اللہ! ان بہا شرابین یصنعان من البر والشعیر، احدهما یقال له المزر، والآخر یقال له البتع فمانشرب؟ فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اِشْرَبَا وَلَا تَسْکُرَا۔

فتاویٰ رضویہ ۶۲/۱۰

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے اور حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حضور نے یمن بھیجا۔ ہم نے عرض کی: یا رسول اللہ! وہاں دو قسم کی شرابیں ہیں۔ جکو گندم اور جو سے بنایا جاتا ہے۔ ایک مزد، دوسری تیج، تو ہم کوئی استعمال کریں؟ فرمایا: دونوں پیو لیکن خیال رکھنا نشہ آور نہ ہوں۔ ۱۲م

۱۷۵۸۔ عن شماس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ: ان القوم یجلسون علی الشراب وهو یحل لہم، فما یزالون حتی یحرم علیہم۔

فتاویٰ رضویہ ۶۳/۱۰

حضرت شماس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: لوگوں کیلئے کچھ مشروبات جائز ہو گئے لیکن وہ انہی حالات پر باقی رہیں گے کہ ان پر انکو حرام کر دیا جائیگا۔ ۱۲م

۱۷۵۹۔ عن علقمة بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ انه اکل مع عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ خبزا ولحما، قال: فاتینا نبیذ نبذتہ سیریں فی حرة فحضراء فشربوامنہ۔

فتاویٰ رضویہ ۶۳/۱۰

حضرت علقمہ بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت عبد اللہ

بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ روٹی گوشت کھایا۔ کہتے ہیں: پھر ہمارے پاس نبیؐ شدید لایا گیا جسکو انکی باندی سیرین نے ہرے ٹکے میں بنایا تھا۔ آپؐ نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ اسکو پیا۔ ۱۲م

۱۷۶۰۔ عن علقمة رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: سألت عبد الله بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن قول رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم في المسكر ، قال: الشرية له الاخيرة۔

حضرت علقمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نشہ آور چیز کے بارے میں حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان پوچھا۔ فرمایا: یہ حکم اس آخری گھونٹ کے بارے میں ہے جس سے نشہ پیدا ہو۔ ۱۲م

۱۷۶۱۔ عن عبد الله بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ ، وَكُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر نشہ آور خمر کے حکم میں ہے۔ ۱۲م

۱۷۶۲۔ عن قيس بن حنتر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: سألت عبد الله بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما عن الحر الاحمر فقال: ان اول من سأل النبي صلى الله تعالى عليه وسلم عن ذلك وفد عبد القيس فقال: لَا تَشْرَبُوا فِي الدُّبَاءِ وَفِي الْمَرْقَاتِ وَفِي النَّقِيرِ ، وَاشْرَبُوا فِي الْأَسْقِيَةِ ، فقالوا: يا رسول الله فان اشتد في الاسقية ، قال: صُبُّوا عَلَيْهِ مِنَ الْمَاءِ وقال بهم في الثالثة او الرابعة: فَأَهْرِيقُوهُ۔  
فتاویٰ رضویہ ۶۳/۱۰

حضرت قیس بن حنتر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہرے اور سرخ منکوں کے نیک کے بارے میں پوچھا، فرمایا: سب سے پہلے یہ سوال وفد عبد القیس نے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کیا تھا۔ تو حضورؐ نے

۱۷۶۰۔ شرح معانی الآثار، للطحاوی، ☆ ۳۲۸/۲

۱۷۶۱۔ المصنف لعبد الرزاق، ☆ ۲۲۱/۹ المس للسانی، ۲۸۴/۲

۱۷۶۲۔ شرح معانی الآثار، للطحاوی، ☆ ۳۲۸/۲

فرمایا: ہرے مشکوں، تونیوں اور لکڑی کے شراب والے برتنوں میں نبیذ استعمال نہ کرو، ہاں مشکیزوں میں نبیذ بنا کر پی سکتے ہو۔ تو انہوں نے کہا تھا: یا رسول اللہ! اگر مشکیزوں میں رکھے رہنے کی وجہ سے نبیذ میں تیزی آجائے تو کیا کریں؟ فرمایا: اس میں پانی شامل کرلو۔ تیسری یا چوتھی مرتبہ میں ان سے فرمایا: کداسکو بہادو۔ ۱۲م

۱۷۶۳۔ عن أبي القموص زيد بن علي رضي الله تعالى عنه عن احمد وفد عبد القيس او قيس بن العمان رضي الله تعالى عنهما انهم سألوه صلى الله تعالى عليه وسلم عن الاشربة فقال: لَا تَشْرَبُوا فِي الدُّبَاءِ وَلَا فِي النَّعِيرِ، وَاشْرَبُوا فِي السَّقَاءِ الْحَلَالِ الْمُلَوَّنَا عَلَيْهَا، فَإِنْ اشْتَدَّ مِنْهُ فَاكْسِرُوهُ بِالْمَاءِ، فَإِنْ أَغْيَاكُمْ فَأَهْرِيقُوهُ۔  
فتاویٰ رضویہ ۶۳/۱۰

حضرت ابو قموص زید بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ وفد عبد القیس کے صاحب یا قیس بن لیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ وفد عبد القیس نے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے نبیذ وغیرہ رقیق اشیاء کے پینے کے واسطے میں پوچھا تو فرمایا: تو بے اور لکڑی کے برتن میں مت پیو۔ اور صاف ستھرے مشکیزہ سے پیو جسکا منہ باندھ کر رکھا جاتا ہے۔ اگر اس میں رکھنے کی وجہ سے تیزی پیدا ہو جائے تو پانی کے اس کے ذریعہ اس کے جوش کو ختم کرو پھر اگر پانی کے ذریعہ بھی تیزی ختم نہ ہو تو اسکو بہادو۔ ۱۲م

۱۷۶۴۔ عن أبي رافع رضي الله تعالى عنه قال: ان عمر بن الخطاب رضي الله تعالى عنه قال: اذا خشيتم من نبذ شدقه فاكسروه بالماء۔  
حضرت ابو رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: جب تمہیں نبیذ کی تیزی سے خطرہ ہو تو پانی سے اسکی تیزی ختم کرلو۔ ۱۲م

۱۷۶۵۔ عن سعيد بن المسيب رضي الله تعالى عنه يقول: تلقى ثقيف عمر بن

الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ شراباً فذعابه فلما قر به الی فیہ کرهه فذعابه فکسرہ  
بالماء فقال: هكذا فافعلوا۔  
فتاویٰ رضویہ ۱۰/۱۷

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ قبیلہ بنو ثقیف کے لوگوں  
نے حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں نبیذ پیش کی آپ نے اسکو طلب  
فرمایا جب پیالہ منہ کے قریب کیا تو آپکو ناگوار محسوس ہوئی۔ لہذا آپنے پانی منگا کر اسکی تیزی کو  
ختم کیا۔ اور فرمایا اسی طرح کیا کرو۔ ۱۲م

۱۷۶۶۔ عن ابن سیرین رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: بعہ عصیرا ممن یتخذہ طلاء  
ولا یتخذہ حمرا۔  
فتاویٰ رضویہ ۱۰/۶۵

حضرت سعید بن سیرین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: رس  
اسکے ہاتھ فروخت کر سکتے ہو جو طلاء بنائے لیکن اسکے ہاتھ نہ بچو جو شراب بنائے۔ ۱۲م

۱۷۶۷۔ عن سوید بن غفلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: کتب عمر بن الخطاب  
رضی اللہ تعالیٰ عنہ الی بعض عماله ان روق المسلمین من طلاء ما ذهب ثلثاہ  
وبقی ثلثہ۔  
فتاویٰ رضویہ ۱۰/۶۵

حضرت سوید بن غفلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المومنین حضرت عمر  
فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے بعض عاملوں کو لکھا مسلمانوں کو ایسا طلاء پینے دو جس کا دو  
تہائی پکا کر ختم کر دیا جائے اور ایک حصہ باقی رہے۔ ۱۲م

۱۷۶۸۔ عن عامر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قرأت کتاب عمر بن  
الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ الی ابی موسیٰ الأشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ اما  
بعدا فانہا قدمت علی غیر من الشام تحمل شرابا غلیظا أسود كالطلاء الابل ،  
وانی سألتهم علی کم یطبخونه فأخبرونی أنهم یطبخونه علی الثلثین ، ذهب ثلثاہ  
الاعبشان ، ثلثہ بیغیہ وثلث بریحہ ذکر الأخبار التي إعتل بها من أباح شراب فمر  
من قبلک یشربونه۔  
فتاویٰ رضویہ ۱۰/۶۵



حضرت عامر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا خط حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نام پڑھا۔ اس میں حمد و صلاۃ کے بعد لکھا تھا کہ میرے پاس ملک شام سے ایک قافلہ آیا جسکے ساتھ نہایت سیاہ اور گاڑھا مشروب تھا۔ جیسے اونٹ کے لیپ کرنے کا طلاء، میں نے ان سے پوچھا کتنا پکاتے ہو؟ بولے: دو تہائی پکا کر جلا دیتے ہیں۔ یعنی دو ٹکٹ ناپاک حصے ختم ہو جاتے ہیں۔ ایک ٹکٹ ناپاکی کا اور دوسرا اسکی بدبو کا۔ لہذا تم اپنے ملک کے باشندوں کو اسکے پینے کی اجازت دو۔ ۱۲م

۱۷۶۹۔ عن عبد اللہ بن یزید العظمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: کتب الیہنا عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ، أما بعد ا فاطبعوا شراہکم حتی یذهب منه نصیب الشیطان، فإن له اثین ولکم واحد۔ فتاویٰ رضویہ ۶۵/۱۰

حضرت یزید بن عظمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں مکتوب روانہ فرمایا۔ جس میں تحریر تھا۔ تم اپنے شیرۃ انگور کو اتنا پکاؤ کہ اس سے شیطان کا حصہ ختم ہو جائے۔ کہ اسکے لئے دو حصے ہیں اور تمہارے لئے ایک۔ ۱۲م

۱۷۷۰۔ عن عامر الشعبي رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: کان علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ یرزق الناس الطلاء شعبی یقع فیہ الذباب ولا یمستطیع ان یمخرج منه۔ فتاویٰ رضویہ ۶۵/۱۰

حضرت امام عامر شعبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم لوگوں کو وہ شیرۃ انگور پلاتے جو پکا کر اتنا گاڑھا کر لیا جاتا کہ اس میں کبھی گر جاتی تو نکل نہ پاتی۔ ۱۲م

۱۷۷۱۔ عن داؤد رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: سألت سعید بن المسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ما الشراب الذی احله عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ؟ قال: الذی یطبخ

۱۷۶۹۔ السنن للنسائی،	باب ذکرہا ما یحوز شرہ الخ	۲۸۵/۲
۱۷۷۰۔ السنن للنسائی،	باب ذکرہا ما یحوز شرہ الخ	۲۸۶/۲
۱۷۷۱۔ السنن للنسائی،	باب ذکرہا ما یحوز شرہ الخ	۲۸۶/۲

فتاویٰ رضویہ ۶۵/۱۰

حتیٰ یذهب ثلثاء ویبقى ثلثہ۔

حضرت داؤد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کوئی شراب حلال قرار دیا تھا؟ آپ نے فرمایا: وہ مشروب جسکو پکا کر دو حصے جلا دئے جائیں اور ایک حصہ باقی رہ جائے۔ ۱۲م

۱۷۷۲۔ عن سعید بن المسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: ان ابا الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کان یشرب ما ذهب ثلثاء وبقي ثلثہ۔ فتاویٰ رضویہ ۶۵/۱۰

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس مشروب کو استعمال فرماتے جسکا دو تہائی پکا کر ختم کر دیا جاتا اور ایک تہائی باقی رہتا۔ ۱۲م

۱۷۷۳۔ عن ابی موسیٰ الأشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ انه کان یشرب من الطلاء ذهب ثلثاء وبقي ثلثہ۔ فتاویٰ رضویہ ۶۵/۱۰

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ وہ شیرۃ انگور استعمال فرماتے جسکا دو تہائی پکا کر ختم کر دیا جاتا اور ایک تہائی باقی رہتا۔ ۱۲م

۱۷۷۴۔ عن یعلیٰ بن عطاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: سمعت سعید بن المسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ وسأله اعرابی عن شراب یطبخ علی النصف قال: لا، حتیٰ یذهب ثلثاء وبقي الثلث۔ فتاویٰ رضویہ ۶۵/۱۰

حضرت یعلیٰ بن عطاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے سنا کہ ایک اعرابی نے ان سے اس شیرۃ انگور کے بارے میں پوچھا جو پکانے سے آدھا جل جائے۔ تو فرمایا: نہیں جب تک دو ٹکٹ جل کر ختم نہ ہو جائے اور ایک تہائی باقی رہے۔ ۱۲م

۱۷۷۵۔ عن سعید بن المسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: اذا طبخ الطلاء علی الثلث فلا بأس بہ۔  
فتاویٰ رضویہ ۶۵/۱۰

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب شیرہ انگور اتا پکایا جائے کہ ٹکٹ باقی رہ جائے تو اسکے استعمال میں حرج نہیں۔ ۱۲م

۱۷۷۶۔ عن بشیر بن المهاجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: سألت الحسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ عما یطبخ من العصیر قال: تطبخہ حتی ذهب الثلثان ویبقى الثلث۔  
فتاویٰ رضویہ ۶۵/۱۰

حضرت بشیر بن مہاجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ انگور کارس کتنا پکایا جائے؟ فرمایا: اتا پکاؤ کہ دو تہائی ختم ہو جائے اور ایک تہائی باقی رہے۔ ۱۲م

۱۷۷۷۔ عن أنس بن سیر بن رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: سمعت أنس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقول: ان نوحا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نازعہ الشیطان فی عود الکرم فقال: هذا لی، وقال: هذا لی، فاصطلحا علی ان لنوح ثلثها وللشیطان ثلثیہا۔

حضرت انس بن سیر بن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے سنا کہ حضرت نوح علی نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام اور شیطان مردود کے درمیان انگور کے درخت کے بارے میں نزاع ہوا۔ حضرت نوح نے فرمایا: میرے لئے ہے اور شیطان بولا میرے لئے۔ آخر کار یہ طے پایا کہ حضرت نوح کا ایک حصہ ہے اور شیطان کے دو حصے۔ ۱۲م

۱۷۷۸۔ عن عبد الملک بن الطفیل الحزری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: کتب الیہ عمر بن عبد العزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان لا تشربوا من الطلاء حتی ینھب

۱۷۷۵۔ السنن للنسائی،	باب ذکر ما یحور شرہ الخ	۲۸۶/۲
۱۷۷۶۔ السنن للنسائی،	باب ذکر ما یحور شرہ الخ	۲۸۶/۲
۱۷۷۷۔ السنن للنسائی،	باب ذکر ما یحور شرہ من الطلاء وما لا یحور،	۲۸۶/۲
۱۷۷۸۔ السنن للنسائی،	باب ذکر ما یحور شرہ من الطلاء وما لا یحور،	۲۸۶/۲

ثلثاء ویبقى ثلثه ، وکل مسکر حرام۔

حضرت عبدالملک بن طفیل جزری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں ایک مکتوب ارسال فرمایا: اس میں تحریر تھا۔ جب تک طلاء کے دو حصہ جل نہ جائیں اسے نہ پو یہاں تک کہ اسکا ایک حصہ باقی رہے۔ اور ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔ ۱۱۲ م

۱۷۷۹۔ عن عبد الله بن عباس رضي الله تعالى عنهما قال: حرمت الخمر بعينها ، قليلها وكثيرها والسكر من كل شراب۔ فتاویٰ رضویہ ۶۶/۱۰  
حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ خمر (شراب انگور) مطلقاً حرام ہے خواہ قلیل ہو یا کثیر اور ہر پینے والی چیز کا نشہ حرام ہے۔

۱۷۸۰۔ عن علقمة رضي الله تعالى عنه قال: رأيت عبد الله بن مسعود رضي الله تعالى عنه وهو يأكل طعاماً ثم دعا بنبيذ فشرب ، فقلت : رحمك الله ، تشرب النبيذ والأمة تقتدي بك ، فقال ابن مسعود : رأيت رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم يشرب النبيذ ، ولولا اني رأيته يشربه ما شربته۔

فتاویٰ رضویہ ۶۶/۱۰

حضرت علقمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کھانا کھاتے دیکھا۔ پھر آپ نے نبیذ منگایا اور پیا۔ میں نے کہا: اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے۔ آپ نبیذ استعمال فرماتے ہیں حالانکہ امت آپ کی پیروی کرے گی۔ فرمایا: میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نبیذ استعمال کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ اگر میں حضور کو استعمال فرماتے نہ دیکھتا تو ہرگز نہ پیتا۔ ۱۱۲ م

۱۷۸۱۔ عن إبراهيم النخعي رضي الله تعالى عنه قال: قول الناس كل مسكر حرام خطأ من الناس ، انما ارادوا ان يقول : السكر حرام من كل شراب۔ فتاویٰ رضویہ ۶۶/۱۰

حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ لوگوں کا یہ کہنا کہ ہر نشہ آور چیز حرام ہے غلط ہے۔ بلکہ مطلب یہ ہے کہ ہر رقیق چیز کا نشہ حرام ہے۔ ۱۲م

۱۷۸۲۔ عن أنس بن مالك رضي الله تعالى عنه انه كان ينزل على أبي بكر بن أبي موسى الأشعري رضي الله تعالى عنهما بواسطة فيبعث برسول الى السوق ليشتري له البيذ من الخواشي۔ فتأوى رضويہ ۶۶/۱۰

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ حضرت ابو بکر بن ابی موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس واسطہ میں مہمان ہوتے تو وہ بازار بھیج کر اپنے قاصد کے ذریعہ بیذ منگاتے۔ ۱۲م

۱۷۸۳۔ عن حماد رضي الله تعالى عنه قال: كنت اتقى النبيذ فدخلت على ابراهيم النخعي رضي الله تعالى عنه فطعمت معه فناولني قدحا فيه نبيذ، فلما رأى اتقاني منه قال حدثني عامر عن عبد الله بن مسعود رضي الله تعالى عنهما انه كان يما طعم عندہ ثم دعا بنبيذہ له سهر بن ام ولدہ فشرب وسقاني۔

فتاویٰ رضویہ ۶۷/۱۰

حضرت حماد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں بیذ سے پرہیز رکھتا تھا۔ ایک دن میں حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے یہاں گیا۔ آپ کے ساتھ کھانا کھایا۔ آپ نے مجھے بیذ کا پیالہ دیا۔ جب مجھے اس سے پرہیز کرتے دیکھا تو فرمایا: مجھ سے حضرت عامر نے اور انہوں نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت بیان کی کہ میں نے اکثر و بیشتر حضرت عبد اللہ کے ساتھ کھانا کھایا۔ پھر آپ نے بیذ منگا کر پیا اور پلایا جو انکے لئے اگلی ام ولد سیرین نے تیار کیا تھا۔ ۱۲م

۱۷۸۴۔ عن ابراهيم النخعي رضي الله تعالى عنه انه قال: كتب عمر بن الخطاب رضي الله تعالى عنه الى عمار بن ياسر رضي الله تعالى عنهما وهو عامل له على الكوفة، اما بعد! فانه انتهی الى شراب من الشام من عصير العنب وقد طبخ

۱۷۸۲۔ المسند لا بی حنیفہ،

۱۷۸۳۔ المسند لا بی حنیفہ،

۱۷۸۴۔ المسند لا بی حنیفہ،

وہو عصیر قبل أن یغلی حتی ذهب ثلثاه وبقی ثلثه ، فذهب شیطانہ وبقی حلوه وحلالہ فهو شیه بطلاء الابل ، فمر به من قبلک فیتومعوا به شرابہم۔

مقاوی رضویہ ۶۷/۱۰

حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہما عامل کوفہ کو یہ خط ارسال کیا۔ میرے پاس ملک شام سے شیرہ انگور کا مشروب پہنچا یہ پہلے شیرہ تھا لیکن اس میں جوش پیدا ہونے سے پہلے اسکو پکا لیا گیا اور دو ٹمٹ جلا کر ایک ٹمٹ باقی رکھا گیا ہے۔ لہذا شیطان کا حصہ ختم ہو چکا اور اب یہ میٹھا اور حلال باقی رہ گیا ہے۔ لہذا یہ اونٹ کے طلاء کے مثل ہے۔ لہذا تم اپنی طرف سے یہ حکم جاری کر سکتے ہو کہ لوگوں کو اس کے پینے کی چیزوں میں اس کے اضافہ کی بھی گنجائش ہے۔

۱۷۸۵۔ عن عامر الشعبي رضي الله تعالى عنه قال: كتب عمر ابن الخطاب رضي الله تعالى عنه الى عمار بن ياسر رضي الله عنهما اما بعد! فانها جاءتنا اشربة من قبل الشام كانها طلاء الابل قد طبع حتى ذهب ثلثاها الذي فيه عبيث الشيطان او قال: عبيث الشيطان وريح جنونه وبقی ثلثه، فاصطنعه ومر من قبلک ان يصطنعه۔

مقاوی رضویہ ۶۷/۱۰

حضرت عامر شععی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس ایک مکتوب ارسال کیا۔ حمد و صلوٰۃ کے بعد۔ ہمارے پاس ملک شام سے کچھ مشروبات آئے ہیں۔ جو طلاء اہل کی طرح ہیں۔ کہ انگور کا رس پکا کر انکا دو تہائی ختم کر دیا گیا ہے۔ جس میں شیطانی خباثت اور برائیاں تھیں۔ اب ایک تہائی باقی ہے۔ تو اس طرح کا طلاء بنانے کی تمہیں اجازت ہے اور دوسروں کو بھی بنانے کی اجازت دے سکتے ہو۔ ۱۲م

۱۷۸۶۔ عن ابراهيم النخعي رضي الله تعالى عنه انه قال في الرجل يشرب النبيذ حتى يسكر، قال: القدح الاخير الذي سكر منه هو الحرام۔

مقاوی رضویہ ۶۷/۱۰

حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے اس شخص کے بارے میں فرمایا جسکو نبیذ پی کر نشہ ہو گیا کہ وہ آخری پیالہ پینا اسکے لئے حرام تھا جس سے اسکو نشہ ہوا۔ ۱۲م

۱۷۸۷۔ عن أنس بن مالك رضي الله تعالى عنه قال: ان ابا عبيدة ومعاذ بن جبل و ابا طلحة رضي الله تعالى عنهم كانوا يشربون من الطلاء ما ذهب ثلثاه وبقى ثلثه۔  
فتاویٰ رضویہ ۶۷/۱۰

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو عبیدہ، حضرت معاذ بن جبل اور حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم وہ شیرہ انگور استعمال فرماتے تھے جسکے دو حصے پکا کر ختم کر دیئے گئے ہوں اور ایک باقی ہو۔ ۱۲م

۱۷۸۸۔ عن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه قال: اذا اطعمك اخوك المسلم طعاما فكل ! و اذا سقاك شرابا فاشرب ولا تسئل فان رايتك فاشححه بالماء۔  
فتاویٰ رضویہ ۶۷/۱۰

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ تمہارا مسلمان بھائی جب تمہیں کچھ کھلائے تو کھا لو، اور جب کچھ پلائے تو پی لو اور اسکی کچھ چھان بین نہ کرو۔ اگر تمہیں پینے کی چیز نبیذ وغیرہ میں کچھ شبہ ہو تو پانی سے اسکا اثر زائل کر لو۔ ۱۲م

۱۷۸۹۔ عن أم الدرداء رضي الله تعالى عنها قالت: كنت اطبخ لابی الدرداء رضي الله تعالى عنه الطلاء ما ذهب ثلثاه وبقى ثلثه۔

حضرت ام درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کیلئے انگور کا رس پکاتی تھاں تک کہ دو حصہ ختم ہو جاتا اور ایک حصہ باقی رہتا۔ ۱۲م

۱۷۹۰۔ عن عبد الرحمن بن ابي ليلى رضي الله تعالى عنه قال: كان علي رضي

اللہ تعالیٰ عنہ یرزقنا الطلاء، فقلت له : کیف کان؟ قال: کنا ناکله بالعیز و بحتاسہ بالماء۔

حضرت عبدالرحمن بن ابی لیلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم ہمیں طلاء کھلاتے۔ میں نے کہا: کس طرح استعمال ہوتا؟ فرمایا: ہم روٹی کے ساتھ کھاتے اور اسکو پانی میں ملا لیا کرتے تھے۔

۱۷۹۱۔ عن أس بن سیرین رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: کان أس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سقیم البطن فامرنی ان اطبخ له طلاء حتی ذهب ثلثاه وبقی ثلثه، فکان یشرب منه الشربة علی اثر الطعام۔ فتاویٰ رضویہ ۶۸۱۰

حضرت اس بن سیرین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت اس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیٹ کے مریض تھے۔ مجھے حکم دیا کہ میں انکے لئے انگور کارس پکاؤں یہاں تک کہ دو تہائی جل جائے۔ اور ایک حصہ باقی رہے۔ تو آپ اسکو کھانے کے بعد استعمال فرماتے۔ ۱۲م

۱۷۹۲۔ عن شریح رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: ان خالد بن الولید کان یشرب الطلاء بالشام۔

حضرت شریح رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سیف اللہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ ملک شام میں قیام کے دوران طلاء نوش فرماتے تھے۔ ۱۲م

۱۷۹۳۔ عن أبی عبد الرحمن رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: کان علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ یرزقنا الطلاء، فقلت له : ما ہیأته؟ قال: اسود یا عذہ احدنا باصبعہ۔

حضرت ابو عبدالرحمن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم ہمیں طلاء استعمال کراتے۔ راوی حضرت عطا کہتے ہیں: میں نے پوچھا اسکی ہیئت و شکل کیا ہوتی تھی؟ فرمایا: سیاہ رنگ اور اتنا گاڑھا کہ ہم میں سے ہر ایک انگلی سے استعمال کرتا۔ ۱۲م



۱۷۹۴۔ عن عبد الله بن عباس رضي الله تعالى عنهما قال: مر رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم على قوم بالمدينة فقالوا: يا رسول الله اعتدنا شراب لنا، افلا نسقيك منه، قال: بلى؟ فأتى بقعب او قدح غلظ فيه نبيذ، فلما اخذه النبي صلى الله تعالى عليه وسلم وقربه الى فيه قطب، قال: فدعا الذي جاء به فقال: خذه فاهرقه، فلما ذهب به قالوا: يا رسول الله! هذا شرابنا ان كان حراما لم نشربه، فدعا به فاحذه ثم دعا بماء فصبه عليه ثم شرب وسقى وقال: اذا كان هكذا فاصنعوا هكذا۔

فتاویٰ رضویہ ۶۸/۱۰

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا گزر مدینہ شریف کی ایک قوم کے پاس سے ہوا۔ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! بیشک ہمارے پاس ایک طرح کا مشروب ہے، کیا ہم آپ کو نہ پلائیں؟ فرمایا: کیوں نہیں، تو ایک بڑا پیالہ پیش ہوا جس میں نبيذ تھی۔ جب حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسکو لیا اور منہ کے قریب کیا تو ناگوار گزرا۔ ہوس حب لنگر آئے تھے انکو بنایا اور فرمایا: اسکو لو اور بہا دو۔ جب وہ لیکر چلے گئے تو لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ ہم پیتے ہیں۔ اگر حرام ہو تو ہم نہ پئیں۔ حضور نے اسکو منگایا اور اس میں پانی ملایا پھر نوش فرمایا اور دوسروں کو بھی پلایا۔ پھر فرمایا: جب اس میں اس طرح کی تیزی آجائے تو اس طرح پانی ملا لیا کرو۔ ۱۲م

۱۷۹۵۔ عن عامر الشعبي رضي الله تعالى عنه قال: ان رجلا شرب من اداة على المرتضى كرم الله تعالى وجهه الكريم بصفين فسكر، فضربه الحد، و في رواية فضربه ثمانين۔

حضرت امام عامر شعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے مقام صفین میں امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کے مشکیزہ سے نبيذ پئی تو اسے نشہ ہو گیا۔ آپ نے اس پر حد جاری فرمائی ایک روایت میں ہے کہ اسی کوڑے لگائے۔ ۱۲م

فتاویٰ رضویہ ۶۸/۱۰

## (۳) نشہ حرام ہے

۱۷۹۶۔ عن السائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مَنْ شَرِبَ مُسْکِرًا مَا كَانَ لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلَوةٌ أَرْبَعِينَ يَوْمًا۔  
حضرت سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کوئی نشہ کی چیز پیئے چالیس دن اسکی نماز قبول نہ ہو۔

فتاویٰ رضویہ ۲/۲۳۶

## (۴) نشہ باز کے پاس ملائکہ رحمت نہیں آتے

۱۷۹۷۔ عن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ثَلَاثَةٌ لَا تَقْرُبُهُمُ الْمَلَائِكَةُ بِخَيْرٍ، الْخُنْبُ، وَالسُّكْرَانُ وَالْمُتَضَمِّخُ بِالْمَعْلُوقِ۔  
حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین لوگوں کے پاس رحمت کے فرشتے نہیں جاتے، جنبی، شراب وغیرہ کے نشہ میں مدہوش، مخلوق پیلے رنگ کی خوشبو جو عورتوں کیلئے خاص تھی اسکو استعمال کرنے والے۔

والا۔ ۱۴م

۱۷۹۶۔ المعجم الكبير للطبرانی،	☆ ۱۸۳/۷	مجمع الروائد، للہیثمی،	۱۷۱/۵
الحامع الصغير للسيوطی،	☆ ۵۳۰/۲	کنز العمال للحنقی،	۳۴۵/۵، ۱۳۱۵۶
الكامل لابن عدي،	☆ ۲۷/۲		
۱۷۹۷۔ مجمع الروائد للہیثمی،	☆ ۷۳/۵	السلسلة الصحيحة للالبانی،	۱۸۰۴

## ۳۔ حد شرعی

### (۱) حدود قائم کرنے میں احتیاط

۱۷۹۸۔ عن أم المؤمنين عائشة الصديقة رضي الله تعالى عنها قالت: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: **إِذْرُوا الْحُدُودَ عَنِ الْمُسْلِمِينَ مَا اسْتَطَعْتُمْ، فَإِنْ وَجَدْتُمْ لِمُسْلِمٍ مَخْرَجًا فَخَلُّوا سَبِيلَهُ، فَإِنَّ الْإِمَامَ أَنْ يَخْطِيَ فِي الْعَفْوِ خَيْرٌ مِنْ أَنْ يَخْطِيَ فِي الْعُقُوبَةِ**۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمانوں سے جہاں تک بن پڑے حدود ٹالو۔ اگر کوئی خلاصی کی راہ دیکھو تو چھوڑ دو۔ کہ بیشک امام کا معافی میں خطا کرنا صوابیت میں خطا کرنے سے بہتر ہے۔  
فتاویٰ رضویہ ۱۱/۱۶۳

### (۲) زنا کی حد میں رعایت

۱۷۹۹۔ عن أبي امامة بن سهل بن حنيف رضي الله تعالى عنه أنه أخبره بعض اصحاب رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم من الأنصار انه اشتكى رجل منهم حتى أضنى قعاد جلدة على عظم فدخلت عليه جارية لبعضهم، ففحش لها فوقع عليها، فلما دخل عليه رجال قومه يعودونه أخبرهم بذلك فقال: استفتوا الى رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم فاني قد وقعت على جارية دخلت علي، فذكروا ذلك لرسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم وقالوا: ما رأينا بها حد من الناس من الضر مثل الذي هو به لو حملنا اليك لتسفعت عظامه، ما هو الا جلد على عظم فامر رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم أن ياخذوا له مائة شمشراخ فيضربوه بها ضربة واحدة۔

۱۷۹۸۔ الجامع للترمذی،	باب ما جاء فی در الحدود،	۱۷۱/۲
الجامع الصغیر للسيوطی،	☆ المستترک للحاکم،	۲۵/۱
السنن الکبریٰ للبیہقی،	☆ کثر الاعمال للمعتقی،	۲۳۸/۸
تاریخ بغداد للعطیب،	☆ المس للدارقطنی،	۲۳۱/۵
۱۷۹۹۔ السنن لابی داؤد،	باب فی اقامة الحدود علی المریض،	۶۱۴/۲

حضرت ابو امامہ بن سہل بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انکو ایک انصاری صحابی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بتایا کہ ایک انصاری ایسے سخت بیمار ہوئے کہ انکا چمڑا ہڈیوں سے چپک گیا۔ اسی درمیان ایک انصاری صحابی کی باندی کا گزر انکے پاس سے ہوا تو یہ اس سے زنا کر بیٹھے، جب کچھ لوگ انکے خاندانی انگی عیادت کے لئے آئے تو انہوں نے خود یہ واقعہ بتایا اور کہا: میرے لئے سرکار سے یہ مسئلہ معلوم کرو۔ لہذا سرکار سے تذکرہ کیا گیا اور یہ بھی کہا: اس جیسا کمزور شخص ہم نے نہیں دیکھا کہ آپکی خدمت میں انکولایا جائے تو انگی ہڈیاں ٹوٹ جائیں، وہ تو ایک ہڈی کا ڈھانچہ ہیں۔ یہ سکر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ سوشاخوں والی ایک ٹہنی لیکر ایک بار مارو۔

فتاویٰ رضویہ ۴/۴۴۶

۱۸۰۰۔ عن سعید بن سعد بن عبادة رضى الله تعالى عنهم قال : كان بين ابها ثنا رجل محدج ضعيف فلم يرفع الا وهو على امة من آماء الدار بعبت بها فرفع شأنه سعد بن عبادة الى رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم فقال : اجْلِيئُوهُ ضَرْبَ مِائَةِ سَوْطٍ! قالوا: يا ببي الله ! هو اضعف من ذلك ، لو ضربناه مائة سوط مات ، قال : فَعُجِّلُوا لَهُ عَشْكَالًا فِيهِ مِائَةُ شَمْرَاحٍ فَاضْرِبُوا ضَرْبَةً وَاحِدَةً۔

حضرت سعید بن سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت ہے کہ ہماری بستی میں نہایت کمزور شخص رہتے تھے۔ وہ اپنے خاندان کے کسی شخص کی باندی سے زنا کر بیٹھے۔ حضرت سعد نے یہ معاملہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پیش کیا۔ سرکار نے فرمایا: سو کوڑے لگاؤ۔ صحابہ نے عرض کیا: یا نبی اللہ! وہ نہایت کمزور ہیں۔ اگر سو کوڑے مارے گئے تو مر جائیں گے۔ فرمایا: اچھا سوشاخوں والی ایک کھجور کی ٹہنی لو اور ایک مرتبہ مارو۔

۱۸۰۱۔ عن سهل بن سعد رضى الله تعالى عنه قال : ان وليدة في عهد رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم حملت من الرنا فسللت من احبلك فقالت : احبلني المقعد ، فسئل فاعترف ، فقال النبي صلى الله تعالى عليه وسلم : إِنَّهُ لَضَعِيفٌ عَنِ الْجِلْدِ ، فَأَمْرُ بِمِائَةِ عَشْكَوْلٍ وَضَرْبُهُ بِهَا ضَرْبَةً وَاحِدَةً۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک باندی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں زنا سے حاملہ ہو گئی۔ اس سے جب پوچھا گیا تو اس نے مقعد نامی ایک شخص کے بارے میں بتایا۔ اس شخص نے اس فعل کا اعتراف کر لیا۔ تو سرکار نے اسکی کمزور حالت دیکھ کر فرمایا: سو شاخوں والا ایک گچھا لیکر ایک مرتبہ مارو۔

فتاویٰ رضویہ ۴/۴۴۶

---

# کتاب الحجۃ والجهاد

\_\_\_\_\_



## ۱۔ ہجرت

## (۱) بہتر ہجرت کیا ہے؟

۱۸۰۲۔ عن عمرو بن عبسۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قلت لرسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ما الهجرة ؟ قال : أن تهجر ما کبرۃ ربک  
حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا : بہتر ہجرت کیا ہے؟ اس پر حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا : یہ کہ جو تمہارے رب کو ناپسند ہے اس سے کنارہ کرلو۔

فتاویٰ افریقہ ص ۳۷

## (۲) دارالاسلام سے ہجرت نہ کرے

۱۸۰۳۔ عن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لا هجرة بعد الفتح ، و لكن جهاد و ذیۃ ، و ان استفرغتم فانفروا۔  
فتاویٰ رضویہ حصہ دوم ۳۱۵/۹

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

۱۶۲/۲	باب هجرة البادية،	۱۸۰۲۔ السنن للنسائی،
۳۷۹/۳	☆ الترغيب و الترهيب للنسائی،	السنن الکبریٰ للبیہقی،
	☆ ۳۸۵/۴	المستدرک للاحمد بن حنبل،
۳۹۰/۱	باب فصل الجهاد و السير،	۱۸۰۳۔ الجامع الصحیح للبخاری،
۱۳۱/۲	باب المبالغة بعد الفتح،	الصحیح لمسلم،
۱۹۲/۱	باب ما جاء فی الهجرة،	الجامع للترمذی،
۲۳۶/۱	باب الهجرة هل قطعت،	السنن لابی داؤد،
۱۶۳/۲	باب ذکر الاختلاف فی انقطاع الهجرة،	السنن للنسائی،
۲۳۹/۲	☆ المسنن للدارمی،	المستدرک للاحمد بن حنبل،
۳۷۱/۱۰	☆ شرح السنة للبیہقی،	المستدرک للحاکم،
۲۸۸/۱	☆ الدر المنثور للسيوطی،	المعجم الکبیر للطبرانی،
۲۵۰/۵	☆ مجمع الروائد للہبشی،	اتحاف السادة للریضی،
۱۳۶/۱۰	☆ فتح الباری للعسقلانی،	کثر العمال للتحقی، ۱۵۰۵۴، ۱۰۹/۶،
۱۰۹/۷	☆ التاریخ الکبیر للبخاری،	الجامع الصغیر للسيوطی، ۵۸۶/۲

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: فتح مکہ کے بعد ہجرت نہیں۔ لیکن جہاد اور نیک نیتی کے ذریعہ ہجرت کا ثواب کسی جگہ بھی حاصل ہو سکتا ہے۔ اور جب تم سے جنگ کیلئے کہا جائے تو جنگ کرو۔ ۱۲م

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

دارالاسلام سے ہجرت کا حکم نہیں۔ ہاں اگر کسی جگہ کسی عذر خاص کے سبب کوئی شخص اقامت فرائض سے مجبور ہو تو اسے جگہ کا بدلنا واجب ہے۔ مکان میں معذوری ہو تو مکان بدلے۔ محلہ میں معذوری ہو تو دوسرے محلہ میں چلا جائے۔ بہت سی معذوری ہو تو دوسری بہت سی میں جائے۔

فتاویٰ رضویہ ۱/۲

### (۳) ہجرت و نیت کا حکم

۱۸۰۴۔ عن عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی

۲/۱	باب کیف کان بدء الوحی	۱۸۰۴۔ الجامع الصحیح لبخاری
۱۴۱/۲	باب ان الاصل فی البیات	الصحیح لمسلم
۳۰۰/۱	باب فی ما عنی بہ الطلاق و البیات	السنن لابی داؤد
۱۹۸/۱	باب ما جاء من یقاتل ربا الناس	الجامع للترمذی
۱۹۸/۱	باب النیة فی الوضوء	الجامع للترمذی
	۱۱/۱	السنن للنسائی
۳۲۱/۱	ابواب الزہد	السنن لابن ماجہ
۴۱/۱	☆ السنن الکبری للبیہقی	☆ ۳۵/۱ المسند لاحمد بن حنبل
۳۴۵/۲	☆ التفسیر لابن کثیر	☆ ۵۶/۱ الترغیب و الترہیب للسنری
۹۶/۳	☆ روح المعانی للمحقی	☆ ۱۰۶/۲ التمهید لابن عبدالبر
۴۳۱/۱	☆ التفسیر للیعوی	☆ ۲۴۲/۶ حلیۃ الاولیاء لابی نعیم
۹/۱	☆ فتح الباری لمسیقلانی	☆ ۲۸ المسند للحمیدی
۱۱/۱	☆ مشکوٰۃ المصابیح للثیریری	☆ ۴۰۱/۱ شرح السنۃ للبخاری
۵۵/۱	☆ تلخیص الحیر لابن حجر	☆ ۳۸۰/۲ اتحاف السادة للزبیدی
۱۱۸/۱۰	☆ البدایہ و النہایہ لابن کثیر	☆ ۳۵۱/۴ المغنی للعراقی
۱۵/۲	☆ تاریخ اصمہان لابن کثیر	☆ ۲۴۴/۴ تاریخ بغداد للمعطب
۱۴۲	☆ الصحیح لابن عریمة	☆ ۳۶۲ علل الحدیث لابن ابی حاتم
۱۱۷۱	☆ مسند الشہاب	☆ ۴۰۳/۱ تاریخ دمشق لابن عساکر
۹/۱	☆ امالی الشعری	☆ ۶۲ الزہد لابن المبارک
۱۹۹۷	☆ منحة المعبود للساعاتی	☆ ۹۶/۳ جامع بیان العلم لابن عبد البر
	☆	☆ ۵۱/۱ السنن للدارقطنی

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ ، وَ إِنَّمَا لِامْرَأٍ مَا نَوَى ، فَمَنْ كَانَتْ  
هَاجِرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَ رَسُولِهِ فَهَاجِرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَ رَسُولِهِ ، مَنْ كَانَتْ هَاجِرَتُهُ إِلَى دُنْيَا  
يُصِيبُهَا أَوْ امْرَأَةٍ يَتَزَوَّجُهَا فَهَاجِرَتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ ۔

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی  
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اعمال کا دار و مدار نیت پر ہے، اور ہر شخص کو وہی چیز حاصل ہو  
گی جیسی اسکی نیت ہے۔ چنانچہ ہجرت سے جسکا مقصود اللہ و رسول کی خوشنودی ہے تو اسکو یہ  
حاصل ہوگی۔ اور جس کا مطلوب دنیا ہے، وہ اسے ملے گی، یا عورت سے شادی کرنا مقصود ہوگی  
تو اسکی ہجرت ویسی ہی ہے جیسی اسکی نیت۔

فتاویٰ رضویہ جدیدہ ۱/۷۴۳

## ۲۔ جہاد

### (۱) جہاد کی فضیلت

۱۸۰۵۔ عن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : اُغْزُوا تَغِيْمُوا ، وَ صُومُوا تَصِيْحُوا ، وَ سَاهِرُوا تَسْتَفْنُوا ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جہاد کرو غنیمت پاؤ گے، اور روزہ رکھو سندرست ہو جاؤ گے، اور سیر کرو غنی ہو جاؤ گے۔  
فتاویٰ رضویہ ۲/۶۶۰

### (۲) جہاد کی اہمیت

۱۸۰۶۔ عن عبد الله بن عمر رضي الله تعالى عنهما قال : سمعت رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم يقول : اِذَا تَبَايَعْتُمْ بِالْعِيَةِ وَ اَخَذْتُمْ اَذْنَابَ الْبَقَرِ وَ رَضِيْتُمْ بِالزَّرْعِ وَ تَرَكْتُمُ الْجِهَادَ سَلَطَ اللَّهُ عَلَيْكُمْ ذَلَالًا يَنْرِعُهُ حَتَّى تَرْجِعُوا اِلَى دِيْنِكُمْ ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: جب تم بطور عینہ خرید و فروخت کرو گے، اور بیلوں کی دموں کے پیچھے چلو گے، نیز جہاد چھوڑ کر کھیتی باڑی میں جاؤ گے تو اللہ تعالیٰ تم پر ذلت اتار دیگا جب تک کہ تم اپنے دین کی طرف نہ لوٹ آؤ۔

### (۱) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام ابن حجر نے فرمایا: اسکی سند ضعیف ہے۔ اور امام احمد کے یہاں اسکی ایک سند اور

۳۰۱/۶	التصدير لابن كثير،	☆	۸۳/۲	۱۸۰۵۔ الترغيب و الترهيب للمندري،
۱۸۲/۱	الدر المنثور للسيوطي،	☆	۲۸۴/۱	الحامع الصغير للسيوطي،
		☆	۹۲/۲	المسند للعقيلي،
۴۹۰/۱	باب في النهي عن العينة،			۱۸۰۶۔ السنن لابی داؤد،
۲۰۹/۵	حلية الاولياء لابی نعیم،	☆	۴۲/۲	المسند لاحمد بن حبل،
۳۲۹/۲	الترغيب و الترهيب للمندري،	☆	۲۳۷/۱	الحامع الصغير للسيوطي،
۳۱۶/۵	المسند الكبير للبيهقي،	☆	۲۴۸/۱	الدر المنثور للسيوطي،
	الكامل لابن عدي،	☆	۱۷/۴	نصب الراية للريعي،

ہے اس سے بہتر۔ ابو داؤد کی اس سند میں ابو عبد الرحمن عر اسانی، اسحاق بن اسید انصاری ہیں ابن ابی حاتم نے کہا: وہ کچھ ایسے مشہور نہیں۔ اور ابو حاتم نے کہا: وہ جائز الحدیث ہیں۔ پھر کئیوں میں انہیں دوبارہ ذکر کیا اور اس حدیث کو انکی احادیث منکرہ سیکنا۔ اور تقریب میں فرمایا: ان میں ضعف ہے۔ انتہی۔

بالجملہ یہ حدیث درجہ حسن سے نازل نہیں۔ اور بیشک امام سیوطی نے جامع صغیر میں اسکے حسن ہونے کی رمز لکھی۔ اور یہ حدیث بہت سندوں سے آئی جسکے لئے امام بیہقی نے اپنی سنن میں ایک فصل خاص وضع کی اور انکی علین بیان کیں۔

اقول: کلام فتح القدیر سے ظاہر ہے کہ امام محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس حدیث کو جنت ٹھہرایا ہے۔ تو اس صوت میں وہ ضرور صحیح ہے۔ اس لئے مجتہد جب کسی حدیث سے استدلال کرے تو وہ اس حدیث کی صحت کا حکم ہے جیسا کہ محقق علی الاطلاق نے تحریر اور انکے غیر نے غیر میں افادہ فرمایا۔

بہر حال (اس تمام تفصیل کے باوجود) حدیث میں بیع عینہ کی ممانعت پر کوئی دلالت نہیں۔ کیا اسکے ساتھ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اس ارشاد کو نہیں دیکھتے کہ جب تم بیلوں کی دھیں پکڑو یعنی کھیتی کرو، زراعت میں پڑو۔، اور معلوم ہے کہ کھیتی منع نہیں بلکہ وہ جمہور کے نزدیک جہاد کے بعد سب پیشوں سے افضل ہے اور بعض نے کہا: جہاد کے بعد تجارت پھر زراعت پھر حرفت۔ جیسا کہ وجیز کروری میں ہے۔

لہذا جب کہ عنایہ میں اس حدیث سے بیع عینہ کی مذمت پر دلیل لائے تو علامہ سعدی آفندی نے فرمایا: میں کہتا ہوں کہ اگر یہ دلیل صحیح ہو جائے تو زراعت بھی مذموم ہو جائے گی۔  
فتاویٰ رضویہ ۱/۷۷

### (۳) غزوہ بدر کا انجام

۱۸۰۷۔ عن ابی طلحة رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ان نبی اللہ صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وسلم امر یوم بدر بأربعة و عشرين رجلا من صناديد قريش فقتلوا في طوي من أطواء بدر خبيث بخبث ، و كان اذا ظهر على قوم أقام بالعرصة ثلث ليال ، فلما كان بيدر اليوم الثالث أمر براحتله فشد عليها رحلها ثم مشى و اتبعه اصحابه و قالوا: ما نرى ينطلق الا لبعض حاجته حتى قام على شقه الركي فجعل يناديهم بأسمائهم و أسماء آبائهم ، يَا فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ يَا فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ ! أَيْسُرُكُمْ أَنْكُمْ أَطْعَمُكُمْ اللَّهُ وَ رَسُولُهُ ؟ فَإِنَّا قَدْ وَحَدْنَا مَا وَعَدْنَا رَبَّنَا حَقًّا ، فَهَلْ وَحَدْتُمْ مَا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا ؟ فقال عمر: يا رسول الله! ما تكلم من أجساد لا أرواح لها؟ فقال النبي صلى الله تعالى عليه وسلم: وَ الَّذِي نَفْسٌ مُّحَمَّدٌ بِيَدِهِ ! مَا أَنْتُمْ بِأَسْمَعُ لِمَا أَقُولُ مِنْهُمْ -

حضرت ابو طلحہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بدر کے دن چوبیس سرداران کفار قریش کی لاشیں ایک ناپاک گندے کنویں میں پھکوا دیں۔ اور عادت کریمہ تھی جو مقام فتح فرماتے وہاں تین شب قیام فرماتے۔ جب بدر میں تیسرا دن ہوا ناقہ شریف پر کجاوہ کئے کا نکم دیا۔ اور خودن اصحاب کرام اس کنویں پر تشریف لے گئے۔ اور ان کافروں کو نام بنام مع ولدیت پکار کر فرمایا: اے فلاں بن فلاں! اے فلاں بن فلاں! کیوں کیا اب تمہیں خوش آتا ہے کہ کاش اللہ و رسول کا حکم مانا ہوتا؟ ہم نے تو پایا جو ہمارے رب نے ہمیں سچا وعدہ دیا۔ کیا تمہیں بھی ملا جو تمہارے رب نے سچا وعدہ تم سے کیا۔ راوی کہتے ہیں: کہ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ ایسے جسموں سے گفتگو فرما رہے ہیں جن میں جان نہیں؟ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ سکر فرمایا: قسم اس ذات جس کے قبضہ میں محمد کی جان ہے! تم میرے فرمان کو ان سے زیادہ نہیں سن رہے۔

فتاویٰ افریقہ ۳۸

## (۴) قومی حمیت کیلئے جنگ مذموم ہے

۱۸۰۸۔ عن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى

علیہ وسلم: مَنْ قَاتَلَ تَحْتَ رَايَةٍ عَمِيَّةٍ يَغْضِبُ لِعَصْبَةٍ أَوْ يَدْعُو إِلَى عَصْبَةٍ أَوْ يَنْصُرُ عَصْبَةً فَقُتِلَ فَقَتْلُهُ جَاهِلِيَّةٌ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کسی ائمہ سے جھنڈے کے نیچے لڑے کہ قومی حمیت شیوہ جاہلیت کیلئے غضب کرے، یا عصبت کی طرف بلائے، یا عصبت کی مدد کرے اور مارا جائے تو ایسا ہے جیسے کوئی جاہلیت وزمانہ کفر عقلت میں قتل کیا جائے۔  
دوام العیش ۸۵

۱۸۰۹۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ قَاتَلَ تَحْتَ رَايَةٍ عَمِيَّةٍ يَغْضِبُ لِلْعَصْبَةِ وَيُقَاتِلُ لِلْعَصْبَةِ فَلَيْسَ مِنْ أُمَّتِي۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کسی ائمہ سے جھنڈے کے نیچے لڑے اور قومی حمیت کیلئے غضبناک ہو جایا کرے، اور قومی حمیت کیلئے ہی جنگ کرے تو وہ میری امت سے نہیں۔

۱۸۱۰۔ عَنْ جَبْرِ بْنِ مَطْعَمٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْسَ مِنَّا مَنْ دَعَا إِلَى عَصْبِيَّةٍ مَوْكَيْسَ مِنَّا مَنْ قَاتَلَ عَصْبِيَّةً، وَلَيْسَ مِنَّا مَنْ مَاتَ عَلَى عَصْبِيَّةٍ۔

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہمارے گروہ سے نہیں جو قومی حمیت کی طرف بلائے، ہم سے نہیں جو قومی حمیت کیلئے لڑے، اور ہم سے نہیں جو عصبت پر مرے۔  
دوام العیش ۸۵

۱۲۸/۲	باب وجوب ملازمة جماعة المسلمين،	۱۸۰۹۔ الصحيح لمسلم،
۳۰۶/۲		المستند لاحمد بن حنبل،
۶۹۸/۲	باب في العصبية،	۱۸۱۰۔ السنن لابی داؤد،
۴۹۰۷	مشکوٰۃ المصابیح للثيريزی،	شرح السنة لليعربی،
	☆ ۱۲۲/۱۳	الكامل لابن عسّی،
	☆	

## (۵) سفر جہاد پنجشنبہ کو بہتر ہے

۱۸۱۱۔ عن كعب بن مالك رضي الله تعالى عنه قال : ان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم خرج يوم الخميس في غزوة تبوك ، وكان يحب ان يخرج يوم الخميس ۔

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم غزوہ تبوک کیلئے جمعرات کو تشریف لے گئے۔ اور جمعرات کو سفر کرنا آپ کو پسند تھا۔ ۱۲م  
فتاویٰ رضویہ ۱۹۴/۴

## (۶) جنگ میں مشلہ نہ کرو

۱۸۱۲۔ عن أم المؤمنين عائشة الصديقة رضي الله تعالى عنها قالت : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : لا أمثلُ به فَمَثَلُ اللَّهِ فِي يَوْمِ الْقِيَامَةِ ۔  
ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو یہاں مشلہ کریگا روز قیامت اللہ تعالیٰ مشلہ بنائے گا۔

۱۸۱۳۔ عن صالح بن كيسان رضي الله تعالى عنه قال : قال ابو بكر الصديق رضي الله تعالى عنه ليريد بن سفيان رضي الله تعالى عنهما اذا ارسل لا مارة العسكر : لا تغدروا ولا تمثل ولا تحبن ولا تعلق ۔

حضرت صالح بن کيسان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت یزید بن سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو لشکر کی سپہ سالاری کیلئے بھیجے وقت وصیت فرمائی۔ نہ عہد توڑنا، نہ مشلہ کرنا، نہ بزدلی اور خیانت کرنا۔  
فتاویٰ رضویہ حصہ اول ۱۳۲/۱۰

۱۸۱۱۔ الجامع الصحيح للبخاری، باب من احب الخروج يوم الخميس، ۴۱۴/۱  
المسند لاجد بن حبل، ۳۸۷/۶ ☆ المصنف لجد الزرقانی، ۹۷۴۴  
تاریخ دمشق لابن عساکر، ۱۰۹/۱ ☆ کثر العمال للحنقی، ۱۸۱۶۳، ۱۰۱/۷  
۱۸۱۲۔ کثر العمال للمصنف، ۱۳۴۴۷، ۴۰۸/۵ ☆ البیاض والنهاية لابن کثیر، ۳۱۰/۳  
۱۸۱۳۔ السنن الکبری للبیہقی،



# کتاب الخلافه

\_\_\_\_\_

# ۱۔ خلافت

## (۱) امامت و خلافت

۱۸۱۴۔ عن عبد الله بن سبيع رضى الله تعالى عنه قال : قالوا لعلى كرم الله تعالى وجهه الكريم : استخلف علينا ، قال : لا ، ولكن اترككم الى ما تترككم اليه رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم ۔

حضرت عبداللہ بن سبیع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ لوگوں نے امیر المؤمنین حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے عرض کیا: آپ ہم پر کسی کو خلیفہ بنا دیجئے۔ فرمایا: نہیں، میں کسی کو خلیفہ نہ کروں گا بلکہ یونہی چھوڑ دوں گا جیسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم چھوڑ گئے تھے۔  
تلاوی رضویہ ۱۴/۱۳۲

۱۸۱۵۔ عن صعصعة بن صوحان رضى الله تعالى عنه قال : خطبنا على رضى الله تعالى عنه حين ضربه ابن ملجم فقلنا : يا امير المؤمنين ! استخلف علينا فقال : اترككم كما تركنا رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم بقلنا : يا رسول الله ! استخلف علينا ! فقال : ان يعلم الله فيكم خيرا يول عليكم خياركم ، قال على كرم الله تعالى وجهه الكريم : فعلم الله فينا خيرا فولى علينا ابا بكر رضى الله تعالى عنه ۔

حضرت صعصعہ بن صوحان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے اپنے آخری وقت جب ابن ملجم نے آپ پر حملہ کیا تھا، خطبہ دیا۔ ہم نے عرض کیا: اسے امیر المؤمنین! آپ ہم پر کسی کو خلیفہ نامزد فرمادیں۔ فرمایا: میں تم کو اسی طرح چھوڑوں گا جس طرح حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں چھوڑا تھا۔ ہم نے بھی حضور سے یہی عرض کیا تھا کہ یا رسول اللہ! ہم پر کسی کو خلیفہ نامزد فرمادیں۔ ارشاد فرمایا: نہ، اگر اللہ تعالیٰ تم میں بھلائی جانے کا توجہ تم میں سب سے بہتر ہے اسے تم پر والی فرمائے گا۔ حضرت مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے ارشاد فرمایا: رب العزت جل وعلا نے ہم میں

بھلائی جانی پس ابو بکر کو ہمارا والی فرمایا۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔

## (۲) شیخین کی خلافت حضرت مولیٰ علی کے نزدیک حق تھی

۱۸۱۶۔ عن الحسن البصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : سأل رجلان عن علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم فی عہدہ ، اعہد عہدہ الیک الیہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم أم رأی رأیتہ ؟ قال : بل رأی رأیتہ ، أما أن یکون عندی عہد من النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عہدہ الی فی ذلک فلا و اللہ ! لئن کنت صدقت اول الناس فلا أفتی علیہ کذلک ، و لو کان عندی منہ عہد فی ذلک ما ترکت احدا بنی تمیم بن مرة و عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہما یثویان علی منبرہ ، و لقاتلتهما ما یرید و لو لم أجد الاہر دتی ہذہ ، و لکن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لم یقتل قتلا و لم یمت فحشاء ، مکث فی مرضہ اہاما و لیالی ، یا تہ المودن یؤذن بالصلوة فیامر اہا بکفر فیصلی بالناس و هو یرى مکانی ، ثم یاتہ المؤذن فیؤذن بالصلوة فیامر اہا بکفر فیصلی بالناس و هو یرى مکانی ، و لقد ارادت امرأة من نسائه تصرفہ عن اہی بکفر فابی و غضب و قال : انتن صواحب یوسف ، مروا اہا بکفر فلیصل بالناس ! فلما قبض رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نظرنا فی أمورنا فأعترنا لدنیانا من رضیہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لدیننا ، و كانت الصلوة عظم الاسلام و قوام الدین ، فبايعنا اہا بکفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ و کان لذلك اہلا لم یختلف علیہ منا اثنان۔ قال : فادبت الی اہی بکفر حقہ و عرفت لہ طاعنتہ و غزوت معہ فی جنودہ ، و کنت اخذ اذا أعطانی و أغزو اذا غزانی ، و أصرب بین یدیه الحدود بسوطی ، ثم قال : لعمر و عثمان ہکذا۔

حضرت امام حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ دو شخصوں نے امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے انکے زمانہ خلافت میں دربارہ خلافت سوال کیا کہ کیا یہ کوئی عہد و قرار داد حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف سے ہے یا آپ کی رائے ہے۔ فرمایا: بلکہ ہماری رائے ہے۔ رہا یہ کہ اس باب میں میرے لئے حضور پر نور صلی

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کوئی عہد و قرار دیا ہو سو ایسا نہیں۔ اگر سب سے پہلے میں نے حضور کی تصدیق کی تو میں سب سے پہلے حضور پر افترا کرنے والا نہ ہوں گا۔ اور اگر اس باب میں حضور والا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف سے میرے پاس کوئی عہد ہوتا تو میں ابو بکر و عمر کو منبر اطہر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر جست نہ کرنے دیتا۔ اور بیشک اپنے ہاتھ سے ان سے قتال کرتا اگرچہ میں اپنی اس چادر کے سوا کسی کو ساتھی نہ پاتا۔ بات یہ ہوئی کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم معاذ اللہ قتل نہ ہوئے، نہ یکا یک انتقال فرمایا۔ بلکہ کئی دن رات حضور کو مرض میں گذرے۔ مؤذن آتا اور نماز کی اطلاع دیتا۔ حضور ابو بکر کو امامت کا حکم فرماتے حالانکہ میں حضور کے پیش نظر موجود ہوتا۔ پھر مؤذن آتا اور اطلاع دیتا۔ حضور ابو بکر ہی کو امامت کا حکم دیتے حالانکہ میں کہیں غائب نہ تھا۔ اور خدا کی قسم! ازواج مطہرات میں سے ایک بی بی نے اس معاملہ کو ابو بکر سے پھیرنا چاہا تھا لیکن حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسکو نہ مانا اور غضب فرمایا۔ کہ تم وہی یوسف والیاں ہو۔ ابو بکر کو حکم دو کہ امامت کریں۔ پس جبکہ حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انتقال فرمایا۔ ہم نے اپنے کاموں میں نظر کی تو اپنی دنیا یعنی خلافت کیلئے اسے پسند کر لیا جسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمارے دین یعنی نماز کیلئے پسند فرمایا تھا۔ کہ نماز تو اسلام کی بزرگی اور دین کی درستی تھی۔ لہذا ہم نے ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیعت کر لی اور وہ اسکے لائق تھے۔ ہم میں کسی نے اس بارے میں اختلاف نہ کیا۔ یہ سب کچھ ارشاد فرما کر حضرت مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے فرمایا: پس میں نے ابو بکر کو ان کا حق دیا اور انکی اطاعت لازم جانی۔ اور انکے ساتھ ہو کر انکے لشکروں میں جہاد کیا۔ جب وہ مجھے بیت المال سے کچھ دیتے میں لے لیتا۔ اور جب مجھے لڑائی پر بھیجتے میں جاتا اور انکے سامنے تازہ یانے سے حد لگاتا۔ پھر بعینہ یہی مضمون امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم اور امیر المؤمنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی نسبت ارشاد فرمایا۔

## (۳) خلیفہ قریشی ہی ہوگا

۱۸۱۷۔ عن أنس بن مالك رضي الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : الْأَئِمَّةُ مِنْ قُرَيْشٍ ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمام خلیفہ قریشی ہونگے۔

دوام العیش، ۶۱، اراء الادب، ۷

۱۸۱۸۔ عن معاوية بن ابي سفيان رضي الله تعالى عنهما قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : إِنَّ هَذَا الْأَمْرَ فِي قُرَيْشٍ ، لَا يُعَادِي بِهِمْ أَحَدٌ إِلَّا أَكْبَهُ اللَّهُ عَلَى وَجْهِهِ فِي النَّارِ ۔

حضرت امیر معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک خلافت قریش میں ہے۔۔۔ جو ان سے ہیر رکھے گا اللہ تعالیٰ اسے منہ کے بل جہنم میں اوندھا کر دے گا۔

۱۸۱۷۔	المسند للاحمد بن حنبل،	۱۸۳/۳	☆	المسند الکبری للبیہقی،	۱۲۱/۳
	الجامع الصغیر للسيوطی،	۱۸۶/۱	☆	المستدرک للحاکم،	۷۶/۴
	المعجم الکبیر للطبرانی،	۲۲۴/۱	☆	فتح الباری للعسقلانی،	۳۲/۷
	المعجم الصغیر للطبرانی،	۱۵۳/۱	☆	مجمع الزوائد للہیثمی،	۱۹۲/۵
	کنز العمال للمصنف، ۱۴۷۹۲،	۴۸/۶	☆	تاریخ دمشق لابن عساکر،	۶۲/۱
	المغنی للعراقی،	۱۱۴/۱	☆	تلخیص المحبر لابن حجر،	۴۲/۴
	ارواء العلیل للالبانی،	۲۹۸/۲	☆	حلیۃ الاولیاء لابی نعیم،	۸/۵
	الترغیب و الترہیب للمنذری،	۱۷۰/۳	☆	المصنف لابن ابی شیبہ،	۱۷۰/۱۳
	منحة المعبود للساعاتی،	۲۵۹۶	☆	جمع الحوامع للسيوطی،	۱۰۲۶۴
	كشف المعانی للمجلوبی،	۳۱۸/۱	☆	علل الحدیث لابن ابی حاتم،	۲۷۹۹
	لسان المیران لابن حجر،	۱۳۸۶/۵	☆	الکنی و الاسماء للدولابی،	۱۰۶/۱
	السنة لابن ابی عاصم،	۵۳۱/۲	☆	الدر المنثور للسيوطی،	۳۹۹/۶
	الدر المستشرع للسيوطی،	۵۶	☆	تاریخ لوسط،	۷۰
۱۸۱۸۔	الجامع الصحيح للبخاری،	باب الامرء من قریش،			۱۰۵۷/۲
	الصحيح لمسلم،	باب الناس تبع لقوش،			۱۱۹/۳
	المسند للاحمد بن حنبل،	۹۲/۵	☆		

۱۸۱۹۔ عن أبي موسى الأشعري رضي الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : إِنْ هَذَا الْأَمْرُ فِي قُرَيْشٍ۔

حضرت ابو موسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک خلافت کا معاملہ قریش ہی میں رہے گا۔ ۱۲ام

۱۸۲۰۔ عن أمير المؤمنين علي المرتضى كرم الله تعالى و جهه الكرم قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : الْآ لَا إِنْ الْأَمْرَاءُ مِنْ قُرَيْشٍ۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سن لو امراء و حکام اسلام قریشی ہیں۔

۱۸۲۱۔ عن أبي موسى الأشعري رضي الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : الْأَمْرَاءُ مِنْ قُرَيْشٍ ، الْأَمْرَاءُ مِنْ قُرَيْشٍ۔

حضرت ابو موسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: امراء قریشی ہیں، امراء قریشی ہیں۔

۱۸۲۲۔ عن أمير المؤمنين ابي بكر الصديق رضي الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : قُرَيْشٌ وَلَا هَذَا الْأَمْرُ۔

#### اراءة الادب ۸

امیر المؤمنین سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسلامی حکومت کے والی قریشی ہیں۔

۱۱۴/۱۳	فتح الباری للعسقلانی،	☆	۳۹۶/۴	المستند لاحمد بن حنبل،	۱۸۱۹۔
۳۳۸/۱۹	المصمم الكبير للطبرانی،	☆	۱۴۲/۸	السنن الكبرى للبيهقي،	
۲۳/۱۲	کثر العمال للمنفی، ۳۳۷۹۹،	☆	۱۷۱/۲	الترغيب والترهيب للمندري،	
۱۱۴/۱۳	فتح الباری للعسقلانی،	☆	۱۹۱/۵	مجمع الروايد للهيشمي،	۱۸۲۰۔
۲۰۵۵	المطالب العالیة،	☆	۷۶/۱۴، ۳۷۹۸۰،	کثر العمال للمنفی،	
۱۰۵۷/۲	باب الامراء حسن قریش،			الجامع الصحيح لبخاری،	۱۸۲۱۔
		☆	۴۲۱/۴	المستند لاحمد بن حنبل،	
۲۳/۱۲	کثر العمال للمنفی، ۳۳۷۹۵،	☆	۱۹۱/۵	مجمع الروايد للهيشمي،	۱۸۲۲۔
۳۱/۷	فتح الباری للعسقلانی،	☆	۲۸۱/۲	الجامع الصغير للسيوطي،	

۱۸۲۳۔ عن عبد الله بن خطيب رضى الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: قَدْ مَوَّأَ قُرَيْشًا وَ لَا تَقْلِعُوهَا ۔

حضرت عبد اللہ بن خطیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قریش کو تقدیم دو اور قریش پر تقدیم نہ کرو۔ اراءۃ الادب ص ۸

(۲) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے اس پر اجماع کیا تو دلیل قطعی ہوگئی جس سے یقین حاصل ہوا کہ خلافت کے لئے قریش ہونا بیشک شرط ہے۔ فتاویٰ رضویہ ۸/۲

۱۸۲۴۔ عن أبي هريرة رضى الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: إِنَّ الْمُلْكَ فِي قُرَيْشٍ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک سلطنت قریش میں ہے۔ دوام العیش، ۶۱

۱۸۲۵۔ عن أبي هريرة رضى الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: النَّاسُ تَبَعٌ لِقُرَيْشٍ فِي هَذَا الْأَمْرِ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سب لوگ خلافت کے مسئلہ میں قریش کے تابع ہیں۔

۱۸۲۶۔ عن عبد الله بن عمر رضى الله تعالى عنهما قال : قال رسول الله صلى

۱۸۲۳۔	مجمع الروائد للهيثمی،	☆	۲۵/۱۰	☆	اتحاف السادة للريدي،	۲۲۱/۲
	کثر العمال للمنفی، ۱۳۷۹۱،	☆	۵۲۱/۵	☆	تلخیص الحیر لابن حجر،	۳۶/۲
	الجامع الصغیر للسيوطی،	☆	۳۸۰/۲	☆	کشف الحما للعلولنی،	۱۴۰/۲
۱۸۲۴۔	حلل المحيط لابن ابی حاتم،	☆	۲۶۰۲	☆		
۱۸۲۵۔	المسد لاحمد بن حبل،	☆	۲۶۱/۲	☆	المصنف لابن ابی شیبہ،	۱۶۹/۱۲
	السنة لابن ابی عاصم،	☆	۵۳۴/۲	☆		
۱۸۲۶۔	المسد لاحمد بن حبل،	☆	۲۹/۲	☆	شرح السنة للبعوی،	۶۰/۱۴
	اتحاف السادة للريدي،	☆	۱۳۱/۲	☆	کثر العمال للمنفی، ۱۴۷۹۴،	۴۹/۶
	مشکوة المصابیح للتبریزی،	☆	۵۹۷۲	☆	السنة لابن ابی عاصم،	۵۳۲/۲
	البلاية والنهاية لابن كثير،	☆	۱۵۳/۱	☆		
	یہ حدیث صحیح ہے۔ دوام العیش،		۶۵ ص			



اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: لَا يَزَالُ هَذَا الْأَمْرُ فِي قُرَيْشٍ مَا بَقِيَ الْإِنْسَانُ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خلافت ہمیشہ قریش کے لئے ہے جب تک دنیا میں دو آدمی بھی باقی رہیں۔

## (۲) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اہل سنت کے مذہب میں خلافت شرعیہ کے لئے ضرور قریشیت شرط ہے۔ اس بارے میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے متواتر حدیثیں ہیں۔ اسی پر صحابہ کا اجماع، تابعین کا اجماع، اور اہل سنت کا اجماع ہے۔ اس میں مخالف نہیں مگر خارجی یا کچھ معتزلی۔ کتب عقائد و کتب حدیث و کتب فقہ اس سے مالا مال ہیں۔ بادشاہ غیر قرشی کو سلطان، امام، امیر، والی۔ اور ملک کہیں گے مگر شرعاً خلیفہ یا امیر المؤمنین کہ یہ بھی عرفاً اسی کا مرادف ہے ہر بادشاہ قرشی کو نہیں کہہ سکتے سوائے جو ساتوں شرائط خلافت اسلام، عقل، بلوغ، حریت، ذکوریت، قدرت، اور قریشیت کا جامع ہو کر تمام مسلمانوں کا فرماں روا ہے۔ انتم ہو۔ ائمہ کرام اس پر صحابہ و تابعین و سلف صالحین رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجماع سے اب تک تمام اہل سنت کا اجماع بتاتے ہیں اور اسی بنا پر کتب عقائد میں اسے مسئلہ قطعیہ یقینیہ فرماتے ہیں۔ اسکے مقابل اگر کسی صحابی سے کوئی اثر ملے تو اگر وہ انعقاد اجماع سے پہلے کی گفتگو ہے اس سے نقض اجماع جنون خالص ہے۔ یونہی اگر تاریخ معلوم نہ ہو۔ اور اگر بعد کی ہے اور سند صحیح نہیں تو آپ ہی مردود ہے اور صحیح و قابل تاویل ہے تو واجب التاویل۔ ورنہ شاذ روایت اجماع کے مقابل قطعاً محمول نہ کہ اس سے الٹا اجماع باطل۔

قریش میں حصر خلافت کی احادیث بیشک متواتر ہیں۔ بہت متکلمین کی نظر احادیث پر زیادہ وسیع نہ تھی کہ یہ فن دوسرا ہے۔ انہوں نے خبر واحد سمجھا تو ساتھ ہی قبول صحابہ سے قطعی یقینی بنا دیا۔ مگر مسامرہ میں ہے کہ حافظ الحدیث امام عسقلانی نے ایک حدیث ”الائمة من قریش“ کو چالیس کے قریب صحابہ کرام سے مروی دکھایا اور اس میں مستقل رسالہ تصنیف فرمایا۔ جسکا نام امام سخاوی نے مقاصد حسنہ میں ”لذة العیش فی طرق حدیث الائمة من قریش“ بتایا۔ یہ عدد صحابہ کرام میں یقیناً تو اتر ہے۔ یہ ایک حدیث کا حال تھا اسی مدعا پر اور

احادیث علاوہ۔

دوام العیش ص ۷۷

## (۴) اسلام میں بارہ خلفاء ہو گئے

۱۸۲۷۔ عن جابر بن سمرة رضى الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : لَا يَزَالُ أَمْرُ النَّاسِ مَا ضَبَّامَاوَلَهُمْ إِنَّا عَشَرَ رَجُلًا كَلَّمَهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ ۔  
حضرت جابر بن سمرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگوں کا معاملہ اس وقت تک بحسن و خوبی چلتا رہے گا جب تک بارہ خلفاء کا زمانہ ہے گا اور وہ سب قرشی ہوں گے۔ ۱۲م

۱۸۲۸۔ عن عبد الله بن مسعود رضى الله تعالى عنه قال : انه سئل كم يملك هذه الامة من خليفة ؟ فقال : سألنا عنها رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم فقال : إِنَّا عَشَرَ كَعِدَّةِ نَبِيَّاءِ بَنِي إِسْرَائِيلَ ۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا گیا کہ اس امت میں کتنے خلفاء ہونگے۔ فرمایا: ہم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس سلسلہ میں معلوم کیا تھا تو حضور نے فرمایا: بنو اسرائیل کے نقباء کی تعداد کے مطابق بارہ خلفاء ہونگے۔ ۱۲م

۱۸۲۹۔ عن جابر بن سمرة رضى الله تعالى عنه يقول : سمعت رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم يقول : لَا يَزَالُ الْإِسْلَامُ عَزِيزًا إِلَى الْإِنْتَى عَشَرَ خَلِيفَةً ۔  
حضرت جابر بن سمرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا اسلام بارہ خلفاء تک غالب رہے گا۔ ۱۲م

۱۸۳۰۔ عن أبي جحيفة رضى الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : لَا يَزَالُ أَمْرُ أُمَّتِي صَالِحًا حَتَّى يَمُوتَ إِتَا عَشَرَ خَلِيفَةً ۔

۱۸۲۸۔ المعجم الكبير لطبرانی،	☆	۳۴۶/۱۰	☆	کثر العمال للمنفی، ۳۳۸۵۷، ۳۳/۱۲
۱۸۲۹۔ الصحيح لمسلم،		باب الناس، تبع لقریش،		۱۸۹/۲
المستد لاحمد بن حبل،	☆	۹۰/۵	☆	مشکوۃ المصابیح للنہیری، ۵۹۷۴
کثر العمال للمنفی، ۳۳۸۵۱، ۳۲/۱۲	☆	فتح الباری لمعقلانی، ۲۱۱/۱۳	☆	
۱۸۳۰۔ المعجم الكبير لطبرانی،	☆	۱۹۹/۲	☆	المستد لاحمد بن حبل، ۸۶/۵
دلائل النبوة للبيهقي،	☆	۳۲۴/۶	☆	

حضرت ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت کا معاملہ بارہ خلفاء تک اچھا رہے گا۔ ۱۲ام

۱۸۳۱۔ عن جابر بن سمرة رضي الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: لَا يَزَالُ الدِّينُ قَائِمًا حَتَّى يَكُونَ اثْنَا عَشَرَ خَلِيفَةً مِنْ قُرَيْشٍ ۔  
حضرت جابر بن سمرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دین اسلام اس وقت تک قائم و دائم رہے گا جب تک بارہ قرشی خلفاء ہونگے۔ ۱۲ام

### (۳) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اصل یہ ہے کہ امور غیب میں اللہ و رسول جل و علا و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جتنی بات بیان فرمائیں اتنی یقیناً حق ہے۔ اور جس قدر ذکر نہ فرمائیں اسکی طرف یقین کی راہ نہیں۔ کہ غیب بے خدا و رسول کے بتائے معلوم نہیں ہو سکتا۔ لہذا اس حدیث مسلم کے معنی میں زمانہ تابعین سے اشتباہ رہا۔ مہلب نے فرمایا: لم یلق احدا یقطع فی هذا الحدیث بمعنی ، میں نے کوئی ایسا نہ پایا کہ اس حدیث کی کوئی مراد قطعی بتاتا۔ امام قاضی میاض مالکی نے شرح صحیح مسلم میں بہت احتمالات بتا کر فرمایا: و قد یحتمل وجوها اخر و الله اعلم بمراد نبیہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یعنی اسکے سوا حدیث میں اور احتمالات بھی نکل سکتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ اپنے نبی کی مراد خوب جانتا ہے۔ جل و علا و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔  
امام بن الجوزی کشف المشکل میں لکھتے ہیں۔

قد اطلت البحث عن معنی هذا الحدیث ، و طلبت مظانہ و سألت عنہ فلم اقع علی المقصود بہ ۔

میں نے مدتوں اس حدیث کے معنی کی تفتیش کی۔ اور جہاں جہاں گمان تھا وہ کتابیں دیکھیں۔ اپنے زمانہ کے ائمہ سے سوال کئے۔ مگر مراد متعین نہ ہوئی۔  
اور ہو کیونکر، کہ جس غیب کی اللہ و رسول تفصیل نہ فرمائیں اسکی تفصیل قطعاً کیونکر معلوم

ہو۔ ہاں لوگ لگتے لگاتے ہیں جن میں سے کسی پر یقین نہیں البتہ یہ معیار صحیح ہے کہ حدیث میں جو نشان ان بارہ خلفاء کے ارشاد ہوئے جس معنی میں وہ نہ پائے جائیں باطل ہے۔ اور جس میں پائے جائیں وہ احتمالی طور پر مسلم ہوگا نہ کہ یقینی۔

احادیث باب میں انکے نشان یہ ہیں۔ سب قرشی ہوں گے۔ وہ سب بادشاہ اور والیان ملک ہوں گے۔ ان کے زمانہ میں اسلام قوی ہوگا۔ ان کا زمانہ صلاح ہوگا۔ ان پر اجماع امت ہوگا، یعنی اہل حل و عقد انہیں والی ملک و خلیفہ اصدق مانیں گے۔ وہ سب ہدایت و دین حق پر عمل کریں گے۔ ان میں سے دو اہل بیعت رسالت سے ہوں گے۔

لگتے لگانے والوں میں جس نے سب طرق حدیث نہ دیکھے ایک آدھ طرق کو دیکھ کر کوئی احتمال نکال دیا۔ جیسے ابو الحسن بن مناوی نے یہ معنی لئے کہ ایک وقت میں ۱۲ خلیفہ ہوں گے۔ یعنی اس قدر اختلاف یہ فقط اس لفظ مجمل بخاری پر بن سکتا تھا۔ اور دیگر الفاظ دیکھئے تو کہاں اس درجہ افتراق اور کہاں اجماع۔ اور ایسی حالت میں اسلام کے قوی و غالب و قائم اور امر امت کے صالح ہونے کے کیا معنی؟

اسی قبیل سے علی قاری کا یہ زعم باجماع ابن حجر شافعی ہے کہ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے آخر ولایت نبوی امیہ تک ۱۲ ہوئے اور ان میں یزید پلید علیہ ما علیہ کو بھی گنا دیا۔

حالانکہ اس غبیث کے زمانہ کو قوت دین و صلاح سے کیا تعلق۔ یہ احادیث دیکھ کر اس قول کی گنجائش نہ ہوتی۔ مگر صرف ۱۲ سلطنتیں نگاہ میں تھیں۔ اور حق یہ کہ اس غبیث پر اجماع اہل حل و عقد کب ہوا۔ ریحانہ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسکے دست ناپاک پر بیعت نہ کرنے ہی کے باعث شہید ہوئے۔ اہل مدینہ نے اس پر خروج کیا۔ عبد اللہ بن حنظلہ غسیل الملائکہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔

والله ! ما نخرجنا علی یزید حتی نحضا ان نری بالحجارة من السماء ، ان رجلا ینکح امہات الاولاد و البسات و الاخوات یشرب الخمر و یدع الصلوۃ ، خدا کی قسم ! ہم نے یزید پر خروج نہ کیا جب تک یہ خوف نہ ہوا کہ آسمان سے پتھر آئیں۔ ایسا شخص کہ بہن بیٹی کی آبروریزی کرے۔ شراب پئے اور تارک صلوٰۃ ہو۔

غرض جمیع طرق حدیث سے یہ قول باطل ہے۔ حدیث میں کہیں نہیں کہ وہ سب ہالا

فصل یکے بعد دیگرے ہوں گے۔ ان میں سے آٹھ گزر گئے۔ صدیق اکبر، فاروق اعظم، عثمان غنی، علی مرتضیٰ، حسن مجتبیٰ، امیر معاویہ، عبداللہ بن زبیر، عمر بن عبدالعزیز۔ اور ایک یقیناً آنے والے ہیں۔ حضرت امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔ باقی کی تعیین اللہ و رسول کے علم میں ہے۔

عجب عجب ہزار عجب، کہ ان میں حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو کہ صحابی بن صحابی ہیں، امام عادل ہیں، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بھتیجے ہیں۔ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نواسرہ ہیں، احد العشرة المبشرۃ کے صاحبزادے ہیں شمار نہ کئے جائیں۔ اور وہ خبیث ناپاک معدود ہو جسے امیر المؤمنین کہنے پر امیر المؤمنین حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک شخص کو جسے تازیانے لگوائے۔ نسال العفو و العافیۃ۔ عبداللہ بن زبیر بھی درکنار خود امام حسن مجتبیٰ کو نہ گنا کہ انکی خلافت کا زمانہ قلیل تھا۔ اور ولید کو گنا جس نے قرآن کریم کو دیوار میں لٹکا کر تیروں سے چھیدا۔ ایسے بے سرو پا بے معنی اقوال کی سند نہیں ہوتی۔ بلکہ وہ ایک متاثر عالم کی خطا ہے، رائے ہے۔ عصمت انبیاء و ملائکہ علیہم الصلوٰۃ والسلام کے سوا کسی کیلئے نہیں۔ نسال العفو و العافیۃ۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فتاویٰ رضویہ ۱۱/۵۹

## ۲۔ قضا

## (۱) حاکم افضل شخص کو بتایا جائے

۱۸۳۲۔ عن عبد الله بن عباس رضي الله تعالى عنهما قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : مَنْ اسْتَعْمَلَ رَجُلًا مِنْ عَصَائِهِ وَفِيهِمْ مَنْ هُوَ أَرْضَى لِلَّهِ مِنْهُ فَقَدْ خَانَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَالْمُؤْمِنِينَ ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے کسی گروہ پر ایسے کو افسر بنایا کہ اس گروہ میں اس سے زیادہ اللہ کو پسندیدہ شخص موجود ہے اس نے اللہ و رسول اور مسلمانوں کی خیانت کی۔

فتاویٰ رضویہ ۹/۱۹۳

۱۸۳۳۔ عن حذيفة بن اليمان رضي الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : اَتَمَّا رَجُلٌ اسْتَعْمَلَ رَجُلًا عَلَى عَشْرَةِ أَنْفُسٍ وَ عَلِمَ أَنَّ فِي الْعَشْرَةِ أَفْضَلَ مِنْ اسْتَعْمَلَ فَقَدْ عَشَّ اللَّهَ وَعَشَّ رَسُولَهُ وَعَشَّ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِينَ۔

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے مسلمانوں کی جماعت کے دس افراد پر بھی کسی ایسے شخص کو حاکم بنایا کہ اسکے علم میں ان میں اس سے افضل بھی موجود تھا تو اس نے اللہ کی خیانت کی، اللہ کے رسول کی خیانت کی، اور تمام مسلمانوں کی خیانت کی۔ ۱۴م

فتاویٰ رضویہ حصہ اول ۹/۲۵

۱۷۹/۳	الترغيب والترهيب للمسندى،	☆	۹۲/۴	المستدرک للحاکم،	۱۸۳۲۔
۲۴۷/۱	المسند للعقيلي،	☆	۵۱۲/۲	الحامع الصغير للسيوطي،	
۲۱۰۳	المطالب العالیة لابن حجر،	☆	۶۲/۴	نصب الراية للريلى،	
		☆	۲۵/۶	کنز العمال للمتقى، ۱۴۶۸۷،	
۲۱۰۲	المطالب العالیة لابن حجر،	☆	۶۲/۴	نصب الراية للريلى،	۱۸۳۲۔
۹۴۴۴	جمع الحوامع للسيوطي،	☆	۱۴۶۵۳	کنز العمال للمتقى،	

## (۲) اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں کسی کی اطاعت نہیں

۱۸۳۴۔ عن امیر المؤمنین علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لَا طَاعَةَ لِأَخِي فِي مَعْصِيَةِ اللَّهِ تَعَالَى ۔  
امیر المؤمنین حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں کسی کی اطاعت نہیں۔

فتاویٰ رضویہ ۵/۲۹۳

## (۳) مدعی گواہ لائے

۱۸۳۵۔ عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : أَلْبَيْتَةُ عَلَى مَنْ ادَّعَى وَ الْيَمِينُ عَلَى مَنْ أَنْكَرَ ۔  
حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گواہ مدعی پر لازم ہے اور قسم انکار کرنے والے پر۔ ۱۲م

۱۸۳۴۔	المستند لاحمد بن حنبل	☆	۶۶/۵	المستدرک للحاکم	۱۲۳/۳
	المعجم الکبیر لبطبرائی	☆	۲۳۲/۳	المصنف لعبد الرزاق	۲۰۷۰۰
	کنز العمال للمفتی	☆	۶۷/۶	مجمع الزوائد للہیثمی	۲۲۶/۵
	السلسلة الصحيحة للالبانی	☆	۱۷۹	كشف المعاني للعجلونی	۵۱۰/۲
	علل الحديث لابن ابی حاتم	☆	۱۲۹۲		
۱۸۳۵۔	الجامع الصحيح لبطبرائی			باب اذا اختلف الراہین المرتہین	۳۴۲/۱
	الجامع للترمذی			باب ما جاء فی ان البیتة علی المدعی	۱۶۰/۱
	السنن لابن ماجہ			باب البیتة علی المدعی	۱۶۹/۲
	الجامع الصغير للسيوطی	☆	۱۹۳/۱	المسنن الکبری للبیہقی	۱۳۳/۸
	التفسير للمقرطبی	☆	۴۵۹/۱	المسنن للذاریقطنی	۲۱۸/۴
	شرح السنة للبخاری	☆	۱۰۱/۱۰	تلخیص الحیر لابن حجر	۲۹/۴
	المطالب العالیة لابن حجر	☆	۱۲۳۰	نصب الرایة للزیلعی	۹۵/۵
	فتح الباری للعسقلانی	☆	۲۸۲/۵	ارواء الغلیل للالبانی	۳۵۷/۶
	مشکوٰۃ المصابیح للতিরیری	☆	۳۷۶۹	تاریخ دمشق لابن عساکر	۴۴۷/۲
	کنز العمال للمفتی	☆	۱۸۷/۶	جمع الحوامع للسيوطی	۱۰۳۷
	كشف المعاني للعجلونی	☆	۳۴۲/۱	جامع مسانید ابی حنیفة	۱۷۰/۲
	دلائل النبوة للبیہقی	☆	۴۰۲/۵	الکامل لابن عدی	

۱۸۳۶۔ عن عبد الله بن عباس رضي الله تعالى عنهما قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : لَوْ يُعْطَى النَّاسُ بِدَعْوَاهُمْ لَادَّعَى النَّاسُ دِمَاءَ رِجَالٍ وَ أَمْوَالِهِمْ ، وَلَكِنَّ الْيَمِينَ عَلَى الْمُدْطَى عَلَيْهِ ۔

نور عینی فی الانتصار للامام العتبی ۔ ص ۱

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر لوگ اپنے دعویٰ پر دیدئے جائیں تو لوگوں کے خون اور مال کا دعویٰ کر بیٹھیں، ہاں یوں ہے کہ مدعا علیہ پر قسم ہے۔

فتاویٰ رضویہ ۳۲۷/۷ ☆ فتاویٰ رضویہ ۳۳۳/۷-۸/۷

### (۴) دعویٰ کو ثابت کرنے میں حق گوئی اختیار کرو

۱۸۳۷۔ عن أم المؤمنين أم سلمة رضي الله تعالى عنهما قالت : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : إِنَّكُمْ تَخْتَصِمُونَ إِلَيَّ ، فَلَعَلَّ بَعْضُكُمْ أَنْ يَكُونَ الْحَقُّ بِحُجَّتِهِ مِنْ بَعْضٍ فَأَقْضِي لَهُ عَنِ نَحْوِي مَا أَسْمَعُ ، فَمَنْ قَضَيْتَ لَهُ بِحَقِّ مُسْلِمٍ فَإِنَّمَا هِيَ قِطْعَةٌ مِنَ النَّارِ ، فَلْيَأْخُذْهَا أَوْ لْيَتْرُكْهَا ۔

ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی

۱۸۳۶۔	الجامع الصحيح لبيهارى،	باب قوله تعالى ان الدين يشترى الخ،	۶۵۳/۲
	الصحيح لمسلم،	كتاب الاقضية،	۷۴/۲
	السنن لابن ماجه،	باب الية على المدعى،	۱۶۹/۲
	السنن الكبرى للبيهقى،	☆ الجامع الصغير للسيوطى،	۴۵۹/۲
	السنن لبدار قسطنطين،	☆ تلخيص الحبير لابن حجر،	۲۰۸/۴
	مشكوة المصابيح للجزيري،	۳۷۵۸ ۱۸۳۷۔	
	الجامع الصحيح لبيهارى،	باب من اقام الية يوم اليمين،	۳۶۸/۱
	الصحيح لمسلم،	باب بيان احكام الحاكمين لا يغير الباطل،	۷۴/۲
	الجامع للترمذى،	باب ما جاء فى التشديد على ومن يقتضى له،	۱۶۰/۱
	السنن لابی داود،	باب فى قضاء القاضى اذا اعطاه،	۵۰۴/۲
	السنن لابن ماجه،	باب قضية الحاكم لا تحل حراما،	۱۶۸/۲
	السنن للنسائى،	باب ما يقطع القضاء،	۲۶۴/۲
	المسند لاجماد بن حنبل،	☆ السنن الكبرى للبيهقى،	۱۴۹/۱۰
	شرح السنة لليعوى،	☆ التفسير لليعوى،	۱۴/۶



اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اپنے جھگڑے لیکر میرے پاس آتے ہو، تو اگر ایک شخص اپنی جہد زبانی کے باعث حجت میں بازی لیجائے اور ہم اسے ڈگری ویدیں اور واقع میں اسکا حق نہ ہو تو ہمارا ڈگری فرمانا اسے مفید نہ ہوگا، وہ مال نہیں اسکے حق میں، جہنم کی آگ کا گڑھا ہے۔ اب یہ اسکا فعل ہے کہ اسکو ہڑپ کرے یا واپس کر دے۔

فتاویٰ رضویہ ۵۱۱/۷

\_\_\_\_\_

# کتاب الروایہ

---

# ۱۔ خواب

## (۱) حضور لوگوں سے صبح کو خواب سماعت فرماتے

۱۸۳۸۔ عن سمرۃ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم معاً یكثر أن یقول لأصحابہ: هل رأى أحد منکم؟ قال: فیقص علیہ من شاء اللہ أن یقص۔  
صفائح الحجین ص ۵

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اکثر و بیشتر صبح کو صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے فرماتے: کیا آج تم میں سے کسی نے خواب دیکھا؟ تو جس کے بارے میں خدا چاہتا وہ اپنا خواب بیان کرتا۔ ۱۲ام

۱۸۳۹۔ عن أبی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان اذا انصرف من صلوۃ العداۃ یقول: هل رأى أحد منکم اللیلۃ رؤیا۔  
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نماز فجر سے فارغ ہوتے تو فرماتے: کیا آج رات تم میں سے کسی نے کوئی خواب دیکھا ہے؟ ۱۲ام  
صفائح الحجین ص ۵

## (۲) اچھے خواب کی فضیلت

۱۸۴۰۔ عن عبادة الصامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ

۱۰۴۳/۲	باب تعیر الرؤیا بعد صلوۃ الصبح،	۱۸۲۸۔ الجامع الصحیح للبخاری،
۲۴۵/۲	کتاب الرؤیا،	الصحیح لمسلم،
۶۸۴/۲	باب ففی الرؤیا،	۱۸۳۹۔ السنن لابی داؤد،
۲۷۵/۵	☆ المس الکبری للبیہقی،	الموطا لمالك،
۳۸۷/۱	☆ الترعیب و الترهیب لنصیری،	المعجم الکبیر لطیرانی،
۱۰۳۵/۲	باب تعیر الرؤیا بعد صلوۃ الصبح،	۱۸۴۰۔ الجامع الصحیح للبخاری،
۲۴۲/۲	کتاب الرؤیا،	الصحیح لمسلم،
۶۸۵/۲	باب ففی الرؤیا،	السنن لابی داؤد،
۵۱/۲	باب الرؤیا،	الجامع للترمذی،
۲۶۹/۲	☆ الجامع الصغیر للسيوطی،	المسند لآحمد بن حنبل،
	۱۸/۲	

تعالیٰ علیہ وسلم : رُؤِیَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَ أَرْبَعِینَ جُزْءً مِّنَ النَّبِیَّةِ ۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مومن کا خواب نبوت کا چھالیسواں حصہ ہے۔ ۱۲م

۱۸۴۱۔ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُؤِیَا الْمُسْلِمِ الصَّالِحِ جُزْءٌ مِّنْ سَبْعِینَ جُزْءً مِّنَ النَّبِیَّةِ ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نیک مسلمان کا خواب نبوت کا سترواں حصہ ہے۔ ۱۲م

۱۸۴۲۔ عَنْ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُولُ

اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : رُؤِیَا الْمُسْلِمِ الصَّالِحِ بُشْرَى مِنَ اللَّهِ ، وَ هِيَ جُزْءٌ مِّنْ خَمْسِینَ جُزْءً مِّنَ النَّبِیَّةِ ۔

حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نیک مسلمان کا خواب اللہ تعالیٰ کی جانب سے بشارت ہے، اور

وہ نبوت کا پچاسواں حصہ ہے ۱۲م

۱۸۴۳۔ عَنْ أَبِي رَزِينٍ الْعَقِيلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : رُؤِیَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِّنْ أَرْبَعِینَ جُزْءً مِّنَ النَّبِیَّةِ ، وَ هِيَ عَلَى رَجُلٍ طَائِرٌ مَا لَمْ يَحْدِثْ بِهَا ، فَإِذَا يَحْدِثُ بِهَا سَقَطَتْ ، وَ لَا تَحْدِثُ بِهَا إِلَّا لِنَبِیٍّ أَوْ حَبِیْبٍ ۔

حضرت ابو رزین عقیلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

وسلم نے ارشاد فرمایا: مومن کا خواب نبوت کا چالیسواں حصہ ہے، وہ اس شخص پر مثل پرندہ کے

۲۸۶/۲	باب الرؤیا لصالحه ،	۱۸۴۱۔ المس لابن ماجه ،
۱۷۴/۷	☆ مجمع الروايد للهيثمی ،	التمهيد لابن عبد البر ،
۳۶۷/۱۵ ، ۴۱۴۰۳	☆ كنز العمال للمتنبي ،	الحامع الصغير للسيوطی ،
۲۸۱/۱	☆ التمهيد لابن عبد البر ،	۱۸۴۲۔ الحامع الصغير للسيوطی ،
۳۶۷/۱۵ ، ۴۱۴۰۵	☆ كنز العمال للمتنبي ،	فتح الباری للعسقلانی ،
۵۱/۲	باب الرؤیا ،	۱۸۳۳۔ الحامع للترمذی ،
۲۶۹/۲	☆ الحامع الصغير للسيوطی ،	المسند لاحمد بن حنبل ،

اڑتا رہتا ہے جب تک اسکو بیان نہ کرے، اور جب بیان کر دیتا ہے تو گر جاتا ہے۔ لہذا تم اپنے خواب کسی ذی ہوش نگہند ماہر تعبیر سے بیان کرو یا اپنے کسی خاص دوست سے۔ ۱۲م

۱۸۴۴۔ عن أنس بن مالك رضي الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِنْ مِثْقَلِ وَارَبَعِينَ خُرَّةً مِنَ النَّبُوَّةِ -

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مومن کا خواب نبوت کا چھیا لیسواں حصہ ہے۔ ۱۲م

۱۸۴۵۔ عن أنس بن مالك رضي الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: رُؤْيَا الْمُحْسِنِ وَ هِيَ خُرَّةٌ مِنْ أَجْرَاءِ النَّبُوَّةِ -

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان کا خواب نبوت کے حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔ ۱۲م

۱۸۴۶۔ عن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: رُؤْيَا الرَّجُلِ الصَّالِحِ خُرَّةٌ مِنْ مِثْقَلِ وَارَبَعِينَ خُرَّةً مِنَ النَّبُوَّةِ -

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مرد صالح کا خواب نبوت کا چھیا لیسواں حصہ ہے۔ ۱۲م

۱۸۴۷۔ عن عبد الله بن عمر رضي الله تعالى عنهما قال : قال رسول الله صلى

۱۰۳۵/۲	باب من رأى النبی فی المنام	۱۸۴۴۔ الجامع الصحيح لنبیخاری
۵۱/۲	باب الرؤیا	الجامع للترمذی
۱۱/۴	☆ المسند لاجمہ بن حنبل	الجامع الصغير للسيوطی
۵۱/۲	باب دھبت النبوة و بقیة المبررات	۱۸۴۵۔ الجامع للترمذی
۳۷۵/۱۲	☆ فتح الباری للعسقلانی	المر المنثور للسيوطی
	☆ ۱۲۸/۸	ارواء الغلیل للالبانی
۲۴۲/۲	کتاب الرؤیا	۱۸۴۶۔ الصحيح لمسلم
۳۶۸/۱۵، ۴۱۴/۱۲	☆ کنز العمال للمتقی	المسند لاجمہ بن حنبل
۵۵/۱۱	☆ المصنف لابن ابی شیبہ	فتح الباری للعسقلانی
۲۴۲/۲	کتاب الرؤیا	۱۸۴۷۔ الصحيح لمسلم
۲۸۶/۲	باب الرؤیا الصالحة	السنن لابن ماجہ
	☆ ۲۷۵/۲	الجامع الصغير للسيوطی

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ جُزْءٌ مِنْ سَبْعِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ -

صَفَاحُ الْجَمِينِ ص ۵

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اچھا خواب نبوت کا ستر واں حصہ ہے ۱۲م

۱۸۴۸۔ عَنْ حَذِيفَةَ بْنِ اسِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ذَهَبَتِ النُّبُوَّةُ فَلَا نُبُوَّةَ بَعْدِي إِلَّا الْمُبَشِّرَاتِ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ يَرَاهَا الرَّجُلُ أَوْ تَرَى لَهٗ -

حضرت حذیفہ بن اسید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نبوت گئی، اب میرے بعد نبوت نہ ہوگی مگر بشارتیں۔ وہ کیا ہیں؟ نیک خواب کہ آدمی خود دیکھے، یا اسکے لئے دیکھی جائے۔

صَفَاحُ الْجَمِينِ ص ۶

۱۸۴۹۔ عَنْ عِبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ : سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ مَبْحَاثُهُ : لَهُمُ الْبَشَرَى فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، قَالَ : هِيَ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ يَرَاهَا الْمُسْلِمُ أَوْ تَرَى لَهٗ -

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس آیت کی تفسیر کے بارے میں پوچھا ”مؤمنین کیلئے دنیا و آخرت میں بشارت ہے“ تو فرمایا: اس سے مراد اچھے خواب ہیں۔ جن کو مسلم اپنے لئے دیکھے یا دوسرا شخص اسکے لئے دیکھے۔ ۱۲م

۱۸۵۰۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ جُزْءٌ مِنْ عَشْرَةٍ وَ عِشْرِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ -

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اچھا خواب نبوت کا پچیسواں حصہ ہے۔ ۱۲م

صحیح

۲۶۵/۲

۱۸۴۸۔ الجامع الصغير للسيوطی

۳۸۶/۲

باب الرؤيا الصالحة

۱۸۴۹۔ السنن لابن ماجه

۵۱/۲

باب ذهبت النبوة و بقيت المبشرات

الجامع للترمذی

۲۷۵/۲

۱۸۵۰۔ الجامع الصغير للسيوطی



۱۸۵۱۔ عَنْ أُمِّ كُرْزٍ الْكَعْبِيَّةِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : ذَهَبَتِ النُّبُوءَةُ وَبَقِيَتْ الْمُبَشِّرَاتُ ۔

حضرت ام کرز کعبیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: نبوت کا سلسلہ ختم ہوا اور بشارتیں یعنی اچھے خواب باقی ہیں ۱۲م

۱۸۵۲۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ الرِّسَالَةَ وَالنُّبُوءَةَ قَدْ انْقَطَعَتْ فَلَا رَسُولَ بَعْدِي وَلَا نَبِيٍّ، قَالَ فَشَقَّ ذَلِكَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ : لَكِنَّ الْمُبَشِّرَاتِ، فَقَالُوا : يَا رَسُولَ اللَّهِ ! وَمَا الْمُبَشِّرَاتُ ؟ قَالَ : رُؤْيَا الْمُسْلِمِ وَهِيَ حُزْرٌ مِّنْ أَجْزَاءِ النُّبُوءَةِ ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رسالت و نبوت تو ختم ہوئی لہذا میرے بعد نہ کوئی رسول ہوگا اور نہ نبی۔ یہ امر لوگوں پر نہایت شاق گذرا تو فرمایا: لیکن بشارتیں باقی ہیں، صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے عرض کیا یا رسول اللہ بشارتیں کیا ہیں؟ فرمایا: مسلمان کا خواب کہ نبوت کا ایک حصہ ہے۔ ۱۲م

۱۸۵۳۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : لَمْ يَبْقَ مِنَ النُّبُوءَةِ إِلَّا الْمُبَشِّرَاتُ، قَالُوا: وَمَا الْمُبَشِّرَاتُ؟ قَالَ : الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

۱۸۵۱۔	السُّنَنِ لَاِبْنِ مَاجَهَ،	باب الرؤيا الصالحة،	۲۸۶/۲
	المسند للاحمد بن حنبل	☆ ۴۰۴/۵	الحامع الصغير للسيوطي، ۲۶۵/۲
۱۸۵۲۔	الحامع للترمذی،	باب ذهبت النبوة و بقيت المبشرات،	۵۱/۲
	الحامع الصغير للسيوطي،	۱۲۳/۱	
۱۸۵۳۔	الحامع الصحيح لبيخاري،	باب المبشرات،	۱۰۳۵/۲
	شرح السنة للبعري،	☆ ۲۰۳/۱۳	الدر المنثور للسيوطي، ۳۱۲/۳
	کنز العمال للمفتی، ۴۱۴۱۸، ۳۷۰/۱۵	☆	فتح الباری للعسقلانی، ۳۷۵/۱۲
	التفسير للبغوي،	☆ ۱۹۸/۳	اتحاف السادة للريدي، ۴۳۸/۱۰
	ارواء الغليل للالباني،	☆ ۱۲۹/۸	☆ التفسير للمقرطبي، ۱۲۷/۲

کو میں نے فرماتے سنا، نبوت کے سلسلہ سے صرف بشارتیں باقی ہیں۔ صحابہ کرام نے عرض کیا: بشارتیں کیا ہیں؟ فرمایا: اچھے خواب۔ ۱۲م

۱۸۵۴۔ عن عبد الله بن عباس رضي الله تعالى عنهما قال : كشف رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم الستارة في مرضه و الصفوف خلف أبي بكر الصديق رضي الله تعالى عنه فقال : أَيُّهَا النَّاسُ ! إِنَّهُ لَمْ يَبْقَ مِنْ مُبَشِّرَاتِ النَّبُوَّةِ إِلَّا الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ يَرَاهَا الْمُسْلِمُ أَوْ تُرَى لَهُ .

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے مرض وصال میں پردہ اقدس ہٹایا تو ملاحظہ کیا کہ لوگ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پیچھے صف بستہ کھڑے ہیں۔ آپ نے فرمایا: اے لوگو! نبوت کی بشارتوں سے صرف اچھے خواب باقی ہیں جن کو مسلمان خود دیکھے یا اس کے لئے دوسرے لوگوں کو نظر آئیں۔ ۱۲م

۱۸۵۵۔ عن أبي سعيد الخدري رضي الله تعالى عنه انه سمع النبي صلى الله تعالى عليه وسلم يقول : إِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ الرُّؤْيَا يُجِبُّهَا فَإِنَّمَا هِيَ مِنَ اللَّهِ ، فَلْيُحَدِّثْ اللَّهَ عَلَيْهَا وَلْيُحَدِّثْ بِهَا .

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: جب تم میں سے کوئی ایسا خواب دیکھے جو اسے پیارا معلوم ہو وہ اللہ کی طرف سے ہے۔ لہذا اس پر اللہ کی حمد بجالائے اور لوگوں کے سامنے بیان کرے۔ ۱۲م

صغاح الحکیم ص ۶

۱۸۵۶۔ عن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم :

۲۸۶/۲	باب الرؤيا الصالحة ،	۱۸۵۴۔ المسنن لابن ماجه ،
۴۲۸/۱۰	☆ اتحاف السادة للریدی ،	المسنن الکبری للیهقی ،
	☆ ۲۷۱/۱۵ ، ۴۱۴۲۴ ،	کنز العمال للعتقی ،
۱۰۳۴/۲	باب المیشرات ،	۱۸۵۵۔ الجامع الصحیح لبخاری ،
۴۴/۱	☆ الجامع الصغیر للسيوطی ،	المسنن لاحمد بن حبل ،
۲۴۱/۲	کتاب الرؤیا ،	۱۸۵۶۔ الصحیح لمسلم ،

علیہ وسلم رُؤِیَا الْمُسْلِمِ جُزْءٌ مِّنْ خَمْسٍ وَ أَرْبَعِینَ جُزْءً مِّنَ النَّبُوَّةِ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

نے ارشاد فرمایا: مسلمان کا خواب نبوت کا چھٹا لیسواں حصہ ہے۔ ۱۲م

### (۳) برا خواب دیکھنے والا کیا کرے

۱۸۵۷۔ عن جابر بن عبد اللہ رضى الله تعالى عنهما قال : قال رسول الله صلى

الله تعالى عليه وسلم : إِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ الرُّؤْيَا يَكْرَهُهَا فَلْيَبْصُقْ عَلَى بَسَارِهِ ثَلَاثًا

وَلْيَسْتَعِذْ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ ثَلَاثًا ، وَ لْيَحْوِلْ عَنْ حَبِيهِ الَّذِي كَانَ عَلَيْهِ ۔

فتاویٰ رضویہ ۵۰/۳

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی نا پسندیدہ خواب دیکھے تو اپنی بائیں جانب تین مرتبہ

تھکارے۔ اور تین مرتبہ اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم۔ پڑھے۔ اور کروٹ بدل کر سو

جائے۔ ۱۲م

۲۴۱/۲

کتاب الرؤیا،

۱۸۵۷۔ الصحيح لمسلم،

۶۸۵/۲

باب فی الرؤیا،

السنن لابی داؤد،

۳۹۲/۴

المستدرک للحاکم،

☆ ۴۴/۱

الحامع الصغير للسيوطی،

فتح الباری للعسقلانی، ۳۷۰/۱۲

☆ ۲۰۷/۱۲

شرح المسئلة للبعوی،

۴۸۴/۱

تاریخ بغداد للمخطوب،

☆ ۳۶۳/۱۵، ۴۱۳۸۶

کنز العمال للمفتی،

---

# کتاب الاطعمة والشرية



# ۱۔ مقدار طعام

## (۱) کھانے کی مسنون مقدار

۱۸۵۸۔ عن المقداد بن معدی کرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: مَا مَلَأَ آدَمِيَّ وَ عَاءَ شَرًّا مِنْ بَطْنِهِ ، بِحَسْبِ ابْنِ آدَمَ أَكْلَاتُ يُقْمِنَ صُلْبَهُ ، فَإِنْ كَانَ لَامُحَالَةً فَتَلُكُ لِبَطْعَامِهِ ، وَ تَلُكُ لِشَرَابِهِ، وَ تَلُكُ لِنَفْسِهِ۔

حضرت مقداد بن معدی کرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدمی نے کوئی برتن پیٹ سے بدتر نہ بھرا۔ آدمی کو بہت ہیں چند لقمے جو اسکی پیٹھ سیدھی رکھیں، اور اگر یوں نہ گذرے تو تہائی پیٹ کھانے کیلئے، تہائی پانی کیلئے، اور تہائی سانس کیلئے رکھے۔

فتاویٰ رضویہ ۳/۳۳۱

ہادی الناس ص ۳۵

## (۲) زیادہ کھانا مذموم ہے

۱۸۵۹۔ عن أم المؤمنين عائشة الصديقة رضي الله تعالى عنها قالت: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: إِنْ كَثُرَ الْآكَلُ شُوْمٌ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر کھانا زیادہ ہو جائے تو شوم ہے۔

۶۰/۲	باب ما جاء في كراهية كثرة الاكل ،	۱۸۵۸۔ الجامع للترمذی،
۲۴۸/۲	باب الاكثار في الاكل ، و كراهية الشبع ،	السنن لابن ماجه ،
۵۱۹۲	مشکوۃ المصابیح للبتیری،	۲۳۱/۴
۲۶۱/۱۵، ۴۰۸۷۰	کثر العمال للمقفی،	۱۳۶/۳
۵۲۸/۹	فتح الباری للعسقلانی،	۴۹۶/۲
۴۰۳/۳	التصیر لابن کثیر،	۳۶۷/۱
۴۴۸/۴	اتحاف السادة للریدی،	۱۹۲/۷
۴۱/۷	ارواء العلیل للالبانی،	۴/۲
۲۰۹/۲	الامالی للشجرى،	۱۲۰/۱
۱۱/۲	الاحکام النویۃ لکمال،	۱۳
	الکامل لابن عدی،	۴۲۳۸
		۱۸۵۹۔ مشکوۃ المصابیح للبتیری،

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک بہت کھانا منحوس ہے۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

پیٹ بھر کر قیام لیل کا شوق رکھنا بائچمہ سے بچہ مانگنا ہے۔ جو بہت کھائے گا بہت

پئے گا۔ جو بہت پئے گا بہت سوئے گا۔ جو بہت سوئے گا آپ ہی خیرات و برکات کھوئے گا۔

فتاویٰ رضویہ ۲/۲۳۱



## ۲۔ آداب طعام

### (۱) کھانے کے آداب

۱۸۶۰۔ عن أنس بن مالك رضي الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : إِذَا أَكَلْتُمُ الطَّعَامَ فَأَخْلَعُوا نِعَالَكُمْ ، فَإِنَّهُ أَرَوُّحُ لِأَقْدَامِكُمْ ، وَإِنَّهَا مُنَّةٌ حَمِيْلَةٌ ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کھانا کھانے بیٹھو تو جوتے اتار لو کہ اس میں تمہارے پاؤں کیلئے زیادہ راحت ہے اور یہ اچھی سنت ہے۔

### (۱) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

جوتا پہنے کھانا اگر اس عذر سے ہو کہ زمین پر بیٹھا کھا رہا ہے اور فرش نہیں جب تو صرف ایک سنت مستحبہ کا ترک ہے۔ اس کیلئے بہتر یہ بنی تھا کہ جوتا اتارے، اور اگر میز پر کھاتا ہے اور یہ کرسی پر جوتا پہنے ہے تو یہ وضع خاص نصاریٰ کی ہے۔ اس سے دور بھاگے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وہ ارشاد یاد کرے۔ من تشبه بقوم فهو منهم، جو کسی قوم سے مشابہت پیدا کرے وہ انہیں میں سے ہے۔

فتاویٰ افریقہ ۵۳

۱۸۶۱۔ عن الحسن البصري رضي الله تعالى عنه مرسلًا قال : كان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم اذا اتى بطعام وضعه على الارض ۔

حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسل روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے جب کھانا حاضر کیا جاتا تو زمین پر رکھ کر تناول فرماتے۔ ۱۲م

۱۸۶۲۔ عن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه قال : كان النبي صلى الله تعالى عليه

۱۸۶۰۔ المستدرک للحاکم،	☆ ۱۱۹/۴	کنز العمال للمعتی، ۴۰۷۲۶، ۲۳۵/۱۵
مجمع الرواۃ للہیثمی،	☆ ۲۲/۵	المطالب العالیۃ لابن حجر، ۲۳۶۳
السنن للدارمی،	☆ ۲۶۶	الجامع الصغیر للسیوطی، ۳۶/۱
المسند لابن یعلی،	☆ ۱۸۷/۴	
۱۸۶۱۔ کتاب الزہد للاحمد،	☆	
۱۷۶۲۔ اتحاف السادة للربدی،	☆ ۲۱۴/۵	کنز العمال للمعتی، ۴۰۷۰۸، ۲۳۲/۱۵

وسلم يضعها على الحضيض و يقول : اِنَّمَا اَنَا عَبْدٌ اَكُلُ كَمَا يَأْكُلُ الْعَبْدُ ، وَ اشْرَبُ كَمَا يَشْرَبُ الْعَبْدُ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھانے کو فرش پر رکھتے اور فرماتے : میں اطاعت شعار بندوں کی طرح کھاتا پیتا ہوں ۔

۱۸۶۳۔ عن السائب بن يزيد رضى الله تعالى عنه قال : رأيت النبي صلى الله تعالى عليه وسلم يأكل ثريدا متكئا على سرير ثم يشرب من فجاره ۔

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تخت پر ٹیک لگائے ٹرید تاول فرماتے دیکھا ، پھر کوزہ سے پانی نوش فرمایا ۔ ۱۲م  
فتاویٰ رضویہ حصہ اول ۱۰/۱۳۸

## (۲) کھانے کے بعد انگلیاں اور برتن چاٹ لینا چاہیے

۱۸۶۴۔ عن جابر بن عبد الله رضى الله تعالى عنهما قال : ان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم امر بلعق الاصابع و الصفحة و قال : إِنَّكُمْ لَا تَذُرُونَ فِي آيَةِ الْبَرَكَةِ ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انگلیاں اور پلیٹ چاٹنے کا حکم فرمایا ۔ اور ساتھ ہی ارشاد فرمایا : کہ تمہیں کیا معلوم کہ کھانے کے کس حصہ میں برکت ہے ۔

۱۸۶۵۔ عن أنس رضى الله تعالى عنه قال : ان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم أمرنا أن نسلط القصعة و قال : فَإِنَّكُمْ لَا تَذُرُونَ فِي أَيِّ طَعَامِكُمُ الْبَرَكَةَ ۔  
حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں کھانا کھا کر پیالہ خوب صاف کرنے کا حکم فرمایا ۔ اور فرمایا : تم کیا جانو کہ تمہارے کون سے

☆

۱۸۶۳۔ حلیۃ الاولیاء لابی نعیم

۱۷۵/۲

باب استحباب لعق الاصابع

۱۸۶۴۔ الصحيح لمسلم

۱۷۵/۲

باب استحباب لعق الاصابع

۱۸۶۵۔ الصحيح لمسلم

۲/۲

باب ما جاء في لعق الاصابع

الحامع للترمذی

☆

۲۹۰/۳

المستند لاحمد بن حنبل

کھانے میں برکت ہے۔

۱۸۶۶۔ عن بيشة الخير الهذلي رضي الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : مَنْ أَكَلَ فِي قَصْعَةٍ ثُمَّ لَحِسَهَا اسْتَغْفَرَتْ لَهُ الْقَصْعَةُ ۔  
حضرت بيشہ خیر ہذلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے کسی پیالہ میں کھانا کھایا پھر اسکو چاٹا تو وہ پیالہ اسکے لئے استغفار کرے گا۔

۱۸۶۷۔ عن أنس رضي الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : مَنْ أَكَلَ فِي قَصْعَةٍ ثُمَّ لَحِسَهَا اسْتَغْفَرَتْ لَهُ الْقَصْعَةُ وَصَلَّتْ عَلَيْهِ ۔  
حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے کسی پیالہ میں کھایا پھر اسکو چاٹا تو وہ پیالہ اسکے لئے استغفار اور دعا کریگا۔

۱۸۶۸۔ عن أنس رضي الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : مَنْ أَكَلَ فِي قَصْعَةٍ ثُمَّ لَحِسَهَا اسْتَغْفَرَتْ لَهُ الْقَصْعَةُ، فَتَقُولُ : اللَّهُمَّ ! اغْنِنِي مِنَ النَّارِ كَمَا اغْنَيْتَنِي مِنَ الشَّيْطَانِ ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے کسی پیالہ میں کھایا پھر اسکو چاٹا تو وہ پیالہ اسکے لئے استغفار کرتے ہوئے کہتا ہے۔ اے اللہ! اس بندہ کو درزخ سے آزاد کر دے جس طرح اس نے مجھے شیطان سے چھٹکارا دلایا۔

۱۸۶۹۔ عن جابر بن عبد الله رضي الله تعالى عنهما قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : لَا تُرْفَعُ الْقَصْعَةُ حَتَّى يَلْعَقَهَا ، فَإِنْ فِي آخِرِ الطَّعَامِ الْبَرَكَاتُ ۔  
حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے

۱۸۶۶۔	الجامع للترمذی،	باب ما جاء في اللقمة تقط،	۳/۲
	السنن لابن ماجه،	باب تنقية الصلحة،	۲۳۵/۲
	المسند للاحمد بن حنبل،	☆ ۷۶/۵	كنز العمال للمصنف، ۲۴۷/۱۵۰، ۲۸۲
	شرح المسند للبعوی،	☆ ۳۱۶/۱۱	كشف الغفاء للمعلوی، ۳۱۸/۲
۱۸۶۷۔	كنز العمال للمصنف،	☆ ۲۵۳/۱۵	
۱۸۶۸۔	كنز العمال للمصنف،	☆ ۳۵۳/۱۵	
۱۸۶۹۔	الصحيح لابن حبان،	☆ ۳۳۵/۸	المسند للاحمد بن حنبل، ۲۹۳/۱

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پیالے کو اس وقت تک نہ اٹھایا جائے جب تک اسکو چاٹ نہ لیا جائے۔  
کیونکہ کھانے کے آخر میں برکت ہے۔

۱۸۷۰۔ عَنْ رَاقِلَةَ عَنْ أَبِيهَا رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لَعُوقِ الْقِصْعَةِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَتَصَدَّقَ بِمِثْلِهَا طَعَامًا۔

حضرت راقلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے والد ماجد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے نزدیک پیالے کو چاٹنا اسکو بھر کے کھانا صدقہ کرنے سے افضل ہے۔

۱۸۷۱۔ عَنْ الْعَرَبَاذِ بْنِ سَارِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ لَعِقَ الصُّحْفَةَ وَ لَعِقَ أَصَابِعَهُ أَشْبَعَهُ اللَّهُ تَعَالَى فِي الدُّنْيَا وَ الْآخِرَةِ۔

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے پلیٹ کو چاٹا اور انگلیوں کو چاٹا اللہ تعالیٰ اسکو دنیا و آخرت میں حکم سیر فرمائے گا۔ فتاویٰ رضویہ جدیدہ ۵۸/۲

### (۳) کھانے میں غیروں سے مشابہت نہ کرو

۱۸۷۲۔ عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ هَلَبٍ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ سَأَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ: إِنَّ مِنَ الطَّعَامِ طَعَامًا أَنْتَ خَرَجُ مِنْهُ فَقَالَ: لَا يَتَخَلَّجَنَّ فِي نَفْسِكَ شَيْءٌ ضَارِعَتْ فِيهِ النَّصْرَانِيَّةُ۔

حضرت قہیصہ بن ہلب سے وہ اپنے والد ہلب رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: جبکہ کسی شخص نے سرکار سے معلوم کیا تھا۔ کچھ کھانے ایسے ہیں جن سے میں حرج محسوس کرتا ہوں۔ تو آپ نے فرمایا: ہرگز اس کھانے کی طرف رغبت نہ کرنا جس میں نصرانیت سے مشابہت ہو۔

☆ ۲۷/۵

۱۸۷۰۔ کثر العمال للعتقی،

☆ ۲۷/۵ المصمم الکبیر للطبرانی، ۲۶۱/۱۸

۱۸۷۱۔ مجمع الرواۃ للہیثمی،

☆ ۲۲۵/۵ کثر العمال للعتقی، ۲۴۷/۱۵، ۴۰۷۹۰

اتحاف السادة للزبیدی،

۵۳۱/۲

باب کراہیۃ لا تقدر للطعام،

۱۸۷۲۔ المس لابی داؤد،

## (۴) غیر مسلموں کے برتنوں کا استعمال

۱۸۷۳۔ عن ابی ثعلبۃ الخشنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قلت یا رسول اللہ ! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ، انا نعزو ارض العدو فتتاح الی انیتهم فقال : اِسْتَعْمُوا عَنْهَا مَا اسْتَطَعْتُمْ ، فَإِنْ لَمْ تَجِدُوا غَيْرَهَا فَاغْسِلُوهَا وَكُلُوا مِنْهَا وَاشْرَبُوا۔

حضرت ثعلبہ خشنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کہ میں نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا یا رسول اللہ! ہم دشمن کے ملک میں جہاد کیلئے جاتے ہیں تو وہاں انکے برتنوں کی بھی حاجت پیش آتی ہے۔ سرکار نے فرمایا: جہاں تک بن پڑے ان برتنوں سے دور رہو۔ اور اگر دوسرے برتن نہ ملیں تو انہیں دھو کر پاک کر لو ان کے بعد ان میں کھاؤ، پیو۔

۱۸۷۴۔ عن ابی ثعلبۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : سئل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن قنور المحوس ؟ قال : اِنْقَوْهَا غَسْلًا وَاطْبَعُوا فِيْهَا ، وَنَهَى عَنْ اَكْلِ ذِي نَابٍ۔

حضرت ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مجوسیوں کے برتنوں کے بارے میں پوچھا گیا کہ ہم کس طرح استعمال کریں۔ فرمایا: خوب دھو کر پاک کر لیا کرو اور پھر اس میں پکاؤ۔ نیز سرکار نے ہر درندہ کے کھانے سے منع فرمایا۔

فتاویٰ رضویہ جدید ۳۱۶/۲

۱۸۷۵۔ عن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : كنا نغزو مع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فنصيب من آتية المشركين و اسقيهم و نستمتع بها فلا يعيب ذلك علينا۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ میں شریک ہوئے۔ ہمیں مشرکین کے کچھ برتن ہاتھ آئے اور مشکیزے بھی۔ ہم ان سے فائدہ اٹھاتے اور حضور ہمارے لئے انکو ممنوع قرار نہیں دیتے۔ ۱۲م

۱۸۷۳۔ المصنف لابن ابی شیبہ، ۹۰/۱

۲/۲

باب الاكل في آتية الكفار،

۱۸۷۴۔ الجامع للترمذی،

۵۳۶/۲

باب في استعمال آتية اهل الكتاب،

۱۸۷۵۔ السنن لابی داؤد،

۱۸۷۶۔ عن عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ و عن جمع الصحابة رضی اللہ تعالیٰ عنہم ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم توضوا من مزادة امرأة مشرکة۔ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور دیگر صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دو دیگر صحابہ کرام نے ایک مشرکہ عورت کے مشکیزہ سے وضو فرمایا۔ ۱۲م

۱۸۷۷۔ عن أسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہ أن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ توضأ من ماء فی حرة المصرانیہ ۔ فتاویٰ رضویہ ۱۰۵/۲

حضرت اسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نصرانیہ عورت کے مکے کے پانی سے وضو فرمایا۔ ۱۲م

۱۸۷۸۔ عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : ان ابا ثعلبة رضی اللہ تعالیٰ عنہ سأل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم افتنا فی آنية المجوس اذا اضطررنا اليها قال : إذا اضطررنا ثم إليها فاغسلوها بالماء و اطلبعوا فيها ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت ابو ثعلبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا کہ حضور ہمیں مجوس کے برتنوں کے استعمال کے بارے میں فرمائیں کہ جب ہم ان کے لئے مجبور ہوں تو کیا کریں؟ فرمایا: جب تمہیں انکی سخت حاجت ہی پیش آجائے تو پانی سے دھو لو اور ان میں پکاؤ اور کھاؤ۔ ۱۲م

۱۸۷۹۔ عن أبي ثعلبة رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قلت : يا رسول الله ! انا بارض

۱۸۷۶۔ الجامع الصحيح لبخاری، باب علامات النبوة فی الاسلام، ۵۰۴/۱

الصحيح لمسلم، باب قضاء الصلوة الفائتة، ۲۴۰/۱

المستد لاحمد بن حنبل، ۴۳۴/۱

المستد للشافعي،

۱۸۷۷۔ المصنف لعبد الرزاق،

۱۸۷۸۔ السنن لابی داؤد، باب فی استعمال آنية اهل الكتاب، ۵۳۷/۲

المستد لاحمد بن حنبل، ۱۸۴/۲

۱۸۷۹۔ الجامع الصحيح لبخاری، باب آنية المجوس و المنة، ۸۲۶/۲

الجامع للترمذی، باب ما جاء فی الانتفاع بآنية المشركين، ۱۸۹/۱

السنن لابن ماجه، باب صيد الكلب، ۲۳۸/۲

المستد لاحمد بن حنبل، ۱۸۴/۲ ☆ السنن الكبرى للبيهقي، ۳۳/۱

قوم اهل الکتاب، افناکل فی آیتہم ؟ قال : اِنَّ وَحَدَّثْتُمْ غَیْرَهَا فَلَا تَأْكُلُوا فِيْهَا، وَ اِنْ لَّمْ تَحِجُّوْا فَاغْسِلُوْهَا وَ تَكُلُوْا فِيْهَا ۔

حضرت ابو ثعلبہ خنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم کتابی لوگوں کے علاقہ میں ہوتے ہیں تو کیا ہم ان کے برتنوں میں کھا سکتے ہیں؟ فرمایا: اگر انکے علاوہ مل جائیں تو ان میں نہ کھاؤ، ورنہ دھو کر کھائی جاسکتے ہو۔ ۱۲م

۱۸۸۰۔ عن ابی ثعلبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ سأل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال : اِنا نَحَاوِزُ اَہْلَ الْکِتَابِ وَہُمْ یَطْبِخُوْنَ قُدُوْرَہُمْ الْخَزِیْرَ وَ یَشْرَبُوْنَ فِیْ اَیْتِہِمُ الْحَمْرُ ، فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اِنْ وَحَدَّثْتُمْ غَیْرَهَا فَکُلُوْا فِيْهَا وَ اشْرَبُوْا ، وَ اِنْ لَّمْ تَحِجُّوْا غَیْرَهَا فَارْحَضُوْهَا بِالْمَآءِ وَ تَكُلُوْا وَ اشْرَبُوْا ۔

حضرت ابو ثعلبہ خنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا، ہم کتابیہ راہی سرزمین سے گزرتے ہیں اور وہ اپنی ہانڈیوں میں خنزیر کا گوشت پکاتے اور اپنے برتنوں میں شراب پیتے ہیں۔ تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر انکے برتنوں کے علاوہ تم کو طیس تو ان میں کھاؤ اور پیو۔ اور اگر انکے علاوہ نہ طیس تو انکے برتنوں کو دھو کر استعمال کر سکتے ہو۔ ۱۲م

فتاویٰ رضویہ ۳/۱۱۳

## (۵) کافر کے یہاں کھانا جائز ہے

۱۸۸۱۔ عن أس رضى اللہ تعالیٰ عنہ قال : ان یهودیا دعا النبی صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وسلم الی خبز شعیر و اھالۃ مسخنة فاجابہ۔ فتاویٰ رضویہ ۲/۱۰۴

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ایک یہودی نے جو کی روٹی اور ایسی چربی جس میں بوہو کی دھوت کی۔ حضور نے منظور فرمائی۔ ۱۲م

## (۶) جمع ہو کر کھانے کی فضیلت

۱۸۸۲۔ عن وحشی بن حرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اجتمعوا علی طعامکم واذکروا اسم اللہ یمارککم فیہ۔  
حضرت وحشی بن حرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جمع ہو کر کھاؤ اور اللہ تعالیٰ کا نام لو، تمہارے لئے اس میں برکت رکھی جائے گی۔ ۱۲

۱۸۸۳۔ عن امیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: کُلُوا جَمِيعًا وَ لَا تَفَرَّقُوا ، فَإِنَّ الْبَرَکَةَ مَعَ الْجَمَاعَةِ۔

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ملکر کھاؤ اور جدا نہ ہو کہ برکت جماعت کے ساتھ ہے۔

۱۸۸۴۔ عن سلمان الفارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: الْبَرَکَةُ فِي ثَلَاثٍ ، فِي الْجَمَاعَةِ وَ الثَّرِيدِ وَ السُّحُورِ۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: برکت تین چیزوں میں ہے۔ مسلمانوں کے اجتماع میں، طعامِ ثرید میں، اور طعامِ سحری میں۔  
راداتھط والوباء ص ۱۵

۲۳۶/۲	باب الاجتماع علی الطعام ،	۱۸۸۲۔ السنن لابن ماجہ ،
۱۰۳/۳	☆ المستدرک للحاکم ،	اتحاف السادة للزبيدي ،
	☆ ۴۸/۱	کشف الخفاء للعجلوني ،
۲۳۶/۲	باب اجتماع علی الطعام ،	۱۸۸۳۔ السنن لابن ماجہ ،
۲۱/۵	☆ مجمع الروايد للهيثمی ،	کثر العمال للمفتي، ۴۰۷۱۳، ۲۳۳/۱۵
۲۱۷/۵	☆ اتحاف السادة للزبيدي ،	الترغيب و الترهيب للعسکري ، ۱۳۳/۳
۵۱/۲	☆ کشف الخفاء للعجلوني ،	مشکوۃ المصابيح للتبريزي ، ۴۲۵۷
	☆ ۹۴/۶	التفسير لابن كثير ،
۱۵۱/۳	☆ مجمع الروايد للهيثمی ،	۱۸۸۴۔ المعجم الکبير لنظيراني ، ۳۰۸/۶
۱۳۷/۲	☆ الترغيب و الترهيب للعسکري ،	فتح الباري للعسقلاني ، ۵۵۱/۹
	☆ ۵۷/۱	تاريخ اصفهان لابی نعیم ،



۱۸۸۵۔ عن سمرة بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : طَعَامُ الْوَاحِدِ يَكْفِي الْاِثْنَيْنِ وَ طَعَامُ الْاِثْنَيْنِ يَكْفِي الْارْبَعَةَ ، يَذُّ اللّٰهُ عَلٰى الْجَمَاعَةِ ۔

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک آدمی کی خوراک دو کو کفایت کرتی ہے، اور دو کی چار کو، اللہ تعالیٰ کا ہاتھ جماعت پر ہے۔

۱۸۸۶۔ عن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اِنْ أَحَبَّ الطَّعَامُ اِلَى اللّٰهِ مَا كَثُرَتْ فِيْهِ الْاَيْدِیُّ ۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک سب کھانوں میں زیادہ پیارا اللہ عزوجل کو وہ کھانا ہے جس پر ہاتھ بہت سے ہوں۔

## (۲) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یعنی جتنے آدمی زیادہ مل کر کھائیں گے اتنا ہی اللہ تعالیٰ کو زیادہ پسند ہوگا۔

راد القلم ص ۱۶

۱۸۸۵۔	الصحيح لمسلم ،	باب طعام النسي يكفي الثلاثة ،	۱۸۶/۲
	الجامع للترمذی ،	باب ما جاء في طعام الواحد يكفي الاثنين ،	۴/۲
	السلسلة لابن ماجه ،	باب طعام الواحد يكفي لاثنتين	۲۳۴/۲
	المسند لاحمد بن حنبل ،	☆ ۴۰۷/۲	۱۰۰/۲
	المعجم الكبير للطبرانی ،	☆ ۲۷۸/۷	۲۱/۵
	المصنف لابن ابی شیبہ ،	☆ ۱۳۴/۸	۱۹۵۵۷
	شرح السنة للبغوی ،	☆ ۳۲۰/۱۱	۹/۴
	مشکوۃ المصابیح للتبریزی ،	☆ ۴۱۷۸	۵۳۵/۹
	الترغیب والترہیب للمنیری ،	☆ ۱۳۳/۲	۲۳۴/۱۵ ، ۴۰۷۲۱
	حلیۃ الاولیاء لابن نعیم ،	☆ ۲۸/۹	۳۷۹/۶
	المسند للعقيلي ،	☆ ۱۸۵/۳	۱۶۸۶
۱۸۸۶۔	معجم الزوائد للهيثمی ،	☆ ۲۱/۵	۱۴۰/۳
		الترغیب و الترہیب للمنیری ،	

## ۲۔ دعوت

### (۱) دعوت قبول کرو

۱۸۸۷۔ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مَنْ لَمْ يُحِبِّ الدَّعْوَةَ فَقَدْ عَصَى اللَّهَ وَرَسُولَهُ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو دعوت قبول نہ کرے اس نے اللہ و رسول کی نافرمانی کی۔

احکام شریعت ص ۲۱۱

### (۲) بلا دعوت جانا منع ہے

۱۸۸۸۔ عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مَنْ دُعِيَ فَلَمْ يُحِبِّ فَقَدْ عَصَى اللَّهَ وَرَسُولَهُ، وَمَنْ دَخَلَ عَلَىْ غَيْرِ دَعْوَةٍ دَخَلَ سَارِقًا وَخَرَجَ مُعِيرًا۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کو دعوت کی گئی اور اس نے قبول نہ کی تو اللہ و رسول کی نافرمانی کی۔ اور جو بغیر دعوت گیا وہ چور بن کر داخل ہوا اور لٹییر بن کر نکلا۔ ۱۴م

### (۱) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

خصوصاً جبکہ دعوت عام نہ ہو تو معہود و معروف سے زائد آدمی لیجانا سخت ناجائز ہے۔ مثلاً جو لوگ عادی ہیں کہ بے آدمی کے ساتھ لئے ہوئے کہیں نہیں جاتے انکی جو دعوت کریگا آپ جانے گا کہ ساتھ آدمی ہوگا۔ المعروف کا شرط، ہاں اگر کسی بے تکلفی والے نے دعوت

۱۸۸۷۔	الصحيح لمسلم،	باب لا تحل المطلقه ثلاثا الخ،	۱/۴۶۳
	الجامع للترمذی،	باب ما جاء في اجابة الداعي،	۱/۱۲۹
	المستند لاحمد بن حنبل،	۶۸/۲ ☆	
۱۸۸۸۔	السنن لابی داود،	باب ما جاء في اجابة الدعوة،	۲/۵۲۵
	السنن الکبری للبیہقی،	۶۸/۷ ☆	۵/۲۳۳
	المصنف لمراقی،	۱۰/۲ ☆	۶۷
	العلل المتناهية لابن الحوزی،	۳۶/۲ ☆	

کی اور کچھ حاجت مند ہیں کہ یہ انکو ساتھ لے گیا اور ان کا باران پر نہ پڑے گا خواہ یوں کہ دسترخوان وسیع ہے اور دل فراخ، یا یوں کہ انکی وفالت یہ خود کرے گا اور اسے ناگوار نہ ہوگا تو حرج نہیں۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ نے غزوہ خندق میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دعوت کی۔ اور دو صاحبوں کے قابل کھانا پکایا۔ جب یہ دعوت کو عرض کرنے گئے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے باواز بلند ارشاد فرمایا: اہل خندق! جابر تمہاری ضیافت کرتا ہے۔ وہ ایک ہزار صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ عنہم تھے۔ اور حضرت جابر سے فرمایا: جب تک ہم تشریف نہ لائیں کھانا نہ اتارا جائے۔ او کما قال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ گھبرائے ہوئے اپنے گھر تشریف لائے۔ اپنی زوجہ مقدسہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے حال بیان کیا کہ یہاں دو ہی آدمیوں کے قابل کھانا ہے اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مع ایک ہزار صحابہ کے تشریف لاتے ہیں۔ ان بی بی نے عرض کیا: آپ کو اسکی فکر کیا ہے۔ جو لاتے ہیں وہی سامان فرمانے والے ہیں۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف فرما ہوئے۔ آئے اور ہانڈی میں لعاب دہن اقدس ڈالا اور ارشاد فرمایا روٹی پکانے والی بلا لو اور ہانڈی چولہے پر رکھی رہنے دو اس قلیل آٹے اور گوشت سے ایک ہزار صحابہ کو پیٹ بھر کر کھلایا دیا اور ہانڈی ویسا ہی جوش مارتی رہی اور آٹا ذرا کم نہ ہوا۔

فتاویٰ رضویہ حصہ دوم ۱۱۲/۹

## ۳۔ کھلانے پلانے کی فضیلت

(۱) کھانا کھلانا نہایت اجر کا کام ہے

۱۸۸۹۔ عن الحسن البصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرسلًا قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : إِنْ اللَّهَ عَزَّوَجَلَّ يُبَاهِي مَلَائِكَتَهُ بِالَّذِينَ يُطْعِمُونَ الطَّعَامَ مِنْ عِبَادِهِ ۔

حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلہ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں سے ان لوگوں کے بارے میں فخر فرماتا ہے جو اسکے بندوں کو کھانا کھلاتے ہیں۔ ۱۴م

(۱) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

مگر لگتا جیسے کہتے ہیں کہ لوگ چھتوں پر بیٹھ کر روٹیاں پھینکتے ہیں، کچھ ہاتھوں میں جاتی ہیں، کچھ زمین پر گرتی ہیں، کچھ پاؤں کے نیچے آتی ہیں یہ منع ہے، کہ اس میں رزق الہی کی بے تعظیسی ہے۔ بہت علماء نے روپیوں پیسوں کا لٹانا جس طرح دلہن دولہا کی نچھاور میں معمول ہے منع فرمایا کہ روپے پیسے کو اللہ عزوجل نے خلق کی حاجت روائی کیلئے بنایا ہے تو اسے پھینکنا نہ چاہیئے۔ پھر روٹی کا پھینکنا سخت بیہودہ ہے۔

اعالی الاقاوہ ص ۱۵

(۲) پانی پلانے کی فضیلت

۱۸۹۰۔ عن سعد بن عبادۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ انه اتى النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال : ای الصدقة اعجب الیک ؟ قال : الماء ۔

حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ کو کونسا صدقہ پسند ہے؟ فرمایا: پانی پلانا۔ ۱۴م

### (۳) پانی پلانے سے گناہ جھڑتے ہیں

۱۸۹۱۔ عن أنس بن مالك رضي الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : إِذَا كَثُرَتْ ذُنُوبُكَ فَاسْقِ الْمَاءَ عَلَى الْمَاءِ، تَنْتَابِرُ كَمَا يَنْتَابِرُ الْوَرَقُ۔  
حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تیرے گناہ زیادہ ہو جائیں تو پانی پر پانی ڈال، تیرے گناہ ایسے جھڑ جائیں گے جس طرح تیز ہوا سے پتے کے پھڑک جاتے ہیں۔

فتاویٰ رضویہ جدید ۲۲/۲

### (۴) کھلانے اور پہنانے کی فضیلت

۱۸۹۲۔ عن أمير المؤمنين عمر بن الخطاب رضي الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : أَفْضَلُ الْأَعْمَالِ إِذْعَالُ الشُّرُورِ عَلَى الْمُؤْمِنِ، كَسَوْتُ عَوْرَتَهُ، أَوْ أَشْبَعْتُ جُوعَتَهُ، أَوْ قَضَيْتُ لَهُ حَاجَةً۔

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سب سے افضل کام مسلمان کا جی خوش کرنا کہ تو اس کا بدن ڈھانکے یا بھوک میں پیٹ بھرے، یا اس کا کوئی کام پورا کرے۔

۱۸۹۳۔ عن أبي الدرداء رضي الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : مَنْ وَافَقَ مِنْ أَخِيهِ شَهْوَةً غَيْرَ لَهُ۔ راد القحط والوباء ص ۱۱

حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس مسلمان کا جی کسی کھانے پینے یا کسی قسم کی حلال چیز کو چاہتا ہو اور اتفاق سے دوسرا اس کے لئے وہی مہیا کر دے اللہ عز و جل اس کے لئے مغفرت فرمادے۔

۱۸۹۱۔ تاریخ بغداد للحطیب	☆	۴۰۲/۶	☆	میران الاعتدال،	۲۳۶/۱
لسان المیزان لابن حجر،	☆	۶۷۷/۶	☆	کنز العمال للمصنف، ۱۰۱۸۳، ۱۰۱۸۴	۲۵۹/۴
۱۸۹۲۔ الترغیب والترہیب للمنذری،	☆	۳۹۴/۳	☆	المسد للعقبی،	۳۹۶/۴
۱۸۹۳۔ مجمع الروائد للہیثمی،	☆	۱۸/۵	☆	تاریخ اصفہان لابی نعم،	۶۶/۲
نریۃ الشریعہ لابی عراق،	☆	۱۳۷/۲	☆	تذکرۃ الموضوعات للمسیوطی،	۶۷
العوائد المجموعہ للشوکانی،	☆	۷۳	☆	اللائلی المصنوعۃ للمسیوطی،	۴۶/۳
المغنی لعراقی،	☆	۱۲/۲	☆		

۱۸۹۴۔ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مَنْ أَطْعَمَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ شَهْوَتَهُ حَرَمَهُ اللَّهُ عَلَى النَّارِ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو اپنے مسلمان بھائی کو اسکی چاہت کی چیز کھلائے اللہ تعالیٰ اسے دوزخ پر حرام کر دے۔  
راوا تھبط والوہاء ص ۱۲

۱۸۹۵۔ عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مِنْ مُوَجِّبَاتِ الرَّحْمَةِ إِطْعَامُ الْمُسْلِمِ السَّغْبَانَ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رحمت الہی واجب کر دینے والی چیزوں میں سے غریب مسلمان کو کھانا کھلاتا ہے۔

۱۸۹۶۔ عن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : الدَّرَجَاتُ إِفْشَاءُ السَّلَامِ ، وَ إِطْعَامُ الطَّعَامِ ، وَ الصَّلَاةُ بِاللَّيْلِ وَ النَّاسُ نِيَامٌ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل کے یہاں درجے بلند کرنے والے ہیں سلام کو پھیلانا، ہر طرح کے لوگوں کو کھانا کھلاتا اور رات کو لوگوں کے سوتے میں نماز پڑھنا۔

راوا تھبط والوہاء ص ۱۲

## (۵) کھانا اور سلام کو رواج دینا گناہوں کا کفارہ ہے

۱۸۹۷۔ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : الْكُفَّارَاتُ إِطْعَامُ الطَّعَامِ ، وَ إِفْشَاءُ السَّلَامِ ، وَ الصَّلَاةُ بِاللَّيْلِ وَ النَّاسُ

۱۸۹۴۔ اتحاف السادة للزبيدي،	☆ ۲۳۷/۵	تذكرة الموصوعات للعتی، ۶۷
۱۸۹۵۔ المستدرک للحاکم،	☆ ۵۲۴/۲	کثر العمال للمفتی، ۷۸۱/۱۵، ۴۳۰، ۸۳
۱۸۹۶۔ الجامع للترمذی،	۳۲۳۳،	باب ما جاء فی الشام السلام، ۹۳/۷
الترغیب والترہیب للعتیری،	☆ ۲۶۲/۱	
۱۸۹۷۔ المستدرک للحاکم،	☆ ۱۲۹/۴	الدر المختار للمیوطی، ۶۳/۷

نیام۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گناہ مٹانے والے ہیں کھانا کھانا، سلام ظاہر کرنا، اور شب کو لوگوں کے سوتے میں نماز پڑھنا۔  
راد القحط والوباء ص ۱۳

## (۶) کھانا، پلانا جہنم سے دوری کا ذریعہ ہیں

۱۸۹۸۔ عن عبد الله بن عمر رضي الله تعالى عنهما قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : مَنْ أَطْعَمَ أَخَاهُ حَتَّى يُشْبِعَهُ ، وَ سَقَاهُ مِنْ الْمَاءِ حَتَّى يُرْوِيَهُ بَاعَدَهُ اللَّهُ مِنَ النَّارِ مَبْعَعُ خَنَازِقٍ مَا يَبِينُ كُلُّ خَنَازِقٍ مَسِيرَةَ خُمْسِ مِائَةِ عَامٍ ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو اپنے مسلمان بھائی کو پیٹ بھر کھانا کھلائے، پیاس بھر پانی پلائے اللہ تعالیٰ اسے دوزخ سے سات کھائیاں دور کرے۔ ہر کھائی سے دوسری تک پانچ سو برس کی راہ۔  
راد القحط والوباء ص ۱۳

## (۷) دعوت طعام کے ذریعہ گھر میں خیر و برکت ہوتی ہے

۱۸۹۹۔ عن عبد الله بن عباس رضي الله تعالى عنهما قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : الْخَيْرُ أَسْرَعُ إِلَى الْبَيْتِ الَّذِي يُؤْكَلُ فِيهِ مِنَ الشُّفْرَةِ إِلَى سَنَامِ الْبَيْعِرِ ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خیر و برکت اس گھر کی طرف جس میں لوگوں کو کھانا کھلایا جائے اس سے بھی زیادہ جلد پہنچتی ہے جتنی جلد چھری کو ہان شتر کی طرف، کہ اونٹ ذبح کر کے سب سے پہلے اس کا کوہان ہی تراشتے ہیں۔  
راد القحط والوباء ص ۱۳

۱۸۹۸۔ الترغيب و الترهيب للمعتمدی، ۶۵/۲ ☆ اتحاف السادة للريدي، ۲۳۳/۵

مجمع الروايد للهيتمي، ۱۳۰/۲ ☆ تذكرة الموضوعات للعتبي، ۶۶

۱۸۹۹۔ المس لاہن ماجہ، ۳۳۵۷، باب الصیافۃ، ۲۴۰/۲

مشکوۃ المصابیح للتبریزی،

## (۸) فرشتے کھانا کھلانے والے پرورد بھیجتے ہیں

۱۹۰۰۔ عن أم المؤمنين عائشة الصديقة رضي الله تعالى عنها قالت : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : الْمَلَائِكَةُ تُصَلِّي عَلَى أَحَدِكُمْ مَا دَامَتْ مَا لِدَتُهُ مَوْضُوعَةً۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تک تم میں کسی کا دسترخوان بچھا ہے اتنی دیر فرشتے اس پر درود بھیجتے ہیں۔

## (۹) مہمان اپنا رزق ساتھ لاتا ہے

۱۹۰۱۔ عن أبي الدرداء رضي الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : الضَّيْفُ يَأْتِي بِرِزْقِهِ وَ يَرْتَجِلُ بِذُنُوبِ الْقَوْمِ يَتَمَحَّصُ عَنْهُمْ ذُنُوبُهُمْ۔

حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مہمان اپنا رزق لیکر آتا ہے اور کھلانے والوں کے گناہ لیکر جاتا ہے۔ ان کے گناہ مٹا دیتا ہے۔

## (۱۰) دینی بھائی کو کھلانے کی فضیلت

۱۹۰۲۔ عن الحسن بن علي المرتضى رضي الله تعالى عنهما قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : لَأَنْ أُطْعِمَ أَخَا لِي فِي اللَّهِ لَقَمَةً أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَتَصَدَّقَ عَلَى مُسْكِينٍ بِدِرْهَمٍ ، وَلَأَنْ أُعْطِيَ أَخَا لِي فِي اللَّهِ دِرْهَمًا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَتَصَدَّقَ عَلَى مُسْكِينٍ بِمِائَةِ دِرْهَمٍ۔

حضرت ام الحسن بن علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ



صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک میرا اپنے کسی دینی بھائی کو ایک نوالہ کھلانا مجھے اس سے زیادہ پسند ہے کہ مسکین کو روپیہ دوں اور اپنی دینی بھائی کو ایک روپیہ دینا مجھے اس سے زیادہ پیارا ہے کہ مسکین پر سو روپے خیرات کروں۔

۱۹۰۳۔ عن أمير المؤمنين علي المرتضى كرم الله عالي وجهه الكريم قال : لان اجمع نفرا من اخواني على صاع او صاعين من طعام احب الي من ان ادخل سوقكم فاشترى رقبة فاعتفها۔

امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: میں اپنے چند برادران دینی کو تین سیر یا چھ سیر کھانے پر اکٹھا کروں تو یہ مجھے اس سے زیادہ محبوب ہے کہ تمہارے بازار میں جاؤں اور ایک غلام خرید کر آزاد کروں۔

راد القحط والوہام ص ۱۵

## (۱۱) ریا کاری کیلئے کھلانا ممنوع ہے

۱۹۰۴۔ عن عبد الله بن عباس رضي الله تعالى عنهما قال : نهى رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم عن طعام المتبارئين ان يؤكل۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایسے کھانوں سے منع فرمایا جو ایک دوسرے پر سبقت لیجانے کیلئے کھلائے جاتے ہیں۔

## (۲) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یعنی جو کھانے تفاخر و ریا کیلئے پکائے جاتے ہیں۔ مگر بے دلیل واضح کسی مسلمان کے بارے میں یہ سمجھ لینا کہ یہ کام اس نے تفاخر و ریا اور ناموری کیلئے کیا ہے جائز نہیں کہ قلب کا حال خدا تعالیٰ جانتا ہے اور مسلمان پر بدگمانی حرام ہے۔

فتاویٰ رضویہ ۲/۲۳۰

## (۱۲) پرہیزگاری کی دعوت کرو

۱۹۰۵۔ عن ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: لَا يَأْكُلُ طَعَامَكَ إِلَّا تَقِيٌّ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تیرا کھانا نہ کھائے گا مگر پرہیزگار۔

فتاویٰ رضویہ ۴/۲۲۶

## (۱۳) کھاتے وقت وہم سے بچو

۱۹۰۶۔ عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: نہی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان یفتش التمر عما فیہ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس وہم پالنے سے منع فرمایا کہ کھاتے وقت چھوڑا توڑ کر اسکی تلاشی لی جائے کہ اس میں کوئی کپڑا تو نہیں۔

فتاویٰ رضویہ حصہ دوم ۹/۱۷۲

# کتاب الاضحیۃ

---

## ۱۔ قربانی

## (۱) صاحب نصاب

۱۹۰۷۔ عن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : مَنْ كَانَ لَهُ سَعَةٌ وَلَمْ يُضَحِّ فَلَا يَقْرُبَنَّ مُصَلَّاتَنَا ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کا ہاتھ پہنچتا ہو اور قربانی نہ کرے وہ ہرگز ہماری مسجد کے پاس نہ آئے۔

لاوی رضویہ ۵۲۱/۶

## (۲) قربانی کا جانور تندرست ہونا بہتر ہے

۱۹۰۸۔ عن رجل من الصحابة رضي الله تعالى عنهم قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : إِنْ أَفْضَلَ الضَّحَايَا أَغْلَاهَا وَأَسْمَنُهَا ۔

ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک قربانی کے جانوروں میں افضل وہ جانور ہے جو قیمتی اور تندرست ہو۔ ۱۲م

## (۳) حضور نے مینڈھوں کی قربانی کی

۱۹۰۹۔ عن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه قال : ان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم ضحى بكبشين أملحين ، أحدهما عن نفسه و الآخر عن أمته ۔

۱۹۰۷۔ السنن لابن ماجہ ،	باب الاضاحی واجتہی ام لا ،	۲۳۳/۶
المستدرک للحاکم ،	☆ ۲۳۲/۴	نصب الراية للرياضی ،
کثر العمال للمنفی ، ۱۲۱۶۹ ، ۸۶/۵	☆	تاریخ بغداد للخطیب ،
الجامع الصغیر للسيوطی ،	☆ ۵۴۰/۲	☆ السنن الکبری للبیہقی ،
۱۹۰۸۔ المسند لاحمد بن حنبل ،	☆ ۴۲۴/۳	☆ السنن الکبری للبیہقی ،
الدر المنثور للسيوطی ،	☆ ۳۶۱/۴	☆ مجمع الزوائد للمہمشی ،
تاریخ دمشق لابن عساکر ،	☆ ۱۹۷/۱۰	
کثر العمال للمنفی ، ۱۲۱۷۵ ، ۸۸/۵	☆	☆ الطبقات الکبری لابن سعد ،
۱۹۰۹۔ الجامع الصحیح للبخاری ،	باب من ذبح الضاحی ینذہ ،	۸۳۴/۶
الصحیح لمسلم ،	باب استحباب الضحیحة ،	۱۵۵/۶
الجامع للترمذی ،	باب الاضیحة بکشین ،	۱۸۰/۱

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دو فریبہ مینڈھوں کی قربانی فرمائی۔ ایک اپنی جانب سے اور دوسرا اپنی امت کی طرف سے۔ ۱۲م

۱۹۱۰۔ عن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه قال : ان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم ضحى بكبشين املحين ، ذبح احدهما عن امته لئن شهد له بالتوحيد و شهد له بالبلاغ ، وذبح الاخر عن محمد و آل محمد صلى الله تعالى عليه وسلم۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دو فریبہ مینڈھوں کی قربانی فرمائی۔ ایک اپنی امت اجابت کی طرف سے۔ یعنی جس نے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور حضور کی رسالت کی تصدیق کی، اور دوسری قربانی اپنی طرف سے اور اپنی آل کی طرف سے۔ ۱۲م

### (۴) قربانی کی دعا

۱۹۱۱۔ عن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه قال : ان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم قال عند التضحية : اَللّٰهُمَّ لَكَ وَمِنْكَ عَنْ مُحَمَّدٍ وَ اُمِّهِ ۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قربانی کے وقت یہ دعا پڑھی۔ اَللّٰهُمَّ لَكَ وَمِنْكَ عَنْ مُحَمَّدٍ وَ اُمِّهِ ۔ اے اللہ! تیرے لئے اور تیرے حکم سے اپنی امت کی طرف سے۔ فتاویٰ رضویہ ۴/۲۰۶

### (۵) قربانی کس جانور کی ہو

۱۹۱۲۔ عن جابر رضي الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه

۱۹۱۰۔ السنن لابن ماجه ،	باب اضاحی رسول الله ﷺ ،	۲۳۲/۲
السنن لابی داؤد ،	باب ما يستحب من الضحايا ،	۳۸۶/۲
اتحاف السادة للريدي ،	☆ ۴۰۵/۳ فتح الباری للعسقلانی ،	۳۷۹/۱۳
۱۹۱۱۔ المسند لاحمد بن حنبل ،	☆ السنن لابی داؤد ،	۳۸۶/۲
۱۹۱۲۔ الصحيح لمسلم ،	باب من الصیحة ،	۱۵۵/۲
السنن لابی داؤد ،	باب ما یجوز من السنن فی الضحايا ،	۳۸۶/۲
السنن لابن ماجه ،	باب ما یجزئ من الضاحی ،	۲۳۴/۲
السنن للتمیمی ،	باب السنة ولاجزعة ،	۱۸۰/۲

ومسلم : لَا تَذْبَحُوا إِلَّا أَنْ يُعَسِّرَ عَلَيْكُمْ فَتَذْبَحُوا جَذْعَةً مِّنَ الضَّأْنِ ۔  
 حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے  
 ارشاد فرمایا: پوری عمروالے جانور کی قربانی کرو مگر جب دشوار ہو تو بھیڑ کا چھ ماہ والا بچہ بھی ذبح کر  
 سکتے ہو ۱۲ام  
 فتاویٰ رضویہ ۸/۴۰۱

## (۶) گائے کی قربانی سنت ہے

۱۹۱۳۔ عَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةَ الصَّدِيقَةِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَتْ : ضَحَّى  
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نَسَائِهِ الْبَقَرِ ۔  
 ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی  
 اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی ازواج مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن کی طرف سے گائے کی قربانی  
 کی۔

## (۷) گائے اور اونٹ میں سات حصہ تک جائز ہے

۱۹۱۴۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ : أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
 اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَشْرِكَ فِي الْإِبِلِ وَالْبَقَرِ كُلِّ سَبْعَةِ مَنَافِي بِدَنَةٍ ۔  
 حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ  
 علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا کہ اونٹ اور گائے ہر بدنہ میں سات سات آدمی شریک ہو جائیں۔  
 ۱۹۱۵۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ : اشْتَرَكْنَا مَعَ النَّبِيِّ  
 صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ كُلِّ سَبْعَةِ مَنَافِي بِدَنَةٍ ، فَقَالَ رَجُلٌ  
 لِّجَابِرٍ : ابْشُرْكَ فِي الْبَدَنَةِ مَا يَشْتَرِكُ فِي الْحِزْوَرِ ؟ قَالَ : مَا هِيَ إِلَّا مِنَ الْبَدَنِ ۔

۸۳۲/۲	باب الاضحیة للمسافر والنساء ،	۱۹۱۳۔ الجامع الصحيح لنبیاری ،
۴۲۴/۲	باب حوار الاشتراك فی الهدی ، الخ ،	الصحيح لمسلم ،
۴۲۴/۱	باب حوار الاشتراك فی الهدی ،	۱۹۱۴۔ الصحيح لمسلم ،
۳۸۸/۲	باب البقر و جزو عن کم یجرى ،	المس لا یی داؤد ،
۲۳۳/۲	باب عن کم تحزى البدنة ،	المس لا یی ماجه ،
	۲۹۳/۳	المستند لاحمد بن حبل ،
۴۲۴/۱	باب حوار الاشتراك فی الهدی ،	۱۹۱۵۔ الصحيح لمسلم ،

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حج و عمرہ میں ہم حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ قربانی کے ایک ایک ذیل دار جانور میں سات سات آدمی شریک ہوئے کسی نے ان سے پوچھا، کیا گائے کی قربانی میں بھی اتنے ہی آدمی شریک ہو سکتے ہیں؟ فرمایا: گائے بھی تو بدنہ ہی میں داخل ہے۔

فتاویٰ رضویہ ۸/۳۵۱

۱۹۱۶۔ عن عبد الله بن عباس رضي الله تعالى عنهما قال : كنا مع النبي صلى الله تعالى عليه وسلم فحضر الاضاحى ، فذبحنا البقرة عن سبعة .

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھے کہ بقرہ عید آئی تو ہم نے سات آدمیوں کی طرف سے ایک گائے ذبح کی۔

فتاویٰ رضویہ ۸/۳۵۱

### (۸) چرم قربانی کے خود مشکیزے بنائے جاسکتے ہیں

۱۹۱۷۔ عن أم المؤمنين عائشة الصديقة رضي الله تعالى عنها قالت : قالوا : يا رسول الله ! إن الناس يتخذون الأسقية من ضحاياهم و يحملون فيها الودك ، فقال : و ماداك ؟ قالوا : نهيت أن توكل لحوم الأضاحى بعد ثلث . قال : إنما نهيتكم من أجل الدافّة فكلّوا و ادخروا و تصدّقوا .

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے عرض کیا: یا رسول اللہ! لوگ اپنی قربانی کی کھالوں کے مشکیزے بنا لیتے ہیں اور ان میں چربی ڈھرتے ہیں۔ فرمایا: اس میں کیا حرج ہے۔ بولے: ہمیں تو تین دن کے بعد قربانی کا گوشت کھانے سے منع کیا گیا تھا۔ فرمایا: من نے تمہیں ذخیرہ

۱۹۱۶۔	الجامع للترمذی،	باب فی الاشتراك لی الاضیحة،	۱۸۱/۱
	السنن للنسائی،	باب ما یحزی علیہ البقر،	۱۸۱/۲
۱۹۱۷۔	الجامع الصحیح للبخاری،	باب ما یوکل من یحوم لابیہی	۸۳۵/۲
	الصحیح لمسلم،	باب بیان ما کان من النہی عن اکل،	۱۵۸/۲
	السنن الابی داؤد،	باب حبس لحوم الاضاحی،	۳۸۸/۲
	الس لابن ماجہ،،	باب ادخار لحوم الحوم الضاحی،	۲۳۵/۲
	المستند لاحمد بن حنبل،		۵۱/۶



بتانے کی وجہ سے منع کیا تھا۔ لہذا کھاؤ، ذخیرہ کرو، اور صدقہ کرو اب ہر چیز کی اجازت ہے۔ ۱۲

فتاویٰ رضویہ ۴۷۲/۸

۱۹۱۸۔ عن نبیۃ الہذلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : کُلُوا وَادْبَحُوا وَاتَّحِرُوا ۔

حضرت عہد ہذلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کھاؤ اور اٹھار کھو اور ہر وہ کام کرو جس سے ثواب حاصل ہو۔

فتاویٰ رضویہ ۴۷۲/۸

### (۹) قربانی کی کھال فروخت نہ کرو

۱۹۱۹۔ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مَنْ بَاعَ جِلْدَ أُضْحِیَّةٍ فَلَا أُضْحِیَّةَ لَهُ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے قربانی کی کھال بیچ دی اسکی قربانی قبول نہیں۔ ۱۲

۱۹۲۰۔ عن ہریدۃ الأسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : کُلُوا مَا بَدَا لَکُمْ وَاطْعَمُوا وَادْبَحُوا ۔

حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قربانی کا گوشت جس قدر تم کھا سکتے ہو کھاؤ، باقی کھلاؤ اور جمع رکھو۔ ۱۲

۱۹۲۱۔ عن سلمۃ بن الأكوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی

۳۸۹/۲	باب حبس لحوم الاضاحی،	۱۹۱۸۔ السنن لابی داؤد،
۲۹۴/۹	☆ السنن الکبریٰ للبیہقی،	۱۹۱۹۔ المستدرک للحاکم،
۳۷۵/۵، ۱۳۳۰/۵	☆ کثر العمال للتمقی،	الحامع الصغیر للسیوطی،
۱۵۶/۲	☆ الترغیب والترہیب لسننری،	نصب الراية لریلمی،
	☆ ۲۹۱/۹	۱۹۲۰۔ السنن الکبریٰ للبیہقی،
۸۳۵/۲	باب ما یؤکل من لحوم الصاحی،	۱۹۲۱۔ الحامع الصحیح لبخاری،
۳۸۹/۲	باب حبس لحوم الاضاحی،	السنن لابی داؤد،
۱۸۲/۱	باب فی الرخصۃ فی کتبہا بعد ثلاث،	الحامع للترمذی،
۱۸۴/۲	باب ادخار من اضاحی،	السنن للنسائی،
۲۳/۳	☆ المسند لاحمد بن حنبل،	السنن لابی ماجہ،

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : کُلُوا وَ اطْعِمُوا وَ ادْخِرُوا۔

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قربانی کا گوشت کھاؤ اور کھلاؤ اور ذخیرہ کرو۔ ۱۲م

۱۹۲۲۔ عن ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : کُلُوا وَ اطْعِمُوا وَ احْبِسُوا وَ ادْخِرُوا۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قربانی کا گوشت کھاؤ، کھلاؤ، روک رکھو اور ذخیرہ کرلو۔ ۱۲م  
فتاویٰ رضویہ ۸/۳۹۷

## (۱۱) قربانی کا گوشت اور کھال وغیرہ صدقہ کر دو

۱۹۲۳۔ عن امیر المؤمنین علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم قال : اهدی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مائة بدنة فامرني بلحومها فقسمتها ، ثم امرني بحلالها فقسمتها ثم بحلولها فقسمتها۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سوا دس قربانی کر کے مجھے گوشت تقسیم کرنے کا حکم دیا تو میں نے اسکو بانٹ دیا۔ پھر مجھے حکم ملا کہ جھولیں خیرات کروں تو وہ بھی میں نے تقسیم کر دیں۔ پھر حکم ملا کہ کھالیں بھی بانٹ دو تو میں نے ان سب کو بھی تقسیم کر دیا۔ ۱۲م

۱۹۲۴۔ عن امیر المؤمنین علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم قال : بعثني النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقمت علی البدن فامرني فقسمت لحومها،

۱۵۹/۲	باب بیان ما کان النبی عن اکل لحوم الاصحی،	۱۹۲۲۔ الصحيح لمسلم،
۲۹۲/۹	☆ المس الکبریٰ للبیہقی،	المستدرک للحاکم،
	☆ ۲۴/۱۰	فتح الباری للصفحاتی،
۲۳۲/۱	باب تصدق بها البدن	۱۹۲۳۔ الجامع الصحيح لنبیخاری،
۴۲۴/۱	باب جواز الاشتراك فی الهدی،	الصحيح لمسلم،
۲۳۵/۲	باب حلول الاضحية	المسنن لابن ماجه،
	☆ ۲۹/۱	المسنن لاحمد بن حنبل،
۲۳۲/۱	باب لا یعطی الحزار من الهدی، شیخ،	۱۹۲۴۔ الجامع الصحيح لنبیخاری،

ثم امرني فقسمت جلالها وجلودها۔

امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے قربانی کے اونٹوں کے پاس بھیجا اور حکم دیا کہ گوشت تقسیم کروں تو میں نے بانٹ دیا۔ پھر مجھے حکم ملا تو میں نے انکی جھولیں اور کھالیں تقسیم کر دیں۔ ۱۲م

۱۹۲۵۔ عن أمير المؤمنين علي المرتضى كرم الله تعالى وجهه الكريم قال: امرني النبي صلى الله تعالى عليه وسلم ان اقوم على البدن و ان لا اعطى عليها شيئا في جزارتها۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا کہ قربانی کے اونٹوں کے پاس کھڑے ہو جاؤ اور ان میں سے اجرت کے طور پر کچھ بھی قصاب کو نہ دو۔ ۱۳م

۱۹۲۶۔ عن أمير المؤمنين علي المرتضى كرم الله تعالى وجهه الكريم قال: ان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم امره ان يقوم على بدنه و ان يقسم بدنه كلها لحومها وجلودها و جلالها، و لا يعطى في جزارتها شيئا۔

امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے قربانی کے اونٹوں کے پاس کھڑے ہونے کا حکم فرمایا اور حکم دیا کہ سارے اونٹوں کا گوشت، جھولیں اور کھالیں سب تقسیم کر دوں۔ اور انکی اجرت میں قصاب وغیرہ کو ان میں سے کچھ نہ دوں۔ ۱۴م

### فتاویٰ رضویہ ۵۳۳/۸

۱۹۲۷۔ عن مافع رضى الله تعالى عنه ان عبد الله بن عمر رضى الله تعالى عنهما كان يحلل بدنه القباطى و الأنماط و الحلل ثم يعث بها الى الكعبة فيكسوها اياها۔

۱۹۲۵۔	الجامع الصحيح للبخارى،	باب لا يعطى الحرار من الهدى شيئا،	۲۲۲/۱
۱۹۲۶۔	الجامع الصحيح للبخارى،	باب لا يعطى الحرار من الهدى شيئا،	۲۳۲/۱
	الصحيح لمسلم،	باب الصدقة للحوما الهدايا،	۴۲۳/۱
۱۹۲۷۔	الموطأ لمالك،	العمل في الهدى حين يساق	۱۴۸

حضرت تابع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنے ہدی کے جانوروں پر بیش قیمت معری نرم و نازک کپڑوں اور فی چادروں اور دوسرے عمدہ کپڑوں کی جھولیں ڈالتے۔ قربانی کے بعد ان کو خانہ کعبہ کا غلاف بنانے کیلئے بھیج دیتے تھے۔ ۱۲م

۱۹۲۸۔ عن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ ابہ سأل عبد اللہ بن دینار رضی اللہ تعالیٰ عنہ ما کان عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما یصنع بحلال بدنہ حیث کسیت الکعبۃ عن الکسوة قال : کان یتصدق بہا۔

حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عبداللہ بن دینار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ جب کعبہ مقدسہ پر غلاف چڑھا دیا گیا۔ تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنے ہدی کے جانوروں کی جھولوں کا کیا کرتے تھے؟ فرمایا: صدقہ کر دیا کرتے تھے۔ ۱۲م  
فتاویٰ رضویہ ۵۳۵/۸

۱۹۲۹۔ عن أسامة بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : ان عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کان یحلل بدنہ الأنماط و البرد و الحبر حتی یمخرج من المدینة ینزعها فیطویها حتی یکون یوم عرفة فیلبسها اباہا حتی یمرہائم یتصدق بہا۔

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنی ہدی کے جانوروں پر اونی اور یمنی چادروں کی جھولیں ڈالتے جب وہ جانور مدینہ سے باہر آتے تو انکو اتار لیتے اور طے کر کے رکھ لیتے۔ پھر جب عرفہ کا دن آتا تو انکو پہناتے اور جب قربانی ہوتی تو ان جھولوں کو خیرات کر دیتے۔ ۱۲م

فتاویٰ رضویہ ۵۳۶/۸

# كتاب الصيد والذبائح

\_\_\_\_\_

## - ذبیحہ -

## ۱۔ اللہ کے نام پر ذبح کرو

۱۹۳۰۔ عن رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مَا أَنْهَرَ الدَّمَ وَ ذُكِرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ فَكُلُوا ۔

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس جانور کا خون بہایا گیا اور اللہ تعالیٰ کا نام بھی اس وقت لیا گیا تو اسکو کھاؤ۔ ۱۲ام

۱۹۳۱۔ عن عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قلت : یا رسول اللہ ! ان نصید صیدا فلا نحد سکینا الا الطرارة و شقة العصا ، قال : أَمْرِ الدَّمَ بِمَا شِئْتَ وَادْكُرِ اسْمَ اللَّهِ ۔

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم شکار کرتے ہیں تو ہمیں چھری وغیرہ نہیں ملتی۔ صرف دھاردار پتھریا لاشی کی ٹاک، فرمایا: خون بہاؤ، جس سے چاہو اور بسم اللہ پڑھ لو۔ ۱۲ام

۱۹۳۲۔ عن رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : سألت رسول اللہ صلی

۸۲۷/۲	باب ما انهر الدم من العصب ،	۱۹۳۰۔ الجامع الصحيح لنبخاری ،
۱۵۶/۲	باب جواز الذبح بكل ما انهر ،	الصحيح لمسلم ،
۱۸۰/۱	باب في الركاة بالقصب ،	الجامع للترمذی ، ۱۸ ،
۳۸۹/۲	باب في ذباح اهل الكتاب ،	السنن لابی داؤد ،
۲۲۹/۲	باب ما يذكي به	السنن لابن ماجه ،
۱۸۲/۲	باب النهي عند الذبح بالظفر ،	السنن لمسلم ،
۳۲۲/۴	☆ المعجم الكبير للطبرانی ،	المسند لاحمد بن حنبل ،
۱۳۹/۵	☆ حج الیاری للعقلانی ،	نصب الراية للربیعلی ،
۲۳۶/۲	باب ما يذكي به ،	۱۹۳۱۔ السنن لابن ماجه ،
۳۹۰/۲	باب الفيحة بالمرؤة ،	السنن لابی داؤد ،
۱۶۴/۱	☆ الجامع الصغير للسيوطی ،	المسند لاحمد بن حنبل ،
۲۵۸/۴	☆ المسند لاحمد بن حنبل ،	المعجم الكبير للطبرانی ،
۳۹۷/۳	☆ الجامع الصغير للسيوطی ،	۱۹۳۲۔ المحصف لابن ابی شیبہ ،
	☆ ۲۴۰/۴	☆ ۱۰۴/۱۷
	☆ ۲۵۹/۴	

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن الذبیحة باللیط فقال : کُلْ مَا قَرَى الْاَوْدَاجَ الْاَیْسَنُ اَوْ طَفُرًا۔

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کیا بانس کی بیج اور کھوئی وغیرہ سے کسی جانور کو ذبح کر سکتے ہیں؟ فرمایا: دانت اور ناخن کے علاوہ جو بھی دھار دار چیز ہو اور رگیں کاٹ دے اس کے ذریعہ ذبح شدہ جانور جائز ہے۔ ۱۲م  
فتاویٰ رضویہ ۸/۳۷۶

## (۲) غیر اللہ کے نام پر ذبیحہ حرام ہے

۱۹۳۳۔ عن امیر المؤمنین علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ ذَبَحَ لِغَيْرِ اللّٰهِ۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا خدا کی لعنت ہے اس پر جو اللہ کے غیر کیلئے ذبح کرے۔

فتاویٰ رضویہ ۶/۳۱۲ ☆ فتاویٰ رضویہ ۱۲/۹۳

فتاویٰ رضویہ ۸/۳۳۳

## (۳) مہمان کی خوشنودی کیلئے ذبیحہ باعث ثواب ہے

۱۹۳۴۔ عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مَنْ ذَبَحَ لِضَیْفِهِ ذَبِيْحَةً كَانَتْ فَدَاؤُهُ مِنَ النَّارِ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو اپنے مہمان کیلئے جانور ذبح کرے وہ دوزخ سے اسکا فدیہ ہو جائے۔

فتاویٰ رضویہ ۸/۳۳۳

۱۶۰/۲	باب تحریم الذبح لغير الله	۱۹۳۳۔ الصحيح لمسلم
۱۰۸/۱	☆ المسند لاجمہ بن حبل	الجامع الصغير للسيوطی
۱۰۲/۱	☆ مجمع الروايد للهيثمی	السنن الكبرى للبيهقي
۳۴/۲	☆ العلل المتناهية لابن الحوری	۱۹۳۴۔ الجامع الصغير للسيوطی



## (۱) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ان احادیث سے معلوم ہوا کہ ذبیحہ میں غیر خدا کی نیت اور اس کی طرف نسبت مطلقاً کفر کیا حرام بھی نہیں۔ بلکہ موجب ثواب ہے۔ تو ایک حکم عام کفر و حرام کیونکر ہو سکتا ہے۔

فتاویٰ رضویہ ۱۲/۹۴

نیز ایک وجہ وہی ہے کہ اکرام مہمان مکارم اخلاق سے تھا اور مکارم اخلاق سے رضائے الہی مطلوب ہے۔ مہمان کیلئے ذبح کرنا غیر اللہ کیلئے ذبح کرنا نہ ہوا بلکہ عزوجل ہی کیلئے ہے۔

فتاویٰ رضویہ ۶/۳۱۲

## (۲) مجوس کا ذبیحہ ناجائز ہے

۱۹۳۵۔ عن عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : سمعت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم يقول : سُنُّوا بِهِمْ سُنَّةَ أَهْلِ الْكِتَابِ غَيْرَ نَاكِحِي نِسَائِهِمْ وَلَا آكِلِي ذَبَائِحِهِمْ۔

حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجوس کے ساتھ اہل کتاب جیسا معاملہ کرو لیکن ان کی عورتوں سے نہ نکاح کرو اور نہ ان کا ذبیحہ کھاؤ۔ ۱۲م

فتاویٰ رضویہ حصہ دوم ۹/۱۰۲

## (۲) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

مجوس کے ہاتھ کی ذبح کی ہوئی بکری مثل سور ہے۔ اور جہاں مجوس ذابح ہو۔ یا مجوس بھی ذابح ہو اور اس کا کاٹا ہوا اور مسلمان کا ذبیحہ دلیل صحیح شرعی سے متمیز نہ ہو وہاں سے کسی حلال جانور کا گوشت خریدنا کھانا کھلانا سب حرام ہے۔ یونہی اگر مجوس گوشت بیچتا ہو اور حلقا کہے کہ جانور مسلمان کے ہاتھ کا ذبح کیا ہوا ہے جب بھی اس کا خرید کرنا حرام ہے مگر یہ کہ مسلمان نے ذبح کیا اور وہ یا اور مسلمان اس وقت سے خریداری کے وقت تک اس جانور کو دیکھتا رہا کسی وقت

مسلمان کی نگاہ سے غائب نہ ہوا وہ مسلمان کہے کہ یہ میرا یا فلاں مسلمان کا ذبح کیا ہوا ہے اس وقت خریداری جائز ہے۔

فتاویٰ رضویہ حصہ دوم ۱۰۲/۹

## ۲۔ حرام جانور

### (۱) مردار کھانا حرام ہے

۱۹۳۶۔ عن عبد الله بن عباس رضي الله تعالى عنهما قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : إِنَّمَا يُحَرَّمُ مِنَ الْمَيْتَةِ أَكْلُهَا۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مردار کھانا حرام ہے۔ ۱۲م  
فتاویٰ رضویہ ۲/۹۷

### (۲) زندہ جانور کا عضو کھانا حرام ہے

۱۹۳۷۔ عن أبي واقد الليثي رضي الله تعالى عنه قال : قدم النبي صلى الله تعالى عليه وسلم المدينة وهم يحبون اسنمة الابل و يقطعون اليات الغنم ، فقال صلى الله تعالى عليه وسلم : مَا يُقَطَّعُ مِنَ الْبَيْهَمَةِ وَ هِيَ حَيَّةٌ فَهِيَ مَيْتَةٌ۔

حضرت ابو واقد لیثی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب مدینہ منورہ تشریف لائے تو دیکھا کہ اہل مدینہ زندہ اونٹ کا کوہان کاٹتے ہیں اور دنبہ کی چکیاں کاٹ کر کھاتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: زندہ جانور کا کوئی حصہ کاٹا جائے تو وہ مردار کی طرح حرام ہے۔ ۱۲م  
فتاویٰ رضویہ ۸/۳۳۷

### (۳) پالتو گدھے حرام ہیں

۱۹۳۸۔ عن أنس بن مالك رضي الله تعالى عنه قال: نهى رسول الله صلى

۱۵۸/۱	باب طهارة جلود الميتة ،	۱۹۳۶۔ الصحيح لمسلم ،
۸۳۰/۲	باب جلود الميتة ،	الجامع الصحيح للبخاري ،
۵۶۹/۲	باب في احب الميتة	السنن لابی داؤد ،
۱۷۹/۱	باب ما جاء ما قطع من الحمير الميتة ،	۱۹۳۷۔ الجامع للترمذی ،
۲۳۸/۲	باب ما قطع من البهيمة و هي حية ،	السنن لابی ماجه ،
۲۱۸/۵	☆	المستند لاحمد بن حنبل ،
۸۲۹/۲	باب لحوم الحمر الانسية ،	۱۹۳۸۔ الجامع الصحيح للبخاري ،
۱۴۹/۲	باب تحريم ياكل لحم الحمر الانسية ،	الصحيح لمسلم ،
۲۳۸/۲	باب تحريم الحمر الهلينة ،	السنن لابی ماجه ،
۲/۲	باب ما جاء في لحوم الاهلية ،	الجامع للترمذی ،
۲۱/۳	☆ المستند لاحمد بن حنبل ،	الجامع الصغير للسيوطی ،

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یوم خیبر عن لحوم الحمر الاہلیہ ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جنگ خیبر کے دن پالتو گدھوں کے گوشت سے منع فرمایا۔ ۱۲م

فتاویٰ رضویہ ۸/۳۶۵

### (۴) کیلے والے درندے اور پنچے والے پرندے ممنوع ہیں

۱۹۳۹۔ عن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : نہی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن اکل کل ذی ناب من السباع و کل ذی مخلب من الطیر ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہر کیلے والے درندے اور پنچے سے کھانے والے ہر پرندہ کا گوشت کھانے سے منع فرمایا۔ ۱۲م

### (۵) جڑیٹ نامی پھلی کا حال

۱۹۴۰۔ عن عمرہ بنت ابی طیخ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت : أخرجت مع وليدة لنا فاشترينا جرثومة بقفيز حنطة فوضعناها في زنبيل فخرج رأسها من جانب و ذبها من جانب ، فمر بنا على المرتضى رضی اللہ تعالیٰ عنہ فقال : بكم اعتذرت ؟ قالت : فأخبرته فقال : ما أظييه و أرحصه و أوسعہ للعیال ۔

حضرت عمرہ بنت ابی طیخ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں اپنی کینر کے ساتھ جا کر ایک جڑیٹ ایک قفیز گیہوں کو خرید کر لائی جو زنبیل میں نہیں سمائی۔ ایک طرف سر نکلا رہا اور ایک طرف سے دم۔ اتنے میں مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کا گزر ہوا۔ فرمایا: کتنے کولی؟

۸۶۰/۲

باب الایان الابل،

۱۹۳۹۔ الجامع الصحیح لنبھاری،

۱۴۷/۲

باب تحریم اکل کل ذی ناب،

الصحیح لمسلم،

۵۱/۳

الدالمشور للسوطی،

☆ ۲۳۲/۱

المسند لاحمد بن حنبل،

۶۵۴/۹

فتح الباری للعسقلانی،

☆ ۳۹۸/۵

المصنف لابن ابی شیبہ،

۱۹۴۰۔ البیروط لمحمد،

میں نے قیمت عرض کی: فرمایا: کیا پاکیزہ چیز ہے اور کتنی ارزاں اور متعلقین پر کتنی وسعت والی۔

فتاویٰ رضویہ ۳۷۳/۸

## (۶) ما کول اللحم جانور کے سات اعضاء مکروہ ہیں

۱۹۴۱۔ عن عبد الله بن عباس رضي الله تعالى عنها قال : كان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم يكره من الشاة سبعة، المرارة و المثانة ، و الحياء و الذكر ، و الانثيين ، و الغدة و الدم ۔ و كان احب الشاة اليه مقدمها۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سات چیزوں کے کھانے کو منع فرماتے۔ پتہ، مثانہ، فرج، ذکر، انٹین، غدہ، خون، اور حضور کو بکری کا دست پسند تھا۔

۸۷۷۱	المصنف لعبد الرزاق،	☆	۷۰/۱۰	السنن الکبریٰ للبیہقی،
۱۱۵/۷	کنز العمال للمفتی،	☆	۴۳۹/۲	الحامع الصغیر للسيوطی،
۱۱۵/۷، ۱۸۲۱۵	کنز العمال للمفتی،	☆	۴۳۹/۲	الحامع الصغیر للسيوطی،

\_\_\_\_\_

# کتاب الطب والرقی

\_\_\_\_\_



# ۱۔ مرض و دوا

## (۱) ہر مرض کی دوا اللہ تعالیٰ نے اتاری ہے

۱۹۴۲۔ عن أسامة بن شريك رضى الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : قَدَاوُوا عِبَادَ اللَّهِ فَإِنَّ اللَّهَ لَمْ يَضَعْ دَاءً إِلَّا وَضَعَ لَهُ دَوَاءً غَيْرَ دَاءٍ وَاحِدٍ الْهَرَمَ۔

حضرت اسامہ بن شریک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خدا کے بندو! دوا کرو، کہ اللہ تعالیٰ نے کوئی بیماری ایسی نہ رکھی جس کی دوا نہ بتائی ہو۔ مگر ایک مرض یعنی بڑھاپا۔

## (۱) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

خود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دوا استعمال فرمانا اور امت مرحومہ کو صدمہ امراض کا علاج بتانا بکثرت احادیث میں مذکور۔ اور طب نبوی و سیر و غیرہ فنون حدیثیہ میں مسطور۔  
فتاویٰ رضویہ ۱۸۷/۱۱

## (۲) بیوی کے مہر سخر یدی گئی دوا میں برکت و شفا ہے

۱۹۴۳۔ عن أمير المؤمنين علي المرتضى كرم الله تعالى وجهه الكريم قال : اذا اشتكى احدكم فليستوهم من امرأته من صداقها درهماً فليشتره عسلاً ثم ياخذ ماء السماء فيجمع هتيا مريئاً مبارکاً۔  
سند حسن

امیر المؤمنین حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ جب تم میں سے کوئی بیمار ہو تو اسے چاہئے کہ اپنی عورت سے اس کے مہر سے ایک درہم ہبہ کرائے۔ اس کا شہد مول لے پھر آسمان کا پانی لیکر چتا پختا برکت و لاجع کرے۔

۵۳۹/۲	باب الرجل يتداوى ،	۱۹۴۲۔ السنن لابی داؤد ،
۲۵۳/۲	باب ما انزل الله داء الا الخ ،	السنن لابن ماجه ،
۱۹۶/۱	☆ الحامع الصغير للسيوطي ،	کنز العمال للمصنف ، ۲۸۰۷۶ ، ۴/۱۵
۱۴۵/۱۰	☆ المعجم الكبير للطبرانی ،	اتحاف السادة للزبيدي ،
	☆	۱۹۴۳۔ المواهب اللدنية

۱۹۴۴۔ عن عوف بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : اذا اراد احدکم الشفاء فليكتب آية من كتاب الله في صحيفة و ليغسلها بعاء السماء و لياخذ من امراته درهما عن طيب نفسة منها فليشتره عسلا فليشربه فانه شفاء۔

حضرت عوف بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب تم میں سے کوئی شفا چاہے تو قرآن کریم کی کوئی آیت رکابی میں لکھے اور آپ باران سے دھوئے اور اپنی عورت سے ایک درہم اس کی خوشی سے لے۔ اس کا شہد خرید کر پئے کہ بیشک شفا ہے۔

راد التھبط والوباء ص ۱۹

### (۳) حرام چیز میں شفا نہیں

۱۹۴۵۔ عن أم المؤمنين أم سلمة رضي الله تعالى عنها قالت : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : إِنْ اللَّهُ تَعَالَى لَمْ يَجْعَلْ شِفَاءَكُمْ فِيمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ۔  
ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے حرام چیزوں میں شفا نہیں رکھی۔ ۱۲/۱۳۳

### (۴) کاہن کی تصدیق حرام ہے

۱۹۴۶۔ عن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : مَنْ أَتَى كَاهِنًا فَصَدَّقَهُ مَا يَقُولُ ، أَوْ أَتَى امْرَأَةً حَائِضًا ، أَوْ أَتَى امْرَأَةً فِي دُبُرِهَا فَقَدْ بَرَى مِمَّا أُنْزِلَ عَلَى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۹۴۴۔ المواهب اللدنية،

۱۹۴۵۔ السنن الكبرى للبيهقي،	۵/۱۰	☆	جمع الحوامع للسيوطي،	۴۹۶۱
مجمع الزوائد للهيثمی،	۸۶/۵	☆	فتح الباری للعسقلانی،	۷۹/۱۰
کنز العمال للمفتی، ۲۸۳۱۹، ۵۲/۱۵	☆	تلمیض الحیر لابن حجر، ۷۴/۴		
کشف الغطاء للعجلونی،	۲۷۶/۱	☆		
۱۹۴۶۔ السنن لابن ماجه،			باب النهی عن ایتان الحائض،	۴۷/۱
المستند لاحمد بن حنبل	۴۰۸/۲	☆	مجمع الزوائد للهيثمی،	۱۱۷/۵
الحامع الصغير للسيوطي،	۵۰۶/۲	☆	الترغيب والترهيب للعسقلانی،	۳۴/۴
المطالب العالی لابن حجر،	۲۴۶۴	☆	شرح السنة للبخاری،	۱۸۱/۱۲
کنز العمال للمفتی، ۱۷۶۸۵، ۷۴۸/۶	☆	فتح الباری للعسقلانی،		۲۱۷/۱۰

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کسی کاہن کے پاس جائے اور اسکی بات سچی سمجھے، یا حالت حیض میں عورت سے قربت کرے۔ یا دوسری طرف دخول کرے۔ وہ بیزار ہو اس چیز سے کہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر اتاری گئی۔

۱۹۴۷۔ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: مَنْ أَتَى عَرَّافًا أَوْ كَاهِنًا فَصَدَّقَهُ بِمَا يَقُولُ فَقَدْ كَفَرَ بِمَا أُنْزِلَ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کسی قیافہ شناس یا کاہن کے پاس جائے اور اس کی بات کو سچ اعتقاد کرے وہ کافر ہو اس چیز سے جو اتاری گئی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر۔ فتاویٰ افریقہ ۱۸۸ (۵) کاہن کی تصدیق کرنے والے کی چالیس دن کی نماز غیر مقبول

www.al-azhar-network.org

۱۹۴۸۔ عن أم المؤمنين حفصة رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: مَنْ أَتَى عَرَّافًا فَسَأَلَهُ عَنْ شَيْءٍ لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلَوةٌ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً۔

ام المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کسی قیافہ شناس یا کے پاس جا کر اس سے کوئی غیب کی بات پوچھے چالیس دن اس کی نماز قبول نہ ہو۔

۱۹۴۹۔ عن واثلة بن الأسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی

۱۹۴۷۔ السنن الکبریٰ للبیہقی،	☆	۱۲۵/۸	☆	الترغیب والترہیب للمنذری،	۳۶/۴
جامع صغیر لسیوطی،	☆	۵۰۶/۲	☆	کنز العمال للمفتی،	۷۴۹/۶، ۱۷۶۷۸
۱۹۴۸۔ الصحيح لمسلم،				باب تحريم الكهانة، واثان الكهان،	۲۳۳/۲
المستند لاحمد بن حنبل،	☆	۴۲۹/۲	☆	شرح السنة للبخاری،	۱۲۸/۱۲
الجامع الصغیر للسیوطی،	☆	۵۰۵/۲	☆		
۱۹۴۹۔ الترغیب والترہیب للمنذری،	☆	۳۵/۴	☆	مجمع الزوائد للہبشمی،	۱۱۸/۵
الجامع الصغیر للسیوطی،	☆	۵۰۶/۲	☆	کنز العمال للمفتی،	۷۴۹/۶، ۱۷۶۷۶



اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: مَنْ أَتَى كَاهِنًا فَسَأَلَهُ عَنْ شَيْءٍ حُجِبَتْ عَنْهُ التَّوْبَةُ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً، فَإِنْ صَدَّقَهُ بِمَا قَالَ كَفَرَ۔

حضرت واسطہ بن اسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کسی کاہن کے پاس جا کر کچھ پوچھے اسے چالیس دن توبہ نصیب نہ ہو۔ اور اگر وہ اس کی بات پر یقین رکھے تو کافر ہو۔

فتاویٰ افریقہ ۱۸۹